عمران سیریز
فائی لینڈ
مظہر کلیم ایم۔اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "فائی لینڈ" پیش خدمت ہے
اس ناول میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک ایسے جزیرے میں بین الاقوامی
مجرم تنظیم کے خلاف جدوجہد کرنی پڑی جہاں کا ہر آدمی اس تنظیم کا ممبر
اور مجرم تھا۔ جہاں ہوٹلوں، نائٹ کلبوں اور ایسی ہی دوسری پبلک جگہوں پر ایسے
خفیہ کیمرے نصب تھے جہاں کوئی بھی اجنبی خواہ وہ کسی بھی میک اپ میں
ہوتا ایک لمحے میں چیک کر لیا جاتا۔ جہاں کی ہر کالونی۔ ہر سڑک، ہر گلی اور ہر مکان
عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے موت کا جال بن کر رہ گیا تھا اس کے
باوجود عمران اور اس کے ساتھیوں نے تنظیم کے خلاف ایسی جدوجہد
کی جس کا ہر لمحہ حقیقتاً صبر آزما، انتہائی دلچسپ اور اعصاب شکن ثابت ہوا۔
مجھے یقین ہے کہ اپنے انداز میں یہ ایک قطعی منفرد ناول ثابت ہوگا اور
آپ اسے یقیناً ہر لحاظ سے انتہائی دلچسپ اور معیاری پائیں گے۔ ناول
پڑھنے کے بعد اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے کیونکہ آپ کے خطوط
ہی بہتر سے بہتر ناول لکھنے کے سلسلے میں میری رہنمائی کا فریضہ ادا کرتے
ہیں لیکن ناول کے مطالعے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

لیہ سے عاطف جاوید صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول "تھرڈ فورس"
ابھی ابھی پڑھا ہے اور ناول ختم کرتے ہی آپ کو خط لکھ دیا ہے کیونکہ اس
ناول میں ایک قطعی منفرد بات سامنے آئی ہے کہ سپر ایجنٹ عمران کے مقابلے

جلد بندی کرتے ہیں۔ پھر اس کی پیکنگ ہوتی ہے اور اس کے بعد ڈاک جہاز۔ ریل اور ٹرکوں کے ذریعے یہ کتاب آپ کے شہر تک پہنچتی ہے جہاں سے بکسٹال اور لائبریریوں تک پہنچنے کے بعد یہ آپ کو پڑھنے کے لئے ملتی ہے۔ اب آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ میرے لکھنے اور آپ کے پڑھنے تک کتنے مراحل اسے طے کرنے پڑتے ہیں اس لئے اسے بھی غنیمت سمجھیں کہ آپ کو ہر ماہ باقاعدگی سے دو ناول پڑھنے کے لئے تو مل جاتے ہیں۔ ویسے بھی انتظار کے بعد جو چیز ملے اس کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔ جہاں تک کیپٹن شکیل کے بارے میں آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو کیپٹن شکیل تو تقریباً ہر ناول میں موجود ہوتا ہے اور اس کا شمار ٹیم کے ان ممبرز میں ہوتا ہے جن کی عزت عمران جیسا شخص بھی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ انفرادی ناول والی فرمائش بھی انشاء اللہ آگے پر ضرور پوری کر دی جائے گی۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم۔ ایم۔ اے

عمران نے سوپر فیاض کی کوٹھی کے گیٹ پر کار روکی اور پھر بار بار ہارن دینے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد سوپر فیاض کا بوڑھا خاندانی ملازم بابا سرور پھاٹک کے رخنوں سے اسے پھاٹک کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"کون ہے" ــــــ بوڑھے ملازم نے پھاٹک کھولنے کی بجائے پھاٹک کے اوپر سے سر نکال کر جھانکتے ہوئے کہا۔

"بابا سرور ــــــ کیا تم نے قد بڑھانے کی کوئی دوا کھائی ہے کہ اب پھاٹک سے بھی اونچے ہو گئے ہو" ــــــ عمران نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ" ــــــ بابا سرور نے عمران کو پہچانتے ہی اپنے سالخوردہ دانت نکالتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور جلدی سے پھاٹک کے پیچھے غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر لے گیا۔ پورچ میں کار روک کر عمران جیسے ہی نیچے اترا بابا سرور پھاٹک بند

کرکے پوری تیز رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے پورچ میں پہنچ گیا۔

"سلام صاحب! — آپ بڑے دنوں بعد آتے ہیں" — بابا سرور نے بڑے نیاز مندانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر عمران کو دیکھ کر ایسی مسرت اُمڈ آئی تھی جیسے اچانک اس کی بھاری مالیت کی لاٹری نکل آئی ہو اور واقعی تھا بھی ایسا۔ سوپر فیاض تو ملازموں کو سرے سے انسان ہی نہ سمجھتا تھا اس لئے انہیں کچھ دینا تو ایک طرف، وہ ان کے سلام کا جواب دینا ہی اپنی توہین سمجھتا تھا جبکہ عمران جب بھی آتا چپکے سے کوئی بڑا نوٹ بوڑھے ملازم کی جیب میں ڈال دیا کرتا تھا یہی وجہ تھی کہ بوڑھا ملازم عمران کو دیکھ کر مسرت سے کھلا جا رہا تھا۔

"بابا۔ قد تو تمہارا اتنا ہی ہے بلکہ کچھ گھس کر کم ہی ہو گیا ہے اور دماغ بھی اتنا ہی بلند ہے — کیا کوئی جن بھوت قابو میں کر لیا ہے جس کی مدد سے قد لمبا کر لیا اور جیب چاہا چھوٹا کر لیا" — عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے بغور بابا سرور کو دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور بابا سرور بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"صاحب! — میں نے اپنی ایڑیاں اٹھا رکھی تھیں" — بابا سرور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اٹھا رکھی تھیں — کیا مطلب! یہ تمہاری اپنی مرضی ہے کہ جب چاہو ایڑیاں اٹھا کر الماری میں رکھ دو — جب چاہو وہاں سے اٹھا کر پیروں میں لگا لو" — عمران نے اور زیادہ آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں ایسی حیرت تھی جیسے وہ بابا سرور کی بجائے کسی شعبدہ گر سے بات کر رہا ہو اور بابا سرور ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"صاحب! — ایسے اٹھا رکھی تھیں" — بابا سرور نے ایڑیاں اُوپر اٹھاتے ہوئے باقاعدہ مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ — اس عمر میں بھی ایڑیاں اٹھا سکتے ہو — بہت خوب۔ ورنہ اس زمانے کے نوجوان ایڑیاں تو ایک طرف انگلی نہیں اٹھا سکتے کہ انگلی اٹھانے میں ان کی توانائی خرچ ہوتی ہے اور توانائی نام کی کوئی چیز ان کے پاس سرے سے ہوتی ہی نہیں" — عمران نے بڑے تعریفانہ لہجے میں کہا اور بابا سرور ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"یہ کوٹھی پر خاموشی کیوں طاری ہے ایسے لگتا ہے جیسے ماحول انتہائی سوگوار ہو — کہیں وہ تمہارے صاحب مر مرا تو نہیں گئے" — عمران نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ خدا نہ کرے جناب! — صاحب جیسے بھی ہیں بہرحال صاحب ہیں وہ سرکاری دورے پر نیلم نگر گئے ہوئے ہیں اور بیگم صاحبہ بچوں سمیت اپنی بہن کے گھر گئی ہوئی ہیں۔ کوٹھی پر میں اکیلا ہوں — ملازم شاکر بھی بیگم صاحبہ کے ساتھ گیا ہوا ہے" — بابا سرور نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سرکاری دورے پر نیلم نگر — کب سے گیا ہوا ہے" — عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دو روز پہلے گئے ہیں۔ کہہ رہے تھے وہاں انتہائی ضروری کام ہے۔ دس پندرہ روز لگ جائیں گے۔ اس لئے بیگم صاحبہ بچوں سمیت اپنی بہن کے گھر چلی گئی ہیں" — بابا سرور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یعنی تمہارا مطلب ہے کہ میں اب واپس چلا جاؤں تمہارے ہاتھ کی چائے پیئے بغیر" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں صاحب! ——— یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آیئے میں ڈرائینگ روم کھولتا ہوں ——— تشریف رکھیئے، میں آپ کے مطلب کی چائے بنا لاتا ہوں" ——— بابا سرور نے جلدی سے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری میں چلا گیا۔

چند لمحوں بعد اس نے برآمدے میں پڑنے والا ڈرائینگ روم کا دروازہ کھولا اور عمران ڈرائینگ روم میں داخل ہو گیا۔ ڈرائینگ روم بالکل اسی طرح صاف ستھرا تھا جیسے مکینوں کی موجودگی میں ہوتا ہے۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ بابا سرور کام کے معاملے میں انتہائی فرض شناس واقع ہوا تھا اور یہی بات عمران کو بے حد پسند تھی ورنہ مالکان کی عدم موجودگی میں ڈرائینگ روم کو صاف رکھنا تو ایک طرف اس کے اندر گھسنا بھی اسے گوارا نہ تھا۔

عمران اطمینان سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا اور اس نے سرسری انداز میں ڈرائینگ روم کا جائزہ لینا شروع کر دیا کیونکہ ڈرائینگ روم میں وہ کم ہی آتا تھا۔ جب بھی آتا سلمیٰ اور اس کے بچوں کے ساتھ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھ کر گپیں لگاتا اور واپس چلا جاتا تھا۔ ڈرائینگ روم میں سوپر فیاض کی ایک باوردی تصویر والا فریم دیوار پر لگا ہوا تھا جس میں سوپر فیاض کا چہرہ اس طرح تنا ہوا تھا جیسے وہ سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ نہ ہو بلکہ کوئی فاتح اعظم ہو جس کے قدموں تلے پوری دنیا ہو۔ ایک طرف ریک پر ایک اور فریم موجود تھا جس میں فیاض اور سلمیٰ کی شادی کی تصویر تھی۔ ساتھ ہی بچوں کے فوٹو بھی رکھے ہوئے تھے۔ عمران چند لمحوں تک انہیں دیکھتا رہا، پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"نیلم نگر کے انجوائے کلب کا فون نمبر اور نیلم نگر کا ڈائریکٹ ڈائلنگ کوڈ نمبر بتا دیں" ——— عمران نے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ نیلم نگر میں رہتے ہوئے فیاض انجوائے کلب جیسے مشہور کلب میں ضرور جاتا رہتا ہوگا۔

"یس سر ——— ہولڈ آن فار ون منٹ" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد آپریٹر نے دونوں نمبر بتا دیئے۔ عمران نے شکریہ کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر سوپر فیاض کے دفتر کے نمبر گھما دیئے۔

"یس۔ پی اے ٹو سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس" ——— سوپر فیاض کے پی اے کی آواز سنائی دی کیونکہ عمران نے سوپر فیاض کے ڈائریکٹ نمبر کی بجائے دفتر کے نمبر ڈائل کئے تھے۔

"عمران بول رہا ہوں ——— کہاں گئے ہیں تمہارے صاحب" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب ——— فیاض صاحب سرکاری دورے پر نیلم نگر گئے ہوئے ہیں دو روز ہوئے" ——— پی اے نے فوراً ہی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا کیونکہ وہ عمران سے اچھی طرح واقف تھا۔

"کس کیس کے سلسلے میں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تفصیل تو معلوم نہیں ——— اتنا پتہ ہے کہ کسی منشیات کے ریکٹ کا کیس ہے اور بڑے صاحب نے خود ہدایات دے کر صاحب کو بھیجا ہے" پی اے نے جواب دیا۔

"او کے" ——— عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا۔ وہ سوپر فیاض کی

رگ رگ سے واقف تھا۔ یقیناً اس نے سر رحمان کو چکمہ دے کر سلیم نگر
جانے کی باقاعدہ اجازت حاصل کی ہوگی لیکن وہاں منشیات کے ریکٹ
کی بجائے انجولئے کلب میں رہ کر انجوائمنٹ میں مصروف ہوگا۔ عمران نے
اب سلیم نگر کے انجولئے کلب کے نمبر ڈائل کئے۔

"یس انجولئے کلب" ۔۔۔ ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"تو انجولئے کلب بھی ہے کہیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ۔ کیا کہہ رہے ہیں ۔۔۔ نو انجولئے کلب ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔؟
دوسری طرف سے بولنے والی نے بری طرح چونک کر کہا۔

"آپ نے کہا ہے ۔۔۔ یس انجولئے کلب ۔۔۔ یعنی یہاں اور انجولئے کلب
بھی ہے تو لامحالہ نو انجولئے کلب بھی ہونا چاہیئے جہاں انجوائے منٹ نو
ہوگی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی۔

"اوہ ۔۔۔ آپ واقعی خوش مزاج ہیں ۔۔۔ ویسے نو انجولئے کلب قبرستان
کو ہی کہا جاسکتا ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران بے اختیار
ہنس پڑا۔ بولنے والی خاتون بھی خاصی پُر مزاح واقعی ہوتی تھی۔ اس نے
بڑا خوبصورت جواب دیا تھا۔

"ارے ارے ۔۔۔ وہاں فون کیا تو ہوسکتا ہے کسی چڑیل کی چنچنی ہوئی
آواز سننی پڑ جائے اس لئے یس انجولئے کلب ہی ٹھیک ہے ۔۔۔ کم از کم
آپ جیسی دلکش اور مترنم آواز تو سننے کو مل جاتی ہے" ۔۔۔ عمران نے
کہا اور اس بار استقبالیہ لڑکی بھی بے اختیار ہنس پڑی اور اس کی ہنسی بھی
خاصی دلکش تھی۔

"جی فرمایئے ۔۔۔ یس انجولئے کلب آپ کی کیا خدمت کرسکتا ہے" ۔۔۔
استقبالیہ لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کی وہاں موجودگی کے
باوجود ابھی کسی اور کی خدمت کرنے کا حوصلہ باقی ہے کلب میں" ۔۔۔؟
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ تو آپ سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب کو پوچھ رہے ہیں ۔۔۔ وہ یہاں
شام کو اکثر تشریف تو لاتے ہیں لیکن یہاں مقیم نہیں ہیں" ۔۔۔ لڑکی نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی ذہین لڑکی تھی فوراً ہی اصل بات کی تہہ
تک پہنچ جاتی تھی۔

"اکیلے آتے ہوں گے" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی آتے تو اکیلے ہی ہیں لیکن یہاں انہیں کوئی نہ کوئی پارٹنر بہرحال مل
ہی جاتی ہے" ۔۔۔ لڑکی نے جواب دیا۔

"کمال ہے ۔ اب وہ اس قدر بدذوق ہوگیا ہے کہ آپ جیسی خوبصورت
دلکش اور مترنم آواز کی مالکہ کی موجودگی کے باوجود وہ دوسری پارٹنر ڈھونڈتا
رہتا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور لڑکی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"تعریف کا شکریہ ۔۔۔ میں تو ڈیوٹی پر ہوتی ہوں ۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب
کے لئے کوئی پیغام ہو تو بتا دیجئے" ۔۔۔ لڑکی نے کہا۔

"صرف اپنا نام بتا دیجئے تاکہ مجھے اپنے دعویٰ پر یقین آجائے کہ خوبصورت
لڑکیوں کے نام بھی خوبصورت ہوتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا اور لڑکی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اچھا طریقہ ہے نام پوچھنے کا ۔۔۔ مجھے پسند آیا ہے ۔ میرا نام شہلا ہے"
لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"واقعی دعوی کنفرم ہوگیا ہے۔ شکریہ" ـــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ فیاض واقعی کسی مشن پر گیا ہوا ہے ورنہ وہ لازماً انجولے کلب میں ہی ٹھہرتا۔

اسی لمحے بابا سرور چائے کے برتن اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"تمہیں تکلیف تو ہوتی بابا سرور ـــ لیکن تمہارے ہاتھ کی چائے کا لطف ہی نرالا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں صاحب! ـــ آپ جیسے قدر دانوں کو چائے پلانے کو خود بخود دل کہتا ہے" ـــ بابا سرور نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور چائے کا ایک کپ تیار کر کے اس نے بڑے مودبانہ انداز میں عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"ارے ایک ہی کپ" ـــ عمران نے چونک کر کہا۔

"آپ چاہیں تو دوسرا کپ بھی بن جائے گا" ـــ بابا سرور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــ میں تمہارے لئے کہہ رہا تھا ـــ تم صرف ایک کپ کیوں لے آتے ہو۔ اس طرح اکیلے کیا مزہ آتا ہے چائے پینے کا ـــ جاؤ ایک کپ اور لے آؤ اور میرے ساتھ بیٹھ کر چائے پیو" ـــ عمران نے کہا۔

"آپ کے ساتھ ـــ اوہ نہیں صاحب" ـــ بابا سرور نے قدرے گھبراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ٹھیک ہے۔ اگر میں اس قابل ہی نہیں کہ تم میرے ساتھ بیٹھ کر چائے پی سکو تو پھر میں بھی نہیں پیتا" ـــ عمران نے روٹھ جانے

سے شادی ہوگی اور میں خود اپنی بہن کو رخصت کروں گا۔ سمجھے ـــ اس لئے انکار نہیں اقرار کرنا ہے تم نے" ـــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور بابا سرور کا چہرہ دیکھنے والا ہوگیا۔ وہ اس طرح پھٹی پھٹی آنکھوں سے عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے اُسے اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

"یہ لو کچھ رقم رکھ لو اور ابتدائی تیاریاں شروع کر دو ـــ مجھے بس جو تاریخ طے کرو بتا دینا ـــ میرا فلیٹ تو دیکھا ہوا ہے ناں تم نے۔ میں نہ بھی ہوں تو سلیمان کو بتا دینا۔ باقی سب میں کر لونگا" ـــ عمران نے کوٹ کی جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر بابا سرور کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ ـ یہ ـ مم ـ مگر ـ یہ تو ایک لاکھ روپے ہیں ـ ایک لاکھ۔ اتنی بڑی رقم ـ مم ـ مم ـــ" بابا سرور کی حیرت کے مارے گھگھی سی بندھ گئی۔ اس نے شاید اتنی رقم کبھی اکٹھی دیکھی ہی نہ تھی۔

"یہ صرف ابتدائی تیاریوں کے لئے ہے۔ یعنی لڑکے والوں کی خاطر مدارت کرو ـــ انگوٹھی وغیرہ اور جو بھی رواج ہوں ابتدائی طور پر پورے کرو ـــ فکر نہ کرو۔ آصفہ کا بھائی زندہ ہے اس لئے آصفہ کی شادی ایسے ٹھاٹ سے ہوگی کہ دنیا دیکھے گی ـــ صرف تاریخ مجھے بتا دینا۔ اوکے۔ اب میں چلتا ہوں۔ چائے کا بے حد شکریہ" ـــ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مسکراتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ بابا سرور کبھی ایک لاکھ روپوں کو دیکھتا اور کبھی عمران کو۔ اس کا جسم شاید حرکت کرنے کے قابل ہی نہ رہا تھا۔ وہ بت کی طرح خاموش بیٹھا ہوا تھا

عمران نے کار کوٹھی سے باہر نکالی اور پھر سیدھا رانا ہاؤس کی طرف بڑھ گیا۔ وہ کل ہی ایک مشن سے فارغ ہوا تھا اور آجکل چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس اور کوئی کیس نہ تھا اس لئے اس نے جوزف اور جوانا سمیت نیلم نگر جانے اور وہاں انجوائے کلب کو بھرپور انداز میں انجوائے کرنے کا پروگرام بنالیا تھا۔ ظاہر ہے وہاں سپرنٹنڈنٹ فیاض بھی تھا اور اس کی مس پارٹنر بھی۔ اس لئے انجوائمنٹ کا لطف دوبالا ہونا ایک یقینی امر تھا اس لئے اس کی کار تیزی سے رانا ہاؤس کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی آرام کرسی پر نیم دراز لمبے تڑنگے نوجوان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کے جسم پر صرف ایک انڈر ویئر تھا ویسے جسمانی لحاظ سے وہ انتہائی ٹھوس اور طاقتور جسم کا مالک تھا۔

"یس۔ نارڈن اٹنڈنگ" ــــ اس نوجوان نے بھیڑیئے کے سے انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

"ہیمر بول رہا ہوں ــــ میرے دفتر آجاؤ۔ ایک اہم مشن تمہیں دینا ہے" ــــ دوسری طرف سے سپاٹ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہیمر کی طرف سے مشن ــــ اس کا مطلب ہے کہ معاوضہ شاندار ہوگا"۔ نارڈن نے ہاتھ میں پکڑا ہوا فیشن میگزین ایک طرف اچھالا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا قد تقریباً سات فٹ تھا اور کاندھوں کی چوڑائی کسی دیو کی طرح تھی۔ وہ ایک شاندار اور طاقتور ورزشی جسم کا مالک تھا۔ اس

نے ایک نظر اپنے جسم پر ڈالی اور پھر تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو اس کے جسم پر چست بنیان اور جینز کی پتلون تھی۔ بنیان پر سرخ دھاریاں تھیں۔ بیلٹ کے دونوں طرف ہولسٹر موجود تھے جن میں سے بھاری ریوالور دور سے دیکھتے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی شاندار کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تقریباً پچیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد اس نے کار ایک کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ کار پارکنگ میں روک کر وہ باہر آیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کے مین گیٹ کے سامنے سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ کلب کی سائیڈ پر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ ان سیڑھیوں پر مشین گنوں سے مسلح دو آدمی کھڑے تھے جنہوں نے بڑے مؤدبانہ انداز میں اسے سلام کیا۔ نارڈن صرف سر ہلاتا ہوا سیڑھیاں چڑھ کر ایک برآمدے میں آیا اور پھر اس نے ایک بند دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔

"یس کم ان" ـــــ اندر سے وہی سپاٹ آواز سنائی دی جس نے اسے فون کیا تھا اور نارڈن دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک وسیع و عریض کمرہ تھا جو انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔ ایک بڑی اور شاندار دفتری میز کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی پر ایک قوی ہیکل بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ کرختگی تھی جیسے زندگی بھر وہ کبھی مسکرایا تک نہ ہو۔

"آؤ نارڈن۔ بیٹھو" ـــــ اس نے نارڈن سے کہا اور نارڈن میز کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"بولو ہیمر ـــــ کونسا مشن ہے" ـــــ نارڈن نے قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ہیمر آگے کی طرف جھک گیا۔

"سنو نارڈن! ـــــ میں نے تمہارے لئے ایک اہم کیس لے لیا ہے اور یہ کیس تم نے مکمل کرنا ہے" ـــــ ہیمر کے لہجے میں وہی مخصوص سپاٹ پن تھا۔ شاید یہ اس کے بولنے کا فطری انداز تھا۔

"ٹھیک ہے ـــــ بتاؤ کونسا کیس ہے۔ میں نے پہلے کبھی کسی کیس سے انکار کیا ہے" ـــــ نارڈن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ایک ہفتے بعد یہاں ایک بین الاقوامی سائنس کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں پاکیشیا سے ایک سائنسدان ڈاکٹر ہدایت اللہ شرکت کر رہے ہیں۔ تم نے اس سائنسدان کو اغوا کرنا ہے اور میرے حوالے کر دینا ہے۔ بس یہی مشن ہے" ـــــ ہیمر نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور نارڈن کا چہرہ مایوسی سے لٹک گیا۔

"یہ کیا کیس ہوا۔ جس کے لئے تم نے اس طرح مجھے بلایا ہے ـــــ یہ کام تو کوئی بھی عام اٹھائی گیرا سرانجام دے سکتا ہے" ـــــ نارڈن نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اصل کیس اس کے بعد شروع ہوتا ہے اور اصل میں معاوضہ بھی تمہیں اسی کا دیا جائے گا" ـــــ اس بار ہیمر نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب! ـــــ یہ آخر تم کیا پہیلیاں بجھوا رہے ہو ـــــ تمہیں پتہ تو ہے کہ میں ذرا موٹے دماغ کا آدمی ہوں۔ سیدھی بات کرتا ہوں اور سیدھی بات سمجھتا ہوں۔ اس لئے جو کچھ تم نے کہنا ہے کھل کر کہو" ـــــ نارڈن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جیسا کہ میں نے تمہیں پہلے بتایا ہے کہ اس سائنسدان کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور یہ آجکل وہاں ایک ایسی اہم ریسرچ میں مصروف ہے کہ اس کے اغوا کے ہوتے ہی لازماً پاکیشیا میں کھلبلی مچ جائے گی اور یقیناً اسے فوری طور پر برآمد کرنے کی غرض سے پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچے گی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو دنیا کی سب سے خطرناک سیکرٹ سروس سمجھا جاتا ہے ۔۔۔ یہاں آنے کے بعد اگر انہیں کسی طرح معلوم بھی ہو جائے یہ اغوا نارڈن گروپ نے کیا ہے تو وہ لامحالہ تم سے ٹکرائے گی ۔ وہ تم سے یہ اگلوانے کی کوشش کرے گی کہ تم نے اس سائنسدان کو اغوا کر کے کس کے حوالے کیا ہے ۔۔۔ اول تو سب کو یقین ہے کہ تم زبان ہی نہ کھولو گے اور اگر بفرض محال کھول بھی دو تو تم زیادہ سے زیادہ انہیں بتا دو گے کہ تم نے اس سائنسدان کو ہیمر کے حوالے کیا ہے اور بس اس کے بعد تمہیں کچھ معلوم ہی نہ ہو گا کیونکہ میں اس سائنسدان کو تم سے لینے کے بعد برن کو چھوڑ دوں گا۔ یہاں میرا کوئی گروپ نہیں ہے صرف ایک کلب ہے۔ یہاں بھی کسی کو معلوم نہ ہو گا کہ ہیمر اس سائنسدان کو حاصل کرنے کے بعد کہاں چلا گیا۔ اس طرح وہ لاکھ سر پٹکیں اس سائنسدان کو برآمد نہ کر سکیں گے اور مشن مکمل ہو جائے گا" ۔۔۔ ہیمر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو ہیمر ۔۔۔ تم میرے دوست ہو۔ اس لئے میں نے تمہارے توہین آمیز فقرے نجانے کس طرح برداشت کئے ہیں ۔۔۔ آئندہ میرے متعلق ذرا سوچ سمجھ کر لفظ منہ سے نکالنا ۔۔۔ تم نے جو باتیں کی ہیں ان سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تم نارڈن اور اس کے گروپ کو عام سے بدمعاش سمجھتے ہو۔ حالانکہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ پورے برن پر نارڈن کی دہشت نے اپنے پنجے گاڑ رکھے ہیں ۔۔۔ یہ کوئی عام سا شہر نہیں۔ کوئی گاؤں نہیں۔ سوئٹزرلینڈ کا دارالحکومت ہے۔ ایک بین الاقوامی شہر ہے۔ یہاں بڑے بڑے دھاکڑ بدمعاش اور مجرم پڑے ہیں لیکن کیا مجال کہ کوئی نارڈن کا نام زبان پر لا کر منہ بھی ٹیڑھا کر سکے ۔۔۔ اس کے باوجود تم کہہ رہے ہو کہ وہ سیکرٹ سروس یہاں آئے گی اور مجھ سے راز اگلوائے گی" ۔۔۔ نارڈن نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور ہیمر اس بار مسکرانے کی بجائے باقاعدہ ہنس پڑا۔

"میرا مطلب ہرگز تمہاری توہین کرنا نہیں تھا نارڈن ۔۔۔ مجھے تمہارے اور تمہارے گروپ کے متعلق سب کچھ معلوم ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں نے اس مشن کے لئے تمہارا انتخاب کیا ہے ورنہ تو یہاں اور بے شمار تنظیمیں اور گروپ موجود ہیں ۔۔۔ یہ جو باتیں میں نے تم سے کی ہیں یہ اس پارٹی کی باتیں ہیں جنہوں نے مجھے یہ مشن دیا ہے۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ اگر وہ سیکرٹ سروس واقعی تم سے ٹکرائی تو تم آسانی سے اس کا خاتمہ کر دو گے" ۔۔۔ ہیمر نے جواب دیا۔

"ٹکرائی کیا ۔۔۔ اب تمہاری بات سننے کے بعد اسے ٹکرانے کی حماقت کرنی ہی پڑے گی۔ میں کھلے عام اس سائنسدان کو اغوا کروں گا اور ڈنکے کی چوٹ پر کروں گا تاکہ پورے برن کو معلوم ہو جائے کہ اسے نارڈن نے اغوا کیا ہے ۔۔۔ اس کے بعد میں دیکھوں گا کہ نارڈن سے کون ٹکراتا ہے۔ اور اگر ٹکراتا ہے تو کتنے سانس لے سکتا ہے" ۔۔۔ نارڈن نے کہا۔

"اور سنو ۔۔۔ یہ تمہارا اپنا مسئلہ ہے۔ بولو ۔۔۔ کتنا معاوضہ لو گے اس مشن کا" ۔۔۔ ہیمر نے دوبارہ سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تم نے مجھے چیلنج کر دیا ہے اس لئے اب معاوضہ میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا ۔۔۔۔ جو مناسب سمجھو دے دو" ۔۔۔۔ نارڈن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ میں کسی کا حق ویسے ہی نہیں رکھتا ۔۔۔ اور تم تو میرے دوست بھی ہو ۔۔۔ تم عام طور پر زیادہ سے زیادہ کیا معاوضہ لیتے ہو کسی بھی کیس کا" ۔۔۔۔ ہیمر نے کہا۔

"میری بات چھوڑو ۔۔۔ اتنا معاوضہ شاید تمہارے تصور میں بھی نہ ہو۔ تم اپنی بات کرو، تم نے کتنا معاوضہ لیا ہے اس پارٹی سے ۔۔۔۔؟" نارڈن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں ابھی تک غصے کا عنصر موجود تھا۔

"تم میری بات چھوڑو۔ اپنی بات کرو نارڈن ۔۔۔ اور سنو۔ کھل کر بات کرو۔ یہ ایسا معاملہ ہے کہ اس میں کسی قسم کی کوئی الجھن باقی نہیں رہنی چاہئے" ۔۔۔۔ ہیمر نے خشک لہجے میں کہا۔

"ہونہہ ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ پانچ لاکھ ڈالر دے دو" ۔۔۔۔ نارڈن نے کہا۔

"پانچ نہیں۔ دس لاکھ ڈالر دوں گا ۔۔۔ میرے نزدیک یہی تمہارا حق بنتا ہے" ۔۔۔۔ ہیمر نے کہا اور نارڈن بے اختیار چونک پڑا۔

"دس لاکھ ڈالر ۔۔۔ اور صرف ایک آدمی کو اغوا کرنے کے ۔۔۔ کیا کوئی بہت موٹی پارٹی ہاتھ لگ گئی ہے" ۔۔۔۔ نارڈن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے کسی بھی ملک کے پاس ایسے کاموں کے لئے بے پناہ دولت ہوتی ۔۔۔ بیس لاکھ ڈالر میں سودا طے کیا ہے۔ دس لاکھ ڈالر تمہارے اور دس لاکھ ڈالر میرے ۔۔۔ اور یہ ساری رقم کیش" ۔۔۔۔ ہیمر نے کہا اور میز کی دراز کھول کر اس میں سے نوٹوں کی گڈیاں نکال نکال کر نارڈن کے سامنے رکھنی شروع کر دیں۔ دس گڈیاں دینے کے بعد اس نے دراز سے ایک فائل نکالی اور نارڈن کی طرف بڑھا دی۔

"یہ دس لاکھ ڈالر تمہارا معاوضہ ۔۔۔ اور اس فائل میں اس ڈاکٹر ہدایت اللہ کے بارے میں تفصیلات درج ہیں اور اس کا فوٹو بھی ۔۔۔ اور یہاں کانفرنس والوں کی طرف سے اس ڈاکٹر کی رہائش گاہ اور اس کی حفاظت کے بندوبست کی تفصیلات ۔۔۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سب سے خطرناک ایجنٹ علی عمران کا فوٹو اور اس کے بارے میں مختصر سی تفصیلات بھی اس فائل میں موجود ہیں تاکہ اگر وہ اس سائنسدان کی تلاش میں یہاں آئے تو تم اسے آسانی سے پہچان سکو" ۔۔۔۔ ہیمر نے کہا۔

"ویری گڈ ہیمر ۔۔۔ تمہاری یہی ادا مجھے بے حد پسند ہے کہ تم ہر معاملے میں کھرے آدمی ہو ۔۔۔ اب بس اتنا بتا دو کہ اس سائنسدان کو اغوا کر کے کہاں پہنچانا ہے اور کس طرح تمہارے حوالے کرنا ہے" ۔۔۔۔ نارڈن نے گڈیاں اور فائل سنبھالتے ہوئے کہا۔

"اس فائل میں ایک کوٹھی کا پتہ درج ہے ۔۔۔ یہ کوٹھی خالی ہو گی سائنسدان کو اغوا کر کے تم نے اسی کوٹھی میں پہنچانا ہے اور وہاں سائنسدان کو پہنچا کر مجھے وہیں سے فون کرنا ہے۔ میں وہاں پہنچ جاؤں گا اور اس کے ساتھ ہی تمہارا کام ختم" ۔۔۔۔ ہیمر نے جواب دیا۔

"او کے ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ ہو جائے گا کام ۔۔۔ گارنٹی رہی" ۔۔۔ نارڈن نے اُٹھتے ہوئے کہا اور اس نے نوٹوں کی گڈیاں اور فائل ہاتھوں میں پکڑیں اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

دروازے کے قریب رک کر نارڈن نے نوٹوں کی چھ گڈیاں تو پتلون کی دونوں جیبوں میں ٹھونس لیں اور باقی چار گڈیاں اور فائل کو اس نے ایک ہاتھ میں پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے دروازہ کھولا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

عمران دانش منزل کی لائبریری میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے چونک کر فون کی طرف دیکھا۔ چونکہ یہ مین فون کی ایکس ٹینشن تھی اس لئے ظاہر ہے کہ فون بلیک زیرو کی طرف سے ہی ہوگا اور بلیک زیرو کے اس طرح یہاں فون کرنے کا مقصد تھا کہ کوئی اہم بات ہے ورنہ بلیک زیرو اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ جب لائبریری میں ہو تو ڈسٹرب کیا جانا پسند نہیں کرتا۔

"یس" ۔۔۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھاتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"سر سلطان کا فون ہے جناب! ۔۔۔ وہ کسی اہم مسئلے پر فوری طور پر آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا میں وہیں آ رہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا

اور کتاب کو بند کر کے اس نے سائیڈ پر بنے ہوئے ایک خانے میں ڈال دیا جہاں سے اُسے معلوم تھا کہ کمپیوٹر نے اُسے خود بخود الماری میں اس کی مخصوص جگہ تک پہنچا دینا ہے۔

عمران تیزی سے قدم اٹھاتا آپریشن روم میں آیا اور اس نے کرسی پر بیٹھتے ہی ہاتھ بڑھا کر ایک طرف رکھا ہوا رسیور اٹھا لیا۔ مطالعے کے دوران اس طرح ڈسٹرب ہونے کی وجہ سے اس کا موڈ آف ہو گیا تھا اسلئے اس کے چہرے پر سنجیدگی اور کوفت کا ملا جلا تاثر موجود تھا۔

"جی عمران بول رہا ہوں" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے ——— میرے دفتر آجاؤ۔ ایک اہم ترین معاملہ ہے جس پر تفصیل سے بات کرنی ہوگی" ——— دوسری طرف سے سر سلطان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آرہا ہوں" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"ان بوڑھوں کو ہر معاملہ ہی اہم لگنے لگ گیا ہے۔ اچھا بھلا کتاب پڑھ رہا تھا کہ دوڑ لگوا دی" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے سر سلطان کے دفتر کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

پھر جیسے ہی وہ سر سلطان کے دفتر کے سامنے پہنچا، سٹول پر بیٹھے ہوئے چپڑاسی نے اٹھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور تیزی سے آگے بڑھ کر کمرے کا دروازہ کھولا اور پردہ بھی ہٹا دیا۔ عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا لیکن اندر داخل ہوتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا۔ سر سلطان موجود ہی نہ تھے۔

"کیا مطلب ——— کہاں ہیں سر سلطان" ——— ؟ عمران نے مڑ کر چپڑاسی سے بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"صاحب کہہ گئے ہیں کہ آپ تشریف رکھیں وہ ابھی آرہے ہیں ——— صدر مملکت نے انہیں ایمرجنسی طور پر کال کر لیا ہے" ——— چپڑاسی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا۔

چند لمحوں بعد چپڑاسی ٹرے میں کافی کی ایک پیالی اٹھائے اندر آیا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں کافی کی پیالی عمران کے سامنے رکھی اور مڑ کر واپس چلا گیا۔

عمران نے کافی کی پیالی اٹھائی اور چسکیاں لے کر سپ کرنے لگا۔ تقریباً دس منٹ بعد سر سلطان اندر داخل ہوئے تو عمران احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو بیٹھو ——— تمہیں انتظار کرنا پڑا۔ میں معذرت خواہ ہوں۔ بہرحال معاملہ اس قدر اہم ہے کہ صدر مملکت بھی بے حد پریشان ہیں ——— انہوں نے مجھے کال کر کے بلایا ——— میں انہیں تسلی دے کر آیا ہوں کہ ایکسٹو اس کیس کو جلد نمٹا لے گا" ——— سر سلطان نے میز کی دوسری طرف رکھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے جلدی جلدی کہا۔

"صدر مملکت کو آخر اتنی پریشانی کیا ہے ——— ڈاکٹروں کی ایک فوج موجود ہے پریذیڈنٹ ہاؤس میں ——— کیا وہ اس کیس کو نہیں نمٹا سکتے کہ اب ایکسٹو بیچارے کو کیس نمٹانے کے لئے کہا جا رہا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب اپنے مخصوص موڈ میں آتا جا رہا تھا۔

"مذاق بالکل نہیں چلے گا عمران بیٹے ـــــ صورت حال انتہائی گھمبیر ہے ـــ ہمارے ملک کے ایک اہم ترین سائنسدان کو اس وقت اغوا کر لیا گیا ہے جب کہ وہ ایک اہم ترین دفاعی ہتھیار کے تکمیلی مراحل میں مصروف تھے اور اس ریسرچ پر پاکیشیا نے اپنے تقریباً تمام وسائل جھونک دیئے تھے اگر ڈاکٹر ہدایت اللہ کو فوری طور پر برآمد نہ کیا جاسکا تو نہ صرف پاکیشیا کو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑے گا بلکہ اگر انہیں کسی اور نے یہی ہتھیار بنانے پر مجبور کر دیا تو پھر پاکیشیا کا دفاع شدید خطرے کی زد میں آسکتا ہے"

سر سلطان واقعی بے حد پریشان تھے اور عمران بھی ان کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"ڈاکٹر ہدایت اللہ ـــــ یہ کون صاحب ہیں" ـــــ عمران نے چونک کر پوچھا کیونکہ اس نے پہلے یہ نام کبھی نہ سنا تھا۔

"یہ پاکیشیا کے ایک اہم سائنسدان ہیں ـــ ایک سال پہلے ایکریمیا سے پاکیشیا آئے تھے۔ طویل عرصے سے وہیں ایک لیبارٹری میں کام کرتے رہے ہیں۔ وہاں کسی ریسرچ کے دوران ان پر ایک اہم دفاعی ہتھیار کے فارمولے کا انکشاف ہوا تو وہ خاموشی سے پاکیشیا آگئے کیونکہ وہ انتہائی محب الوطن شخص ہیں ـــــ انہوں نے سوچا کہ اس دفاعی ہتھیار سے پاکیشیا کیوں نہ فائدہ اٹھائے۔ چنانچہ یہاں آکر انہوں نے سرداور سے ملاقات کی اور انہیں فارمولا ڈسکس کیا۔ یہاں اس پر ابتدائی تجربات بھی کئے گئے اور جب تجربات کامیاب رہے تو سرداور کی سفارش پر حکومت پاکیشیا نے ایک علیحدہ لیبارٹری انہیں سونپ دی ـــــ اس ریسرچ پر بے پناہ اخراجات اٹھتے تھے لیکن ملک کی دفاع کی خاطر حکومت پاکیشیا نے اپنے تمام وسائل اس پر جھونک دیئے اور یہ ریسرچ اب اپنے آخری مراحل میں تھی کہ اچانک ڈاکٹر ہدایت اللہ کو اغوا کر لیا گیا ہے" ـــــ سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس لیبارٹری سے اغوا کیا گیا ہے انہیں" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں ـــ ایک بین الاقوامی سائنس کانفرنس ہر سال سوئٹزرلینڈ کے دارالحکومت برن میں منعقد ہوتی ہے جس کے چیئرمین ڈاکٹر ہدایت اللہ ہی ہیں اور یہ پاکیشیا کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔ اس بار بھی وہ اس کانفرنس کی صدارت کے لئے برن گئے اور کانفرنس سے قبل ہی انہیں اغوا کر لیا گیا ہے یہ کانفرنس چونکہ ایک نجی سائنس ادارے کے تحت ہر سال ہوتی ہے اور طویل عرصے سے ہوتی چلی آرہی ہے اس لئے حکومت سوئٹزرلینڈ نے ان کے اغوا کی ذمہ داری قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے البتہ انہوں نے یقین دلایا ہے کہ ڈاکٹر ہدایت اللہ کو برآمد کرنے کی پوری کوشش کریں گے اور یہ بھی انہوں نے ہی بتایا ہے کہ ابتدائی تفتیش کے مطابق یہ اغوا برن کے ایک عام سے غنڈے اور بدمعاش گروپ نارڈن نے کیا ہے اس گروپ کے سربراہ کا نام بھی نارڈن ہی ہے اور نارڈن نے اغوا کے بعد پولیس چیف کو باقاعدہ فون کر کے اس اغوا کی ذمہ داری قبول کی ہے اور ڈاکٹر ہدایت اللہ کی واپسی کے لئے پچاس لاکھ ڈالر تاوان بھی طلب کیا ہے ـــــ برن میں ہمارے سفارت خانے نے جب صدر مملکت کے احکامات کے تحت پچاس لاکھ ڈالر تاوان کی ادائیگی پر آمادگی ظاہر کی تو اس نارڈن نے یہ کہہ دیا کہ اب دیر ہو چکی ہے۔ اب ڈاکٹر ہدایت اللہ کا کسی اور پارٹی سے اس نے

سودا کر لیا ہے ——— پولیس اس میں کوئی خاص دلچسپی نہیں لے رہی کیونکہ
سفارت خانے کے مطابق نارٹون کا گروپ پورے برلن میں دہشت بنا
ہوا ہے اور پولیس اس کے خلاف معمولی سا ایکشن بھی نہیں لیتی ——— اس
بنا پر صدر مملکت بے حد پریشان ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایکسٹو فوری
طور پر اس کیس کو ہاتھ میں لے اور ڈاکٹر ہدایت اللہ کو فوری طور پر برآمد
کیا جائے۔ اس لئے میں نے تمہیں فون کیا تھا اور صدر مملکت نے
اسی لئے مجھے بلایا تھا۔ وہ یہی پوچھنا چاہتے تھے کہ کیا ایکسٹو نے کیس
لے لیا ہے یا نہیں۔ کیونکہ انہیں خطرہ ہے کہ ایکسٹو کہیں یہ کہہ کر انکار
نہ کر دے کہ عام بدمعاشوں اور غنڈوں کے خلاف وہ کیس نہیں لیتا۔
میں نے انہیں یقین دلایا ہے کہ یہ ملک کا مسئلہ ہے اس لئے ایکسٹو
کیس ضرور لے گا" ——— سر سلطان نے تیز تیز لہجے میں پوری تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ کام بدمعاشوں اور غنڈوں کا ہو ہی نہیں سکتا۔ انہیں کسی سائنسدان کے
اغوا سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے اور نہ ہی انہیں معلوم ہو گا کہ ڈاکٹر ہدایت اللہ
یہاں کوئی ایسا پراجیکٹ مکمل کر رہے ہیں جس کے لئے پاکیشیا
برآمدگی کے لئے اس قدر دلچسپی لے گا ——— اور نہ ہی کبھی غنڈے
بدمعاش کسی سائنسدان کے عوض پچاس لاکھ ڈالر جیسی خطیر رقم طلب کرتے
ہیں ——— اس اغوا کے پیچھے یقیناً کسی ایسے ملک کا ہاتھ ہے جسے
اس پراجیکٹ سے دلچسپی ہے ——— یہ اور بات ہے کہ اس نے اغوا
کے لئے کسی غنڈے اور بدمعاش گروپ کو استعمال کیا ہو کہ اس طرح
وہ سامنے نہ آ سکے گا" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارا خیال درست ہے۔ پھر" ——— سر سلطان نے کہا۔

"پھر کیا ——— ڈاکٹر ہدایت اللہ کو برآمد کیا جائے گا۔ وہ تو ویسے بھی
اہم پراجیکٹ پر کام کر رہے تھے اگر نہ بھی کر رہے ہوتے، تب بھی یہ
میرا فرض بنتا ہے کہ پاکیشیا کے اغوا ہونے والے کسی اہم آدمی کو فوری برآمد
کیا جائے ——— سائنسدان تو ویسے بھی ملک کا انتہائی قیمتی سرمایہ ہوتے
ہیں۔ ڈاکٹر ہدایت اللہ کے بارے میں تفصیلات کہاں سے ملیں گی۔"
عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور سر سلطان کے پریشان چہرے پر
اس طرح گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے جیسے کئی میلوں سے
شدید دھوپ میں چلنے والا مسافر اچانک کسی گھنے سائے کی پناہ میں
آ کر اطمینان محسوس کرتا ہے۔ سر سلطان کے چہرے پر عمران کے ہاں
کرتے ہی ایسا اطمینان ابھر آیا تھا جیسے ابھی عمران جیب سے ڈاکٹر ہدایت اللہ
کو نکال کر ان کے سامنے کھڑا کر دے گا۔ یہ دراصل عمران کی کارکردگی
پر ان کے بے پناہ اعتماد کا نتیجہ تھا کیونکہ انہیں سو فیصد تو کیا، ایک
ہزار فیصد یقین تھا کہ عمران جیسے ہی کیس ہاتھ میں لے گا، کامیابی
یقیناً اس کے قدم چومے گی۔

"میں نے پہلے ہی ان کی فائل تیار کرا رکھی ہے ——— یہ لو فائل۔
اس میں ان کے تازہ ترین فوٹو اور دوسری تفصیلات موجود ہیں" ———
سر سلطان نے انتہائی مطمئن انداز میں میز کی دراز کھول کر ایک فائل نکال
کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

عمران نے فائل کھول کر ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اسے بند کر کے
اس نے جیب میں ڈالا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے سر سلطان! ـــــ صدر صاحب سے کہہ دیجئے۔ اللہ تعالیٰ مہربانی کرے گا اور جلد از جلد ڈاکٹر ہدایت اللہ دوبارہ اپنی لیبارٹری پہنچ کر کام شروع کر دیں گے ـــــ میں ٹائیگر کو فوری طور پر برن بھیجنا چاہتا ہوں۔ میں اسے کہہ دونگا۔ وہ اپنا پاسپورٹ آپ کو دے گا آپ اس پر فوری طور پر سوئٹزر لینڈ کا ویزا لگوا دیں" ـــــ عمران نے کہا اور سر سلطان کے اثبات میں سر ہلاتے ہی وہ مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہو رہا تھا۔

"خیریت، عمران صاحب! ـــــ آپ بے حد سنجیدہ ہیں" ـــــ بلیک زیرو نے احتراماً کرسی سے اٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایک اہم کیس سامنے آیا ہے ـــــ جا کر چیک کرو کہ لائبریری میں سوئٹزر لینڈ کے نارڈن گروپ کے متعلق کوئی فائل موجود ہے۔ اگر ہو تو نکال لاؤ ـــــ اور ہاں! برن میں تو شاید ہمارے فارن ایجنٹ بھی نہیں ہیں" ـــــ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"انہیں آج تک ضرورت ہی نہیں پڑی" ـــــ بلیک زیرو نے بھی سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیزی سے لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اس کا بٹن دبا کر اپنے اصل نام سے کال دینی شروع کر دی۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ۔ اوور" ـــــ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

"ٹائیگر ـــــ فوری طور پر اپنا پاسپورٹ لے کر سر سلطان کے دفتر پہنچ جاؤ۔ وہ تمہیں سوئٹزر لینڈ کا ویزا لگوا دیں گے ـــــ ویزا لگتے ہی تم نے پہلی فلائٹ سے سوئٹزر لینڈ کے دارالحکومت برن پہنچنا ہے۔ وہاں زیر زمین دنیا کا کوئی گروپ ہے نارڈن گروپ۔ اس کے سربراہ کا نام بھی نارڈن ہے ـــــ اس نارڈن گروپ کی برن پر بڑی دہشت چھائی ہوئی ہے بہرحال اس نارڈن گروپ نے پاکیشیا کے ایک اہم سائنسدان ڈاکٹر ہدایت اللہ کو اغوا کر لیا ہے ـــــ ڈاکٹر ہدایت اللہ برن میں ایک سائنس کانفرنس کی صدارت کرنے گئے تھے۔ تم نے اس گروپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ انہوں نے کس کے کہنے پر ڈاکٹر ہدایت اللہ کو اغوا کیا ہے اور اغوا کرنے کے بعد ڈاکٹر ہدایت اللہ کو کہاں پہنچایا گیا ہے ـــــ میں ٹیم لے کر ایک دو روز بعد برن پہنچوں گا۔ کیونکہ مجھے یہاں کچھ تیاریاں کرنی ہوں گی۔ تم اس دوران ابتدائی معلومات حاصل کر سکتے ہو ـــــ وہاں برن میں ایک مشہور ہوٹل ہے آلس لینڈ ـــــ تم وہاں رہائش رکھ لینا۔ میں تمہیں وہاں تلاش کر لونگا۔ اوور" ـــــ عمران نے اسے تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"باس! ـــــ برن میں ایک نائٹ کلب ہے اس کا نام سکائی ووڈ کلب ہے بڑا مشہور کلب ہے اس کا موجودہ مینجر رالف میرا پرانا واقف کار ہے ایکریمیا میں اس سے واقفیت ہوئی تھی اس لئے آپ اس سے مل کر میرے متعلق معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح آسانی رہے گی۔ اوور" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے ـــــ فوراً حرکت میں آجاؤ اور جب تک میں پہنچوں، تم نے ابتدائی کام ہر حالت میں مکمل کر لینا ہوگا۔ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"نہیں عمران صاحب ۔۔۔ لائبریری میں نارڈن نامی کسی شخص یا ایسے کسی گروپ کے بارے میں کوئی فائل موجود نہیں ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔ وہ کال کے دوران واپس آ کر کرسی پر بیٹھ چکا تھا اور ظاہر ہے اس نے عمران کی ٹائیگر کو دی ہوئی ہدایات بھی سن لی تھیں اور اسے بھی اصل مسئلے کا تقریباً علم ہو چکا تھا۔

عمران نے سر ہلاتے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس، ٹیلی سٹار" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"مینجر سے بات کراؤ ۔۔۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس، بات کیجئے" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس ۔۔۔ مینجر بول رہا ہوں" ۔۔۔ ایک سپاٹ سی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں سپیشل ممبر" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر ۔۔۔ کمپیوٹر نے چیکنگ کر لی ہے۔ فرمائیے" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سوئٹزرلینڈ کے دارالحکومت برن میں ایک گروپ ہے نارڈن ۔۔۔ اس کے سربراہ کا نام بھی نارڈن ہے۔ اس گروپ کے متعلق معلومات چاہئیں" ۔۔۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کیجئے" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تقریباً ایک منٹ بعد ہی مینجر کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو سر ۔۔۔ کیا آپ لائن پر ہیں" ۔۔۔ مینجر نے پوچھا۔

"یس" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"نارڈن اور اس کا گروپ برن کا مقامی بدمعاش گروپ ہے۔ نارڈن بذات خود پیشہ ور قاتل بھی ہے اور اس گروپ میں زیادہ تر پیشہ ور قاتل اور مارشل آرٹ کے ماہر لڑاکے افراد شامل ہیں ۔۔۔ ویسے اس گروپ کی سرگرمیاں برن تک ہی محدود ہیں۔ اس سے زیادہ اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی معلومات موجود ہیں" ۔۔۔ مینجر نے اس طرح جواب دیا جیسے وہ کوئی کارڈ پڑھ کر تفصیل بتا رہا ہو۔

"برن میں کوئی ایسی تنظیم جو کسی اہم ترین سائنسدان کو اغوا کرا سکے اور اس کے تعلقات کسی ملک سے بھی ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کیجئے" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر دو تین منٹ بعد مینجر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"پرنس ۔۔۔ برن میں بے شمار ایسی تنظیمیں ہیں جو بین الاقوامی سطح کی مجرم تنظیمیں ہیں۔ اس لئے کسی ایک کے متعلق کچھ نہیں بتایا جا سکتا۔ البتہ ایک تنظیم سب سے اہم ہے۔ اس کا نام "ہاک" ہے اور ہاک تنظیم کا سب سے اہم اڈہ بحیرہ روم میں واقع ایک جزیرہ ہے۔ جس کا نام ناقی لینڈ ہے۔ برن میں اس کا بڑا ایجنٹ ایک آدمی ہیمر نامی ہے جس کا برن میں ایک کلب ہے اس کا نام بھی ہیمر کلب ہے۔ ویسے اس ہاک کی سب سے مشہور اور تیز طرار ایجنٹ ایک لڑکی بارتھ ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اگر ہاک کی چیف نہیں ہے تو بہرحال چیف کے قریب ضرور ہے" مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ شکریہ" ۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن دبایا اور کال دینی شروع کر دی۔

"یس سر۔ ٹائیگر اٹنڈنگ ۔ اوور" ۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کیا کر رہے ہو۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"سر سلطان کو پاسپورٹ دے کر آیا ہوں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ایک گھنٹے بعد لے جاؤں ۔۔۔ میں نے اس دوران براہ راست ترکی جانے والی تیز ترین فلائٹ پر ٹکٹ حاصل کر لی ہے۔ یہ فلائٹ دو گھنٹے بعد روانہ ہو گی ۔ ترکی سے سوئٹزرلینڈ کی فوری فلائٹ مل جائے گی۔ اوور" ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو ۔۔۔ وہاں برن میں نارٹن کے ساتھ ساتھ ایک شخص ہیمر کے بارے میں بھی چیکنگ کرنا ۔۔۔ ہیمر کا تعلق ایک بین الاقوامی تنظیم ہاک سے ہے اور ہیمر اس ہاک کا برن میں مین ایجنٹ ہے ۔ وہ برن میں ہیمر کلب کا مالک بھی ہے۔ ہو سکتا ہے اس ہاک نے نارٹن کے ذریعے یہ واردات کی ہو۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس ۔ اوور" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے "اوور اینڈ آل" کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"تم ایسا کرو کہ تنویر، صفدر اور جولیا کو تیار رہنے کا حکم دے دو۔ کاغذات وغیرہ بھی تیار کرا لو ۔۔۔ اور برن کے کسی بڑے بینک میں کرنسی وغیرہ بھی منتقل کرا دو۔ باقی تمام ضروری انتظامات بھی مکمل کر لو۔ میں اس دوران ایک اور ذریعے کو ٹٹولتا ہوں۔ ہو سکتا ہے ہمیں کوئی کارآمد کلیو مل جائے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ کرسی سے اٹھا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹائیگر برن کے بین الاقوامی ایئرپورٹ سے باہر آیا اور اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو آلس لینڈ ہوٹل چلنے کا کہہ دیا۔ عمران کو تو اس نے رالف کے کلب کا بتایا تھا لیکن پاکیشیا سے روانہ ہونے سے پہلے جب اس نے وہاں فون کیا تو اسے پتہ چلا کہ رالف چھ ماہ پہلے ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس نے ایئرپورٹ سے ہی عمران کو کال کر کے بتا دیا کہ اب وہ آلس لینڈ ہوٹل میں ہی ٹھہرے گا۔

ٹائیگر اس وقت اپنی اصل شکل میں تھا۔ اس کے جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا اور اس کے پاس ایک مخصوص بریف کیس تھا جس میں اس نے ایسے خفیہ خانے بنا رکھے تھے جسے کسی بھی مشین سے چیک نہ کیا جا سکتا تھا لیکن ان خانوں میں اس نے صرف غیر ملکی کرنسی بھری ہوئی تھی تاکہ ابتدائی طور پر اسے کوئی تکلیف نہ ہو۔ باقی اسلحہ وغیرہ کی اسے فکر نہ تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ برن میں اسلحے کی خرید و فروخت پر کوئی پابندی نہ تھی۔ عام دکانوں پر ہر قسم کا اسلحہ کھلے عام فروخت ہوتا ہے اور مزید کرنسی بھی وہ کسی بھی جوئے خانے سے آسانی سے حاصل کر سکتا تھا۔ کچھ کرنسی اس نے ایئرپورٹ پر ہی تبدیل کرا کر جیب میں رکھ لی تھی۔ اس کا پاسپورٹ مصدق کے نام پر تھا اور پاسپورٹ کے اندراجات کے مطابق وہ ایک بزنس مین تھا اور اسے بزنس اوپن ویزا ہی دیا گیا تھا۔ اس ویزے کے مطابق وہ جتنا عرصہ چاہے سوئٹزرلینڈ میں رہ سکتا تھا۔ ہوٹل آلس لینڈ میں اسے جلد ہی کمرہ مل گیا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی ٹائیگر نے سب سے پہلے اپنا بریف کیس کھولا اور اس کے خفیہ خانوں سے بھاری مالیت کی کرنسی نکال کر اس نے جیب میں ڈالی اور پھر کمرے کا دروازہ بند کر کے وہ لفٹ سے ہوتا ہوا نیچے ہال میں پہنچا اور سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا گیا جہاں چار خوبصورت اور نوجوان لڑکیاں سروس میں مصروف تھیں۔

"جی فرمایئے" ــــ ایک لڑکی نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے ٹائیگر کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"میں یہاں پہلی بار آیا ہوں اور میں نے جرائم کی دنیا پر ایک کتاب لکھنی ہے ــــ کیا آپ کسی ایسی جگہ کا پتہ بتا سکتی ہیں جہاں میں برن کے بدنام زمانہ غنڈوں، بدمعاشوں اور مجرموں سے مل سکوں" ــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے ایک چھوٹا نوٹ لڑکی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

لڑکی نے سر ہلاتے ہوئے نوٹ لے کر اپنی مٹھی میں اس طرح دبا لیا جیسے اس نے رشوت کی بجائے کوئی سرکاری فیس وصول کی ہو۔

"یہاں تو ایسی بے شمار جگہیں ہیں مسٹر ــــ لیکن وہ تو انتہائی خطرناک جگہیں ہیں ــــ وہاں آپ لوٹے بھی جا سکتے ہیں اور قتل بھی ہو سکتے ہیں"۔

لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"رسک لیے بغیر اچھی کتاب نہیں لکھی جاسکتی ـــــ ان میں سے جو سب سے بدنام جگہ ہو وہ بتا دیں اور ہاں ـــ یہاں آنے سے پہلے مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں کوئی نارڈن صاحب ہیں جو یہاں کے سب سے بڑے بدمعاش ہیں۔ اگر کوئی ایسی جگہ آپ بتا سکیں جہاں ان کی موجودگی یقینی ہو تو زیادہ بہتر ہے" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"آپ نے درست سنا ہے۔ یہاں اس کا نام دہشت کا ہم پلہ سمجھا جاتا ہے ـــــ اس سے ملاقات تو ناممکن ہے کیونکہ وہ بہت کم سامنے آتا ہے البتہ اس کا ایک خاص اڈہ ہے بیلومون بار ـــــ ویسے بھی یہ دارالحکومت کی سب سے بدنام جگہ ہے۔ تقریباً ہر ٹائپ کے غنڈے، بدمعاش تمام وہاں اکٹھے ہوتے ہیں اور سنا ہے کہ وہاں اکثر قتل ہوتے رہتے ہیں لیکن پولیس نے کبھی مداخلت کی جرأت نہیں کی" ـــــ لڑکی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بیلومون بار کہاں ہے" ـــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے پوچھا

"آسٹرے روڈ پر ہے۔ مشہور جگہ ہے۔ لیکن میرا مشورہ یہی ہے کہ آپ وہاں نہ جائیں۔ وہاں کسی کو اس کی پرواہ نہ ہوگی کہ آپ رائٹر ہیں" لڑکی نے انتہائی ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے کسی کو بتانا تھوڑا ہے۔ میں تو بس ایک طرف کھڑے ہو کر جائزہ لوں گا اور واپس آجاؤں گا ـــــ بہرحال انفارمیشن کا شکریہ" ـــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے گیٹ پر رک کر ایک لمحے کے لئے مڑ کر کاؤنٹر کی طرف دیکھا اور مسکرا کر دروازہ کراس کر گیا۔ لڑکی ابھی تک اسے ایسی نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے شاید اسے دوبارہ کبھی زندہ نہ دیکھ سکے۔

ہوٹل سے نکل کر ٹائیگر پیدل چلتا ہوا آگے بڑھا اور جلد ہی اسے اسلحے کی ایک دکان نظر آگئی۔ اس نے وہاں سے ایک جدید ترین آٹومیٹک مشین پسٹل اور میگزین خریدا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ دکان سے نکلا اور آگے بڑھ گیا۔ جلد ہی اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔ جب اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو بیلومون بار چلنے کے لئے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور اس طرح چونک کر اسے دیکھنے لگا جیسے ٹائیگر نے بار کی بجائے اسے جہنم میں چلنے کا کہہ دیا ہو۔

"آپ ـــــ اور بیلومون بار ـــــ آپ اجنبی ہیں شاید ـــــ وہ تو آپ جیسے معزز آدمیوں کے لائق جگہ نہیں ہے" ـــــ ٹیکسی ڈرائیور نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے صرف ایک آدمی سے ملنا ہے بار کے باہر اور بس" ـــــ ٹائیگر نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ ٹائیگر سوچ رہا تھا کہ واقعی نارڈن اور اس کے گروپ کی دہشت پورے برن پر بری طرح چھائی ہوئی ہے۔

تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ڈرائیور نے اسے بیلومون بار سے ذرا آگے ہٹ کر اتارا اور جب ٹائیگر نے اسے کرایہ دیا تو وہ اتنی تیزی سے ٹیکسی کو بڑھا کر آگے لے گیا جیسے اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو اس پر کوئی قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ ٹائیگر مسکراتا ہوا مڑا اور بیلومون بار کی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ بار ہال خاصے وسیع رقبے پر پھیلا ہوا تھا اور بار میں آنے جانے والے

شکل اور انداز سے ہی چھٹے ہوئے غنڈے لگ رہے تھے۔ ٹائیگر اطمینان سے چلتا ہوا گیٹ کی طرف بڑھتا گیا۔ پھر جیسے ہی وہ گیٹ کے قریب پہنچا اچانک ایک لحیم شحیم غنڈہ ایک طوائف ٹائپ عورت کو بغل میں دبائے شراب کے نشے میں لڑکھڑاتا ہوا باہر آیا۔ ٹائیگر نے اس سے بچ کر اندر جانا چاہا مگر اس غنڈے کے لڑکھڑانے کی وجہ سے اس کا کاندھا اس غنڈے سے ٹکرا ہی گیا۔ دوسرے لمحے اس غنڈے کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ٹائیگر جس کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ نشے میں دھت لڑکھڑاتا ہوا آدمی اتنی برق رفتاری سے بازو گھما سکے گا، بروقت سنبھل نہ سکا اور غنڈے کا تھپڑ اس کے گال پر پڑا اور ٹائیگر بے اختیار اچھل کر دو قدم پیچھے برآمدے کے فرش پر پشت کے بل جا گرا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ جیری سے کاندھا ٹکراتے ہو کتے ہے" ـــــ اس غنڈے نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور پھر لڑکی کو بغل میں دبا کر اسی طرح لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں آگے بڑھنے لگا۔ ٹائیگر کو جیسے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ وہ نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر جیری کی قمیض کا کالر عقبی گردن سے پکڑا اور اس کے ساتھ ہی پہلے سے بھی زیادہ زوردار طمانچے کی آواز سے ماحول گونج اٹھا۔ جیری کے حلق سے چیخ سی نکلی مگر ٹائیگر نے اسے گردن سے پکڑ رکھا تھا اس لئے وہ طمانچہ کھا کر گرا تو نہیں البتہ اس کا بازو ایک بار پھر تیزی سے گھوما لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت ہوا میں اٹھتا ہوا ایک زوردار دھماکے سے فرش پر جا گرا۔

"کتے کے بچے ـــــ ٹائیگر پر ہاتھ اٹھایا ہے تم نے" ـــــ ٹائیگر نے خالصتاً غنڈوں کے سے انداز میں کہا۔

جیری کی ساتھی عورت تیزی سے ایک طرف ہٹ گئی اور آنے جانے والے افراد بھی ایک دائرے کے سے انداز میں سمٹ کر بڑی دلچسپی سے یہ تماشہ دیکھنے لگے۔

"تم ـــ تم ـــ تم نے جیری پر ہاتھ اٹھایا ہے اور جیری کو گالی دی ہے تم نے ـــــ حقیر اجنبی کیڑے تم نے ـــــ چلو میرے پاؤں میں سر رکھ کر معافی مانگو۔ شاید میں تمہیں اجنبی سمجھ کر معاف کر دوں" ـــــ جیری نے نیچے گرتے ہی تڑپ کر اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایسی حیرت تھی جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ کوئی آدمی اس پر بھی ہاتھ اٹھا سکتا ہے۔

"معافی دے دو جیری ـــــ یہ بیچارہ تمہیں نہیں جانتا ـــــ کوئی اجنبی الیالی ہے" ـــــ اچانک ایک آدمی نے آگے بڑھ کر جیری کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ وہ بھی شکل و صورت سے کوئی غنڈہ ہی لگ رہا تھا لیکن جیری نے زور سے بازو مار کر اسے بڑے حقارت آمیز انداز میں ایک طرف ہٹا دیا۔

"نہیں ـــ جب تک میرے پیروں میں سر رکھ کر معافی نہیں مانگے گا میں معاف نہیں کروں گا اسے" ـــــ جیری نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں کے کوئی بڑے غنڈے ہو شاید ـــــ اس لئے تمہیں زعم ہے کہ تم جسے چاہو تھپڑ مار سکتے ہو۔ لیکن یہ بتا دوں کہ میرا نام ٹائیگر ہے اور میرے سامنے تم جیسے حقیر غنڈے ہاتھ جوڑ کر اور نظریں جھکا کر گذرتے ہیں ـــــ تم لوگ مجھے نہیں جانتے اس لئے تم نے تھپڑ مارا۔ جس کا میں نے جواب دے کر حساب برابر کر دیا سمجھے ـــــ اس لئے جاؤ اور اپنی اس طوائف نما عورت

کی گود میں سر رکھ کر شکر کرو کہ تم ٹائیگر پر ہاتھ اٹھانے کے باوجود سانس لے رہے ہو۔ جاؤ" ـــــ ٹائیگر نے انتہائی حقارت بھرے انداز میں جیری سے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم گھوما اور اس کے مڑتے ہی اس پر حملہ کر دینے والا لحیم شحیم جیری یکلخت فضا میں اس طرح اٹھتا چلا گیا جیسے کوئی بچہ کسی گیند کو پوری قوت سے فضا میں اچھال دیتا ہے۔ اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی لیکن اوپر جاتے ہی وہ سنبھلا اور اس نے یکلخت اپنے جسم کو جھٹکا کر موڑا اور بڑے ماہرانہ انداز میں قلابازی کھا کر ٹائیگر سے کافی دور فرش پر جا کھڑا ہوا لیکن اب اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے خوف آ گیا تھا اور اس کی آنکھوں سے جیسے شعلے سے نکل رہے تھے۔

"تم زندہ بچ کر نہیں جا سکتے ـــ نہیں جا سکتے" ـــ جیری نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا اور ٹائیگر اس طرح ہنس پڑا جیسے اس کے سامنے کوئی بچہ کھڑا شرارت کر رہا ہو۔

"کیا تم واقعی کوئی غنڈے ہو ـــ یا صرف شراب کے نشے میں ہو کر اپنے آپ کو غنڈہ کہہ رہے ہو" ـــ ٹائیگر نے بڑے استہزائیہ انداز میں ہنستے ہوئے جیری سے کہا لیکن دوسرے لمحے جیری چیختا ہوا بجلی کی سی رفتار سے ٹائیگر کی طرف دوڑ پڑا۔ لیکن ٹائیگر اسی طرح مطمئن انداز میں کھڑا رہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ احمق اس سے چند قدم کے فاصلے پر خود بخود رک جائے گا اور وہی ہوا۔ چیختا ہوا جیری واقعی چند قدم کے فاصلے پر رکا اور اس نے خنجر کو تیزی سے دونوں ہاتھوں میں پلٹنا شروع کر دیا۔

"ابھی بچے ہو جیری ـــ ابھی تو تمہیں خنجر تھامنا ہی نہیں آتا ـــ جاؤ جا کر کسی کے شاگرد بنو" ـــ ٹائیگر نے حقارت بھرے انداز میں منہ بناتے ہوئے کہا اور اسی لمحے جیری ایک بار پھر چیخا اور اس کے ساتھ ہی اس نے واقعی انتہائی برق رفتاری سے ٹائیگر پر بڑے بھرپور انداز میں حملہ کر دیا۔ لیکن ٹائیگر کے دونوں ہاتھ بیک وقت حرکت میں آئے اور جیری ایک بار پھر اس کے ہاتھ کی تھپکی کھا کر بری طرح چیختا ہوا ایک زوردار دھماکے سے کلب کی دیوار سے سر کے بل جا ٹکرایا جبکہ خنجر اب ٹائیگر کے ہاتھ میں تھا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی اور برق رفتاری سے ہوا کہ دیکھنے والوں کے منہ حیرت سے کھلے کے کھلے رہ گئے۔ انہیں شاید سمجھ ہی نہ آئی تھی کہ ٹائیگر نے آخر کیا کیا ہے۔

جیری پوری قوت سے سر کے بل دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا تو چند لمحے تو اس طرح تڑپتا رہا جیسے پانی سے نکلی ہوئی مچھلی تڑپتی ہے۔ پھر وہ دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے تیزی سے اٹھنے لگا۔

"یہ لو اپنا خنجر اور جا کر کسی کی شاگردی کرو جیری ـــ جب کوئی داؤ پیچ سیکھ لینا تو پھر ٹائیگر کے مقابلے میں آنا" ـــ ٹائیگر نے اسی طرح مسکراتے ہوئے خنجر جیری کی طرف اچھالا اور اس طرح کندھے اچکاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا جیسے جیری کی وجہ سے اس کا خاصا وقت ضائع ہو گیا ہو۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کراس کرتا، دروازے سے ایک لحیم شحیم اور تقریباً سات فٹ قد کا نوجوان جس کے جسم پر جینز کی پتلون اور چست بنیان تھی تیزی سے باہر آیا اور اس کے دیکھتے ہی وہاں موجود افراد تیزی سے کھسکنے لگے۔ ان

کے چہروں پر یکلخت خوف اور دہشت کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔
"کیا ہو رہا ہے یہاں ۔۔۔ جیری کو کیا ہوا ہے" ۔۔۔ آنے والے نے حیرت سے ٹائیگر اور جیری کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"سامنے سے ہٹ جاؤ۔ ورنہ پھر میرا کاندھا جیری کی طرح تم سے ٹکرا جائے گا اور تمہیں بھی خواہ مخواہ کی اچھل کود کرنی پڑ جائے گی" ۔۔۔ ٹائیگر نے رک کر آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو تم ۔۔۔ کوئی اجنبی ہو ۔۔۔ ایشیائی لگتے ہو" آنے والے نے اب غور سے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ لیکن کیا اجنبی ہونا کوئی جرم ہے مسٹر" ۔۔۔ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس ۔۔۔ باس! ۔۔۔ اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے ۔۔۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا" ۔۔۔ جیری نے یکلخت سیدھا کھڑا ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔ اس نے تم پر ہاتھ اٹھایا ہے اور اس کے باوجود یہ اب تک زندہ ہے ۔۔۔ اوہ۔ ویری بیڈ" ۔۔۔ اس آدمی نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جیری کوئی جواب دیتا، اس آدمی نے بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ ہولسٹر سے ریوالور کھینچا اور لمحے ایک دھماکے کے ساتھ گولی جیری کے سینے پر پڑی اور وہ بری طرح چیختا ہوا دھڑام سے پشت کے بل فرش پر جا گرا۔

"ہونہہ ۔۔۔ میرے آدمی پر کوئی ہاتھ اٹھائے اور پھر دوسرا سانس بھی لے جائے ۔۔۔ میں ایسے آدمی کو اپنا آدمی تسلیم ہی نہیں کر سکتا" ۔۔۔ آنے والے نے بڑے حقارت بھرے انداز میں جیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور ریوالور دوبارہ ہولسٹر میں رکھ لیا۔

ٹائیگر اسی طرح اطمینان سے کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر ذرا برابر بھی خوف کے تاثرات نمایاں نہ ہو رہے تھے۔

"ویری گڈ ۔۔۔ واقعی اس جیری جیسے تھرڈ کلاس غنڈے کو یہی سزا ملنی چاہیئے ۔۔۔ میں نے تو اس لئے اسے سزا نہ دی تھی کہ اس بیچارے کو معلوم ہی نہ تھا کہ اس نے کس پر ہاتھ اٹھانے کی جرأت کر ڈالی تھی۔ گڈ شو" ۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ اٹھا کر اس نے اس آنے والے کے کاندھے پر اس طرح تھپکی دی جیسے کوئی استاد کسی شاگرد کے کارنامے پر اسے تھپکی دے رہا ہو۔ اور پھر وہ اطمینان سے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ ۔۔۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ" ۔۔۔ اس لحیم شحیم آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔

"مجھے کہہ رہے ہو" ۔۔۔ ٹائیگر نے مڑ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔۔۔ تمہیں کہہ رہا ہوں ۔۔۔ کون ہو تم" ۔۔۔ اس آدمی نے پہلے سے بھی سخت لہجے میں کہا۔

"میرا نام ٹائیگر ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے ۔۔۔ اتنا تعارف کافی ہے یا اس سے زیادہ کراؤں ۔۔۔ اور آخری بار کہہ رہا ہوں کہ میرے سامنے آئندہ ایسے لہجے میں بات نہ کرنا میں نے زندگی میں کبھی ایسا لہجہ برداشت نہیں کیا" ۔۔۔ ٹائیگر نے سپاٹ لہجے میں کہا اور ایک بار پھر مڑ کر وہ دروازہ کھولتا ہوا بار کے اندر داخل ہو گیا۔ بار ہال خاصا وسیع ہونے کے باوجود

اس وقت بھرا ہوا تھا اور وہاں مردوں سے زیادہ تعداد عورتوں کی تھی اور اس قدر شور تھا کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ ٹائیگر بڑے اطمینان سے چلتا ہوا ایک طرف بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جس پر ایک پہلوان نما غنڈہ کھڑا ریک سے شراب کی بوتلیں اٹھا اٹھا کر ویٹروں کو دے رہا تھا۔ ابھی ٹائیگر کاؤنٹر تک پہنچا بھی نہ تھا کہ یکلخت اُسے اپنے پیچھے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔

"خاموش ہو جاؤ" ــــ چیخنے والا کہہ رہا تھا اور دوسرے لمحے واقعی ہال میں ایسے سکوت طاری ہو گیا جیسے یہاں موجود زندہ افراد کو یکلخت کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر مجسموں میں تبدیل کر دیا ہو۔ ٹائیگر آواز پہچان گیا تھا یہ اسی آدمی کی آواز تھی جس نے جیری کو گولی ماری تھی۔ ٹائیگر بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ اب تیزی سے ٹائیگر کی طرف ہی بڑھتا چلا آ رہا تھا۔

"سنو اجنبی ــــ کیا نام بتایا تھا تم نے ــــ ہاں ٹائیگر ــــ میرا نام نارڈن ہے۔ میں نے باہر موجود افراد سے معلوم کر لیا ہے کہ تم نے کس طرح حیرت انگیز انداز میں جیری کو بے کار کر دیا تھا۔ حالانکہ جیری برن کا سب سے خطرناک لڑاکا سمجھا جاتا تھا ــــ اس کا مطلب ہے کہ تم خاصے جی دار آدمی ہو۔ اور ایسے آدمیوں کو ہی میں پسند کرتا ہوں۔ آؤ میرے ساتھ میرے دفتر میں" ــــ آنے والے نے ٹائیگر کے قریب آ کر قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"تعریف کا شکریہ ــــ اس جیری نے خود ہی حماقت کی کہ مجھ پر ہاتھ اٹھا دیا تھا" ــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے دل میں مسرت کے گلاب کھلنے لگ گئے تھے کہ اس طرح اچانک نارڈن سے ملاقات ہو جانے کا اُسے تصور بھی نہ تھا حالانکہ اس کے یہاں آنے کا مقصد ہی یہی تھا کہ وہ کسی طرح اس نارڈن تک پہنچ جائے اور قدرت نے خود بخود اس کی سبیل بنا دی تھی۔

کاؤنٹر کے ساتھ ایک راہداری سے گذر کر وہ دونوں ایک دروازے پر پہنچے جس کے باہر دو مشین گنوں سے مسلح افراد کھڑے تھے۔ انہوں نے انتہائی مودبانہ انداز میں نارڈن کو سلام کیا اور پھر ایک آدمی نے سائیڈ پر موجود سوئچ پینل کا ایک بٹن دبایا تو دروازہ درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں غائب ہو گیا۔ یہ ایک لفٹ تھی۔ نارڈن اور ٹائیگر دونوں اس میں کھڑے ہو گئے۔ اسی لمحے دروازہ بند ہوا اور لفٹ تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی نارڈن خاموش کھڑا تھا۔ چند لمحوں بعد لفٹ رکی اور اس کا دروازہ کھلا۔

"آؤ" ــــ نارڈن نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ وہ اب ایک کافی بڑے ہال نما کمرے میں تھے جہاں جوئے کی دو بڑی بڑی میزیں موجود تھیں اور وہاں انتہائی زور شور سے جوا جاری تھا۔ وہاں چار مسلح افراد بھی موجود تھے جو نارڈن کو دیکھتے ہی یکلخت مودب ہو گئے لیکن نارڈن ان کی طرف متوجہ ہوئے بغیر ایک سائیڈ پر بنی ہوئی پتلی سی راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس راہداری کا اختتام بھی ایک دروازے پر ہوا۔ یہاں بھی مشین گنوں سے مسلح دو آدمی کھڑے تھے۔ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہے نارڈن نے دروازے کو دھکیلا اور اندر داخل ہو گیا۔ ٹائیگر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جو دفتر کے انداز میں

سجا ہوا تھا۔

"بیٹھو"۔۔۔ نارڈن نے ایک صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گیا۔ جب کہ نارڈن ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے شراب کی دو بوتلیں نکال کر وہ پلٹا اور ٹائیگر کے سامنے والے صوفے پر آ کر بیٹھ گیا۔ درمیان میں ایک میز موجود تھی۔ اس نے دونوں بوتلیں میز پر رکھیں اور پھر باری باری ان دونوں کے ڈھکن کھولنے شروع کر دیئے۔

"میرے لئے شراب کی بوتل نہ کھولنا۔۔۔ میں صرف رات کو سوتے وقت پیتا ہوں"۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب!۔۔۔ کیا تم سارا دن شراب نہیں پیتے"۔۔۔ نارڈن نے اس طرح چونک کر اور حیرت بھرے انداز میں ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ کوئی شخص سارا دن شراب پیئے بغیر زندہ رہ سکتا ہے۔

"ہاں! میری شروع سے یہی عادت ہے۔ بہرحال تمہاری اس پیشکش کا شکریہ"۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے"۔۔۔ نارڈن نے دوسری بوتل سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا اور پہلی بوتل جس کا ڈھکن کھل چکا تھا اٹھا کر منہ سے لگا لی اور پھر وہ اس طرح غٹا غٹ شراب پیتا گیا جیسے صدیوں سے پیاسا کوئی آدمی اچانک پانی دستیاب ہو جانے پر پیتا ہے۔ آدھی سے زیادہ بوتل اس نے خالی کی اور پھر بوتل میز پر رکھ کر اس نے کلائی سے منہ پونچھا اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے وہ سامنے صوفے پر خاموش بیٹھے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہوا۔

"اب تم میرے مہمان ہو۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم اپنا تفصیلی تعارف کرا دو۔ کیا تم پاکیشیا کی کسی سرکاری ایجنسی کے آدمی ہو"۔۔۔ نارڈن نے نرم لہجے میں کہا اور ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"سرکاری ایجنسیاں ہم جیسے لوگوں کو کہاں ملازم رکھتی ہیں مسٹر نارڈن۔ بہرحال تفصیلی تعارف کی بات تم نے کی ہے تو اتنا بتا دوں کہ جیسی تمہاری پوزیشن یہاں برلن میں ہے ایسی ہی ٹائیگر کی پاکیشیا کے دارالحکومت میں ہے۔ بلکہ شاید اس سے کچھ زیادہ ہی ہو"۔۔۔ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ تو تم بھی ہمارے قبیل کے آدمی ہو۔۔۔ ویری گڈ۔۔۔ لیکن یہاں برلن میں تمہاری آمد کا مقصد"۔۔۔ نارڈن نے قدرے مسکرا کر کہا۔

"انتقام"۔۔۔ وہاں آج سے تقریباً چھ ماہ پہلے ایک ایکریمین آیا تھا۔ اس کا نام رالف تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ ایکریمیا کا بدمعاش ہے۔ میں نے مہمان سمجھ کر اس کی آؤ بھگت کی اور اسے اپنے گھر میں ٹھہرایا۔ لیکن وہ بدبخت انسان تھا۔ اس نے میری ایک عورت پر دست درازی کی کوشش کی۔ ہم مشرقی لوگ اپنی عورتوں کے بارے میں بے پناہ غیرت مند ہوتے ہیں۔ میں اس روز ایک کام کے سلسلے میں باہر تھا اور اس رالف کی قسمت اچھی تھی کہ وہ میرے واپس آنے سے پہلے چلا گیا۔ جب مجھے واپسی پر معلوم ہوا تو میں غیظ و غضب سے دیوانہ ہو گیا اور میں نے اس کی تلاش شروع کر دی لیکن پورا ایکریمیا چھان مارنے کے باوجود اس کا پتہ نہ چل سکا۔۔۔ کچھ روز پہلے مجھے اچانک معلوم ہوا کہ وہ یہاں برلن میں کسی کلب یا بار میں منیجر ہے۔ چنانچہ میں یہاں آ گیا اور اب مجھے اس کی تلاش ہے

میں یہاں اجنبی ہوں، اس لئے میں نے سوچا کہ ایک ایک کلب اور ایک ایک بار خود چیک کروں ـــــ اس بلیو مون بار کی میں نے شہرت سنی تو میں سیدھا یہاں آیا۔ یہاں دروازے پر وہ جیری خوامخواہ مجھ سے الجھ پڑا اور اب میں یہاں موجود ہوں" ـــــ ٹائیگر نے پوری ایک کہانی بنا کر سنا دی۔

"رالف ـــــ کیا نام ہے اس کا پورا" ـــــ نارڈن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس نے اپنا نام یہی بتایا تھا ـــــ رالف ـــــ پورا مجھے معلوم نہیں البتہ میں اس کا حلیہ اچھی طرح جانتا ہوں" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ اس کا حلیہ بتاؤ۔ یہاں کا کوئی آدمی نارڈن سے چھپا ہوا نہیں ہو سکتا" ـــــ نارڈن نے کہا اور ٹائیگر نے اطمینان سے اپنے دوست [illegible] کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔ اس نے اس کے ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو جانے کی وجہ سے ہی یہ ساری کہانی بنائی تھی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ نارڈن ہی ڈاکٹر ہدایت اللہ کے اغوا میں ملوث ہے اور یقیناً وہ اس کے پاکیشیائی ہونے کا سن کر ہی چونکا ہوگا۔ وہ فوری طور پر اس کا شک ختم کر سکے لئے یہ ساری جدوجہد کر رہا تھا تاکہ اس کا اعتماد اس پر جم جائے اور وہ اس سے ڈاکٹر ہدایت اللہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکے۔

"اوہ ـــــ واقعی یہ آدمی یہاں ایک کلب سکائی وڈ کلب کا منیجر تھا لیکن وہ تو ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے" ـــــ نارڈن نے کہا۔

"ہلاک ہو چکا ہے ـــــ اوہ ـــــ ویری بیڈ ـــــ کاش یہ ہلاک نہ ہوا ہوتا تو میں اس کی ایک ایک ہڈی اپنے ہاتھوں سے توڑتا" ـــــ ٹائیگر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے رالف کے ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو جانے پر انتہائی افسوس ہو رہا ہو۔

"ہاں۔ وہ ہلاک ہو چکا ہے ـــــ تمہارا انتقام قدرت نے اس سے لے لیا ہے" ـــــ نارڈن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تو میرا یہاں آنا فضول ثابت ہوا ـــــ اوکے مسٹر نارڈن ـــــ اب مجھے اجازت دو۔ میں فوراً واپس پاکیشیا جانا چاہتا ہوں" ـــــ ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے بیٹھو ـــــ اب اتنا لمبا سفر کر کے آئے ہو تو کچھ دن یہاں رہو، میرے مہمان بن کر ـــــ ارے ہاں! ـــــ یہ بتاؤ کہ کیا پاکیشیا میں کسی علی عمران نامی آدمی کو جانتے ہو" ـــــ نارڈن نے کہا۔

"علی عمران ـــــ ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں ـــــ انتہائی مسخرہ سا نوجوان ہے یہ ـــــ لیکن سنا ہے کہ بے حد ذہین اور خطرناک آدمی ہے اور کسی سرکاری ایجنسی کے لئے کام کرتا ہے ـــــ ویسے وہ پاکیشیا کی سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمان کا لڑکا ہے اور سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کا سپرنٹنڈنٹ فیاض اس کا گہرا دوست ہے ـــــ فیاض سے میں بھی بنا کر رکھنی پڑتی ہے اس لئے اکثر اس کی وجہ سے اس علی عمران سے بھی ملاقات ہو جاتی ہے ـــــ مگر تم اسے کیسے جانتے ہو" ـــــ ٹائیگر نے تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میرے ایک دوست نے اس کی بڑی تعریف کی تھی اور سنا ہے کہ وہ یہاں آنے والا ہے ـــــ کاش! اس سے ملاقات ہو جاتی" ـــــ نارڈن نے کہا اور بوتل اٹھا کر دوبارہ منہ سے لگا لی۔

"یہاں برن میں ـــــ اوہ ہاں! مجھے یاد آگیا۔ وہ فیاض بھی کہہ رہا تھا کہ عمران کسی سرکاری کام سے سوئٹزرلینڈ جانے والا ہے ـــــ شاید یہاں کسی سائنسدان کو اغوا کر لیا گیا ہے ـــــ کچھ ایسی ہی بات بتا رہا تھا لیکن میں نے توجہ نہیں دی ـــــ کیا یہاں پاکیشیا کے کسی سائنسدان کو اغوا کیا گیا ہے یا میں بھول رہا ہوں" ـــــ ٹائیگر نے دوبارہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے قدرے لاپرواہ سے لہجے میں کہا جیسے بس بات سے بات نکل آنے پر پوچھ رہا ہو۔

"ہاں ـــــ اخبارات میں تو آیا تھا۔ تفصیل کا تو مجھے علم نہیں" نارڈن نے خالی بوتل منہ سے ہٹاتے ہوئے کہا اور پھر خالی بوتل میز پر رکھ دی۔

"اوہ ـــــ پھر تو وہ ضرور یہاں آئے گا اور جس نے اس سائنسدان کو اغوا کیا ہے سمجھو کہ اس کی موت تو بہرحال یقینی ہو گئی ـــــ وہ ایسا ہی آدمی ہے" ـــــ ٹائیگر نے بغور نارڈن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ موت ـــــ یہاں آنے پر اسے پتہ چلے گا کہ برن میں کسی کے لئے موت کا باعث بنتا ہے ـــــ یا برن اس کے لئے قبرستان ثابت ہوتا ہے" ـــــ نارڈن نے زور سے ہونٹ بھینچتے ہوئے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہرحال یہ اس کا دھندہ ہے۔ وہ خود ہی نمٹتا پھرے گا۔ لیکن نارڈن! ـــــ اگر اغوا کرنے والا تمہارا کوئی دوست یا واقف کار ہو تو پھر اسے یہ ضرور کہہ دینا کہ وہ عمران کے یہاں آنے سے پہلے اس سائنسدان کو لے کر غائب ہو جائے ـــــ وہ عمران انتہائی خطرناک ترین آدمی سمجھا جاتا ہے اور سنا ہے کہ آج تک بڑے سے بڑا بدمعاش اور مجرم اس کے ہاتھوں گردن نہیں بچا سکا" ـــــ ٹائیگر نے کہا تو نارڈن کا چہرہ یکلخت غصے کی شدت سے بگڑ گیا۔

"اس عمران کی مجال ہے کہ وہ نارڈن کی طرف انگلی بھی اٹھا سکے ـــــ میں نے اپنے آدمی پورے برن میں پھیلا رکھے ہیں۔ جیسے ہی وہ ایئر پورٹ پر قدم رکھے گا موت اس پر جھپٹ پڑے گی" ـــــ نارڈن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور ٹائیگر دل ہی دل میں ہنس پڑا۔ یہ نارڈن واقعی عام سا بدمعاش تھا۔ وہ ٹائیگر کے معمولی سے نفسیاتی داؤ میں آگیا تھا اور خود ہی اس نے اگل دیا تھا کہ سائنسدان کو اغوا کرنے والا وہ خود ہے۔

"تم ـــــ اوہ۔ تم نے اس سائنس دان کو اغوا کیا ہے ـــــ اوہ! پھر واقعی عمران کامیاب نہیں ہو سکتا ـــــ میں انسان کو دیکھ کر ہی بتا سکتا ہوں کہ اس میں کتنی صلاحیتیں ہیں۔ حالانکہ میں تمہیں نہیں جانتا لیکن تمہیں دیکھنے کے بعد میں یہ دعویٰ بہرحال کر سکتا ہوں کہ تم بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہو ـــــ اور عمران چاہے کتنا ہی خطرناک کیوں نہ ہو، بہرحال تمہارے مقابلے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس بار واقعی برن اس کے لئے قبرستان ثابت ہو سکتا ہے" ـــــ ٹائیگر نے کہا اور نارڈن کا غصے سے بگڑا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"ویری گڈ ٹائیگر! ـــــ تم واقعی بہترین قیافہ شناس ہو ـــــ اب تمہاری قدر میرے دل میں اور بھی بڑھ گئی ہے ـــــ اب تم صرف مہمان ہی نہیں ہو بلکہ میرے دوست بھی ہو ـــــ اور میں جسے دوست کہہ دیتا ہوں وہ پوری دنیا میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھنے لگتا ہے" ـــــ

نارڈن نے کہا اور ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔

"شکریہ نارڈن ۔۔۔ ویسے تمہیں ٹائیگر کی دوستی سے فائدہ ہی ہوگا نقصان نہیں ۔۔۔ اگر تم کہو تو میں اس وقت تک یہاں رک جاتا ہوں جب تک وہ عمران یہاں نہیں آجاتا ۔۔۔ اس کے ہلاک کرنے میں میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں کیونکہ عمران میک اپ کرنے کا ماہر ہے۔ وہ نجانے کیسے حلیئے میں یہاں آتے اور ہاں! ۔۔۔ ایک بات اور بتا دوں۔ اب دوستی ہو گئی ہے تو میں جو کچھ کہوں گا تمہارے فائدے کے لئے ہی کہوں گا کہ اس سائنسدان کو یا تو ہلاک کر ڈالو ۔۔۔ یا پھر اسے یہاں سے باہر بھجوا دو یہ بے حد ضروری ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ارے تم فکر نہ کرو ۔۔۔ نارڈن نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں سائنسدان اب قیامت تک اس عمران کو نہیں مل سکتا ۔۔۔ میک اپ والی بات تم نے نئی بتائی ہے۔ اس طرف تو میرا خیال ہی نہ گیا تھا" ۔۔۔ نارڈن نے کہا۔

"واہ ۔۔۔ تو کیا تم نے پہلے ہی اس سائنسدان کو ہلاک کر دیا ہے ۔۔۔ ٹھیک ہے" ۔۔۔ ٹائیگر انتہائی ہوشیاری سے اپنے مطلب کی باتیں نارڈن سے اگلواتا چلا جا رہا تھا۔

"اوہ نہیں ۔۔۔ وہ زندہ ہے لیکن اب مجھے معلوم ہی نہیں کہ وہ کہاں ہوگا۔ اس لئے ظاہر ہے کہ وہ عمران اسے کیسے تلاش کر سکتا ہے" نارڈن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ ویری سوری ۔۔۔ اس کا مطلب ہے نارڈن! ۔۔۔ کہ تم نے مجھے ابھی تک واقعی دوست نہیں سمجھا ۔۔۔ ٹھیک ہے تمہاری مرضی میں کیا کہہ سکتا ہوں" ۔۔۔ ٹائیگر نے قدرے روٹھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دوست نہیں سمجھا ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ تم میرے دوست ہو تو پھر دوست نہ سمجھنے کا کیا مطلب ہوا" ۔۔۔ نارڈن نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا جیسے ٹائیگر نے یہ فقرہ کہہ کر اس کی انا کو تکلیف پہنچائی ہو اور ٹائیگر نے یہ فقرہ کہا بھی اسی مقصد کے لئے تھا تاکہ وہ نارڈن کو ڈھب پر لا سکے۔

"تو پھر تمہیں ایک دوست سے یہ بات چھپانے کی کیا ضرورت پیش آئی کہ سائنسدان زندہ بھی ہے۔ تم نے اسے اغوا کیا ہے اور تمہیں ہی نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے اسی طرح روٹھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔۔۔ یہ بات نہیں ٹائیگر ۔۔۔ واقعی مجھے نہیں معلوم ۔۔۔ مجھے صرف اتنا مشن دیا گیا تھا کہ میں اسے اغوا کروں اور ایک خاص آدمی کے حوالے کر دوں ۔۔۔ اس کے بعد وہ آدمی اسے کہاں لے جاتا ہے اس کا مجھے علم نہیں اور نہ میں نے جاننے کی ضرورت سمجھی ہے ۔۔۔ بہرحال انہوں نے اس سائنسدان سے کوئی کام لینا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ وہ اسے نازک کیا کریں گے ۔۔۔ اگر مارنا ہی ہوتا تو وہ مجھے کہہ دیتے۔ میں ایک لمحے میں اسے قتل کر ڈالتا" ۔۔۔ نارڈن نے کہا۔

"اور اس آدمی کا نام ہیمر ہے۔ ہاک کا ایجنٹ ہیمر ۔ کیوں" ۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور نارڈن یکلخت اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کے پیروں میں اچانک ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔ اس کی آنکھیں انتہائی حیرت سے اس قدر پھٹ گئی تھیں کہ تقریباً کانوں تک جا لگی تھیں اور چہرہ حیرت کی شدت سے پتھر ہو رہا تھا۔

"ارے ارے — اتنی حیرت کی کیا ضرورت ہے نارڈن — یہ تم بھی میں نے اس فیاض کے منہ سے ہی سنا تھا کہ اس سائنسدان کو کسی ناک نامی تنظیم نے ہیمر کے ذریعے اغوا کیا ہے اور عمران اس ہیمر کو تلاش کرنے جا رہا ہے — مگر یہاں تم نے بتایا ہے کہ تم نے اُسے اغوا کیا ہے اور کسی خاص آدمی کے حوالے کر دیا ہے۔ اس سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ یقیناً وہ خاص آدمی ہیمر ہی ہوگا — اسی نے تمہیں اس اغوا کا مشن سونپا ہوگا اور تم نے اُسے اغوا کر کے اس کے حوالے کر دیا" — ٹائیگر نے بڑے مطمئن انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"تم — تم نے مجھے حیران کر دیا ہے ٹائیگر — انتہائی حیران کر دیا ہے۔ تم یقیناً وہ نہیں ہو جو تم ظاہر کر رہے ہو — کوئی بدمعاش اس طرح کے انتہائی درست اندازے نہیں لگا سکتا۔ ایسا ذہن اور ایسا اندازہ کسی سیکرٹ ایجنٹ کا ہی ہو سکتا ہے — سچ بتاؤ کہ کون ہو تم" — نارڈن نے بُری طرح ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سختی کے آثار آ گئے تھے اور ہاتھ تیزی سے جیب کی طرف چلا گیا تھا۔

"خوامخواہ کی بدگمانی اچھی نہیں ہوتی نارڈن ! — جو کچھ میں نے بتایا ہے میں واقعی وہی ہوں اس لئے اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ اگر میری کوئی بات تمہیں بُری لگی ہے تو میں معذرت کر لیتا ہوں اور اگر زیادہ ہی بور ہو گئے ہو تو پھر مجھے اجازت دو۔ میں واپس پاکیشیا چلا جاتا ہوں" — ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور نارڈن چند لمحے غور سے ٹائیگر کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس کا ہاتھ بھی جیب سے باہر آ گیا تھا۔

"تم نے واقعی مجھے ذہنی طور پر الجھا دیا ہے — اگر واقعی یہ تمہارا اندازہ ہے تو پھر یہ انتہائی حیرت انگیز طور پر درست اندازہ ہے" — نارڈن نے اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرے اندازے ہمیشہ ہی درست ثابت ہوتے ہیں نارڈن — اور میرا یہ اندازہ بھی یقیناً درست ثابت ہوگا کہ تمہارا یہ ہیمر اس عمران سے نہ بچ سکے گا۔ وہ ایسے لوگوں کو تحت الثریٰ سے بھی ڈھونڈ نکال لانے میں ماہر ہے — بہرحال مجھے کیا۔ وہ عمران جانے اور اس کا کام۔ میں خوامخواہ اس موضوع پر بات کر رہا ہوں — ویسے میرا خیال ہے نارڈن، اب مجھے اجازت دے ہی دو تو زیادہ بہتر ہے۔ وہاں پاکیشیا میں میری طویل غیر حاضری سے میرا خاصا نقصان بھی ہو سکتا ہے" — ٹائیگر نے کہا۔

"اس کی بات چھوڑو — تم اسے جانتے ہی نہیں ہو۔ میں جانتا ہوں۔ ایک عمران تو کیا، ایک کروڑ عمران بھی مل کر نہ اُسے تلاش کر سکتے ہیں اور نہ اس کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں — وہ ناک کا مین ایجنٹ ہے اور ناک ہزاروں آنکھیں رکھتی ہے۔ لیکن مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ وہاں پاکیشیا میں بیٹھے بیٹھے اس عمران کو کیسے علم ہو گیا کہ ناک نے اس سائنسدان کو اغوا کرایا ہے اور ہیمر ناک کا ایجنٹ ہے" — نارڈن نے کہا اور ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس سے تم خود اندازہ لگا سکتے ہو کہ عمران کس ٹائپ کا آدمی ہوگا۔ اگر ناک ہزار آنکھیں رکھتی ہے تو یہ عمران کروڑ آنکھیں رکھتا ہے اور اگر اُسے ہیمر نہ مل سکا تو وہ ناک کے ہیڈ کوارٹر پر چڑھ دوڑے گا۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے" — ٹائیگر نے کہا۔

"ہونہہ ۔۔۔ ہیڈکوارٹر پر چڑھ دوڑے گا ۔۔۔ فائی لینڈ کوئی تر نوالہ نہیں ہے۔ اتنے بڑے جزیرے کا ہر آدمی باک کا ممبر ہے۔ وہاں تو چڑیا بھی باک کی مرضی اور اجازت کے بغیر پر نہیں ہلا سکتی ۔۔۔ اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ باک کے ہیڈکوارٹر پر چڑھ دوڑے گا۔ ہونہہ" ۔۔۔ نارڈن نے بڑے حقارت آمیز لہجے میں کہا۔

"بے حد شکریہ نارڈن! ۔۔۔ تم نے واقعی بے حد تعاون کیا ۔۔۔ سب کچھ بتا دیا ہے۔ ورنہ خواہ مخواہ مجھے تم پر تشدد کر کے یہ سب کچھ اگلوانا پڑتا ۔۔۔ دراصل تم جیسے تھرڈ کلاس بدمعاش پر تشدد کرنا بھی میں اپنی توہین سمجھتا ہوں" ۔۔۔ ٹائیگر نے یکلخت بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ نارڈن نے یکلخت آگے کی طرف بڑھتے ہوئے تقریباً چیخ کر کہا۔ اس کا ہاتھ ایک بار پھر تیزی سے جیب کی طرف بڑھا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازیں کمرے میں گونجیں اور نارڈن کے حلق سے کربناک چیخ نکلی اور وہ پہلے صوفے کی پشت سے ٹکرایا اور پھر پہلو کے بل اس پر گرا اور اس کے بعد وہ لڑھکتا ہوا نیچے زمین پر جا گرا۔ اس کے سینے پر جگہ جگہ خون کے فوارے سے ابلنے لگے تھے۔ اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا لیکن آنکھوں میں شدید حیرت تھی۔

"میں اسی علی عمران کا شاگرد ہوں۔ سمجھے" ۔۔۔ ٹائیگر نے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کی نال سے نکلنے والے دھوئیں کو پھونک سے اڑاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے نارڈن نے ایک ہچکی لی اور اس کی گردن ڈھلک گئی۔ گولیوں نے اس کا سینہ چھلنی کر دیا تھا۔

ٹائیگر نے مشین پسٹل جیب میں رکھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اس نے بھاری دروازے کو کھلتے ہوئے دیکھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر دروازے کی سائیڈ میں ہو گیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور دو مسلح افراد تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کو ٹائیگر نارڈن کے ساتھ اندر آتے ہوئے باہر دروازے پر کھڑے دیکھ چکا تھا۔ اسی لمحے مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی وہ دونوں بری طرح چیختے ہوئے منہ اور پہلو کے بل قالین پر گرے اور ٹائیگر نے اچھل کر ان میں سے ایک کی مشین گن جھپٹی اور چھلانگ لگا کر وہ دروازہ پار کر گیا۔ اسی لمحے اس نے راہداری کے سرے پر مسلح افراد کو نمودار ہوتے دیکھا۔ ٹائیگر نے مشین گن کا فائر کھول دیا اور وہ ہال کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ نمودار ہونے والے تین مسلح افراد چیختے ہوئے اچھل کر پشت کے بل گرے تو اس ہال نما کمرے میں انسانوں کے چیخنے، بھاگنے اور دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں۔

ٹائیگر فائر کرتے ہی مشین کی طرح دوڑتا ہوا راہداری کے آخری کنارے پر پہنچ گیا کیونکہ آتے ہوئے اس نے وہاں ہال میں مشین گنوں سے مسلح چار افراد کو دیکھا تھا جب کہ ہلاک تین ہوئے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ ایک ابھی زندہ ہے۔ راہداری کے کونے پر پہنچتے ہی اس نے یکلخت لمبی چھلانگ لگائی اور سامنے والی دیوار کے قریب پہنچ کر وہ بجلی کی سی تیزی سے کسی لٹو کی طرح گھوم کر دور ہٹ گیا۔ تاکہ اپنے پر ہونے والی ممکنہ فائرنگ سے بچ کر فائرنگ کرنے والے کو ہلاک کر سکے لیکن گھومتے ہی اس نے دوسری طرف کونے میں ایک دروازے سے ایک آدمی کو تیزی سے غائب ہوتے دیکھا۔ ہال خالی پڑا ہوا تھا۔ میزوں پر رقم اور جوئے کا

سامان ویسے ہی ڈھیر کی صورت میں پڑا تھا۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ اس طرف کوئی خفیہ دروازہ ہے جب کہ وہ دروازہ جو لفٹ کا تھا مخالف سمت میں تھا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا اور لفٹ نیچے ہی کھڑی نظر آ رہی تھی وہ چوتھا مسلح آدمی یقیناً اس کے اور نارڈن کے مذاکرات کے دوران میں ہی چلا گیا ہوگا ورنہ وہ ضرور آڑے آتا۔

ٹائیگر نے مشین گن وہیں ایک طرف پھینکی اور تیزی سے لفٹ میں داخل ہو گیا۔ اس نے پینل کا سرخ بٹن دبایا تو دروازہ بند ہو گیا اور لفٹ تیزی سے اوپر جانے لگی۔ ٹائیگر چونکہ پہلے نارڈن کو بٹن دباتے دیکھ چکا تھا اس لئے وہ اطمینان سے لفٹ آپریٹ کر رہا تھا۔ وہ اگر چاہتا تو عقبی دروازے سے نکل جاتا جہاں سے جوا کھیلنے والے لوگ نکلے تھے لیکن جانتا تھا کہ یہ لوگ جیسے ہی کسی محفوظ جگہ پہنچیں گے تو لازماً شور مچا دیں گے جب کہ لفٹ کی وجہ سے اوپر ہال میں موجود افراد کو اس ساری قتل و غارت کا ابھی تک علم نہ ہو سکا ہوگا۔ اس لئے وہ اطمینان سے نکل جائے گا۔ دونوں باہر کھڑے آدمی بھی شاید اس لئے اندر آ گئے تھے کہ ساؤنڈ پروف کمرے کا دروازہ شاید پوری طرح بند نہ تھا اور انہوں نے مشین پسٹل کی فائرنگ کی آوازیں سن لی ہوں گی اس لئے وہ شاید صورت حال معلوم کرنے اندر آئے ہوں گے۔

چند لمحوں بعد لفٹ رکی اور دروازہ خود بخود کھل گیا۔ ٹائیگر اطمینان سے باہر نکلا تو لفٹ کے ساتھ کھڑے دونوں مسلح افراد نے سر جھکا کر اسے سلام کیا۔ وہ پہلے اسے نارڈن کے ساتھ جاتے دیکھ چکے تھے اس لئے ظاہر ہے وہ اسے نارڈن کا دوست ہی سمجھے ہوں گے۔ ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا گیا اور چند لمحوں بعد وہ بلیو مون بار کے مین دروازے سے باہر نکلا اور پھر تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔ اسی لمحے اس نے دور سے کئی افراد کو قتل قتل کہتے اور دوڑ کر کلب کے مین گیٹ کی طرف آتے دیکھا تو ٹائیگر کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ وہی لوگ ہیں جو عقبی طرف سے نکل کر اب سائیڈ سے ہو کر مین گیٹ کی طرف آ رہے ہیں تاکہ جوئے خانے میں ہونے والی فائرنگ اور قتل و غارت کے بارے میں ہال والوں کو بتا سکیں۔ وہ سب اسی طرح دوڑتے ہوئے ٹائیگر کے قریب سے گزرتے چلے گئے۔ اول تو انہوں نے ٹائیگر کی طرف دیکھا ہی نہ تھا اور اگر دیکھ بھی لیتے تو ظاہر ہے وہ اسے آسانی سے نہ پہچان سکتے۔ کیونکہ جب ٹائیگر نارڈن کے ساتھ گیا تھا تو وہ جوا کھیلنے میں منہمک تھے اور جب ٹائیگر دوبارہ ہال میں پہنچا تھا تو وہ سب عقبی دروازے سے ہال سے نکل چکے تھے۔ ذرا سا آگے بڑھتے ہی اسے اسی ہاتھ پر ایک بڑا ڈیپارٹمنٹل سٹور نظر آیا تو ٹائیگر اس کا شیشے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ سٹور بہت بڑا تھا اور وہاں دنیا کی تقریباً ہر چیز برائے فروخت موجود تھی اور گاہکوں کا بھی اچھا خاصا رش تھا۔ ٹائیگر نے مختلف کاؤنٹروں سے سامان خریدا اور پھر ادائیگی کر کے وہ ایک سائیڈ پر بنے ہوئے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا باتھ کا دروازہ بند کر کے اس نے جلدی سے سامان کے تھیلے کھولے۔ اس نے ریڈی میڈ میک اپ کا سامان خریدا تھا۔ چنانچہ باتھ روم کے آئینے کے سامنے اس کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے چلنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد جب اس کے ہاتھ رکے تو اس کے چہرے کا رنگ بدل چکا تھا۔ اب وہ مقامی آدمی لگ رہا تھا۔ سر پر مقامی افراد کے بالوں کی وگ بھی موجود تھی۔

اس نے ایک گال پر زخم کا مندمل شدہ بڑا سا مصنوعی نشان لگایا اور پھر آئینہ دیکھنے لگا۔ اب وہ مکمل طور پر بدل گیا تھا۔ اس نے نیا لباس بھی خرید لیا تھا۔ چنانچہ میک اپ کرنے کے بعد اس نے لباس بدلا اور اس کے بعد جیبوں میں موجود مشین پسٹل کرنسی اور دوسرے کاغذات وغیرہ سب اس نے نئے لباس کی جیبوں میں منتقل کئے۔ باقی سامان اور پرانا لباس شاپنگ بیگز میں ڈال کر وہ انہیں اٹھائے باتھ روم سے باہر نکلا اور اطمینان سے چلتا ہوا مین گیٹ سے باہر آگیا۔ ذرا سا آگے بڑھ کر وہ ایک سائیڈ میں موجود تنگ سی گلی میں داخل ہوا اور اس نے وہاں موجود کوڑے ڈرم میں شاپنگ بیگز اچھال دیئے اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اُسے کم از کم نارڈن کے آدمی نہ پہچان سکتے تھے اور اس نے سوچا کہ اُسے فوری طور پر اس ہیمر کے بارے میں بھی انکوائری کر لینی چاہیئے تاکہ عمران کے پہنچنے پر وہ اُسے تمام بنیادی کلیو سے آگاہ کر سکے۔ ہیمر کلب کے بارے میں عمران اُسے پہلے ہی بتا چکا تھا اس لئے دوسری سڑک پر آتے ہی اس نے ایک خالی ٹیکسی روکی اور اُسے ہیمر کلب چلنے کا کہہ کر وہ اطمینان سے عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ٹیکسی مختلف سڑکوں سے گذرنے کے بعد ایک شاندار اور عظیم الشان عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ کی سائیڈ پر رک گئی۔ عمارت پر ہیمر کلب کا وسیع و عریض نیون سائن جگمگا رہا تھا۔ ٹائیگر ٹیکسی سے نیچے اترا۔ اس نے میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور باقی رقم لے کر جیب میں ڈالی اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو کر اندر مین گیٹ کی طرف بڑھتا گیا۔ اس نے ڈیپارٹمنٹل سٹور سے ایک مخصوص دوا کی گولیوں کا ایک بڑا پیکٹ بھی خرید لیا تھا۔ اس دوا کی خاصیت یہ تھی کہ اگر اس کی ایک گولی منہ میں رکھ کر شراب پی جائے تو شراب پانی بن جاتی تھی۔ یا دوسری صورت میں اگر ایک گولی بوتل میں یا گلاس میں ڈال کر اُسے پیا جاتے تب بھی یہی نتیجہ نکلتا تھا۔ اور ٹائیگر نے دیکھ لیا تھا کہ یہاں کی معاشرت میں شراب اس کثرت سے پی جاتی ہے کہ اس سے ہر بار انکار کرنا مسائل پیدا کر سکتا ہے اس لئے اس نے یہ گولیاں خرید کر جیب میں ڈال لی تھیں تاکہ اگر کہیں اُسے شراب پینی ہی پڑ جاتے تو وہ انہیں استعمال کر سکے۔ اس کلب میں آنے اور جانے والے افراد معزز طبقے کے دکھائی دے رہے تھے۔ البتہ وہ ٹائیگر کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے انہیں ٹائیگر کو یہاں دیکھ کر حیرت ہو رہی ہو اور ٹائیگر سمجھ گیا کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ اس کے گال پر مندمل زخم کا لمبا سا نشان چپکا ہوا تھا جس سے اس کا چہرہ واقعی کسی خطرناک غنڈے کا چہرہ لگ رہا تھا۔ ٹائیگر نے تو اُسے جان بوجھ کر چپکایا تھا تاکہ نارڈن کا گروپ اُسے عام سا غنڈہ سمجھ کر اس کی طرف توجہ نہ کریں۔ لیکن یہاں کا ماحول چونکہ عام سا نہ تھا اس لئے یہ نشان لوگوں کو برا محسوس ہو رہا تھا۔

ٹائیگر سیدھا چلتے چلتے تیزی سے مڑا اور ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا ہاتھ اپنے گال کی طرف گیا اور دوسرے لمحے اس نے وہ نشان گال سے اتارا اور اُسے جیب میں ڈال لیا۔ پارکنگ کے پاس پہنچ کر وہ چند لمحے اس طرح اِدھر اُدھر دیکھتا رہا جیسے اُسے کسی کی تلاش ہو۔ اور پھر وہ واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ ایک آواز سنائی دی۔

"راسکو ــــ بڑے عرصے بعد نظر آرہے ہو ــــ کہاں تھے تم ــــ؟"

ایک آدمی کی آواز اچانک عقب سے سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کسی کا ہاتھ اس کے کاندھے پر زور سے ٹکرایا۔ لیکن انداز دوستانہ تھا۔ ٹائیگر تیزی سے اس کی طرف مڑا۔ وہ ایک لمبا تڑنگا آدمی تھا جس کے جسم پر قیمتی سوٹ تھا۔ لیکن ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اس کے کالر پر ایک مونوگرام بنا ہوا تھا جس پر ہیمر کلب کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

"اوہ سوری مسٹر ——— میں سمجھا کہ آپ میرے دوست راسکو ہیں۔ عقب سے آپ بالکل ویسے ہی دکھائی دے رہے تھے" ——— اس لمبے تڑنگے آدمی نے ٹائیگر کا چہرہ دیکھتے ہی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دوست راسکو کے علاوہ بھی تو بن سکتے ہیں ——— میرا نام رالف ہے اور میں زیورچ سے آیا ہوں ——— یہاں ایک دوست نے وقت دیا تھا لیکن نجانے وہ کیوں نہیں آیا" ——— ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر سوئٹزرلینڈ کے ایک اور مشہور شہر زیورچ کا نام لے دیا تھا جو دارالحکومت برن سے کافی فاصلے پر تھا۔

"اوہ ——— واقعی دوست تو بن سکتے ہیں ——— میرا نام میتھائس ہے اور میں کلب کا اسسٹنٹ منیجر ہوں۔ آیئے میرے ساتھ ——— ایک گلاس شراب کی دعوت قبول کیجئے میرے دفتر میں" ——— میتھائس نے مسکراتے ہوئے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے بڑے پرجوش انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے اس کی دعوت قبول کر لی۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر کے کمرے میں موجود تھے۔ ٹائیگر نے راستے میں ہی جیب میں موجود پیکٹ کھول کر مخصوص گولی ہاتھ میں لے لی تھی۔ ظاہر ہے اس میٹنگ میں وہ اب شراب پینے سے انکار نہ کر سکتا تھا۔ میتھائس نے انٹرکام پر کسی کو شراب لانے کا آرڈر دے دیا تھا۔

"انتہائی شاندار دفتر ہے ——— اور اگر اسسٹنٹ منیجر کا دفتر اتنا شاندار ہے تو پھر کلب کے مالک ہیمر صاحب کا دفتر کیسا ہو گا" ——— ٹائیگر نے بڑے تعریفی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور میتھائس ہنس پڑا۔

"ان کے دفتر کا واقعی جواب نہیں ہے ——— ویسے باس انتہائی نفیس ذوق کے مالک ہیں" ——— میتھائس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے دفتر کا دروازہ کھلا اور ایک ویٹر ٹرے میں شراب کے دو گلاس اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مودبانہ انداز میں ایک ایک گلاس ان دونوں کے سامنے رکھ دیا اور پھر واپس مڑ گیا۔

"لو یہ ہمارے کلب کی سب سے قیمتی شراب ہے" ——— میتھائس نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"شکریہ ——— تم واقعی ایک اچھے دوست ثابت ہو رہے ہو" ——— ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور گلاس اٹھاتے وقت اس نے ہتھیلی میں چھپائی ہوئی گولی گلاس کے اندر ڈال دی اور پھر گلاس میں سے چسکیاں لینی شروع کر دیں۔ شراب کی تمام کڑواہٹ اور تیزی غائب ہو چکی تھی اور شراب ٹائیگر کو اس طرح محسوس ہو رہی تھی جیسے وہ کوئی کم میٹھا شربت پی رہا ہو۔

"زیورچ میں کیا کرتے ہو تم" ——— میتھائس نے بھی چسکی لیتے ہوئے پوچھا۔ وہ ان لوگوں میں سے دکھائی دے رہا تھا جو دوسروں سے بہت جلد انتہائی بے تکلف ہو جاتے تھے۔

"جو کام تمہارا باس کرتا ہے" ـــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو میتھالس بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ــ کیا مطلب ــ کیا تمہارا وہاں کلب ہے" ــــ میتھالس نے بری طرح گڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ــ یہ کلب وغیرہ تو آڑ ہوتی ہے مسٹر میتھالس ــ میرا مطلب تھا کہ جس طرح تمہارا باس ہیمر یہاں برن میں ہاک کا مین ایجنٹ ہے اسی طرح میں ایک تنظیم وائٹ ایگل کا یورپ میں مین ایجنٹ ہوں" ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وائٹ ایگل تنظیم ــ اوہ ۔ مگر میں نے تو اس تنظیم کا نام کبھی نہیں سنا" ــ میتھالس نے اس بار انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ وہ بغور ٹائیگر کو دیکھ رہا تھا۔

"وہ انتہائی خفیہ تنظیم ہے۔ اگر تم اپنے آپ کو میرا دوست نہ کہتے تو شاید یہ نام میری زبان پر بھی نہ آتا" ــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ وائٹ ایگل کس قسم کا دھندہ کرتی ہے" ــــ میتھالس کا لہجہ بالکل ہی بدل گیا تھا۔ وہ اب کسی طرح بھی پہلے والا ہنستا مسکراتا اور بے تکلف سا میتھالس نظر نہ آرہا تھا بلکہ اب وہ ایک انتہائی سنجیدہ اور کرخت قسم کا آدمی لگ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں شک وشبہ کی پرچھائیاں بھی نمودار ہو گئی تھیں۔

"ایک مثال دیتا ہوں۔ خود ہی سمجھ جاؤ گے ــــ جس پارٹی نے پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر ہدایت اللہ کو اغوا کرانے کی منصوبہ بندی کی ہے اس نے پہلے وائٹ ایگل سے ہی بات کی تھی لیکن وائٹ ایگل سے سودا طے نہ ہو سکا تو اس نے ہاک سے بات کی اور ہاک سے اس کا سودا طے ہو گیا۔ چنانچہ ہاک نے یہ کام ہیمر کے ذمے لگایا اور ہیمر نے نارڈن کے ذریعے اس سائنسدان کو اغوا کرا لیا ــــ اب تم آسانی سے سمجھ سکتے ہو کہ وائٹ ایگل کیا دھندہ کرتی ہے" ــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ــــ اس مثال سے واقعی مجھے پوری طرح سمجھ آگئی ہے۔ اس کا تو مطلب ہوا کہ تم ہماری ہی قبیل کے آدمی ہو۔ اس لئے اب دوستی بالکل ہی پکی سمجھو" ــــ میتھالس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا موڈ دوبارہ پہلے جیسا ہو گیا تھا۔

"شکریہ ــ ویسے کیا ہیمر اپنے دفتر میں ہے۔ اگر ہے تو چلو اب یہاں تک آگیا ہوں تو اس سے ملاقات بھی ہو جائے ــــ اسی بہانے اس کا دفتر بھی دیکھ لونگا" ــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ــ آؤ میں تمہیں ساتھ لے چلتا ہوں تاکہ تمہارا تعارف بھی کرا دوں۔ باس یقیناً تم سے مل کر بے حد خوش ہو گا۔ لیکن ایک بات بتا دوں ــ باس کے سامنے اس سائنسدان والی بات نہ کرنا۔ باس نے یہاں ہر آدمی کو منع کر رکھا ہے کہ اس سلسلے میں منہ سے بھاپ بھی نہ نکالی جائے" ــــ میتھالس نے اٹھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔ البتہ دل ہی دل میں وہ قدرت کے اس حسن اتفاق پر بے حد خوش ہو رہا تھا کہ اس کے سامنے کام خود بخود سیدھے ہوتے جا رہے تھے۔ پہلے جیری کے خود بخود الجھنے کی وجہ سے نارڈن سے ملاقات ہو گئی ورنہ شاید نارڈن تک پہنچنے کے لئے اسے کتنے پاپڑ بیلنے پڑتے۔ اور اب اس میتھالس کی وجہ سے وہ آسانی سے ہیمر تک پہنچ رہا تھا۔ اس کمرے سے نکل کر میتھالس اسے ایک لفٹ

کے ذریعے نیچے لے گیا اور پھر لفٹ سے نکل کر وہ ایک راہداری کراس کرتے ہوئے ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کمرے میں صرف چند کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ سامنے ایک اندرونی دروازہ بھی نظر آ رہا تھا۔

"تم یہاں بیٹھو — میں باس سے بات کرتا ہوں" — میتھائس نے کہا اور اس اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر خاموشی سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ میتھائس دروازے کی دوسری طرف غائب ہو چکا تھا اور پھر ٹائیگر کو وہاں بیٹھے چند ہی لمحے ہوئے تھے کہ اچانک اُسے کمرے کی چھت سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی خانہ کھل رہا ہو۔ اس نے چونک کر سر اوپر اٹھایا۔ اسی لمحے چھت کے درمیان سے نیلے رنگ کی تیز روشنی کا جھماکا سا ہوا اور ٹائیگر کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے پورا کمرہ نیلے رنگ کی تیز روشنی میں نہا گیا ہو۔ مگر یہ احساس صرف ایک لمحے کے لئے ہوا اور دوسرے لمحے اس کا ذہن اس طرح تاریک ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا ہو کر کرسی سے نیچے فرش پر جا گرا۔

صفدر، جولیا اور تنویر ہوٹل آلس لینڈ کے ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں برن پہنچے ہوئے دو گھنٹے گذر چکے تھے۔ وہ سب اس وقت ایکریمین میک اپ میں تھے۔ پاکیشیا سے پہلے وہ ایکریمیا گئے تھے اور پھر وہاں سے انہوں نے عمران کی ہدایت پر نیا میک اپ کیا اور اس کے بعد وہ عمران سمیت یہاں برن پہنچے تھے۔ ان کے کاغذات پر ان کا پیشہ سیاح درج تھا۔ ایئر پورٹ سے وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر سیدھے یہاں ہوٹل آلس لینڈ پہنچے تھے اور یہاں پہنچ کر انہیں معلوم ہوا تھا کہ یہاں پہلے سے ان کے کمرے بک تھے۔ عمران انہیں وہیں رکنے کا کہہ کر خود کہیں چلا گیا تھا اور ابھی تک اس کی واپسی نہ ہوئی تھی۔

"یہ بڑی مصیبت ہے کہ عمران ہمیں اس طرح بند کر کے خود آوارہ گردی کرتا رہتا ہے" — تنویر نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ آوارہ گردی نہیں کرتا پھر رہا ہوگا۔ کسی خاص چکر میں ہی ہوگا۔"

جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایک بات آج تک میری سمجھ میں نہیں آئی کہ سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف آپ ہیں اور عمران کا سیکرٹ سروس سے براہ راست کوئی تعلق بھی نہیں ——— اس کے باوجود باس ہمیشہ اُسے ہی لیڈر بنا کر ہمارے سروں پر مسلط کر دیتا ہے اور آپ ڈپٹی چیف ہونے کے باوجود اس طرح اس کے احکامات کی تعمیل کرتی ہیں جیسے آپ سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف نہ ہوں بلکہ اس کی زر خرید کنیز ہوں" ——— تنویر کی جھلاہٹ شاید عروج پر پہنچ گئی تھی۔ صفدر خاموش بیٹھا ہوا نہ صرف ان کی باتیں سن رہا تھا بلکہ مسکرا بھی رہا تھا۔

"میں کیوں ہونے لگی اس کی زر خرید کنیز ——— کیا تمہیں اب بولنے کی تمیز بھی سکھانی پڑے گی نانسنس ——— جو منہ میں آتا ہے کہہ دیتے ہو" جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ شاید زر خرید کنیز کے الفاظ پر بھڑک اُٹھی تھی۔

"رویہ تو آپ کا ایسا ہی ہوتا ہے اور آپ کی وجہ سے ہم بھی بے بس اور مجبور بیٹھے رہ جاتے ہیں" ——— تنویر نے معذرت کرنے کی بجائے جارحانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تنویر پلیز ——— کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکالا کرو جس سے مس جولیا کی توہین کا پہلو نکلتا ہو ——— مس جولیا چیف کے احکامات کی وجہ سے مجبور ہو جاتی ہیں ورنہ مس جولیا میں اتنی صلاحیتیں بہرحال موجود ہیں کہ وہ ہم سب کو بہتر طور پر لیڈ کر سکیں" ——— صفدر نے بیچ بچاؤ کرانے کے انداز میں کہا اور صفدر کی بات سن کر جولیا کا تنا ہوا چہرہ کِھل اٹھا۔

"وہ تو میں بھی جانتا ہوں اسی لئے تو مجھے غصہ آ رہا ہے کہ اتنی صلاحیتوں کی مالک ہونے کے باوجود جولیا اس احمق عمران کے سامنے کٹھ پتلی بن جاتی ہے" ——— تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس نے بھی شاید جان بوجھ کر جولیا کی تعریف ایک نئے انداز میں کی تھی۔

"سنو تنویر ——— تمہاری اور عمران کی فطرت میں ایک نمایاں فرق ہے تم ناک کی سیدھ میں دوڑتے ہو۔ جب کہ عمران آنکھیں کھول کر پہلے ہر سمت کا جائزہ لیتا ہے پھر آگے بڑھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ کامیابی اس کے قدم چومتی ہے اور شاید کامیابی کا یہی تناسب ہے جس کی وجہ سے چیف عمران کو ہر مہم میں ہمارا لیڈر بنا کر بھیجتا ہے" ——— جولیا نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ تنویر کوئی جواب دیتا، دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔ وہ بھی ایکریمین میک اپ میں تھا۔

"واہ ——— سہ فریقی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے ——— بہت خوب۔ کوئی سفارشات بھی مرتب ہوں گی مجھ جیسے غریب عوام کے لئے ——— یا وہی نشستند گفتند برخاستند والا معاملہ ہے" ——— عمران نے دروازہ بند کر کے آگے بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہم تمہارے متعلق ہی بات کر رہے تھے ——— تم خود تو آوارہ گردی کرتے رہتے ہو اور ہمیں یہاں قید کر دیتے ہو" ——— جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جب عوام کو سہ فریقی کانفرنس کچھ بھی نہ دے گی۔ حتیٰ کہ خالی سفارشات سے بھی محروم رکھے گی تو غریب عوام سوائے آوارہ گردی کرنے کے اور کر بھی کیا سکتے ہیں" ——— عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

"یہ تم نے کیا سہ فریقی کانفرنس کی رٹ لگا دی ہے۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ کیا کرتے پھر رہے تھے ۔۔۔ اور اب آئندہ کیا پروگرام ہے" ۔۔۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہر ترقی پذیر ملک میں عوام سے یہی سلوک کیا جاتا ہے کہ صنعت کار، سرمایہ دار اور بیوروکریسی مل کر عوام کے بہتر مفادات کے لئے سہ فریقی کانفرنس منعقد کرتے رہتے ہیں اور عوام بیچارے ۔۔۔ اپنی بہتری کا انتظار کرتے کرتے آخر کار اپنی نئی نسل کو انتظار کرنے کا کہہ کر خود قبروں میں اتر جاتے ہیں ۔۔۔ اور یہ کانفرنس ہوتی بھی بڑے بڑے ہوٹلوں کے کمروں میں ہے۔ میں تو بس انتظار کرتے کرتے تھک گیا ہوں اس لئے پوچھنے آیا ہوں کہ دوبارہ آوارہ گردی کرنے چل پڑوں یا میرے لئے کوئی سکیم منظور کر لی گئی ہے ۔۔۔ ویسے ایک بات بتا دوں۔ عوام بیچاروں کی بہتری اسی میں سمجھی جاتی ہے کہ ان کی [illegible] کرا دی جائیں تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کر کے لفظ بہتری کے صحیح معنی اور مفہوم سے آشنا ہو سکیں ۔۔۔ تو پھر کیا خیال ہے میری بہتری کی ہے کوئی سکیم" ۔۔۔ عمران کی زبان چل پڑی۔ آخری فقرے اس نے بڑے شرارت بھرے لہجے میں جولیا اور تنویر کو دیکھتے ہوئے کہے۔

"بس یہی ایک زبان ہے اس شخص کے پاس۔ جو مسلسل چلتی رہتی ہے" ۔۔۔ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے بہتری کی سکیم پر عملدرآمد کے بعد تو اس بیچاری نے ساکت ہو ہی جانا ہے اس لئے چلنے کی حسرت نکال رہی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس بار صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ تنویر اس لئے جھلایا ہوا ہے کہ آپ نے ہمیں کچھ بتایا ہی نہیں کہ یہاں برلن میں ہمارا مشن کیا ہے ۔۔۔ بس چیف کی کال آ گئی کہ برلن جانے کے لئے تیار رہو اور اس کے بعد ایئرپورٹ پہنچنے کا حکم ملا جہاں آپ سے ملاقات ہوئی اور اس کے بعد طویل سفر اور اب ہم یہاں بیٹھے ہیں" ۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب چیف نے تمہیں اس قابل نہیں سمجھا کہ کچھ بتائے تو میں بیچارہ کس قطار و شمار میں ہوں" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب! ۔۔۔ کیا تمہیں بھی معلوم نہیں ہے کہ ہم یہاں کس لئے آئے ہیں" ۔۔۔ ؟ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"بس اتنا پتہ ہے کہ برلن میں شخصی آزادی کچھ ضرورت سے زیادہ ہے اس لئے یہاں شادی کے لئے کوئی لمبی چوڑی تقریبات نہیں کرنی پڑتیں نہ حق مہر دینا پڑتا ہے نہ ولیمے کا خرچہ ہوتا ہے۔ نہ بارات لے جانی پڑتی ہے ۔۔۔ بس کسی اخبار میں ایک چھوٹا سا اشتہار دے دیا جاتا ہے کہ فلاں اور فلاں میاں بیوی بن چکے ہیں اس لئے انہیں آئندہ میاں بیوی سمجھا جائے۔ اللہ اللہ اور خیر صلا ۔۔۔ میں یہی پتہ کرنے گیا تھا کہ یہاں سب سے کم ریٹس پر اشتہار کونسا اخبار چھاپتا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تنویر کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے جب کہ صفدر اسی طرح مسکرا رہا تھا اور جولیا کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔ غصے اور مسرت کے ملے جلے تاثرات۔

"پھر پتہ چلا" ۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ لیکن اس اخبار کی ایک شرط بڑی ٹیڑھی ہے کہ اگر دولہن

خوبصورت ہوگی تو رشتے زیادہ ہوں گے اور اگر قبول صورت ہوگی تو رشتے بھی
کم ہوں گے ____ اور اگر بدصورت ہوگی تو وہ نہ صرف مفت اشتہار چھاپیں
گے بلکہ دولہا کا فوٹو بھی ساتھ چھاپ دیں گے تاکہ دوسروں کو عبرت حاصل
ہو سکے۔ اس لئے اب نہ صرف اشتہار مفت چھپ جائے گا بلکہ فوٹو بھی
چھپ جائیں گے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ نانسنس ____ میں تمہاری زبان کھینچ لوں گی اگر آئندہ
بکواس کی" ____ جولیا غصے سے پھٹ پڑی۔

"ارے ارے ____ تمہیں کیوں غصہ آنے لگ گیا۔ تمہارے لئے تو اشتہار
چھپوایا ہی نہیں جا سکتا ____ وہ اتنا ریٹ مانگ لیں گے کہ کوئی لاکھ پتی
جائیداد بیچ کر بھی نہ دے سکے ____ میں تو تنویر کے فوٹو کی بات کر رہا تھا
دیکھو کیسا خوبصورت منہ بنا رکھا ہے" ____ عمران نے جلدی سے کہا
اور جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اگر مس جولیا کہے تو میں سب سے مہنگے اخبار میں پورے صفحے کا
چھپوا دوں" ____ تنویر نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں جولیا کی طرف
دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں کیوں کہوں ____ تم چاہے دس اخباروں میں اپنا اشتہار چھپوا
پھرو ____ میرا کیا تعلق" ____ جولیا نے یکلخت چمک کر جواب دیا اور تنویر
نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ جولیا کا اس
طرح صاف اور سپاٹ جواب سن کر اسے جذباتی طور پر شدید دھچکا لگا
لیکن ظاہر ہے وہ کچھ کہہ بھی نہ سکتا تھا۔

"ارے ارے ____ لڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ ایک تو بیچارہ تنویر
بڑی مالی قربانی دے رہا ہے اوپر سے تم اس سے لڑ بھی رہی ہو ____
چلو تنویر ____ تم میرا اشتہار چھپوا دو۔ میں تمہارا بے حد ممنون ہوں گا" ____ عمران
نے ایسے کہا جیسے مسئلے کا حل بتا رہا ہو۔

"تمہارا تو میں پاگلوں والے صفحے پر فوٹو چھپواؤں گا ____ احمقوں والے
صفحے پر" ____ تنویر نے انتہائی جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ
جھلاہٹ کی وجہ سے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔ اس لئے جو اس کے
منہ میں آیا اس نے کہہ دیا۔

"واہ ____ یک نہ شد دو شد ____ پاگلوں والے صفحے پر علیحدہ فوٹو چھپے گا
اور احمقوں والے صفحے پر علیحدہ ____ ویری گڈ ____ پھر تو امیر ترین بیواؤں
کی لائن لگ جائے گی شادی کے لئے ____ کیونکہ امیر بیوائیں ایسے ہی
شوہروں کی تلاش میں ہوتی ہیں جو پاگل بھی ہو اور احمق بھی ____ اس
طرح وہ بیچارہ ان سے پاگل پن کی حد تک محبت بھی کرتا ہے اور حماقت کی
وجہ سے ان کی جائیداد کا تحفظ بھی یہ سوچ کر کرتا رہتا ہے کہ بیوی کی جائیداد
شوہر کی ہوتی ہے ____ یہ تو اسے اس وقت پتہ چلتا ہے جب بیوہ
صاحبہ آنجہانی ہو جاتی ہیں اور وصیت میں شوہر کو جائیداد ملنے کی بجائے
بیوہ صاحبہ اسے اپنا کتا پالنے کے لئے دے جاتی ہیں" ____ عمران کی
زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"ہونہہ ____ تو تم کسی امیر بیوہ سے شادی کے خواہشمند ہو ____ کیوں" ____؟
جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔

"کون ____ میں ____ ارے مجھ سے کون کرتا ہے شادی ____ امیر بیوہ تو
ایک طرف رہی۔ کوئی غریب لڑکی بھی میری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتی

میں تو تنویر کی بات کر رہا ہوں جس کے دو دو فوٹو چھپیں گے" ___ عمران
نے جلدی سے کہا اور جولیا کا آگ برساتا ہوا چہرہ یکلخت مسکراہٹ میں
ڈھل گیا۔

"تم میرے متعلق کوئی بکواس نہ کیا کرو۔ ورنہ میں کسی روز تمہیں گولی
مار دوں گا۔ سمجھے" ___ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اٹھ کر
قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تنویر بیٹھو ___ تم خوامخواہ غصہ کھا جاتے ہو ___ عمران صاحب
صرف تمہیں چھیڑنے کے لئے ایسی باتیں کرتے ہیں" ___ صفدر نے جلدی
سے اٹھ کر تنویر کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

"بس اسے کہہ دو کہ یہ میرے متعلق کوئی لفظ زبان سے نہ نکالے
ورنہ میں واقعی اسے گولی مار دوں گا" ___ تنویر نے اسی طرح جھلائے ہوئے
لہجے میں کہا۔

"سن لیا تم نے ___ صفدر کیا کہہ رہا ہے ___ اب تو یقین آ گیا
تمہاری نہیں تنویر کے فوٹو کی بات کر رہا تھا" ___ عمران نے
پراسرار سے انداز میں جولیا کی طرف جھک کر سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ___ صفدر کی اس بات سے فوٹو کا کیا مطلب" ___ جولیا
نے حیران ہو کر کہا۔

"ارے چھیڑنے کی بات سے بھی نہیں سمجھیں ___ چھیڑ اسے کہا
ویسے شاید تنویر کے ماں باپ نے سوچ سمجھ کر اس کا نام رکھا تھا کہ
میں نام بدلنے کی تکلیف نہ کرنی پڑے گی۔ عورتوں کے نام بھی تنویر
ہیں ___ تنویرہ جہاں ___ تنویر بیگم وغیرہ وغیرہ" ___ عمران نے جواب

اس بار جولیا قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔ اب وضاحت کے بعد شاید اسے سمجھ
آ گئی تھی کہ عمران کا مطلب کیا تھا۔

"تم پھر بکواس کر رہے ہو" ___ تنویر کا غصہ لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جا رہا تھا۔

"تنویر ___ خوامخواہ غصہ دکھانے کی کیا ضرورت ہے۔ مذاق کو برداشت
کرنا سیکھو" ___ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ مذاق ہے ___ تم اسے مذاق کہہ رہی ہو۔ یہ میری توہین کر رہا ہے
اور تم اسے مذاق کہہ رہی ہو" ___ تنویر غصے کی شدت سے چیخ کر بولا۔

لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا، یکلخت میز پر پڑے
ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ سب چونک کر فون کی طرف دیکھنے لگے
ظاہر ہے یہاں تو کوئی انہیں جانتا تک نہ تھا۔ پھر فون کس کا آ سکتا ہے مگر
عمران نے بڑے اطمینان سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس مائیکل سپیکنگ" ___ عمران نے خالصتاً ایکریمین لہجے میں کہا۔

"مسٹر مائیکل ___ میں انتھونی بول رہا ہوں۔ آپ کے لئے میرے پاس
ایک بڑی خبر موجود ہے ___ آپ کے دوست ایک بہت بڑی تنظیم کے
قبضے میں ہیں۔ میں نے بڑی جدوجہد کے بعد یہ معلومات حاصل کی ہیں"
دوسری طرف سے ایک نامانوس سی آواز سنائی دی۔

"اوکے ___ میں خود آپ کے پاس آ رہا ہوں" ___ عمران نے کہا
اور رسیور رکھ دیا۔

"چلو جلدی کرو ___ ہمیں فوراً اس انتھونی کے پاس پہنچنا ہے" ___
عمران نے رسیور رکھ کر اٹھتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب
ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میں تو تنویر کی بات کر رہا ہوں جس کے دو دو فوٹو چھپیں گے" ___ عمران نے جلدی سے کہا اور جولیا کا آگ برساتا ہوا چہرہ یکلخت مسکراہٹ میں ڈھل گیا۔

"تم میرے متعلق کوئی بکواس نہ کیا کرو۔ ورنہ میں کسی روز تمہیں گولی مار دوں گا۔ سمجھے" ___ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تنویر بیٹھو ___ تم خواہ مخواہ غصہ کھا جاتے ہو ___ عمران صاحب صرف تمہیں چھیڑنے کے لئے ایسی باتیں کرتے ہیں" ___ صفدر نے جلدی سے اٹھ کر تنویر کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

"بس اسے کہہ دو کہ یہ میرے متعلق کوئی لفظ زبان سے نہ نکالا کرے ورنہ میں واقعی اسے گولی مار دوں گا" ___ تنویر نے اسی طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سن لیا تم نے ___ صفدر کیا کہہ رہا ہے ___ اب تو یقین آگیا کہ تمہاری نہیں تنویر کے فوٹو کی بات کر رہا تھا" ___ عمران نے بڑے پراسرار سے انداز میں جولیا کی طرف جھک کر سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ___ صفدر کی اس بات سے فوٹو کا کیا مطلب" ___ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ارے چھیڑنے کی بات سے بھی نہیں سمجھیں ___ چھیڑا کسے جاتا ہے ویسے شاید تنویر کے ماں باپ نے سوچ سمجھ کر اس کا نام رکھا تھا کہ چلو مستقبل میں نام بدلنے کی تکلیف نہ کرنی پڑے گی۔ عورتوں کے نام بھی تنویر ہوتے ہیں ___ تنویر جہاں ___ تنویر بیگم وغیرہ وغیرہ" ___ عمران نے جواب دیا۔

اس بار جولیا قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔ اب وضاحت کے بعد شاید اسے سمجھ آئی تھی کہ عمران کا مطلب کیا تھا۔

"تم پھر بکواس کر رہے ہو" ___ تنویر کا غصہ لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جا رہا تھا۔

"تنویر ___ خواہ مخواہ غصہ دکھانے کی کیا ضرورت ہے۔ مذاق کو برداشت کرنا سیکھو" ___ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ مذاق ہے ___ تم اسے مذاق کہہ رہی ہو۔ یہ میری توہین کر رہا ہے اور تم اسے مذاق کہہ رہی ہو" ___ تنویر غصے کی شدت سے چیخ کر بولا۔

لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا، یکلخت میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ سب چونک کر فون کی طرف دیکھنے لگے ظاہر ہے یہاں تو کوئی انہیں جانتا تک نہ تھا۔ پھر فون کس کا آسکتا ہے مگر عمران نے بڑے اطمینان سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس مائیکل سپیکنگ" ___ عمران نے خالصتاً ایکریمین لہجے میں کہا۔

"مسٹر مائیکل ___ میں انتھونی بول رہا ہوں۔ آپ کے لئے میرے پاس ایک بڑی خبر موجود ہے ___ آپ کے دوست ایک بہت بڑی تنظیم کے قبضے میں ہیں۔ میں نے بڑی جدوجہد کے بعد یہ معلومات حاصل کی ہیں" دوسری طرف سے ایک نامانوس سی آواز سنائی دی۔

"او کے ___ میں خود آپ کے پاس آرہا ہوں" ___ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"چلو جلدی کرو ___ ہمیں فوراً اس انتھونی کے پاس پہنچنا ہے" ___ عمران نے رسیور رکھ کر اٹھتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کچھ بتاؤ تو سہی" ـــــ جولیا نے کہا۔

"وہاں جا کر بتاؤں گا ـــــ جلدی کرو۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے" ـــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک ٹیکسی میں بیٹھے برن کی سڑکوں پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو سکائی پلازہ چلنے کے لئے کہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک دس منزلہ عمارت کے سامنے جا کر رک گئی۔ عمران نے کرایہ ادا کیا اور پھر تیزی سے عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ ایک رہائشی پلازہ تھا۔ لفٹ نے انہیں آٹھویں منزل پر پہنچا دیا اور چند لمحوں بعد وہ ایک کمرے میں موجود تھے۔ کمرے میں ایک ادھیڑ عمر معذور آدمی پہیوں والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی دونوں ٹانگیں گھٹنوں کے قریب سے کٹی ہوئی تھیں اور اس نے ان پر کپڑا ڈال رکھا تھا۔

"ہاں مسٹر انتھونی! ـــ اب تفصیل سے بتائیں" ـــــ عمران نے اس معذور شخص سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دیکھو مسٹر مائیکل! ـــ مجھے بہت زیادہ جدوجہد کرنی پڑی ہے اس خبر کو حاصل کرنے کے لئے ـــــ اور اخراجات بھی کافی ہو گئے ہیں۔ ویسے میں معاہدے کا پابند ہوں اس لئے میں اسی معاوضے میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں" ـــــ معذور آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"معاوضے کی فکر نہ کرو انتھونی ـــــ بس تم مجھے تفصیل بتا دو" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے بڑی مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اس معذور آدمی کی گود میں پھینک دی۔

"اوہ شکریہ ـــ تم واقعی اچھے آدمی ہو۔ میں اب تمہاری مدد بھی کروں گا۔ سنو ـــ تمہارا دوست جس کا نام ٹائیگر ہے آئس لینڈ ہوٹل سے نکلا اور ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ بیلومون بار گیا ـــــ میرے آدمیوں نے اس ٹیکسی ڈرائیور کو ڈھونڈ نکالا تھا۔ بیلومون بار کے مین گیٹ پر اس کا جھگڑا یہاں کے ایک بڑے بدمعاش جیری سے ہوا اور اس نے انتہائی حیرت انگیز طور پر اس جیری کو شکست دے دی ـــــ اسی لمحے جیری کا باس اور یہاں کا سب سے خطرناک آدمی نارڈن کلب سے باہر جانے لگا جھگڑا اس وقت تقریباً ختم ہو چکا تھا۔ جیری نے نارڈن کو فریاد کی تو نارڈن نے اپنی طبیعت کے مطابق جیری کو گولی مار دی اور پھر اس نے تمہارے دوست ٹائیگر کی جی داری اور لڑائی کے فن میں مہارت سے متاثر ہو کر اسے مہمان بنا لیا اور کلب کے نیچے بنے ہوئے اپنے خاص دفتر میں لے گیا جو اس کے خفیہ جوئے خانے کے قریب ہے۔ وہاں اس کے مسلح آدمی بھی موجود تھے۔ لیکن پھر ایک عجیب واقعہ ہوا ـــ جوئے خانے میں موجود تین مسلح آدمی اور نارڈن کے دفتر کے باہر کھڑے مسلح پہریداروں کی لاشوں کے ساتھ ساتھ نارڈن کی گولیوں سے چھلنی لاش اس کے دفتر میں پڑی ملی جب کہ تمہارا وہ دوست غائب ہو چکا تھا ـــــ جوئے خانے میں موجود افراد اس قتل و غارت اور فائرنگ سے خوفزدہ ہو کر عقبی دروازے سے باہر نکل گئے تھے۔ انہوں نے عقبی طرف سے گھوم کر کلب کے ہال میں آ کر جب اس قتل و غارت کی بابت بتایا تو نارڈن کے ساتھی اس کے دفتر پہنچے تو وہاں لاشیں پڑی ہوئی ملیں ـــــ بہرحال نارڈن کے ساتھیوں نے تمہارے دوست ٹائیگر کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ پھر انہیں

صرف اتنا پتہ چل سکا کہ تمہارا دوست قریب ہی ایک ڈیپارٹمنٹل سٹور میں جاتا دیکھا گیا ہے۔ اس کے بعد اس کا کہیں پتہ نہ چل سکا لیکن میرے آدمیوں نے جو اس کام میں انتہائی ماہر ہیں اس کا کلیو تلاش کر لیا۔ تمہارے آدمی نے اس سٹور سے ایسا سامان خریدا جس سے میک اپ کیا جا سکتا ہو اور نیا لباس خریدا کہ وہ باتھ روم میں جاتا دیکھا گیا۔ پھر میرے آدمیوں نے تمہارے آدمی کا پرانا لباس عقبی گلی میں ایک کوڑے کے ڈرم میں تلاش کر لیا کیونکہ ان بڑے ڈرموں کی صفائی ہفتے میں ایک روز کی جاتی ہے اس لئے وہ شاپنگ بیگ وہاں موجود تھا جس پر اس سٹور کا نام چھپا ہوا تھا۔ چنانچہ پھر میرے آدمیوں نے اس نئے لباس کی تفصیل حاصل کیں جو تمہارے دوست نے خریدا تھا۔ اس کے بعد اس ٹیکسی ڈرائیور کو تلاش کر لیا گیا جس نے ایسے لباس پہنے ہوئے آدمی کو عقبی سڑک سے اٹھا کر ہیمر کلب کے سامنے اتارا تھا۔ دراصل تمہارے دوست نے جو نیا لباس خریدا تھا وہ اب یہاں فیشن کے لحاظ متروک ہو چکا ہے اس لئے ٹیکسی ڈرائیور کو وہ یاد رہ گیا تھا ——— بہرحال ہیمر کلب میں جب تحقیقات کی گئیں تو پتہ چلا کہ تمہارا دوست ٹائیگر جو اس وقت مقامی آدمی کے میک اپ میں تھا وہی لباس پہنے کلب کے اسسٹنٹ منیجر اور ہیمر کے دست راست میتھائس کے ساتھ اس کے دفتر میں جاتا دیکھا گیا ہے۔ وہاں کے ایک ویٹر نے بتایا ہے کہ میتھائس نے اس کے لئے سب سے قیمتی شراب بھی منگوائی تھی۔ اس کے بعد جب مزید تفتیش کی گئی تو بڑی مشکل سے یہ پتہ چل سکا ہے کہ میتھائس نے تمہارے دوست کو بیہوش کر کے کار کے ذریعے پہلے اپنے مخصوص اڈے پر پہنچایا جہاں سے ہاک کا ایک مخصوص ہیلی کاپٹر اسے لیکر ہاک کے ہیڈکوارٹر فائی لینڈ کی طرف چلا گیا ہے اور یہ واقعی بری خبر ہے ——— کیونکہ فائی لینڈ پہنچنے کے بعد اس کے زندہ رہ جانے کا ایک فیصد بھی چانس باقی نہیں رہ جاتا۔ اس لئے میں نے کہا تھا کہ یہ بری خبر ہے اور سچ پوچھو تو اسی لئے میں تم سے مزید معاوضہ مانگنے کی ہمت نہ کر پا رہا تھا" ——— انقوفی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یہ میتھائس اب کہاں ملے گا" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"اپنے کلب میں ——— وہ مستقل طور پر وہیں رہتا ہے لیکن اب تم نے اس سے کیا لینا ہے۔ تمہارے دوست کو تو وہ فائی لینڈ بھجوا ہی چکا ہے ویسے وہ انتہائی خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ ہیمر کا تو صرف نام ہے اس کی پشت پر اصل آدمی یہی میتھائس ہی ہے۔ ٹھنڈے مزاج کا انتہائی ذہین آدمی ہے" ——— انقوفی نے کہا۔

"اوکے ——— شکریہ انقوفی ——— تم نے واقعی کام کر دکھایا ہے"۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک بات سن لو ——— تم نے مجھے میرے ایکریمین دوست کا حوالہ دیا تو میں نے تمہارا کام کر دیا ہے کیونکہ میں اس کا بیحد احسان مند ہوں۔ لیکن خیال رکھنا کبھی کسی کے سامنے بھی یہ بات زبان پر نہ لانا کہ میں نے تمہیں معلومات مہیا کی ہیں ورنہ یہ میتھائس اور نارڈن گروپ مجھ معذور آدمی کے جسم میں ایک لمحے میں ہزاروں گولیاں پیوست کرنے سے ذرا بھی نہ ہچکچائیں گے" ——— انقوفی نے قدرے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے میں تو کسی انقوفی کو جانتا ہی نہیں ——— گڈ بائی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ظاہر ہے اس کے

ساتھیوں کو بھی اس کی پیروی کرنی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ اس پلازہ سے باہر پہنچ چکے تھے۔

"ٹیکسی سٹینڈ یہاں سے کچھ فاصلے پر ہے اس لئے وہاں تک پیدل چلتے ہیں اور راستے میں تمہیں بریف بھی کر دوں گا کیونکہ اب شاید تنویر ایکشن کا وقت آگیا ہے" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر کا چہرہ عمران کی بات سن کر بے اختیار کھل اٹھا۔ ظاہر ہے وہ تو کیا سب ہی عمران کی بات کا مطلب سب سمجھ گئے تھے کہ تنویر ایکشن کا مطلب تیز ترین ایکشن ــــ اور یہ بات تنویر کے لئے بہرحال ایک کریڈٹ کی حیثیت رکھتی تھی۔

"پاکیشیا کے ایک اہم سائنسدان ڈاکٹر ہدایت اللہ یہاں برلن میں سائنس کانفرنس کی صدارت کے لئے آئے۔ وہ پاکیشیا میں ایک اہم ریسرچ میں مصروف تھے ــــ یہاں نارڈن گروپ مشہور تنظیم ہے اس کے سربراہ کا نام بھی نارڈن ہی ہے اس نے ڈاکٹر ہدایت اللہ کو اغوا کر لیا اور حکومت پاکیشیا سے پچاس لاکھ ڈالر تاوان ان کی رہائی کے لئے طلب کیا۔ پاکیشیا حکومت نے اپنے سفارت خانے کے ذریعے پچاس لاکھ ڈالر تاوان کی ادائیگی پر رضامندی ظاہر کر دی لیکن پھر اس نارڈن نے کہا کہ اس نے ڈاکٹر ہدایت اللہ کو زیادہ رقم لے کر کسی اور پارٹی کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے ــــ یہاں کی پولیس اور حکومت اس گروپ سے خائف رہتی ہے اس لئے انہوں نے ڈاکٹر ہدایت اللہ کی رہائی میں کوئی خاص دلچسپی نہ لی۔ چنانچہ یہ کیس پاکیشیا حکومت نے تمہارے چیف کو ٹرانسفر کر دیا ــــ تمہارے چیف نے ابتدائی معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہاں سب سے بڑی تنظیم ہاک نامی ہے جس کا ہیڈ کوارٹر بحیرہ روم میں واقع ایک جزیرہ فاتی لینڈ پر ہے اور فاتی لینڈ کا ہر آدمی اس ہاک سے ہی تعلق رکھتا ہے اور برلن میں اس ہاک کا ایجنٹ ہیمر نامی آدمی ہے جس نے اپنے نام سے یہاں ہیمر کلب کھولا ہوا ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کیا واقعی ڈاکٹر ہدایت اللہ کو ہاک نے اغوا کرایا ہے یا کسی اور نے ــــ بہرحال چیف نے یہ کیس میرے ذمے ڈالا کہ میں یہاں آکر ڈاکٹر ہدایت اللہ کو برآمد کروں ــــ میں نے فوری طور پر ٹائیگر کو یہاں بھجوا دیا تاکہ ٹیم کے یہاں پہنچنے سے پہلے پہلے ٹائیگر ابتدائی معلومات حاصل کر لے ــــ ٹائیگر کے ساتھ یہی طے ہوا تھا کہ وہ یہاں کے مشہور ہوٹل آئس لینڈ میں ٹھہرے گا تاکہ جب ہم یہاں پہنچیں تو اس سے ملاقات آسانی سے ہو سکے ــــ ایکریمیا میں ایک دوست کی معرفت میں نے یہاں اس معذور آدمی کا پتہ چلایا۔ اس معذور آدمی انتھونی کی ایک خفیہ تنظیم ہے۔ یہ آدمی معلومات فروخت کرنے کا دھندہ کرتا ہے ــــ بہرحال یہاں آئس لینڈ پہنچنے کے بعد جب میں نے ٹائیگر کا پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ یہاں کمرہ لینے کے بعد فوری طور پر باہر چلا گیا اور اس کے بعد پھر واپس نہیں آیا اور نہ ہی وہ کوئی پیغام چھوڑ گیا ہے اور نہ اس کی طرف سے کوئی پیغام موصول ہوا ہے اسے گئے ہوئے دو روز ہو چکے ہیں۔ اس پر مجھے تشویش ہوئی تو میں نے اس انتھونی کو تلاش کیا اور پھر اسے اس بات پر رضامند کر لیا کہ وہ ٹائیگر کے متعلق انکوائری کر کے مجھے بتلائے کہ ٹائیگر کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ اور اب جو کچھ اس انتھونی نے بتایا ہے وہ تم نے سن ہی لیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ٹائیگر نے نارڈن سے معلومات حاصل کیں اور پھر اسے

اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر کے وہ سیدھا ہیمر کلب پہنچا۔ جہاں اس کی ملاقات میتھالس سے ہوئی۔ وہاں یقیناً کوئی ایسی بات ہوئی ہو گی کہ میتھالس نے اس پر قابو پالیا اور اسے ہاک کے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا۔ اس سے یہی مطلب نکلتا ہے کہ ٹائیگر نے نارڈن سے یہ بات اگلوائی ہو گی کہ ڈاکٹر ہدایت اللہ کے اغوا میں واقعی ہاک اور ہیمر کا ہاتھ ہے اور اگر واقعی ایسا ہی ہے تو پھر یقیناً ڈاکٹر ہدایت اللہ کو اغوا کے بعد یہاں سے فائی لینڈ ہی بھیجا گیا ہو گا۔ وہاں سے شاید انہیں اس پارٹی کے حوالے کر دیا گیا ہو جس نے انہیں اغوا کرایا ہے ۔۔۔ اسی لئے اب ہمیں اس میتھالس سے یہ ساری تفصیلات اگلوانی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہیمر کا صرف نام ہے اصل آدمی یہی میتھالس ہے اس لئے لامحالہ میتھالس کو اس بارے میں تفصیلی معلومات حاصل ہوں گی" ۔۔۔ عمران نے ٹیکسی سٹینڈ کی طرف چلتے ہوئے انہیں پوری تفصیل بتا دی۔

" اب بات ہوئی ناں ۔۔۔ اب تم میتھالس کو مجھ پر چھوڑ دو ۔۔۔ پھر دیکھنا کہ وہ کس طرح طوطے کی طرح بولتا ہے" ۔۔۔ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا تنویر ۔۔۔ کہ اب ہمارے پاس واقعی وقت نہیں ہے۔ نجانے ڈاکٹر ہدایت اللہ کو کہاں پہنچا دیا گیا اس لئے ہمیں انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنا ہو گا تاکہ اس سے پہلے کہ ڈاکٹر ہدایت اللہ سے وہ اس ریسرچ کے بارے میں تفصیلات حاصل کر سکیں ہم ڈاکٹر ہدایت اللہ کو برآمد کر لیں" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ایسے ہی ہو گا۔ تم فکر نہ کرو" ۔۔۔ تنویر نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا لیکن اب اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے آثار نمایاں تھے۔

تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھے ہیمر کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ہیمر کلب کے سامنے وہ ٹیکسی سے اترے اور عمران نے اسے کرایہ دے کر فارغ کر دیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔

" میتھالس تک پہنچنے تک تم خاموش رہو گے تنویر ۔۔۔ ورنہ اگر میتھالس ہاتھ سے نکل گیا تو ہمارا خاصا وقت ضائع ہو جائے گا" ۔۔۔ عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کلب میں اس وقت خاصا رش تھا لیکن کلب میں موجود افراد جن میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی، سب ہی انتہائی اعلیٰ طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو نوجوان اور خوبصورت لڑکیاں کھڑی ہوئی ویٹروں کو شراب وغیرہ دینے میں مصروف تھیں۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

" یس ۔۔۔ فرمایئے" ۔۔۔ ایک لڑکی نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مسٹر میتھالس سے کہیے کہ ایکریمیا سے مائیکل اور اس کے ساتھی آئے ہیں۔ وہ ہمیں نہیں جانتے لیکن ہمیں ایکریمیا کے رائل گروپ نے ان کی ٹپ دی ہے ۔۔۔ ہم ایک خاص معاملے میں ان سے بات کرنا چاہتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کاؤنٹر گرل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ——— لڑکی نے کہا اور کاؤنٹر کے نیچے ہاتھ ڈال کر اس نے ایک رسیور نکالا اور اُسے کان سے لگا لیا۔

"روبی بول رہی ہوں سر کاؤنٹر سے ——— تین ایکریمین مرد اور ایک خاتون یہاں موجود ہیں۔ ان کے لیڈر کا نام مائیکل ہے وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں ——— انہوں نے ایکریمیا کے رائل گروپ کا حوالہ دیا ہے" ——— لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ——— لڑکی نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"خود بات کر لیجیے" ——— لڑکی نے رسیور عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ——— میں مائیکل بول رہا ہوں۔ میں اور میرے ساتھی آپ سے ایک اہم سودے کے سلسلے میں ملنا چاہتے ہیں ——— رائل گروپ کے آرنلڈ جیفی نے آپ کی ٹپ بھی دی ہے اور مخصوص کارڈ بھی" ——— عمران نے خالصتاً ایکریمی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے ——— آپ فون روبی کو دے دیجیے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور ایک بار پھر لڑکی کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر" ——— لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے ایک بار پھر "یس سر" ——— کہا اور رسیور واپس کاؤنٹر کے نیچے رکھ کر وہ عمران سے مخاطب ہوئی۔

"آپ پلیز اپنے کاغذات مجھے دے دیجیے" ——— لڑکی نے کہا۔

"کاغذات ——— وہ کیوں" ——— عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باس کا حکم ہے کہ آپ کے کاغذات کی چیکنگ کرا دی جائے کیونکہ باس کسی اجنبی سے بغیر پوری طرح تحقیق کیے نہیں ملا کرتے" ——— لڑکی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تو عمران نے اس طرح ہونٹ بھینچے جیسے اسے اس عمل سے شدید ذہنی کوفت ہو رہی ہو۔ لیکن اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک بڑا لفافہ نکال کر لڑکی کی طرف بڑھا دیا۔

"ٹونی" ——— لڑکی نے ایک طرف کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مس" ——— اس آدمی نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ کاغذات چیکنگ سیکشن میں لے جاؤ اور ان کی تصدیق کرا لاؤ ——— جلدی کرو" ——— لڑکی نے لفافہ اس ٹونی کے حوالے کرتے ہوئے کہا اور وہ آدمی لفافہ لے کر تیزی سے مڑا اور پھر سائیڈ کی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ حضرات کیا پینا پسند فرمائیں گے" ——— لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے کاغذات چیک ہو جائیں پھر سوچیں گے ——— ایسا نہ ہو کہ کاغذات جعلی ثابت ہوں اور ہم آپ کی ادائیگی بھی نہ کر سکیں" ——— عمران نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— آپ ناراض ہو گئے ہیں ——— ویری سوری ——— لیکن کیا کیا جائے باس کا حکم ہے" ——— لڑکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے" ——— عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا اور مڑ کر ہال میں بیٹھے ہوئے افراد کا جائزہ لینے میں مصروف ہو گیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد وہ ٹونی واپس آیا اور اس نے لفافہ لڑکی کی طرف بڑھا دیا۔

"ہر لحاظ سے اوکے ہیں مس" ——— ٹونی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ لفافے کے اوپر ایک چٹ بھی پن سے لگی ہوئی تھی جس پر کمپیوٹر کے لکھے

رہوتے الفاظ۔ اوکے ۔۔ صاف نظر آ رہے تھے۔

"ٹونی! ۔۔ ان صاحبان کو باس کے دفتر تک پہنچا آؤ" ۔۔۔ لڑکی نے اسی آدمی سے کہا اور لفافہ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ" ۔۔۔ عمران نے لفافہ لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ ٹونی کی طرف مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک خاصے شاندار دفتر میں موجود تھے میتھائس ایک لمبا تڑنگا نوجوان تھا۔ اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا لیکن کالر پر ایک مونوگرام موجود تھا جس پر ہیر کلب کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ چہرے مہرے سے وہ خوش اخلاق اور ذہین آدمی لگ رہا تھا۔

"آپ صاحبان کو یقیناً تکلیف ہوتی ہو گی لیکن مجبوری ہے ۔۔ یہاں اکثر ایسے لوگ آ جاتے ہیں جو ناپسندیدہ ہوتے ہیں" ۔۔۔ میتھائس نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ میز کے پیچھے اپنی کرسی کے سامنے کھڑا تھا۔

"ہم سمجھتے ہیں مسٹر میتھائس! ۔۔ ویسے آپ کا یہ چیکنگ والا اصول اچھا ہے۔ ہمیں پسند آیا ہے۔ ویسے اس چیکنگ کی وجہ سے ہمارا خاصا وقت ضائع ہو گیا ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ جلد از جلد بات چیت مکمل کر لی جائے ۔۔ کیا آپ ہمارے ساتھ کسی ایسے کمرے میں چلیں گے جو ہر طرف سے محفوظ ہو" ۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر ہو کر بات کریں۔ یہ کمرہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے" ۔۔۔ میتھائس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوکے ۔ جیسے آپ کی مرضی ۔۔ اگر یہ کمرہ محفوظ ہے تو ٹھیک ہے اور اگر نہیں بھی ہے تب بھی ٹھیک ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت میز کی سائیڈ پر کھڑا ہوا تھا۔ اس کے باقی ساتھی اس سے ذرا پیچھے تھے۔

"آپ تشریف رکھیں اور کھل کر بات کریں" ۔۔۔ میتھائس نے میز کی دوسری طرف پڑے صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ بھی آ جائیے" ۔۔۔ عمران نے اس طرح میتھائس کی طرف ہاتھ بڑھایا جیسے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہو۔ اور اس سے پہلے کہ میتھائس کچھ سمجھتا عمران کا ہاتھ ایک لمحے کے لئے اس کی گردن پر پڑا اور دوسرے لمحے لمبا تڑنگا اور بھاری بدن کا میتھائس بری طرح چیختا ہوا اچھل کر سامنے موجود میز کے اوپر منہ کے بل جا گرا۔ اس کا آدھا دھڑ میز پر اور آدھا میز سے نیچے لٹک رہا تھا۔ اس نے تڑپ کر اٹھنا چاہا مگر اسی لمحے عمران کا دوسرا ہاتھ برق رفتاری سے اس کی ریڑھ کی ہڈی کے ذرا نچلے حصے پر پڑا اور کڑاک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی میتھائس کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور تڑپ کر اٹھتا ہوا اس کا جسم ایک بار پھر دھڑام سے میز پر ہی گر گیا۔ اب اس کی ٹانگیں اس طرح میز کے نیچے ہل رہی تھیں جیسے ان کا تعلق باقی جسم سے ختم ہو گیا ہو۔ عمران نے ایک بار پھر اسے گردن سے پکڑا اور دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے وہ دوبارہ اپنی کرسی پر اس طرح بیٹھ چکا تھا جیسے پہلے بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن اب اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے نہ صرف مسخ ہو چکا تھا بلکہ اس طرح پسینے سے شرابور تھا جیسے وہ ابھی منہ دھو کر آیا ہو۔ اس کی آنکھوں سے بھی شدید تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔ اس کے بازو اس کے جسم کے ساتھ

بے جان ہو کر لٹکے ہوئے تھے۔

"تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم نے یہ کیا کیا ہے ۔۔۔ مجھے کیا ہو گیا ہے؟" یکلخت میتھائس کے حلق سے رک رک کر اور ٹوٹ ٹوٹ کر الفاظ نکلنے لگے۔

"تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ یہ کمرہ ہر طرح سے محفوظ ہے لیکن تم خود ہمارے لئے غیر محفوظ تھے۔ اس لئے میں نے تمہیں بھی محفوظ بنا دیا ہے اب تمہارا جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت ہو چکا ہے مگر تم بول سکتے ہو۔ سوچ سکتے ہو ۔۔۔ اس طرح بات چیت زیادہ آسانی سے ہو سکے گی۔ کیونکہ تم نے پہلے ہمارا کافی وقت ضائع کیا ہے اور ہمارے پاس ضائع کرنے کے لئے مزید وقت نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم کون ہو" ۔۔۔ میتھائس نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اب تکلیف کی بے پناہ شدت کو کسی حد تک برداشت کرنے کے قابل ہو چکا تھا اس لئے اس کا چہرہ بھی قدرے نارمل ہو چکا تھا۔

"سوالات تم نہیں ہم کریں گے اور پہلا سوال یہ ہے کہ ڈاکٹر ہدایت اللہ اس وقت کہاں موجود ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ڈ ۔۔۔ ڈ ۔۔۔ ڈ ۔۔۔ ڈاکٹر ہدایت اللہ ۔۔۔ کون ڈاکٹر ہدایت اللہ کس کی بات کر رہے ہو" ۔۔۔ میتھائس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہی پاکیشیائی سائنسدان ۔۔۔ جسے تم نے نارڈن کے ذریعے اغوا کرایا تھا اور تمہارے پاس ہیبر نے اُسے نارڈن سے وصول کیا تھا" ۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

"کون پاکیشیائی سائنسدان ۔۔۔ میں تو کسی کو نہیں جانتا" ۔۔۔ میتھائس نے اس بار بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اب ذہنی طور پر پوری طرح سنبھل گیا ہے۔

"تنویر ۔۔۔ کیا تم بغیر وقت ضائع کئے سوال کا درست جواب حاصل کر سکتے ہو ۔۔۔ یا میں خود ٹرائی کروں" ۔۔۔ عمران نے مڑ کر تنویر سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم خود ہی پوچھ لو ۔۔۔ اس طرح کے لنج منج آدمی کو تم خود ہی ڈیل کرو جو مقابلے میں انگلی بھی نہ ہلا سکے۔ اس سے میں نے کیا پوچھ گچھ کرنی ہے" ۔۔۔ تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران، تنویر کے اس جواب پر بے اختیار مسکرا دیا۔ اُسے یقین تھا کہ تنویر کا یہی جواب ہو گا کیونکہ وہ اس کی نفسیات سے اچھی طرح واقف تھا اور اس نے جان بوجھ کر میتھائس کو اس حالت میں پہنچایا تھا تاکہ تنویر خود ہی جواب دے دے ورنہ وہ جانتا تھا کہ تنویر نے پہلے اُسے بزور طاقت زیر کرنا ہے اور پھر اس پر تشدد کر کے اس سے جوابات حاصل کرنے تھے اور عمران کے پاس اتنا وقت نہ تھا۔

"او کے لنج منج صاحب ۔۔۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سوال کا جواب دے دو، ورنہ ۔۔۔" عمران نے مڑ کر میتھائس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ورنہ تم مجھے مار ڈالو گے ۔۔۔ ٹھیک ہے مار ڈالو۔ شاباش! ہمت کرو ۔۔۔ ایک معذور آدمی پر تشدد شروع کر دو" ۔۔۔ میتھائس نے جواب دیا اور عمران بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب ــــ واقعی ذہین آدمی ہو اور ذہانت کی میں نے ہمیشہ قدر کی ہے۔ اس لئے فکر نہ کرو تمہاری موت اسی وقت ہو گی جب مقدر نے تمہارے لئے لکھ دی ہے" ــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی طرف ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے ایک باریک پھل والا انتہائی تیز دھار خنجر اس کے ہاتھ میں تھا۔

"جو تمہارا جی چاہے کرتے رہو ــــ جب میں مقابلہ کرنے کے قابل ہی نہیں رہا تو میں تمہیں کیسے روک سکتا ہوں" ــــ میتھائس واقعی بے حد جی دار آدمی تھا۔

"مقابلے کی ضرورت ہی نہیں ہے مسٹر میتھائس ــــ میں تم پر تشدد نہیں کروں گا ــــ دراصل مجھے تمہاری ذہانت پسند آگئی ہے اور میں نے سنا ہے کہ ذہانت کا مرکز انسان کی پیشانی میں ہوتا ہے اس لئے میں اس مرکز کو تلاش کر کے اس میں سے ذہانت باہر نکالوں گا اور کسی مستحق کے ہاتھ اچھی قیمت پر فروخت کر دوں گا۔ بس اتنی سی بات ہے" ــــ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ میتھائس کے سر پر رکھ کر اسے کرسی کی پشت سے دبایا اور دوسرے ہاتھ میں موجود خنجر سے اس نے بڑے سرد مہرانہ انداز میں اس کی فراخ پیشانی کی کھال کو اس طرح کاٹنا اور چھیلنا شروع کر دیا جیسے وہ کسی انسان کی بجائے کسی مردہ جانور کی کھال اتارنے میں مصروف ہو۔ پتلا اور انتہائی تیز دھار خنجر واقعی کھال کے چھلکے کو بڑی مہارت سے اتار رہا تھا۔ میتھائس کے حلق سے انتہائی کربناک چیخیں نکل رہی تھیں۔ اس کا چہرہ ایک بار پھر بے پناہ تکلیف کی وجہ سے مسخ ہو گیا تھا۔ پسینہ اس کے چہرے کے ہر مسام سے فوارے کی طرح نکلنے لگا تھا لیکن عمران ہر چیز سے بے نیاز اسی طرح اطمینان سے اس کی کھال اتارنے میں مصروف تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کوئی سرجن انتہائی پیچیدہ آپریشن کرنے میں دنیا و مافیہا سے لاتعلق ہو کر مصروف جراحت ہو۔

"رک جاؤ ــــ رک جاؤ ــــ پلیز رک جاؤ ــــ میں بتاتا ہوں۔ یہ کیسی تکلیف ہے ــــ رک جاؤ ــــ پلیز رک جاؤ" ــــ یکلخت چیختے چیختے میتھائس نے بری طرح گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بولتے جاؤ بس ــــ ابھی تو صرف آدھا سنٹی میٹر کھال اتری ہے ابھی تو پوری پیشانی کی کھال اتارنی ہے میں نے" ــــ عمران نے انتہائی سرد مہرانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس کا ہاتھ رک گیا تھا مگر خنجر اسی طرح ادھڑی ہوئی کھال کے نیچے موجود تھا۔

"وہ ــــ وہ سائنسدان فالی لینڈ میں ہیڈ کوارٹر میں ہے" ــــ میتھائس نے زور زور سے ہانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ ــــ کس پارٹی نے اسے اغوا کرایا اور کب اسے اس پارٹی کے حوالے کیا جائے گا ــــ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اس کی تفصیلات ــــ سب کچھ بتا دو۔ ورنہ ــــ" عمران نے طرح سرد مہرانہ لہجے میں ہاتھ کو دوبارہ حرکت دیتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ ــــ رک جاؤ ــــ فار گاڈ سیک رک جاؤ ــــ میں سب کچھ بتاتا ہوں ــــ یہ انتہائی ہولناک عذاب ہے۔ موت سے بھی زیادہ ہولناک عذاب ہے ــــ رک جاؤ" ــــ میتھائس نے اور زیادہ چیختے ہوئے کہا۔

"بولتے جاؤ۔ جب تک بولتے رہو گے میرا ہاتھ رکا رہے گا"

عمران نے سرد مہرانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"مجھے پارٹی کا پتہ نہیں ہے۔ باس ہیمر کو معلوم ہو گا ۔۔۔ بس مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ باس ہیمر اسے لے کر ہیڈ کوارٹر چلا گیا ہے۔ اس نے مجھے صرف اتنا بتایا تھا کہ وہ پارٹی اس سے تمام معلومات ہیڈ کوارٹر آ کر حاصل کرے گی کیونکہ وہ پارٹی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خوف سے اسے اپنے ملک میں نہیں لے جانا چاہتی ۔۔۔ وہ ہیڈ کوارٹر میں ہے بس مجھے اتنا معلوم ہے" ۔۔۔ میتھائس نے ہیجانی ہوتے لہجے میں جلدی جلدی بتانا شروع کر دیا۔

"ٹائیگر کو تم نے کہاں بھیجا ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا تو میتھائس اس حالت میں بھی چونک پڑا لیکن چونکنے کی وجہ سے شاید خنجر نے حرکت کی تھی اس لئے اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

"تت ۔ تت ۔ تم ٹائیگر کو جانتے ہو ۔۔۔ کیا تم اس کے ساتھی ہو" ۔۔۔ میتھائس نے پوچھا۔

"ساتھی نہیں استاد ۔۔۔ بہرحال بتاؤ کہاں بھیجا ہے تم نے اسے اور اس وقت کس حال میں ہے وہ" ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ۔ وہ تو اب تک یقیناً مر چکا ہو گا ۔۔۔ وہ یہاں آیا اور اس نے واقعی انتہائی ذہانت سے چکر دے کر مجھ سے اصل حالات معلوم کرنے چاہے۔ لیکن میں اس کی باتوں پر چونک پڑا۔ چنانچہ میں نے اسے ایک مخصوص ریز کی مدد سے بیہوش کر دیا اور پھر اسے یہاں موجود ایک ایسی مشین میں ڈال دیا جو لاشعور کو چیک کرتی ہے۔ تب مجھے معلوم ہو گیا کہ اس کا نام ٹائیگر ہے اور وہ پاکیشیا سے آیا ہے۔ وہ وہاں کے خطرناک آدمی علی عمران کا ساتھی ہے۔ علی عمران نے اسے یہاں بھیجا تھا تاکہ وہ سائنسدان کا پتہ چلا سکے۔ اس نے نارڈن کو اپنی ذہانت سے چکر دے کر معلوم کر لیا کہ سائنسدان کو اس نے اغوا کر کے ہیمر کے حوالے کیا ہے ۔۔۔ علی عمران کے متعلق باس ہیمر نے پہلے ہی ہمیں بریف کر رکھا تھا اور نارڈن کا پورا گروپ اس کی تلاش میں تھا اس لئے میں اس علی عمران کا نام سن کر چونک پڑا۔ پھر میں نے ہیڈ کوارٹر کال کی اور انہیں ٹائیگر کے متعلق بتایا تو انہوں نے حکم دیا کہ ٹائیگر کو ہیڈ کوارٹر بھجوا دیا جائے تاکہ وہ اس سے علی عمران کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر سکیں۔ چنانچہ میں نے اسے بیہوش کر کے ہیڈ کوارٹر بھجوا دیا ہے ۔۔۔ تم ۔۔۔ تم اس کے استاد ہو۔ مگر تم تو ایکریمی ہو ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ اوہ کہیں تم علی عمران تو نہیں ہو ۔۔۔ اوہ ۔ اوہ" یکلخت میتھائس بات کرتے کرتے بری طرح چونک پڑا۔

"ہاں ۔۔۔ میرا نام علی عمران ہے ۔۔۔ اب تم مجھے اپنے ہیڈ کوارٹر کی تفصیل بتا دو" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بتاتا ہوں ۔۔۔ بتاتا ہوں ۔۔۔ پلیز یہ خنجر ہٹا لو۔ میں تم جیسے خوفناک آدمی کا مقابلہ نہیں کر سکتا ۔۔۔ کاش مجھے پہلے ذرا سا بھی شک ہو جاتا۔ میں سب کچھ بتا دوں گا ۔۔۔ سب کچھ ۔ یہ خنجر ہٹا لو" ۔۔۔ میتھائس نے اس بار انتہائی شکست خوردہ لہجے میں کہا تو عمران نے خنجر اس کی کھال کے نیچے سے کھینچا۔ اسے اس کے لباس سے صاف کیا اور پھر کوٹ کے اندرونی طرف رکھ لیا۔ میتھائس اب تیز تیز سانس لے رہا تھا۔

"پپ ۔۔۔ پپ ۔۔۔ پانی پلا دو ۔۔۔ پانی پلا دو، ورنہ میں مر جاؤں گا۔ ادھر

الماری میں شراب کی بوتلیں پڑی ہیں ان کے اندر پانی کی بڑی بوتل بھی ہے ۔ پلیز پانی پلا دو" ——— میکالس نے تیز تیز سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران کے اشارے پر صفدر تیزی سے اٹھا اور دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کے پٹ کھولے تو واقعی اندر تین ریکوں میں شراب کی بوتلیں بھری ہوئی تھیں جب کہ نچلے حصے میں پانی کی ایک بڑی بوتل تھی۔ صفدر نے ہاتھ بڑھا کر جیسے ہی پانی کی بوتل اٹھائی دوسرے لمحے گڑگڑاہٹ کی تیز آواز ابھری اور وہ کرسی جس پر میکالس بیٹھا ہوا تھا بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے فرش کے اندر غائب ہو گئی۔ اتنی تیزی سے کہ عمران جو قریب ہی موجود تھا صرف پلکیں جھپکتا ہی رہ گیا۔ باقی ساتھی بھی بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اسی لمحے سرر سرر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی اندرونی اور بیرونی دروازے پر سیاہ رنگ کی کسی دھات کی چادریں چڑھ گئیں اور پھر چھت پر نیلے رنگ کی بجلی سی چمکی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو جو حیرت کی وجہ سے ابھی پوری طرح سنبھل بھی نہ سکے تھے، یوں محسوس ہوا جیسے ان کے ذہنوں پر کسی نے اچانک سیاہ رنگ کی چادریں ڈال دی ہوں۔ ان کے تمام احساسات پلک جھپکنے سے کم عرصے میں فنا ہو کر رہ گئے تھے۔

ٹائیگر کو ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک اونچی چھت والے کمرے کے درمیان ایک ستون سے زنجیروں سے بندھا کھڑا دیکھا۔ اس کے سامنے ایک آدمی کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی۔ جیسے ہی ٹائیگر کو ہوش آیا وہ آدمی اس طرح سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا جیسے اسے ٹائیگر کے ہوش میں آجانے سے گہرا اطمینان ہوا ہو۔ سامنے ہی ایک بند دروازہ تھا جسے وہ آدمی کھول کر باہر نکل گیا۔ اس کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ادھر ادھر کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ یہ ایک بڑا وسیع ہال نما کمرہ تھا جس میں دس بارہ ستون تھے لیکن کمرہ ہر قسم کے ساز و سامان سے یکسر خالی تھا۔ چھت کافی اونچی تھی اور چھت کے ساتھ دیوار میں لمبے لمبے روشندان تھے جن میں موٹی موٹی سلاخیں لگی ہوئی تھیں۔ ان روشندانوں سے سورج کی روشنی اس ہال نما کمرے میں آکر اسے روشن کر رہی تھی۔ ٹائیگر کے ذہن میں وہ لمحات فلم کی طرح

گھوم گئے جب ٹائیگر اس میتھائس سے ملا تھا اور پھر میتھائس اُسے ہیمر سے ملانے لے گیا تھا اور وہاں اچانک چھت سے نیلی روشنی چمکی تھی اور اس کے بعد ٹائیگر کو ہوش نہ رہا تھا اور اب یہاں اس ستونوں والے ہال میں اُسے ہوش آیا تھا۔ سرنج کی وجہ سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اُسے باقاعدہ ہوش میں لایا گیا ہے لیکن یہ کون لوگ ہیں۔ کیا میتھائس نے اُسے قید کیا ہے یا وہ کہیں اور ہے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ کسی کے سامنے آنے پر ہی پتہ چل سکتا تھا۔

ٹائیگر نے جسم کے گرد بندھی ہوئی زنجیروں کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ زنجیریں ستون کے ساتھ زمین میں نصب کنڈوں سے منسلک تھیں اور اس کے جسم کے گرد لپٹیں ہوئی اوپر چھت تک چلی گئی تھیں۔ ان زنجیروں کا دوسرا سرا چھت پر نصب ایک کنڈے سے منسلک نظر آ رہا تھا۔ یہ زنجیریں نہ صرف بے حد مضبوط تھیں بلکہ اس نے ٹائیگر کے جسم کو اس سختی کے ساتھ جکڑا ہوا تھا کہ ٹائیگر اپنے جسم کو معمولی سی حرکت بھی نہ دے سکتا تھا۔ صرف سر ہلا سکتا تھا کیونکہ زنجیر کا آخری بل اس کے سینے پر تھا۔

اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ٹائیگر نے چونک کر سر اٹھایا اور اس کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے۔ دروازے سے ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی اندر داخل ہو رہی تھی جس کے جسم پر سرخ رنگ کا چست لباس تھا۔ لڑکی بے حد خوبصورت اور طرحدار نظر آ رہی تھی۔ اس کے پیچھے ایک گینڈا نما آدمی تھا جس کے جسم پر ایک چست پتلون اور بنیان تھی۔ وہ سر سے گنجا تھا۔ اس نے ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا پکڑا ہوا تھا۔ اس کی تنگ پیشانی اور چھوٹی چھوٹی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ انتہائی ظالم سرد مہر اور سفاک آدمی ہے۔ ایسے آدمی بہترین جلاد ثابت ہوتے ہیں اور فطرتاً انتہائی اذیت پسند لوگ ہوتے ہیں۔ وہ گینڈا نما آدمی بڑی قہر آلود نظروں سے ٹائیگر کو دیکھ رہا تھا جب کہ اس لڑکی کے چہرے پر دوستانہ مسکراہٹ تھی۔

"ہیلو مسٹر ٹائیگر ۔۔۔ میرا نام باتر ہے اور یہ میرا ساتھی ہے۔ اس کا نام ٹارجن ہے" ۔۔۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے اپنا اور اپنے جلاد نما ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"دونوں نام اچھے ہیں ۔۔۔ بڑی مسرت ہوئی تم دونوں سے مل کر" ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور لڑکی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"تم واقعی اس علی عمران کے شاگرد ہو۔ کیونکہ اس کے شاگرد کو ایسا ہی ہونا چاہیئے" ۔۔۔ لڑکی نے کھل کھلا کر ہنستے ہوئے کہا۔

"تم علی عمران کو جانتی ہو" ۔۔۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس فائلوں میں لکھی ہوئی تفصیلات کی حد تک جانتی ہوں۔ ویسے اس سے ملاقات کی مجھے بے حد تمنا تھی لیکن اب شاید یہ تمنا پوری نہ ہو سکے۔ چلو وہ نہ سہی اس کے شاگرد سے ہی ملاقات ہو گئی ہے، یہی غنیمت ہے" ۔۔۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کس نے بتایا ہے کہ میں علی عمران کا شاگرد ہوں" ۔۔۔ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے خود ۔۔۔ سنو میں تمہیں کچھ تفصیلات بتا دوں تاکہ یہ بور قسم کے سوال جواب سے نجات حاصل ہو جائے ۔۔۔ تمہیں میتھائس نے مخصوص ریز کی مدد سے بیہوش کر کے لاشعور چیک کرنے والی مشین میں ڈالا

تو تمہارے لاشعور نے خود ہی بتا دیا کہ تمہارا نام ٹائیگر ہے اور پاکیشیا کے انتہائی مشہور سیکرٹ ایجنٹ علی عمران کے شاگرد ہو اور علی عمران نے تمہیں اپنے سے پہلے برن بھیجا تاکہ تم ڈاکٹر ہدایت اللہ کے اغوا کے سلسلے میں ابتدائی معلومات حاصل کر سکو ——— اس کے بعد تم نے جو کچھ کیا اور جس طرح تم نارڈن سے ملے اور تم نے اپنی ذہانت سے اس سے اگلوا لیا کہ اس نے ڈاکٹر ہدایت اللہ کو اغوا کر کے ہیمر کے حوالے کیا تھا پھر تم نے اسے ہلاک کر دیا اور ہیمر کلب چلے آئے۔ یہاں تمہاری ملاقات اتفاق سے میتھائس سے ہو گئی اور میتھائس سے بھی تم نے نارڈن کی طرح اصل بات اگلوانے کی کوشش کی لیکن میتھائس نارڈن سے کہیں زیادہ ذہین آدمی ہے۔ اسے شک پڑ گیا۔ ویسے بھی اسے اطلاع مل چکی تھی کہ نارڈن کو کسی پاکیشیائی نے ہلاک کر دیا ہے اس لئے وہ بے حد چوکنا تھا چنانچہ اس نے تمہیں مخصوص ریز سے بے ہوش کیا اور مشین کے ذریعے تم سے معلومات حاصل کیں اور پھر اس نے ہاک کے ہیڈ کوارٹر رابطہ کیا تاکہ تمہارے متعلق مزید ہدایات حاصل کر سکے۔ اگر علی عمران کا نام سامنے نہ آتا تو یقیناً تمہیں وہیں گولی مار دینے کے احکامات دے دیئے جاتے لیکن علی عمران کا نام سامنے آنے کی وجہ سے ہیڈ کوارٹر نے تمہیں یہاں طلب کر لیا اور اس وقت تم ہاک کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہو" ——— بائٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم چیف ہو اس ہاک کی" ——— ٹائیگر نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"نہیں ——— میں اس کی ایک ایجنٹ ہوں اور چونکہ مجھے ذاتی طور پر اس علی عمران سے دلچسپی رہی ہے اس لئے ہیڈ کوارٹر نے یہ بات میرے ذمہ لگا دی ہے کہ میں تم سے یہ معلوم کروں کہ عمران کب اور کس روپ میں برن پہنچے گا اور اس کے ساتھ کون کون ہوگا اور وہ یہاں برن میں تم سے کیسے رابطہ کرے گا ——— ٹارچر کو تو میں ویسے ہی اپنے ساتھ لے آئی ہوں ورنہ مجھے یقین ہے کہ علی عمران جیسے عظیم آدمی کے شاگرد پر مجھے تشدد نہ کرنا پڑے گا" ——— بائٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم درست کہہ رہی ہو مس بائٹر ——— تشدد تھرڈ کلاس ٹائپ کے مجرم کرتے ہیں۔ ہاک جیسی تنظیم کی ایجنٹ کو تشدد ویسے بھی زیب نہیں دیتا۔ میں تمہارے ہر سوال کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں اور جو کچھ میں جانتا ہوں وہ سب کچھ صحیح صحیح بتاؤں گا۔ تم صرف میرے ایک سوال کا جواب دے دو کہ ڈاکٹر ہدایت اللہ اب کہاں ہے" ——— ٹائیگر نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہدایت اللہ یہیں ہیڈ کوارٹر میں ہے جس پارٹی نے اسے اغوا کرایا ہے اس پارٹی کے افراد یہاں آ رہے ہیں۔ وہ اس سے یہیں اپنے مطلب کی معلومات حاصل کریں گے" ——— بائٹر نے جواب دیا۔

"شکریہ ——— اب یہ بھی بتا دو کہ جب لاشعور چیک کرنے والی مشین نے تمہیں میرے متعلق سب کچھ بتا دیا ہے تو کیا یہ نہیں بتایا کہ تمہارے سوالوں کے جواب میں کس حد تک جانتا ہوں اور ان کے جوابات کیا ہیں" ——— ٹائیگر نے کہا اور بائٹر بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم واقعی بے حد ذہین آدمی ہو ——— یہ شاید میتھائس کی خوش قسمتی تھی کہ تم اس کے ہاتھ چڑھ گئے ہو ورنہ میتھائس شاید ہی تم جیسے ذہین آدمی پر قابو پا سکتا ——— بہرحال تمہارے اس سوال کا جواب یہ

ہے کہ وہ مشین صرف تمہاری ذات کی حد تک جواب حاصل کر سکتی ہے اور بس۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اس لئے مجبوراً مجھے تم سے پوچھ گچھ کرنا پڑ رہی ہے"۔۔۔ بائر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ ٹھیک ہے۔۔۔ بہرحال جو کچھ میں جانتا ہوں وہ بتا دیتا ہوں۔۔۔ عمران صاحب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں لیکن میرا کوئی تعلق سیکرٹ سروس سے نہیں ہے۔ میں عمران صاحب کا ذاتی ملازم ہوں۔۔۔ عمران صاحب مجھے جو حکم دیتے ہیں میں ان کی تعمیل کرتا ہوں۔ اس سے زیادہ نہ میں جانتا ہوں نہ میں نے جاننے کی کبھی کوشش کی ہے اور سچی بات یہ ہے کہ اگر میں کوشش بھی کروں اس سے زیادہ جان بھی نہ سکوں گا جتنا کہ عمران صاحب نے مجھے خود بتایا ہوگا۔۔۔ مجھے عمران صاحب نے کال کی اور کہا کہ میں فوراً برن پہنچوں۔ وہ خود چند روز بعد آئیں گے۔ پاکیشیائی سائنسدان ڈاکٹر ہدایت کو برن میں اغوا کر لیا گیا ہے اور کسی نارڈن گروپ نے ان کو اغوا کیا ہے۔ میں جا کر ابتدائی معلومات حاصل کروں۔ چنانچہ میں برن آ گیا اور اس کے بعد کے حالات تم نے خود ہی بتا دیئے ہیں"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہ باتیں تو میں پہلے سے جانتی ہوں۔ تم یہ بتاؤ کہ عمران یہاں برن میں تم سے رابطہ کیسے کرے گا"۔۔۔ بائر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس نے کہا تھا کہ میں آئس لینڈ ہوٹل میں رہائش پذیر رہوں۔ وہ جب آئے گا تو مجھ سے رابطہ کرے گا۔ چنانچہ میں نے آئس لینڈ ہوٹل میں کمرہ لے لیا لیکن دوبارہ وہاں جانا نصیب نہیں ہو سکا"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے ساتھ کتنے آدمی آئیں گے"۔۔۔ بائر نے پوچھا۔

"میں کیا بتا سکتا ہوں۔ وہ اکیلا بھی آ سکتا ہے اور پوری سیکرٹ سروس کی ٹیم بھی آ سکتی ہے۔۔۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ خود نہ آتے صرف سیکرٹ سروس کی ٹیم کو بھیج دے یا پھر اس کے کسی ایک یا دو ممبروں کو بھیج دے۔۔۔ میں نے بتایا تو ہے کہ مجھے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے جتنا وہ خود بتاتا ہے اور ظاہر ہے اس موضوع پر اسے مجھ سے کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ بائر کچھ اور کہتی، اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ایک ٹرانسمیٹر اٹھائے تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"مادام۔۔۔ برن سے میتھائس کی ایمرجنسی کال ہے"۔۔۔ اس آدمی نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا"۔۔۔ بائر نے چونک کر کہا اور اس آدمی نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ میتھائس کالنگ۔ اوور"۔۔۔ ایک آواز سنائی دی اور یہ آواز ٹائیگر پہچان گیا۔ یہ اسی میتھائس کی آواز تھی جس کی وجہ سے وہ یہاں تک پہنچا تھا۔

"یس۔ بائر اٹنڈنگ یو فرام ہیڈ کوارٹر۔ اوور"۔۔۔ بائر نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مادام۔۔۔ علی عمران اور اس کے ساتھی اس وقت میری قید میں ہیں ان کے متعلق کیا احکامات ہیں۔ اوور"۔۔۔ میتھائس کی آواز سنائی دی اور

نہ صرف بائر بلکہ ٹائیگر بھی یہ بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔ علی عمران اور اس کے ساتھی تمہاری قید میں ہیں ۔۔۔ پوری رپورٹ دو۔ اوور" ۔۔۔ بائر نے بے اختیار چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مادام ۔۔۔ علی عمران اور اس کے ساتھی جن میں دو مرد اور ایک عورت شامل ہے ایکریمین کاغذات اور میک اپ میں ہیں۔ کلب عمران نے یہاں اپنا نام مائیکل بتایا اور اس نے بتایا کہ ایکریمیا کے رائل گروپ کے چیف آرنلڈ بینی نے انہیں یہاں کی ٹپ دی اور وہ کسی خاص سودے کے بارے میں بات چیت کرنے آئے ہیں۔ چونکہ آپ جانتی ہیں کہ رائل گروپ کے ساتھ ہماری تنظیم کے خاصے گہرے تعلقات ہیں اور اس کے چیف آرنلڈ بینی سے بھی ۔۔۔ لیکن میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر ان کے کاغذات کمپیوٹر سے چیک کرائے۔ کاغذات درست تھے۔ اس لئے میں مطمئن ہو گیا اور انہیں میں نے دفتر بلا لیا۔ لیکن یہاں آتے ہی اس علی عمران نے انتہائی حیرت انگیز طور پر مجھے میز پر اوندھا کر کے میری ریڑھ کی ہڈی کا کوئی مہرہ کھسکا دیا۔ اس سے میرا پورا جسم مفلوج ہو گیا ۔۔۔ اس کے بعد اس عمران نے مجھ سے ڈاکٹر ہدایت اللہ کے بارے میں پوچھ گچھ شروع کی۔ میرے انکار پر اس نے مجھ پر انتہائی ہولناک تشدد شروع کر دیا۔ اس نے تیز خنجر سے میری پیشانی کی کھال ادھیڑنی شروع کر دی جس پر میں نے اسے بتا دیا کہ ڈاکٹر ہدایت اللہ کو فاقی لینڈ ہیڈ کوارٹر پہنچایا گیا ہے اور وہ وہیں ہے ۔۔۔ پھر اس نے ٹائیگر کے متعلق پوچھا تو میں نے اسے مجبوراً بتا دیا۔ اس کے بعد اس نے مجھ سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات پوچھنی شروع کر دیں۔ میں نے اسے چکر دیا کہ میں سب کچھ بتاتا ہوں۔ وہ ہٹ گیا تو میں نے پانی مانگا اور اسے بتایا کہ الماری میں پانی کی بوتل موجود ہے۔ یہ آٹومیٹک سسٹم کے چالو ہونے کے لئے تھا۔ چنانچہ جیسے ہی اس کے ایک ساتھی نے الماری کھول کر پانی کی بوتل اٹھائی میری کرسی فرش میں غائب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی آٹومیٹک سسٹم حرکت میں آ گیا۔ کمرہ کلوز ہو گیا اور ڈبل زیرو بلیو رینہ کا اٹیک کمرے میں ہوا جس سے ٹائیگر کی طرح وہ سب بیہوش ہو گئے۔ میں نے اپنے آدمیوں کو کال کیا۔ ڈاکٹر نے آ کر میری ریڑھ کی ہڈی کا کھسکا ہوا مہرہ ایڈجسٹ کیا جس سے میں کچھ حرکت کرنے کے قابل ہوا۔ گو ابھی تک میں پوری طرح چل نہیں سکتا۔ ان لوگوں کو میں نے ڈارک روم میں شفٹ کرا دیا ہے اور اب میں نے ہیڈ کوارٹر کال کیا ہے کیونکہ ٹائیگر کے لئے کال کے وقت مجھے یہی کہا گیا تھا کہ اگر علی عمران اور اس کے ساتھی زندہ پکڑے جائیں تو انہیں ہلاک کرنے سے پہلے میں ہیڈ کوارٹر سے لازمی ہدایات لے لوں۔ اس لئے میں نے کال کی ہے۔ ورنہ جس طرح ان لوگوں نے مجھ پر ہولناک تشدد کیا ہے میرا تو جی چاہ رہا ہے کہ ان سب کی اپنے ہاتھوں سے بوٹیاں نوچ ڈالوں۔ اوور" ۔۔۔ میتھائس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے یقین ہے کہ یہ علی عمران اور اس کے ساتھی ہیں جبکہ تم نے خود کہا ہے کہ تم نے ان کے کاغذات کمپیوٹر سے چیک کرا لئے تھے۔ اوور" ۔۔۔ بائر نے کہا۔

"اس نے تشدد کے دوران خود تسلیم کیا تھا۔ ویسے میں نے ان سب کے میک اپ صاف کرائے ہیں وہ پاکیشیائی ہیں اس لئے مزید تحقیقات کی میں نے ضرورت نہیں سمجھی۔ ورنہ میں انہیں لاشعور چیک کرنے والی مشین پر لازماً چیک کرتا۔ اوور" ——— میتھائس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ——— پھر ہیڈ کوارٹر کا آرڈر سن لو ——— تم انہیں ٹائیگر کی طرح بیہوشی کے عالم میں فوراً ہیڈ کوارٹر بھجوا دو۔ ان سے انتہائی اہم معلومات حاصل کی جانی ضروری ہے لیکن تم فکر نہ کرو جب ان کے ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا گیا تو تمہیں بلایا جائے گا تاکہ تم تمہیں ان سے اپنے پر ہونے والے تشدد کا انتقام لے سکو۔ اوور" ——— باتر نے کہا۔

"اوہ تھینک یو مادام ——— تھینک یو ویری مچ ——— ٹھیک ہے میں انہیں ابھی روانہ کر دیتا ہوں۔ اوور" ——— میتھائس کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"سنو ——— ٹائیگر کی طرح انہیں عام ہیلی کاپٹر پر نہ بھجوانا ورنہ کافی وقت ضائع ہو جائے گا ——— تم انہیں سپیشل ہیلی کاپٹر پر بھجوا دو۔ میں ہیلی پیڈ سے ان کے فوری ہیڈ کوارٹر میں منتقلی کے احکامات دے دوں گی۔ اوور" ——— باتر نے کہا۔

"یس مادام ——— حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور" ——— دوسری طرف سے میتھائس نے جواب دیتے ہوئے کہا اور مادام باتر نے ——— "اوور اینڈ آل" کہہ کر اس آدمی کو بٹن پریس کرنے کے لئے کہا جو گفتگو کے دوران مسلسل نہ صرف ٹرانسمیٹر اٹھائے ہوئے تھا بلکہ ساتھ ساتھ بٹن بھی دبا رہا تھا۔ اس آدمی نے بٹن آف کیا اور واپس مڑ گیا۔

"او کے ٹائیگر ——— پھر ملاقات ہو گی" ——— باتر نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ گینڈے نما ٹارزن بھی اس کے پیچھے چل پڑا اور چند لمحوں بعد دروازہ ان کے عقب میں بند ہو گیا تھا اور ٹائیگر ایک بار پھر اکیلا رہ گیا۔ لیکن عمران کے اس طرح قابو آ جانے پر اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔

"مجھے عمران صاحب کے یہاں پہنچنے سے پہلے کچھ کرنا چاہیئے۔" ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ لیکن زنجیر کی گرفت ایسی تھی کہ کچھ کرنا تو ایک طرف، وہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتا تھا۔ وہ سوچتا رہا ——— کئی ترکیبیں اس کے ذہن میں آئیں مگر کوئی بھی ایسی کارگر نہ تھی جس سے وہ اس زنجیر کی گرفت سے آزاد ہو سکتا۔

اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور وہ آدمی اندر داخل ہوا جسے ہوش میں آتے وقت ٹائیگر نے سب سے پہلے دیکھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی جس میں سرخ رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔

"کیا تم مجھے بیہوش کرنے آئے ہو" ——— ؟ ٹائیگر نے سرنج دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— مادام کا یہی حکم ہے" ——— اس آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کی کیا ضرورت ہے ——— میں تو ویسے ہی بندھا ہوا ہوں" ——— ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو بیہوش کئے جا رہے ہو کہ مادام نے تمہیں ڈیپ روم

میں پہنچانے کا حکم دیا ہے" ـــــ اس آدمی نے جواب دیا۔

"ڈیپ روم ـــــ وہ کیا چیز ہے" ـــــ ٹائیگر نے چونک کر پوچھا

"ایک کمرہ ہے انتہائی گہرائی میں ـــــ جہاں سے کوئی زندہ آدمی کبھی فرار نہیں ہو سکتا" ـــــ اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے انتہائی بیدردی سے سوئی ٹائیگر کے بازو میں اس طرح دی جیسے ٹائیگر انسان نہ ہو۔ ریت کا بھرا ہوا بورا ہو۔ ٹائیگر کے حلق سے بے اختیار سسکاری سی نکل گئی لیکن وہ آدمی اس کے تمام احساسات سے بے خبر سرنج میں موجود سرخ محلول اس کے بازو میں انجیکٹ کرنے میں مصروف رہا۔ جیسے جیسے محلول اس کے جسم میں غائب ہوتا جا رہا تھا ٹائیگر کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم میں آگ کی لہریں اترتی جا رہی ہوں۔ چند لمحوں تک اسے احساس رہا پھر اس کے ذہن پر اندھیروں نے جھپٹنا شروع کر دیا۔ ٹائیگر نے بے حد کوشش کی کہ کسی طرح اپنے ذہن کو سنبھال سکے کیونکہ واقعی وہ ایسا کر گزرتا تو پھر لامحالہ اسے بیہوش سمجھ کر ان زنجیروں کی گرفت سے آزاد کر دیا جاتا اور ٹائیگر جو دراصل بیہوش نہ ہوتا، آسانی سے آزاد ہو سکتا لیکن باوجود انتہائی کوشش کے وہ ذہن پر تیزی سے جھپٹنے والے اندھیرے کو نہ روک سکا۔ اندھیرے کم ہونے کی بجائے لمحہ بہ لمحہ بڑھتے ہی گئے اور پھر یکلخت ہر طرف تاریکی ہی تاریکی پھیل گئی اور اس کے احساسات اس تاریکی نے جیسے نگل لیے۔

تیز رفتار کار سڑک پر دوڑتی ہوئی اچانک ایک خاکی رنگ کی عمارت کے کھلے ہوئے گیٹ میں مڑی اور اس تیز رفتاری سے مڑنے کی وجہ سے ٹائروں کی چیخوں سے فضا گونج اٹھی لیکن کار اسی رفتار سے دوڑتی ہوئی خاکی رنگ کی عمارت کے مین گیٹ کی طرف بڑھتی گئی۔ گیٹ پر مشین گنوں سے مسلح چار افراد کھڑے تھے۔ وہ کار کو آتے دیکھ کر پوری طرح الرٹ ہو گئے۔ کار تیزی سے گھوم کر سائیڈ میں رک گئی اور دوسرے لمحے اس کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر نکلا۔ اس کے جسم پر برف کی طرح کا سفید سوٹ تھا۔ آنکھوں پر سرخ شیشوں والا چشمہ تھا۔ چہرہ چوڑا اور بارعب تھا۔ کنپٹیوں پر بال سفید تھے جبکہ باقی سر کے بال گہرے سرخ رنگ کے تھے۔ جیسے ہی وہ کار سے نکلا مسلح افراد نے فوجی انداز میں اسے سلیوٹ کیا اور وہ سر ہلاتا لمبے لمبے قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک دفتر کے سے انداز میں سجے ہوئے

ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ ہاک کا سربراہ اینڈریو تھا جو کسی زمانے میں ایکریمیا کی ایک ٹاپ ایجنسی کا سربراہ تھا۔ پھر حکومت نے اس ایجنسی کو ختم کر دیا تو اینڈریو جو دراصل سوئٹزرلینڈ کا رہنے والا تھا ایکریمیا کو خیرباد کہہ کر سوئٹزرلینڈ آ گیا۔ یہاں اس نے حکومت ایکریمیا سے ملی ہوئی رقم کی بنا پر ایک کلب خرید لیا اور ساتھ ہی اس نے جرائم کی راہ اپنا لی اور پھر آہستہ آہستہ وہ اس راہ میں اس قدر کامیاب ہوتا گیا اس نے جزیرہ فاقی لینڈ پر کام کرنے والی ایک ایسی تنظیم جس کا سربراہ مر چکا تھا باقاعدہ خرید لی اور ہاک نام کی ایجنسی بنا لی اور اب پورا فاقی لینڈ اس کے قبضے میں تھا۔ ایک لحاظ سے وہ فاقی لینڈ کا مالک و مختار تھا۔ اس نے یہاں زیر زمین ہاک کا ہیڈ کوارٹر بنا دیا تنظیم کو اس قدر بڑھایا کہ اب ایکریمیا اور یورپ میں اس کی تنظیم ایک نمایاں حیثیت رکھتی تھی۔ اس کا مین بزنس منشیات اور اسلحہ کی سمگلنگ تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ ہر اس کام میں ہاتھ ڈال دیتا تھا جس میں سے اسے کثیر رقم مل سکتی تھی۔ وہ اس وقت جنوبی ایکریمیا میں ایک اہم مشن پر سے کئی روز بعد واپس لوٹا تھا۔ اسے یہ تو علم ہو گیا تھا کہ پاکیشیائی سائنسدان کو اس کی تنظیم نے اغوا کر لیا ہے لیکن اس کے بعد کے واقعات کا اسے علم نہ تھا کیونکہ وہ اپنے اس اہم ترین مشن میں اس قدر مصروف رہا تھا کہ اسے کسی چیز کے بارے میں معلوم کرنے کا وقت ہی نہ ملا تھا اور یہ جنوبی ایکریمیا والا مشن اس کی نظروں میں بے حد اہم تھا۔ اس نے وہاں منشیات اور اسلحہ سمگل کرنے والی ایک مشہور تنظیم کے ساتھ مذاکرات کئے تھے اور ان کے ساتھ بزنس کا ایسا معاہدہ کیا تھا کہ جس سے ہاک کا دائرہ کار تقریباً پوری دنیا میں پھیل سکتا تھا یہی وجہ تھی کہ اسے کسی اور طرف دھیان دینے کی فرصت ہی نہ ملی تھی۔

اینڈریو جیسے ہی کرسی پر بیٹھا اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"اوماریو کو بھیجو میرے پاس" ـــــ اینڈریو نے کرخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

چند لمحوں بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ فاقی لینڈ کا بیرونی منتظم تھا اور اینڈریو نے اسے بلایا بھی اس لئے تھا تاکہ اپنی غیر حاضری میں ہونے والے واقعات کی تفصیلی رپورٹ اس سے لے سکے۔ اوماریو نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو اوماریو" ـــــ اینڈریو نے سخت لہجے میں میز کی دوسری طرف موجود ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور اوماریو خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"باس ـــــ مشن کی کامیابی مبارک ہو" ـــــ اوماریو نے قدرے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"کون سے مشن کی بات کر رہے ہو" ـــــ اینڈریو نے چونک کر پوچھا۔

"جنوبی ایکریمیا والے مشن کی جناب" ـــــ اوماریو نے کہا۔

"اوہ ہاں ـــ شکریہ ـــ میں سمجھا کہ تم ڈاکٹر ہدایت اللہ والے مشن کی بات کر رہے ہو ـــ کیا رپورٹ ہے اس سلسلے میں ـــ کہاں تک بات پہنچی ہے" ـــــ اینڈریو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس — وہ تو انتہائی معمولی سا مشن تھا جو ہیمر نے آسانی سے مکمل کر لیا۔ ڈاکٹر ہدایت اللہ کو الیون تھری ٹی میں رکھا گیا ہے اور الیون لینڈ کے سائنسدانوں کا ایک گروپ کل یہاں پہنچ رہا ہے وہ اس ڈاکٹر سے اپنے مطلب کی باتیں معلوم کر لے گا۔ اس طرح یہ مشن حتمی طور پر مکمل ہو جائے گا" — اومارلیو نے جواب دیا اور اینڈریو نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

"اس سائنسدان کے اغوا کا کوئی ردعمل تو نہیں ہوا" — اینڈریو نے پوچھا۔

"ردعمل کیا ہونا ہے باس! — کچھ لوگ اس کے پیچھے آئے تھے لیکن ہیمر کے اسسٹنٹ میتھالس نے انہیں قید کر کے یہاں بھجوا دیا ہے۔ ایک آدمی تو کل کا آیا ہوا ہے اور دوسرے ابھی تھوڑی دیر بعد سپیشل ہیلی کاپٹر پر پہنچنے والے ہیں — مجھے ابھی مادام بائرہ نے کال کر کے کہا ہے کہ سپیشل ہیلی کاپٹر سے اتار کر انہیں زیرو ون میں پہنچوا دوں" اومارلیو نے لاپرواہ سے لہجے میں کہا۔

"کچھ لوگ — کون لوگ ہیں یہ — اور انہیں یہاں کیوں لایا جا رہا ہے — ؟" اینڈریو نے چونک کر پوچھا۔

"مادام بائرہ ڈیل کر رہی ہیں باس انہیں — مجھے تفصیلات کا تو علم نہیں ہے" — اومارلیو نے جواب دیا اور اینڈریو نے ایک بار پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس باس" — دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بائرہ کو میرے پاس بھیجو فوراً" — اینڈریو نے تیز لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"اور کچھ — کوئی خاص بات" — اینڈریو نے ریسیور رکھ کر اومارلیو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نو سر — بس روٹین میں جو کام ہوتا ہے وہی ہو رہا ہے" — اومارلیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے — اب تم جا سکتے ہو" — اینڈریو نے کہا اور اومارلیو نے اٹھ کر سلام کیا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے جانے کے تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور بائرہ مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

"بڑے دن لگا دیئے اینڈریو اس بار — کیا ہوا کام ہو گیا" — بائرہ نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں بائرہ — کام تو ہو گیا لیکن تمہارے بغیر یہ دن انتہائی بور گذرے" — اینڈریو نے بھی اسی طرح بے تکلفانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تم نے یہاں کونسے خوشی سے دن گذارے ہیں — میں نے تو کہا تھا کہ مجھے ساتھ لے جاؤ لیکن تم مانے ہی نہ تھے" — بائرہ نے ایک طرف ریک میں رکھی ہوئی شراب کی بوتل اور دو جام اٹھاتے ہوئے کہا۔

"وہاں ایک سے ایک حسن کے شکاری پڑے ہوتے ہیں۔ اگر وہ یہ شرط لگا دیتے کہ بائرہ ہمیں دو تب معاہدہ کرتے ہیں تو پھر لامحالہ معاہدہ نہ ہو سکتا" — اینڈریو نے ہنستے ہوئے کہا اور اس بار بائرہ بھی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"مجھے یقین ہے کہ تم نے مجھے دے دینا تھا لیکن معاہدہ نہ چھوڑنا تھا" ـــــ بائر نے ہنستے ہوئے شراب گلاسوں میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے بائر ـــــ اپنی روح کوئی کسی کے حوالے کر سکتا ہے" ـــــ اینڈریو نے بڑے عاشقانہ لہجے میں کہا اور بائر ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"سناؤ کام ہو گیا ناں ـــــ اب دوبارہ تو نہ جاؤ گے" ـــــ بائر نے شراب سے بھرا ہوا گلاس اینڈریو کے سامنے رکھا اور خود اس کی کرسی کے بازو پر اس کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی۔

"بالکل ہو گیا ہے کام ـــــ بلکہ میری امیدوں سے بھی زیادہ اچھا ہو گیا ہے ـــــ مجھے ابھی اومار لو نے بتایا ہے کہ اس پاکیشیائی سائنسدان کے پیچھے کچھ لوگ آئے ہیں اور تم نے انہیں یہاں ہیڈ کوارٹر میں بلوایا ہے ـــــ کیا ضرورت تھی۔ وہیں گولی مروا کر پھنکوا دینا تھا" ـــــ اینڈریو نے شراب کا لمبا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اس کے پیچھے کون لوگ آئے ہیں" ـــــ بائر نے کرسی کے بازو سے اٹھ کر ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے کیا معلوم ـــــ میں تو یہاں تھا ہی نہیں ـــــ کوئی خاص لوگ ہیں کیا" ـــــ اینڈریو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"خاص نہیں بلکہ خاص الخاص کہو ـــــ ایٹم بم سمجھو ایٹم بم" ـــــ بائر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایٹم بم ـــــ کیا مطلب ـــــ میں سمجھا نہیں" ـــــ اینڈریو کی آنکھیں تجسس سے پھیلتی چلی گئیں۔

"علی عمران کو جانتے ہو ـــــ پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ" ـــــ بائر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"علی عمران ـــــ پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ ـــــ وہ کون ہے" ـــــ اینڈریو نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ تم نہیں جانتے۔ ورنہ یقیناً اس کا نام سن کر تم اب تک سے نیچے گر چکے ہوتے" ـــــ بائر نے کھل کھلا کر ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہی ہو ـــــ مجھے کہہ رہی ہو" ـــــ اینڈریو کے چہرے پر یکلخت غصے کے آثار ابھر آئے۔

"غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اینڈریو ـــــ میں جانتی ہوں کہ تم میں کتنی صلاحیتیں ہیں اور تم کتنی بڑی تنظیم کے باس ہو ـــــ لیکن تم بین الاقوامی شیطان کو نہیں جانتے۔ شاید جب تم ٹاپ ایجنسی میں تھے اس وقت اس کی اتنی شہرت نہ ہو گی اور اس کے بعد تم نے سیکرٹ ایجنسیوں میں دلچسپی ہی نہیں لی۔ اس لئے تم اسے نہیں جانتے ـــــ مگر میں جانتی ہوں ـــــ کرنل فریدی کو تو تم جانتے ہی ہو۔ نیدرلینڈ کے کرنل فریدی کو" ـــــ بائر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کرنل فریدی ـــــ اوہ ہاں ہاں یاد آ گیا۔ کرنل فریدی تو بے حد مشہور اور خطرناک ایجنٹ ہے ایشیا کا ـــــ مگر یہ علی عمران ـــــ" اینڈریو نے چونک کر کہا۔

"یہ علی عمران اگر کرنل فریدی سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں ہے" ـــــ بائر نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔۔۔ یہ تو واقعی خطرناک آدمی ہوگا۔ لیکن تم اُسے کیسے جانتی ہو" ۔۔۔۔ اینڈریو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے صرف اس کی فائلیں پڑھی ہیں یا اس کے کارنامے سُنے ہیں کبھی ذاتی طور پر ملاقات نہیں ہوئی۔ اسی لئے میں نے اُسے یہاں بلوایا ہے تاکہ اس سے ذاتی ملاقات بھی ہو جائے اور یہ کریڈٹ بھی مجھے ملے کہ میں نے آج کی دنیا کے سب سے خطرناک آدمی کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کیا ہے" ۔۔۔ بائرہ نے شراب کے آخری گھونٹ حلق میں انڈیلتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ اگر ایسی بات تھی تو اُسے یہاں بلوانے کی بجائے تم خود برن چلی جاتی ۔۔۔ ایسے خطرناک آدمی کو یہاں ہیڈ کوارٹر میں بلوایا ہے" ۔۔۔ اینڈریو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کرو ۔۔۔ وہ جتنا بھی خطرناک ہو، تمہاری بائرہ کے سامنے یہ ایک لمحہ بھی نہیں ٹھہر سکتا ۔۔۔ پھر وہ ڈبل زیرو بلیو ریز کا شکار ہے اس لئے سوائے چیخنے چلانے کے وہ اور کچھ بھی نہ کر سکے گا اس کا ایک شاگرد پہلے سے یہاں آیا ہوا ہے لیکن وہ تو عام سا آدمی ہے اس لئے میں نے اُسے ڈیپ روم میں پھینکوا دیا ہے ۔۔۔ عمران کو بھی وہاں پھینکوا دوں گی اور اس کے بعد جی بھر کر اس کی بے بسی کا تماشا دیکھوں گی ۔۔۔ میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ اس خطرناک آدمی کا ڈیپ روم میں پہنچ کر کیا ردعمل ہوتا ہے۔ یہ انتہائی دلچسپ تماشا ہوگا ۔۔۔ انتہائی دلچسپ" ۔۔۔ بائرہ نے مزے لیتے ہوئے کہا اور اینڈریو نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ ۔۔۔ تب ٹھیک ہے۔ ڈیپ روم سے تو کسی کی روح بھی نہیں آ سکتی ۔۔۔ پھر ایسا ہے کہ میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا۔ مجھے بھی اب اس آدمی کو دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہو گیا ہے جسے تم خطرناک کہہ رہی ہو" ۔۔۔ اینڈریو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل ۔۔۔ انتہائی دلچسپ تماشا ہوگا۔ ایسا دلچسپ کہ شاید پھر کبھی زندگی بھر ایسا دلچسپ تماشا دیکھنے کا موقع ہی نہ ملے" ۔۔۔ بائرہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اتنا خطرناک آدمی قابو کیسے آ گیا" ۔۔۔ اینڈریو نے کہا۔

"یہ میتھائس کا کارنامہ ہے ۔۔۔ وہ واقعی انتہائی ذہین آدمی ہے اور سنو ۔۔۔ میں نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ اس کارنامے کا میتھائس کو انعام بھی ملنا چاہئے۔ چنانچہ ہیمر کو اب یہاں ہیڈ کوارٹر میں کوئی ذمہ داری سونپ دو ۔۔۔ میں میتھائس کو برن میں ہیمر کی جگہ دینا چاہتی ہوں" ۔۔۔ بائرہ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔۔۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر میں ہیمر کو جنوبی امیرکہ بھجوا دیتا ہوں۔ وہاں اس کی کارگذاری وہاں شاندار رہے گی ۔۔۔ میں سوچ رہا تھا کہ وہاں کسے بھیجوں۔ تم نے میری یہ مشکل آسان کر دی ہے" ۔۔۔ اینڈریو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ ہیمر وہاں ٹھیک رہے گا ۔۔۔ وہ ایسے معاملات میں تجربہ کار بھی ہے اور بے حد ذہین بھی" ۔۔۔ بائرہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے" ۔۔۔ اینڈریو نے کہا اور پھر اس نے انٹر کام کا رسیور

اور ہیمر کی جنوبی ایکریمیا اور میقاتس کی بدن میں مستقل تعیناتی کے احکامات جاری کرنے شروع کر دیئے۔

بائزاب شراب کا دوسرا گلاس بھر کر اسے چسکیاں لے لے کر پینے میں مصروف تھی۔ اس کے چہرے پر فتح مندی کے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ ایڈریو درحقیقت اس کے احکامات جاری کر رہا تھا۔

عمران کے تاریک ذہن میں آہستہ آہستہ روشنی پھیلنی شروع ہو گئی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے گہرے بادلوں کی اوٹ میں چھپا ہوا چاند اچانک باہر آ رہا ہو۔ روشنی پھیلنے کی رفتار انتہائی سست تھی لیکن بہرحال روشنی مسلسل بڑھتی جا رہی تھی اور چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ آنکھیں کھل جانے کے باوجود وہ چند لمحوں تک لاشعوری کیفیت میں پڑا رہا۔ پھر جیسے ہی اس کا شعور ابھرا اس کا جسم تیزی سے سمٹا اور دوسرے لمحے وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے چاروں طرف کا جائزہ لیا اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک گہرے کنوئیں کی تہہ میں پلیٹ فارم نما جگہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ یہ کنواں بہت وسیع تھا۔ بالکل کسی ہال نما کمرے جتنا وسیع۔ لیکن تھا وہ کنواں ہی۔ کیونکہ اس کی دیواریں گول تھیں اور اوپر بہت دور اسے آسمان کا ایک ٹکڑا نظر آ رہا تھا جہاں سے روشنی اندر آ رہی تھی۔ اس نے گردن گھما کر دیکھا

تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ صفدر، تنویر اور جولیا کے ساتھ ساتھ اس نے وہاں ٹائیگر کو بھی پڑے ہوئے دیکھا۔ وہ سب بیہوش پڑے ہوئے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ میں فاقی لینڈ میں اس ہاک کے ہیڈ کوارٹر میں ہوں" ——— عمران نے زیر لب بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس نے ٹائیگر کے جسم میں بھی حرکت ہوتے دیکھی اور چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آنکھیں بھی پٹ سے کھل گئیں۔

"ٹائیگر ——— ہوش میں آؤ" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کی آواز سنتے ہی ٹائیگر اس طرح اچھل کر بیٹھ گیا جیسے کسی نے اس کے جسم کو کوڑا مار دیا ہو۔

"اوہ باس ——— آپ پہنچ گئے یہاں ——— ڈیپ روم میں" ——— ٹائیگر نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ڈیپ روم ——— کیا مطلب" ——— عمران نے چونک کر پوچھا اور ٹائیگر نے اسے اپنے آپ پر گزرنے والے واقعات بتانے شروع کر دیئے حالانکہ عمران برلن میں ہونے والے تمام واقعات سے پہلے سے واقف ہو چکا تھا لیکن وہ خاموشی سے سنتا رہا اور جب ٹائیگر نے اس ستونوں والے کمرے میں ہوش میں آنے اور بار بار ہونے والی گفتگو بتانی شروع کی تو عمران زیادہ توجہ سے سننے لگا۔

"تو یہ ہے وہ ڈیپ روم ——— لیکن اسے ڈیپ ویل یعنی گہرا کنواں تو کہا جا سکتا ہے کم از کم روم نہیں کہا جا سکتا ——— یہ محترمہ یا تو مجھے سکول سے بھگوڑی لگتی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے صفدر اور تنویر کے جسموں میں بھی حرکت ہونی شروع ہو گئی اور عمران اور ٹائیگر دونوں ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"عمران صاحب! ——— یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں" ——— صفدر نے ہوش میں آ کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے تو اس میتھائس کو پانی نہ پلایا تھا لیکن اس نے دیکھ لو ہم سب کو کنوئیں میں پہنچا دیا ہے تاکہ اطمینان سے جتنا جی چاہے پانی پیتے رہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جولیا جو ہوش میں آ کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی عمران کی بات سن کر چونک پڑی۔

"کنواں ——— اوہ ہاں۔ واقعی یہ کوئی گہرا کنواں ہے" ——— جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بہرحال کنوئیں میں ہی سہی، کم از کم ہم اس ہاک کے ہیڈ کوارٹر تو پہنچ گئے ہیں اور ڈاکٹر ہدایت اللہ بھی یہیں موجود ہے اس لئے لائن تو سیدھی ہے اب صرف ایکشن کی ٹرین ہی دوڑنی ہے۔ دوڑتی رہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اچانک دائیں طرف دیوار میں کھٹکا سا ہوا اور ان سب کی نظریں اس طرف کو گھوم گئیں۔ دوسرے لمحے دیوار میں قد آدم سائز کا ایک چھوٹا سا حصہ کسی سکرین کی طرح روشن ہو گیا۔ پہلے تو اس پر جھماکے سے ہوتے رہے پھر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا اور اس کمرے کے درمیان میں ایک میز پر ایک مستطیل شکل کی کوئی مشین پڑی ہوئی تھی جب کہ اس کے عقب میں دو کرسیاں خالی پڑی تھیں۔ کمرے کے ایک انتہائی

کونے میں دیوار کے ساتھ ایک اونچی مشین نصب تھی جس کے سامنے ایک آدمی سفید کوٹ پہنے کھڑا ہوا تھا۔ اس مشین کے درمیان میں ایک چھوٹی سی سکرین روشن تھی اور انہیں اس سکرین پر اس کنوئیں کا اندرونی منظر نظر آرہا تھا جس میں وہ سب بیٹھے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"واہ — یہ تو جادو کا کنواں لگتا ہے۔ ہم انہیں بھی دیکھ رہے ہیں اور اپنے آپ کو بھی" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے کمرے کی سائیڈ کا دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی جس کے جسم پر چست لباس تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا اندر داخل ہوئی۔

"یہ بائرہ ہے" — ٹائیگر نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا

"اچھا — پھر تو تمہیں بغیر انجکشن کے بیہوش ہو جانا چاہئے تھا، غضب کا حسن ہی ہے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب — کیا کہہ رہے ہو" — جولیا نے چونک کر کہا، ظاہر ہے اسے عمران کی بات کیسے سمجھ میں آسکتی تھی کیونکہ جب ٹائیگر نے واقعات بتائے تھے اس وقت وہ بیہوش پڑی ہوئی تھی لیکن بہرحال رعب حسن والے الفاظ نے اسے چونکانا ہی تھا۔

"یہ ٹائیگر اور میرا مسئلہ ہے۔ استاد شاگرد کا — تم درمیان میں مت بولو" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بھی مسکرا کر رہ گیا۔

بائرہ اب مشین کے پیچھے ایک کرسی پر بیٹھ گئی اور اس کے ساتھ ہی کٹاک کی آواز سنائی دی اور پھر ایسی آواز آنے لگی جیسے سا دُند سسٹم آن کیا گیا ہو۔

"ہیلو پاکیشیا کے علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران — میرا نام بائرہ ہے۔ میں تمہیں ہاک کے ہیڈکوارٹر میں خوش آمدید کہتی ہوں" — بائرہ کی مترنم آواز کنوئیں میں گونجنے لگی۔

"مجھے بھی تم جیسی حسینہ کو دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی ہے — میں تو سمجھا تھا کہ ہاک کے ہیڈکوارٹر میں چھچھڑے اور نیچے کھچے پرندوں کے پنجر اور گوشت کی بوٹیاں ہوں گی لیکن ماشاء اللہ ہاک یعنی عقاب نے تو ملکہ حسن پر قبضہ کر رکھا ہے" — عمران نے بڑے رومانٹک لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے بڑی صفائی سے جولیا کو آنکھ کا کونا دبا کر اشارہ کر دیا کیونکہ وہ کن انکھیوں سے دیکھ رہا تھا کہ جیسے جیسے وہ بات کرتا جا رہا تھا جولیا کے چہرے پر شدید غصے کے آثار نمودار ہوتے جا رہے تھے۔ لیکن عمران کے اشارے پر جولیا کا غصے سے بگڑتا ہوا چہرہ یکلخت نارمل ہو گیا۔ اب وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران اس عورت کو بیوقوف بنانے کے لئے ایسا کہہ رہا ہے۔

"کیا تمہارا نام علی عمران ہے" — بائرہ نے چونک کر عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ — بڑا خوش قسمت نام ہے جو ملکہ حسن کے دربار میں پہلے سے جگہ بنا چکا ہے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تعریف کا شکریہ علی عمران! — میں نے تمہارے متعلق بہت کچھ پڑھ رکھا ہے اور مجھے تم سے ملنے کا بے حد اشتیاق تھا اور یہی وجہ ہے کہ تم یہاں زندہ نظر آرہے ہو۔ ورنہ میتھائس وہیں تمہیں بیہوشی کے عالم میں ہلاک کر سکتا تھا" — بائرہ نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"واقعی مطالعے اور مشاہدے میں بڑا فرق ہوتا ہے — مجھے بھی بتایا گیا تھا کہ ہاک کی باس بائرہ بے حد خوبصورت اور پرکشش لڑکی ہے لیکن

تمہیں دیکھنے کے بعد صحیح معنوں میں احساس ہوا ہے کہ حسن ہوشربا کسے کہتے ہیں ـــــ ایک یہ ہماری ساتھی لڑکی ہے مس جولیانا فٹز واٹر۔ اس کی ناک پر ہر وقت غصہ دھرا رہتا ہے۔ ہزار بار سمجھایا ہے کہ حسن کو اتنا غصہ نہیں کرنا چاہیئے ـــــ چاند بیچارہ بھی اسی طرح غصہ کرتا رہتا تھا اس لئے اس کے حسن کو داغ لگ گیا ہے۔ لیکن یہ مانتی ہی نہیں مگر تم انتہائی ہوشربا حسن کی مالکہ ہو کر بھی بے حد خوش مزاج ہو۔ میری طرف سے دلی مبارکباد قبول کرو کہ تم جیسا حسن شاید ہی پوری دنیا میں قدرت نے کسی اور کو بخشا ہو" ـــــ عمران کا لہجہ واقعی ایسا تھا جیسے وہ بائٹر کے حسن سے دلی طور پر متاثر ہو چکا ہو۔

"شکریہ! ـــــ واقعی تم نے صحیح کہا ہے کہ پڑھنے اور دیکھنے میں بے حد فرق ہوتا ہے۔ جو کچھ میں نے پڑھا ہے اس کے مطابق تو تم دنیا کے انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہو ـــــ لیکن جو کچھ میں دیکھ رہی ہوں اس کے مطابق تو تم ایک معصوم بلکہ سادہ لوح سے آدمی ہو" ـــــ بائٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لوگ خوامخواہ بڑھا بھی دیتے ہیں زیب داستان کے لئے ـــــ مجھ جیسا عاشق مزاج آدمی بھلا کہاں خطرناک ایجنٹ ہو سکتا ہے۔ میرا خیال ہے تم نے اسی لئے خوفزدہ ہو کر مجھے اس جادو کے کنوئیں میں بند کر رکھا ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ مجھ جیسا بے ضرر حسن پرست پوری دنیا میں تمہیں اور کوئی نہ مل سکے گا" ـــــ عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سادہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے علی عمران! ـــــ تمہیں اس ڈیپ روم میں رکھا بھی اسی لئے گیا ہے۔ لیکن اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میری تعریف کر کے تم کسی طرح یہاں سے نکل سکو گے تو یہ ناممکن ہے ـــــ میں دشمن کو دشمن ہی سمجھتی ہوں اور جسے تم جادو کا کنواں کہہ رہے ہو، یہ واقعی جادو کا ہی کنواں ہے ـــــ میں یہاں بیٹھ کر اب تمہاری بے بسی کا خوب جی بھر کر تماشہ دیکھوں گی۔ جہاں تم بیٹھے ہو اس کے چاروں طرف ایک جھیل ہے جس کے اندر آدم خور مگرمچھ ہزاروں کی تعداد میں ہیں انتہائی خوفناک مگرمچھ ـــــ بس میں ایک بٹن دباؤں گی اور اس کنوئیں کی جڑوں میں اتنے بڑے بڑے سوراخ ہو جائیں گے کہ وہ مگرمچھ آسانی سے اندر داخل ہو سکیں گے لیکن تم باہر نہ جا سکو گے ـــــ ان مگرمچھوں کو جیسے ہی انسانوں کی بو آئے گی یہ سارے کے سارے چاروں طرف سے اندر آ جائیں گے اور اس کے بعد انسانوں اور مگرمچھوں کے درمیان جو دلچسپ مقابلہ ہوگا وہ واقعی ایک شاندار اور انتہائی دلچسپ تماشہ ہوگا" ـــــ بائٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ! ـــــ واقعی دلچسپ تماشہ ہوگا۔ لیکن ایک بات ہے۔ مگرمچھ اگر ہمیں کھا جائیں گے تو پھر تمہاری تعریف کرنے والا کون رہ جائے گا ـــــ اب مگرمچھ تو ظاہر ہے اتنے حسن پرست نہ ہوں گے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب ملنے کی بجائے ایک جھماکے سے سکرین ہی دیوار پر سے غائب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی کنوئیں کے چاروں طرف سائیں سائیں کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ سب بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

"ہماری جیبیں تو بالکل خالی ہیں" ـــــ صفدر نے تیز لہجے

میں کہا۔
"ظاہر ہے تماشہ تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جیبیں خالی ہوں ورنہ تو ہم اطمینان سے ٹکٹ لے کر ٹھاٹ سے بیٹھ کر دیکھ سکتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے دونوں بوٹ اتارے اور انہیں ٹو کی طرف سے مخصوص انداز میں فرش پر مارا تو ان کی ایڑیوں کے درمیان سے تیز دھار خنجر باہر نکل آئے۔
"جلدی کرو اپنی بیلٹیں اتارو اور انہیں ایک دوسرے کے ساتھ کلپ کر دو۔ جلدی کرو" ——— عمران نے بوٹ اتارتے ہوئے کہا اور تنویر اور ٹائیگر تینوں نے اپنی اپنی بیلٹیں اتاریں اور انہیں ایک دوسرے کے ساتھ کلپ کرنے لگے۔
اسی لمحے کنوئیں کے چاروں طرف کھٹاک کھٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ روشندان سے نمودار ہونے لگ گئے۔
"جلدی کرو" ——— عمران نے چیخ کر کہا۔
"یہ لیجئے" ——— صفدر نے ایک دوسرے کے ساتھ کلپ شدہ بیلٹیں اسے پکڑا دیں۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے بوٹ کی ایڑی سے نکلا ہوا تیز دھار خنجر ایک طرف بیلٹ کے بکل میں اور دوسری طرف اس کے چمڑے میں آر پار کیا۔
"صفدر ——— جلدی کرو۔ اس سکرین والے حصے کے سامنے کھڑے ہو جاؤ ——— میں تمہارے کاندھے پر چڑھ کر اسے اوپر دیوار میں لگاؤں گا"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور صفدر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور

اس جگہ جہاں سکرین پیدا ہوئی تھی جھک کر بیٹھ گیا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اس کے کاندھوں پر چڑھا اور صفدر ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔ عمران نے دیوار کا سہارا لیا ہوا تھا اس لئے صفدر کو اٹھ کر کھڑے ہونے میں کوئی دشواری نہ ہوئی تھی۔
"مگر مچھ" ——— یکلخت جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور صفدر، تنویر اور ٹائیگر نے تیزی سے مڑ کر دیکھا تو ایک روشندان میں سے ایک خوفناک مگرمچھ سر اندر کئے اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے کنوئیں کی اندرونی صورت حال کا جائزہ لے رہا ہو۔ اس کی چھوٹی مگر انتہائی چمکدار آنکھیں جولیا اور دوسرے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں اور عمران نے اوپر ہوتے ہی ایک بوٹ کو ہاتھ اونچا کر کے دیوار میں پوری قوت سے مارا تو چنگاریاں سی نکلیں لیکن خنجر دیوار کے اندر نہ گیا۔ عمران نے جگہ بدل کر دوبارہ مارا تو یہی نتیجہ نکلا لیکن تیسری جگہ مارنے سے خنجر بوٹ تک دیوار کے اندر غائب ہو گیا۔ اس بار یقیناً وہ سیمنٹ کے دو بلاکس کے درمیان درز میں اتر گیا تھا۔
"آگے بڑھو چلو دائیں طرف" ——— عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر عمران کو اسی طرح کندھے پر اٹھائے دیوار کا سہارا لیتا ہوا دائیں طرف بڑھ گیا ——— جب دونوں بوٹوں کے درمیان موجود بیلٹیں تن گئیں تو عمران نے صفدر کو رکنے کے لئے کہا اور ایک بار پھر اس نے دوسرے بوٹ کی ایڑی سے لگے ہوئے خنجر کو زور زور سے دیوار میں مارنا شروع کر دیا۔
ادھر چاروں طرف سے اب خوفناک مگرمچھوں نے اندر جھانکنا شروع کر دیا تھا اور جولیا اور دوسرے ساتھی درمیان میں ہونٹ بھینچے کھڑے ان

خوفناک آدمخور مگرمچھوں کو اندر چھلانگتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ کنوئیں کی تہہ میں پانی بھرتا جا رہا تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے تیسری بار دو بلاکوں کے درمیان جھری تلاش کر کے خنجر دیوار میں اتار دیا اور اس کے ساتھ ہی بلیٹ تن گئی۔ عمران نے بوٹ کو مخصوص انداز میں گھما دیا اور پھر اچھل کر وہ صفدر کے کندھوں سے نیچے اتر آیا۔

"جولیا ۔۔۔ تم تنویر کے کندھے پر بیٹھ کر اس بلیٹ کو پکڑ کر لٹک جاؤ ۔۔۔ جلدی کرو ۔۔۔ اور صفدر ۔۔۔ تم اب میرے کاندھوں پر چڑھ جاؤ اور ٹائیگر تمہارے کاندھوں پر بیٹھ جائے گا۔ اس طرح تم دونوں جلدی اور آسانی سے لٹک جاؤ گے ۔۔۔ جلدی کرو۔ فوراً۔ ورنہ یہ آدم خور مگرمچھ چند لمحوں میں ہماری بوٹیاں اڑا دیں گے" ۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ بلیٹ سب کا وزن سہار لے گی" ۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں ۔ جلدی کرو" ۔۔۔ عمران نے چیخ کر کہا۔

اب مگرمچھ اندر آنا شروع ہو گئے تھے۔ تنویر نے جولیا کو اوپر پہنچا دیا اور جولیا نے دونوں ہاتھوں سے بلیٹ پکڑ لی جبکہ عمران نے واقعی بڑی آسانی سے صفدر اور اس کے اوپر موجود ٹائیگر دونوں کو اٹھا کر بلیٹ تک پہنچا دیا۔ پھر اس نے تنویر کو بھی اپنے کاندھوں پر بٹھا کر اوپر پہنچا دیا۔ اب مگرمچھ خوفناک آوازیں نکالتے ہوئے تیزی سے کنوئیں کے فرش پر موجود عمران کی طرف لپک رہے تھے ان کی تعداد کافی تھی لیکن سوراخ بند ہو جانے کی وجہ سے پانی اندر آنا بند ہو گیا تھا۔

"آ جاؤ ۔۔۔ جلدی آ جاؤ" ۔۔۔ جولیا نے اوپر سے چیختے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے یکلخت دوڑ کر ہائی جمپ کے انداز میں چھلانگ لگائی تو تنویر نے جو ایک ہاتھ سے بلیٹ پکڑے اور دوسرے ہاتھ کو نیچے جھکائے ہوئے تھا، عمران کا ہاتھ تھام لیا اور دوسرے لمحے عمران اس کا ہاتھ پکڑے اوپر کو اٹھتا گیا۔ بلیٹ جھٹکے سے کڑکڑائی اور ان سب کے حلق سے بے اختیار چیخیں سی نکل گئیں لیکن عمران نے خالی جگہ کو پکڑ لیا اور نہ ہی بوٹ باہر کو نکلے اور نہ چمڑے کی مضبوط بلیٹ ٹوٹی۔ البتہ وہ بے پناہ وزن کی وجہ سے ذرا سی لٹک ضرور گئی تھی اور اب صورت حال یہ تھی کہ وہ پانچوں دیوار کے ساتھ بلیٹ کو پکڑے کسی چھپکلی کی طرح چمٹے کھڑے تھے اور نیچے فرش پر چاروں طرف خوفناک مگرمچھ پھیل چکے تھے۔

"یہ بلیٹ کمال کی ہے کہ پانچ افراد کا وزن اٹھائے ہوئے ہے" ۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بلیٹ کا کمال نہیں ہے ۔۔۔ وہ تو ہے ہی چمڑے کی اور چمڑا اس طرح پٹی کی صورت میں کبھی نہیں ٹوٹ سکتا ۔۔۔ یہ کمال میرے بوٹوں کا ہے کہ وہ اس وزن کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ میں نے انہیں مخصوص انداز میں گھما رکھا ہے۔ اس لئے اب جب تک انہیں سیدھا نہ کیا جائے دیوار تو ٹوٹ سکتی ہے بوٹ نہیں باہر آ سکتے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے کمال کی ترکیب سوچی ہے۔ کم از کم یہ ترکیب میرے ذہن میں تو کبھی بھی نہیں آ سکتی تھی" ۔۔۔ تنویر نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے سوچا کہ مگرمچھوں کے پیٹ میں جانے سے بہتر ہے کہ آدمی

خودکشی کر لے۔ اس لیے اب لٹکے کھڑے ہیں۔ دیکھو اب جان کب نکلتی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے اس فقرے پر ایسی حالت میں بھی سب ہنس پڑے۔

اسی لمحے انہیں پیروں کے نیچے روشنی کا احساس ہوا اور انہوں نے دیکھا کہ ان کے پیروں سے چند انچ نیچے وہ سکرین دوبارہ روشن ہو گئی تھی اور عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر انہیں خاموش رہنے کا کہا۔

"اوہ — یہ کیا — یہ لوگ کہاں گئے ——— کیا مطلب ——— کیا یہ مگرمچھ اتنی جلدی انہیں ہڑپ کر گئے ——— مگر نہیں۔ ایسا ہونا ناممکن ہے ——— نہ ہی خون نظر آ رہا ہے اور نہ ان کے جسموں کے ٹکڑے ——— آخر یہ سب کہاں چلے گئے ہیں" ——— بائر کی بری طرح چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مادام ——— کہیں یہ ان روزنوں سے باہر نہ نکل گئے ہوں" ——— ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"احمق ہو گئے ہو ——— پاگل ہو ——— وہ کوئی ربڑ کے بنے ہوئے تھے کہ ان چھوٹے چھوٹے روزنوں سے نکل گئے ہوں ——— یہ ضرور کوئی اور چکر ہے" ——— بائر کی غصے کی شدت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"پھر اب کیا کرنا ہے مادام" ——— اسی نوجوان نے پوچھا۔

"وہاں فوراً ریز اٹیک کرو ——— فوراً ——— یہ لوگ جہاں بھی ہوں گے فوراً بیہوش ہو جائیں گے" ——— مادام بائر نے چیختے ہوئے کہا۔

"وہاں جب یہ لوگ موجود ہی نہیں تو پھر بیہوش کیسے ہوں گے البتہ یہ مگرمچھ ضرور بیہوش ہو جائیں گے" ——— اسی نوجوان نے کہا۔

"اوہ — اوہ ——— ٹھہرو — میں خود جا کر چیک کرتی ہوں کہاں ہے میری گن ——— میں خود جاتی ہوں۔ یہ تو طے ہے کہ یہ لوگ اس کنوئیں سے باہر تو نہیں نکل سکتے ——— پھر یہ کہاں چلے گئے ——— کیا یہ جن بھوت ہیں" ——— بائر کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی چٹاک کی سی آواز کے ساتھ ان کے قدموں میں روشنی غائب ہو گئی۔

"یہ ریز اٹیک والا کام غلط ہے ——— پتہ نہیں اوپر سے کیا جائے گا یا نیچے سے" ——— عمران نے روشنی ختم ہوتے ہی کہا۔

"اور اوپر سے ہم پر فائر بھی تو کھولا جا سکتا ہے" ——— صفدر نے کہا اور سب اس کی بات سن کر چونک پڑے۔ واقعی اس طرح ان کی موت یقینی تھی۔ نیچے خوفناک آدم خور مگرمچھ تھے اور اوپر سے ان پر گولیوں کی بارش بھی کی جا سکتی تھی۔ وہ سب اب عمران کی طرف اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے بچے کسی شعبدہ باز کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھتے ہیں کہ وہ ضرور کوئی عجیب و غریب شعبدہ دکھائے گا لیکن سچویشن ایسی ہو گئی تھی کہ عمران کا دماغ بھی ماؤف ہو کر رہ گیا تھا۔ اس نے یہ تو چیک کر لیا تھا کہ کنواں بائر وغیرہ کو صرف اس حد تک ہی نظر آتا تھا جس بلندی تک سکرین تھی۔ کیونکہ اس کمرے کے کونے والی مشین جس کے سامنے وہ آدمی کھڑا تھا، کی سکرین پر صرف کنوئیں کا اتنا ہی حصہ نظر آ رہا تھا۔ اس سے اوپر نظر نہ آ رہا تھا۔ اس لئے اس نے یہ عجیب و غریب ترکیب استعمال کی تھی کہ اس طرح بائر یہی سمجھے گی کہ وہ کنوئیں سے نکل گئے ہیں۔ لیکن یہ اوپر سے فائرنگ والی بات تو اس کے ذہن میں ہی نہ آئی تھی اور اوپر سے دہانے کی بلندی اس قدر تھی اور دیواریں اتنی چکنی اور گول تھیں کہ وہ کسی طرح بھی اوپر نہ جا سکتے تھے۔

"مگر مچھ واپس جا رہے ہیں" ___ اسی لمحے ٹائیگر نے کہا اور ان سب نے دیکھا کہ کنوئیں کی دیوار سے سرخ رنگ کی روشنی کی لہریں نکل کر پورے کنوئیں میں پھیل رہی تھیں اور یہ سرخ روشنی جس مگر مچھ پر پڑتی وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر دوبارہ پیدا ہونیوالے سوراخوں سے باہر نکل جاتا اور واقعی چند لمحوں بعد کنوئیں کا فرش مگر مچھوں سے خالی ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی کھٹاک کھٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ وہ سوراخ بند ہو گئے اور پھر کنوئیں کی تہہ میں بھرا ہوا پانی بھی غائب ہونے لگ گیا۔

"نیچے کود جاؤ جلدی ___ انہیں پتہ نہیں چلنا چاہیئے کہ ہم نے لفٹ استعمال کی ہے" ___ عمران نے چیخ کر کہا اور ان سب نے ہاتھ چھوڑے اور پیرا ٹروپنگ کے انداز میں چھلانگیں لگا دیں۔ صرف عمران اوپر لٹکا رہا۔ ان سب کے نیچے اترتے ہی عمران نے بوٹ کو گھما کر تیزی سے باہر کھینچا اور پھر بیلٹ کے ساتھ وہ ایک لمحے کے لئے نیچے لٹکا لیکن پھر وہ بیلٹ کو ہی پکڑ کر اوپر چڑھتا گیا اور پھر اس نے دوسرے بوٹ کو باہر نکال کر نیچے چھلانگ لگا دی۔ جیسے ہی اس کا توازن درست ہوا اس نے بجلی کی سی تیزی سے بیلٹ کو بوٹوں سے علیحدہ کیا اور پھر بوٹوں کو ایک مخصوص انداز میں فرش پر مار کر اس نے ایڑی سے نکلنے والے فولادی پنجوں کو واپس اندر کیا اور بوٹ پہننے شروع کر دیئے جبکہ اس کے ساتھیوں نے بیلٹ کے کلپ علیحدہ کئے اور پھر انہوں نے تیزی اپنی بیلٹیں باندھ لیں۔ اب صرف دیوار پر دو نشان نظر آ رہے تھے اور وہ بھی مدھم سے ___ اور وہ پانچوں فرش پر اطمینان سے اس طرح بیٹھے تھے جیسے وہاں سے اٹھے ہی نہ ہوں البتہ ان کی نظریں اوپر دہانے کی طرف لگی ہوئی تھیں۔

بائر کا ذہن بگولوں کی زد میں تھا۔ وہ مشین گن اٹھائے پوری رفتار سے دوڑتی ہوئی اس جھیل کی طرف بڑھی جا رہی تھی جس کے عین درمیان میں وہ ڈیپ روم بنا ہوا تھا۔ اسے قطعی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آخر یہ لوگ اچانک کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ کنوئیں میں چھپنے کی کوئی جگہ ہی نہ تھی۔ اور فرش پر آدم خور مگر مچھ کثیر تعداد میں پھیلے ہوئے تھے لیکن وہ پانچوں کے پانچوں جیتے جاگتے انسان اس طرح غائب ہو چکے تھے جیسے ان کا وجود ہی نہ ہو۔

تھوڑی دیر بعد وہ جھیل کے کنارے پر بنی ہوئی بارہ دری نما عمارت میں پہنچ گئی۔ وہاں دو مسلح افراد کھڑے حیرت بھرے انداز میں مادام بائر کو اس طرح دوڑ کر اپنی طرف آتے دیکھ رہے تھے۔

"وہ ڈیپ روم سے کچھ لوگ تو نہیں نکلے" ___ بائر نے قریب پہنچ کر چیختے ہوئے پوچھا۔

"ڈیپ روم سے ——— نہیں مادام ——— وہاں سے کوئی کیسے نکل سکتا ہے، جب تک سپیشل سرنگ سے نہ نکالا جائے" ——— ان میں سے ایک آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چلو لانچ چلاؤ ——— چلو میرے ساتھ" ——— باتر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ایک طرف کھڑی لانچ کی طرف بڑھ گئی۔ ان میں سے ایک آدمی اس کے ساتھ آگے بڑھا اور چند لمحوں بعد لانچ تیزی سے جھیل کے اندر تیرتی ہوئی درمیان میں موجود ڈیپ روم کے ابھرے ہوئے کنارے کی طرف بڑھنے لگی۔ جھیل خاصی بڑی تھی اس لئے لانچ کو وہاں تک پہنچتے پہنچتے کچھ وقت لگ گیا۔

"لانچ کو ڈیپ روم کے کنارے کے ساتھ لگا دو" ——— ڈیپ روم کے کنارے تک پہنچتے پہنچتے لانچ میں کھڑی باتر نے لانچ چلانے والے سے کہا اور اس نے لانچ کی رفتار آہستہ کی اور پھر اسے گھما کر اس نے پانی سے باہر کو نکلے ہوئے کنارے کے ساتھ لگا کر روک دیا۔ باتر تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے کنارے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور اپنے کو اوپر کر کے اس نے کنارے سے ڈیپ روم کے اندر جھانکا اور دوسرے لمحے اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔ کیونکہ عمران اور اس کے سارے ساتھی بڑے اطمینان سے کنوئیں کے فرش پر بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

"کیا ——— کیا مطلب ——— یہ کیسے ممکن ہے ——— یہ کیسے ممکن ہے ——— یہ کہاں سے آ گئے" ——— باتر کو حیرت کا اس قدر شدید جھٹکا لگا کہ وہ بے اختیار اچھل کر لانچ میں گرنے لگی تو لانچ ڈرائیور نے جلدی سے اسے دونوں ہاتھوں سے سنبھال لیا۔

"کیا ہو گیا ہے مادام ——— آپ آخر اس قدر پریشان کیوں ہیں" ——— اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ——— تم اندر جھانکو ——— کہیں میرا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ——— اندر جھانکو اور مجھے بتاؤ کہ تمہیں کیا نظر آتا ہے ——— جلدی کرو" ——— باتر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"ڈیپ روم کی تہہ میں ——— مم ——— مگر ———" وہ آدمی حیرت سے آنکھیں پھاڑے رہ گیا۔ اسے سمجھ ہی نہ آ رہی تھی کہ آخر باتر کہہ کیا رہی ہے۔

"ڈیم فول ——— نانسنس ——— جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو۔ ورنہ ابھی گولی سے اڑا دوں گی" ——— باتر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور وہ آدمی تیزی سے کنارے کی طرف لپکا۔ اس کا قد لمبا تھا اس لئے اسے زیادہ اوپر نہ اٹھنا پڑا۔

"مم ——— مم ——— مادام ——— روم کی تہہ میں آدمی ہیں ——— چار مرد اور ایک عورت ——— وہ سب بیٹھے ہوئے ہیں" ——— اس آدمی نے لکنت زدہ انداز میں کہا اور پھر نیچے اتر آیا۔

"ہونہہ ——— اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں نے کوئی خاص حربہ تیار کیا ہے کچھ نہ کچھ کیا ہے ——— آخر یہ کہاں غائب ہو گئے تھے ——— اب مجھے ان سے یہ سب کچھ اگلوانا پڑے گا" ——— مادام باتر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس نے لانچ واپس لے جانے کا اشارہ کیا۔

تھوڑی دیر بعد لانچ کنارے پر پہنچ گئی اور باتر نیچے اتر کر تیزی سے کچھ دور اس عمارت کی طرف دوڑنے لگی جہاں ڈیپ روم سسٹم

کا آپریشن روم تھا اور جہاں سے وہ چیکنگ کے لیے آئی تھی پھر
ہی وہ آپریشن روم میں داخل ہوئی، بے اختیار چونک کر رک گئی کیونکہ
ایڈرلو وہاں پہلے سے موجود تھا۔
"کیا بات ہے باربرا ــــ؟ یہ جانسن بتا رہا ہے کہ یہ لوگ پراسرار
طور پر ڈیپ روم سے غائب ہو گئے تھے اور تم انہیں چیک
کر گئی تھی" ــــ ایڈرلو نے حیرت بھرے لہجے میں ایک کونے میں
سامنے کھڑے نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"ہاں! ــــ لیکن اب وہ لوگ ڈیپ روم میں موجود ہیں
خود اپنی آنکھوں سے دیکھ آئی ہوں" ــــ باربرا نے دوسری
طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
"موجود ہیں ــــ کیا مطلب ــــ کیا جانسن جھوٹ بول رہا ہے
ایڈرلو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"نہ وہ جھوٹ بول رہا ہے اور نہ میں غلط کہہ رہی ہوں
لوگ تو مجھے اب کوئی مافوق الفطرت لگنے لگ گئے ہیں" ــــ
کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے شروع سے
کے تمام حالات بتا دیئے۔
"اوہ ــــ اوہ یہ تو واقعی انتہائی حیرت انگیز مسئلہ ہے باربرا
ان کا زندہ رہنا ہمارے لیے انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے ــــ
گولیوں سے اڑا دو ــــ فائرنگ سسٹم آن کر دو۔ ڈیپ روم کا
ایڈرلو نے چیختے ہوئے کہا۔
"میں تو انہیں تڑپا تڑپا کر مارنا چاہتی تھی لیکن بہرحال ٹھیک

تو واقعی میں خود خوفزدہ ہو گئی ہوں لیکن میں چاہتی ہوں کہ ان سے
کروں کہ آخر یہ لوگ کہاں غائب ہو گئے تھے ــــ جانسن!
مشین آن کرو" ــــ باربرا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"یس مادام" ــــ جانسن نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا اور چند لمحوں
باربرا اور ایڈرلو کے سامنے موجود مستطیل مشین کی بڑی سکرین پر جھماکے
ہونے لگے اور پھر ایک جھماکے سے اس پر منظر نظر آنے لگا لیکن
سامنے باربرا حیرت کے مارے بے اختیار اچھل پڑی۔
کیا ــــ کیا مطلب ــــ یہ لوگ پھر غائب ہو چکے ہیں ــــ آخر یہ
کیا ہو رہا ہے" ــــ؟ باربرا کے لہجے میں اس وقت شدید خوف تھا۔
ڈیپ روم کا فرش اور دیواریں پہلے کی طرح خالی نظر آ رہی تھیں۔
یہ کیا ہو رہا ہے ــــ کیا مشین خراب ہو گئی ہے" ــــ؟ باربرا
بری طرح چیختے ہوئے کہا۔
"نہیں مادام ــــ مشین تو درست ہے" ــــ جانسن نے جواب دیا۔
جانسن! ــــ فائرنگ سسٹم آن کر دو فوراً ــــ ہو سکتا ہے ان
ان کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کی مدد سے یہ مشین سے نظر نہ آ رہے
اور خالی آنکھوں سے نظر آتے ہوں" ــــ ایڈرلو نے بری طرح
باربرا ہوئے کہا۔
"یس باس" ــــ جانسن نے کہا اور تیزی سے مشین کے کئی بٹن دبانے
آن کر دیئے۔ اور دوسرے لمحے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے
اور سکرین پر کونے میں کی دیواروں سے چاروں طرف گولیاں کراس
میں اس طرح برس رہی تھیں کہ ایک انچ کا حصہ بھی خالی نہ

تھا بلکہ بے شمار گولیاں تو ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گر رہی تھیں [illegible]
اور اینڈریو ہونٹ بھینچے خاموشی سے گولیوں کو برستے دیکھ رہے تھے
"بند کر دو" ــــ یکلخت اینڈریو نے چیختے ہوئے کہا اور چند لمحوں
بعد گولیاں برسنی بند ہو گئیں لیکن اب کنوئیں کا فرش اور کنارے گولیوں
کے خول سے بھرے پڑے تھے۔

"نہیں ــــ یہ لوگ وہاں موجود نہیں ہیں ورنہ کوئی نہ کوئی گولی [illegible]
میں رکتی ــــ خون کا ایک قطرہ بھی نظر نہیں آ رہا ــــ نہیں یہ
کوئی اور پُراسرار چکر ہے" ــــ بائر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا

"ہاں ــ واقعی بائر، تم ٹھیک کہہ رہی ہو" ــــ اینڈریو نے جواب
دیا اس کے چہرے پر بھی اب خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے

"آؤ وہاں چل کر دیکھیں اوپر سے ــــ کیا اب بھی یہ لوگ نظر آتے
ہیں یا نہیں" ــــ بائر نے ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا
اور اینڈریو بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"گنیں لے لو ــــ اب اگر یہ لوگ نظر آئے تو اوپر سے فائرنگ کرنی
ہے" ــــ اینڈریو نے کہا اور بائر نے سر ہلا دیا۔

جانسن کو انہوں نے مشین بند کرنے کا کہہ دیا کیونکہ جب تک مشین
بند نہ ہو جھیل کے پانی میں مقناطیسی لہریں پھیلی رہتی تھیں اور لانچ کا
انجن نہ چل سکتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں آپریشن روم سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتے
جھیل کی طرف بڑھنے لگے۔ ایک بار پھر لانچ اینڈریو اور بائر کو لئے تیزی
سے ڈیپ روم کے کنارے کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ بائر اور اینڈریو

دونوں کے چہرے ستے ہوئے تھے اور لانچ چلانے والا بار بار حیرت سے
انہیں دیکھ رہا تھا کیونکہ یہ بھاگ دوڑ واقعی اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔
تھوڑی دیر بعد لانچ اس نے کنارے کے ساتھ لگا کر کھڑی کر دی اور
اینڈریو نے اوپر کو اٹھ کر کنارے سے اندر کی طرف جھانکا۔

"ارے ــ یہ تو واقعی موجود ہیں ــــ اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہیں"
اینڈریو کے حلق سے تیز چیخ نما آواز نکلی۔ اسی لمحے بائر نے بھی اچھل کر اپنے
جسم کو کنارے کی طرف اونچا کیا اور پھر اندر جھانکنے لگی۔ واقعی فرش پر وہ
پانچوں اطمینان سے بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ اسی لمحے اس
عمران نے اوپر دیکھتے ہوئے اس طرح ہاتھ ہلایا جیسے انہیں خوش آمدید
کہہ رہا ہو۔

"گولیوں کے خول بھی اسی طرح پڑے ہوئے ہیں اور ڈیپ روم کی دیواریں
بھی صاف ہیں ــــ یہ کیا چکر ہے ــــ کہیں ہمارا دماغ تو خراب نہیں
ہو گیا ہے" ــــ اینڈریو نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت مڑ کر لانچ چلانے والے کے کاندھے
سے لٹکی ہوئی مشین گن جھپٹی۔

"رک جاؤ اینڈریو ــــ اگر یہ مر گئے تو یہ پُراسرار چکر کبھی ہماری سمجھ
میں نہ آئے گا" ــــ بائر نے چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں ــــ اب میں ایک لمحے کے لئے بھی انہیں برداشت نہیں
کر سکتا" ــــ اینڈریو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور مشین گن کا رخ
اس نے کنوئیں کی اندرونی طرف کیا اور ایڑیوں کے بل اٹھ کر اندر جھانکنے
لگا تھا تاکہ نشانہ لے کر فائرنگ کر سکے کہ یکلخت کوئی چیز سرر کی آواز کے

ساتھ اس کے چہرے سے ٹکرائی اور وہ بے اختیار چیختا ہوا پیچھے کو ہٹا۔ مشین گن اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے لانچ میں جا گری اس کے گال پر زخم کا لمبا سا نشان پڑ گیا تھا اور پاس ہی پانی میں کسی چیز کے گرنے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"اوہ ـــ میں سمجھ گئی کہ یہ نیچے چلی ہوئی گولیاں ہاتھ سے اوپر پھینک رہے ہیں ـــ شکر کرو مشین گن اندر نہیں جا گری ورنہ ـــ" بائرہ نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے پھرتی سے مشین گن اپنے کاندھے سے اتار کر ہاتھ اونچا کر کے اس کی نال نیچے کنوئیں کی تہہ کی طرف کی اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی نیچے گولیاں برسنے لگیں۔ اینڈریو نے بھی مشین گن جھپٹی اور پھر اس نے بھی منہ آگے کر کے جھانکنے کی بجائے اسی طرح ہاتھ اونچا کر کے مشین گن کی نال نیچے کی اور فائرنگ شروع کر دی۔ ساتھ ہی اس نے ہاتھ کو گھمانا بھی شروع کر دیا تاکہ گولیاں کنوئیں کے چاروں طرف پڑ سکیں اور وہ اس وقت تک فائرنگ کرتا رہا جب تک مشین گن کا میگزین ختم نہ ہو گیا۔ بائرہ پہلے ہی ہاتھ روک چکی تھی کیونکہ اس کی مشین گن کا میگزین پہلے ہی ختم ہو چکا تھا۔

"اب یہ لوگ یقیناً مر چکے ہوں گے" ـــ اینڈریو نے کہا اور اوپر ہو کر اندر جھانکنے ہی لگا تھا کہ بائرہ نے اس کا بازو پکڑ کر اسے واپس کھینچ لیا۔

"ٹھہرو ـــ یہ آدمی دیکھے گا" ـــ بائرہ نے کہا اور اینڈریو کو جیسے بات سمجھ میں آ گئی۔ وہ تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

"تم دیکھو اندر کیا پوزیشن ہے ان کی" ـــ بائرہ نے لانچ چلانے والے سے کہا۔

"یس ـ یس مادام" ـــ اس آدمی نے جواب دیا لیکن اس کے چہرے پر ہلکے سے خوف کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ وہ پہلے اینڈریو کے چہرے پر زخم پڑتا دیکھ چکا تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہ انکار بھی نہ کر سکتا تھا ورنہ شاید دوسرے لمحے اسے بھی گولی کھانی پڑتی۔ وہ آہستہ سے آگے بڑھا اس نے کناروں پر ہاتھ رکھے اور سر کو آگے بڑھایا اور پھر ڈرتے ڈرتے اندر جھانکا۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے آگے ہو گیا۔

"وہ ـ وہ مرے پڑے ہیں ـــ خون نظر آ رہا ہے" ـــ اس آدمی نے چیختے ہوئے کہا اور اس بار اینڈریو اور بائرہ دونوں ہی تیزی سے اچھل کر اندر جھانکنے لگے اور دوسرے لمحے ان دونوں کے چہروں پر بیک وقت مسرت کے آثار نمایاں ہو گئے تھے کیونکہ کنوئیں کی تہہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی واقعی لاشیں بکھری پڑی تھیں اور ہر آدمی کا خون بھی واضح نظر آ رہا تھا۔

"ویری گڈ ـ چلو جان چھوٹی ان خطرناک افراد سے" ـــ اینڈریو نے طویل سانس لے کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد بائرہ بھی ایک طویل سانس لے کر پیچھے ہٹ گئی۔

"ہاں ـــ واقعی یہ لوگ ختم ہو گئے ہیں لیکن کاش! ان سے معلوم ہو سکتا کہ آخر یہ غائب کہاں ہو جاتے تھے" ـــ بائرہ نے کہا۔

"چھوڑو بائرہ ـــ اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ہلاک ہو گئے ہیں۔ اب واپس چلیں" ـــ اینڈریو نے کہا اور ساتھ ہی اس نے دوسرے آدمی

کو لانچ لے جانے کا اشارہ کیا ——— چند لمحوں بعد لانچ تیزی سے کنارے کی عمارت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد لانچ سے اتر کر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے آپریشن روم کی طرف بڑھ گئے

" میں ایک بار پھر چیک کرنا چاہتی ہوں کہ کیا اب ان کی لاشیں بھی مشین سے نظر آ رہی ہیں کہ نہیں " ——— باتر نے آپریشن روم کی طرف مڑتے ہوئے کہا جب کہ اینڈریو ایک طرف کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ رہا تھا۔

" ارے ہاں ——— ٹھیک ہے۔ یہ تسلی بھی ہو جانی چاہئے "

اینڈریو نے کہا اور آپریشن روم کی طرف مڑ گیا۔

" جانسن ! ——— مشین آن کر کے ڈیپ روم کی اندرونی پوزیشن چیک کرو " ——— باتر نے اندر داخل ہوتے ہی کہا اور جانسن نے جو مشین کے سامنے کھڑا تھا سر ہلاتے ہوئے مشین کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اور باتر اور اینڈریو دونوں مشین کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد مشین پر موجود سکرین پر جھماکے ہوتے اور پھر کنویں کا اندرونی منظر ابھر آیا۔ اس بار واقعی عمران اور اس کے ساتھی اسی طرح ٹیڑھے میڑھے انداز میں اور خون میں لتھڑے ہوئے فرش پر پڑے نظر آ رہے تھے۔ عمران کا چہرہ سکرین کے سامنے تھا جو موت کی تکلیف کی وجہ سے بری طرح مسخ ہو رہا تھا۔

" گڈ ——— ٹھیک ہے ——— اب ایسا کرو کہ مین سرنگ کھول دو اور زیرو گروپ کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ ان لاشوں کو اٹھا کر الیون مقرر میں لے جا کر ڈاکٹر ہدایت اللہ کو دکھا دے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو انہیں چھڑانے آئے تھے اور بعد میں یہ لاشیں سمندر میں پھنکوا دے " ——— باتر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

" یس مادام " ——— جانسن نے مشین کے مختلف بٹن دباتے ہوئے کہا۔

" اس کی کیا ضرورت ہے ——— میں تو کہتا ہوں آدم خور مگرمچھوں کو اندر بھجوا دو ——— وہ ان لاشوں کو خود ہی چٹ کر جائیں گے " ——— اینڈریو نے کہا۔

" نہیں ——— میں نے جو کہا ہے وہ اس لئے درست ہے کہ ڈاکٹر ہدایت اللہ ضدی ٹائپ آدمی ہے اور شاید وہ اس لئے ضد کر رہا ہو کہ اسے یقین ہے کہ اسے چھڑانے کے لئے کوئی نہ کوئی ضرور آئے گا اس لئے میں اسے بتانا چاہتی ہوں کہ اسے چھڑانے والوں کا یہ حشر ہو چکا ہے اس طرح وہ یقیناً اپنی ضد ختم کر دے گا " ——— باتر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور اینڈریو نے سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ دونوں اطمینان سے چلتے ہوئے آپریشن روم سے باہر نکل آئے۔

" جتنا میں نے اس عمران کے بارے میں پڑھ رکھا ہے حقیقت یہ ہے کہ اس کی لاشیں اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود مجھے یقین نہیں آ رہا کہ وہ واقعی مر چکا ہے " ——— باتر نے اینڈریو کے ساتھ اس کی کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

" بعض لوگوں کے بارے میں خوامخواہ انہونی باتیں منسوب ہو جاتی ہیں حالانکہ وہ لوگ ایسے ہوتے نہیں ——— یہ عمران بھی ایسا ہی آدمی ہوگا " ——— اینڈریو نے ڈرائیور کو کار چلانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھے تھے۔

"لیکن ایک پُراسرار کام تو اس نے بہرحال کر دکھایا ہے کہ جب تک
مرا نہیں وہ مشین کی سکرین سے نہ صرف خود غائب ہو جاتا تھا بلکہ اس
کے سارے ساتھی غائب ہو جاتے تھے" ۔۔۔ بائر نے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ واقعی اس میں انتہائی پُراسراریت موجود ہے ۔۔۔ لیکن
بائر ۔۔۔ یہ سائنسی دور ہے۔ ہو سکتا ہے اس کے پاس کوئی ایسا آلہ ہو جس
سے وہ ٹیلی ویوریز کو دھوکہ دے سکتا ہو" ۔۔۔ اینڈریو نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ پھر تو ہمیں اس آلے کو حاصل کرنا چاہئے ۔۔۔ یہ انتہائی اہم
ہے" ۔۔۔ بائر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ ہیڈ آفس سے زیرو گروپ کو حکم دے
دیں گے کہ وہ پہلے اس کی لاش کی اچھی طرح تلاشی لے اور اگر کوئی
آلہ مل جائے تو اسے ہیڈ آفس پہنچا دے" ۔۔۔ اینڈریو نے کہا اور
بائر نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

"وہ دیکھو عمران! ۔۔۔ کوئی عورت کنارے سے ہمیں دیکھ رہی
ہے" ۔۔۔ یکلخت تنویر نے کہا۔

"ارے واقعی ۔۔۔ ویسے تنویر! ۔۔۔ عورت کے معاملے میں تمہاری حسیات
انتہائی تیز ہیں ۔۔۔ ابھی شاید اس نے جھانکا بھی نہ ہو گا کہ تمہیں وہ
نظر آ گئی ہو گی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر بے اختیار
خفیف سا ہو کر رہ گیا۔

"یہ بائر ہے ۔۔۔ یہ یقیناً تسلی کرنے آئی ہو گی" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"بس یہ خیال رکھنا کہ تمہیں اوپر سے مشین گن کا فائر نہ کھول دے۔
نظروں کے تیر جس قدر چاہے چلاتی رہے اس سے تنویر کو کوئی فرق
نہیں پڑتا" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"شٹ اپ ۔۔۔ تمہیں سوائے بکواس کرنے کے اور آتا بھی کیا ہے"
تنویر اپنی عادت کے مطابق بھڑک اٹھا تھا۔

"اس میں میرا کیا قصور ہے کہ تم مجھ پر آنکھیں نکال رہے ہو۔ وہ محترمہ چلی گئی ہیں تو میں نے تو اُسے نہیں بھیجا" ——— عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے دوبارہ بوٹ اتارنے شروع کر دیئے۔

"پھر کیا کر رہے ہو ——— بوٹ کیوں اتار رہے ہو" ——— جولیا جو اب تک نجانے کیوں خاموش بیٹھی تھی یکلخت بول پڑی۔

"تنویر کے غصے سے ڈر لگتا ہے اور بوٹ ذرا تنگ ہیں۔ تیزی دوڑنے میں رکاوٹ بن جاتے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ہمیں پھر لٹکنا ہوگا" ——— صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نجانے کب سے لٹکا ہوا ہوں ہاں نہ کی صلیب پر۔ تم بھی لٹک کر دیکھو تاکہ کم از کم تمہیں احساس تو ہو جائے کہ یہ ہاں کی صلیب پر لٹکنا کتنا جان گداز مرحلہ ہوتا ہے" ——— عمران نے [illegible] کی ایڑیوں سے خنجر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کا فائدہ" ——— اس بار جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"جلدی کرو بیلٹیں اتارو اور ان کے کلپ جوڑو ——— جلدی کرو۔ یہاں سے جاتے ہی دوبارہ سکرین آن کرے گی اور اس بار اگر ہم نظر آ گئے تو پہلے سے زیادہ تعداد میں آدم خور مگرمچھ بھیج دے گی حالانکہ معلوم نہیں کہ ایک خونی مگرمچھ پہلے ہی ہمارے ساتھ ہے جو ہر بار کھانے کو دوڑتا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس صفدر کے ساتھ ساتھ جولیا بھی ہنس پڑی۔ تنویر کا منہ بن گیا تھا۔ چند لمحوں بعد صفدر، تنویر اور ٹائیگر کی بیلٹوں سے پہلے کی طرح لمبی بیلٹ بن

اور عمران نے جلدی سے دوبارہ انہیں بوٹوں کے خنجروں میں دونوں طرف سے پرو دیا اور ایک بار پھر پہلے کی طرح وہ صفدر کے کاندھے پر چڑھ کر بوٹوں کے خنجروں کو پہلے سے موجود سوراخوں میں ڈال کر انہیں مخصوص انداز میں گھمانے لگا۔ چونکہ وہ پہلے یہ سب کام کر چکے تھے اس لئے اس بار وہ پہلے سے بھی کم وقت میں ایک بار پھر پہلے کی طرح دیوار کے ساتھ لٹکے کھڑے تھے اور اس بار انہیں لٹکے ہوئے چند منٹ ہی گذرے ہوں گے کہ ایک بار پھر ان کے قدموں میں روشنی دیوار سے چھوٹنے لگی اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اُسے معلوم تھا کہ بارس کی ذہنی حالت کنوئیں کو دوبارہ خالی دیکھ کر کیا ہو رہی ہوگی لیکن چند لمحوں بعد وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ اس سکرین کے نیچے حصے سے کنوئیں کی دیواروں سے یکلخت ریوالونگ گنیں باہر نکلیں اور پھر کنواں تیز رفتار فائرنگ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ گولیاں ہر طرف سے بارش کی طرح برس رہی تھیں اور ایک انچ جگہ بھی خالی نہ رہی تھی جہاں سے یہ گولیاں نہ گزری ہوں اور اس بار واقعی تنویر اس طرح عقیدت بھری نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا جیسے اپنے دل ہی دل میں خراج تحسین پیش کر رہا ہو اور عمران مسکرا دیا۔ وہ تنویر کے خیالات جانتا تھا کہ تنویر سوچ رہا تھا کہ اگر وہ اس طرح لٹکے ہوئے نہ ہوتے تو اس خوفناک فائرنگ میں ان کا کیا حشر ہوتا جب کہ اب وہ بالکل محفوظ تھے۔

تھوڑی دیر بعد فائرنگ رک گئی اور گنیں دوبارہ دیواروں میں غائب ہو گئیں۔ البتہ اب کنوئیں کی تہہ میں خالی گولیوں کے خول [illegible]

اور درمیان میں ڈھیروں کی تعداد میں پڑے تھے۔ سکرین آن تھی اس لئے وہ بھی خاموشی سے اوپر لٹکے ہوئے کھڑے تھے چند لمحوں بعد کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سکرین آف ہو گئی۔

"چلو اب نیچے ۔۔۔ اب بار دوبارہ ہماری لاشیں دیکھنے آئے گی" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب نیچے کود گئے۔ آخر میں عمران بوٹوں اور بیلٹ سمیت نیچے کودا اور ایک بار پھر پہلے کی طرح بیلٹیں علیحدہ علیحدہ کر دی گئیں اور عمران نے بوٹ پہن لئے۔

"یہ کب تک ایسا ہوتا رہے گا" ۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"فکر نہ کرو ۔۔۔ اب تک یہ بار ہمیں مافوق الفطرت تسلیم کر چکی ہو گی اور اس کے بعد وہ یقیناً تم سے معافی بھی مانگے گی اور تمہارے پیر بھی پکڑے گی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مافوق الفطرت ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں مس جولیا ۔۔۔ پہلے سکرین پر ہم اسے نظر آئے مگر جب اس نے مگر مچھ اندر بھیجے تو ہم غائب ہو چکے تھے چنانچہ وہ خود یہاں چیک کرنے آئی تو ہم اسی طرح فرش پر پڑے اسے نظر آئے لیکن جب اس نے جا کر دوبارہ سکرین آن کی تو ہم ایک بار پھر غائب ہو چکے تھے اور شاید اس نے فائرنگ بھی اسی لئے کی ہے کہ ہم نے اگر سلیمانی ٹوپیاں پہن لی ہیں تب بھی ہم فائرنگ سے تو نہ بچ سکیں گے ۔۔۔ اور اب یقیناً وہ دوبارہ ہمیں دیکھنے آئے گی اور جب ہم یہاں اسے ایک بار پھر زندہ سلامت اسی طرح بیٹھے ہوئے نظر آئیں گے تو لامحالہ وہ یہی سمجھے گی کہ ہم انسان ہیں ہی نہیں جن بھوت ہیں" ۔۔۔ صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن صفدر ۔۔۔ اگر تم، تنویر اور ٹائیگر جن بھوت ہو تو جولیا کیا ہو گی جننی ۔ چڑیل یا بھتنی ۔۔۔ کم از کم یہ وضاحت تو ساتھ کر دو ۔۔۔ میری گرامر قاصی کمزور ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم خود ہو گے بھوت اور جن ۔ سمجھے ۔۔۔ خبردار جو مجھے چڑیل وغیرہ کہا" ۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں ! ۔۔۔ اس بار وہ یقیناً اوپر سے فائر بھی کھول سکتی ہے ۔ کم از کم اس فائرنگ کے بعد اگر ہم زندہ نظر آئے تو وہ ایسا ہی کرے گی" یکلخت ٹائیگر نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ ۔۔۔ ماشاءاللہ ۔ اب تم بھی بالغ ہوتے جا رہے ہو ۔ اب عورتوں کی نفسیات تمہیں بھی سمجھ آنے لگ گئی ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر بیچارے نے شرمندہ ہو کر سر جھکا لیا ۔ اور اس کے اس انداز پر صفدر اور تنویر دونوں ہنس پڑے۔

"ٹھیک کہہ رہا ہے ٹائیگر ۔۔۔ یہ تو تم ہو جسے آج تک اپنے علاوہ کسی کی نفسیات ہی سمجھ میں نہیں آئی" ۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے ایک دوسرے زاویے سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کسی اور کی سمجھنے دو گی تو سمجھ آئے گی" ۔۔۔ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں روکا ہے ۔۔۔ نانسنس" ۔۔۔ جولیا نے مصنوعی غصے

سے کہا۔

" گواہ رہنا صفدر ۔۔۔ تنویر کی گواہی تو شاید قبول نہ ہو۔ کیونکہ یہ تو غیر جانبدار گواہ نہیں ہے۔ بہرحال تم گواہ رہنا کہ اب جولیا نے واقعی اجازت دے دی ہے ۔۔۔ اب میں بائز کی نفسیات سمجھنے کی کوشش شروع کر دیتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔۔۔ تو تم اب بائز پر آنکھیں لگائے بیٹھے ہو ۔۔۔ میں تمہاری آنکھیں نہ پھوڑ دوں گی" ۔۔۔ جولیا نے بپھرتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے ۔۔۔ چلو ایسا ہے کہ تنویر آنکھیں بائز پر لگائے گا اس کی آنکھوں کو دیکھ کر نفسیات سمجھ لوں گا ۔۔۔ کیوں تنویر" ۔۔۔ عمران نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یہ بدمعاشی تم ہی کرتے رہتے ہو۔ اس لئے تم ہی کرتے رہو۔ مجھے کیوں درمیان میں ڈال رہے ہو" ۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" چلو یہ سرٹیفکیٹ تو مل گیا کہ میں انسان ہوں ۔۔۔ اب بولو" عمران نے خوش ہوتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیا مطلب ۔۔۔ کیسا سرٹیفکیٹ" ۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" کمال ہے۔ بدمعاش انسان ہی ہوتے ہیں۔ کبھی کسی جن بھوت کو دیکھا ہے تم نے بدمعاشی کرتے ہوئے ۔۔۔ کہیں راستے میں کوئی جن تمہیں ملا ہے جس نے تمہیں آنکھ ماری ہو ۔۔۔ آوازہ کسا ہو۔ اس لئے ثابت ہوا کہ اگر میں بدمعاش ہوں تو انسان بھی ہوں" ۔۔۔ عمران نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا اور اس بار صفدر اور جولیا کے ساتھ ساتھ تنویر بھی ہنسنے پر مجبور ہو گیا۔

" توبہ ۔ تم سے باتوں میں جیتنا ناممکن ہے" ۔۔۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اولمپک بھی میں ہی جیتوں گا" ۔۔۔ عمران نے فوراً ہی کہا اور اس بار جولیا باقاعدہ شرما گئی۔

" باس! ۔۔۔ بائز کے ساتھ ایک مرد بھی جھانک رہا ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے اچانک کہا اور عمران نے تیزی سے اوپر کی طرف دیکھا۔ واقعی کنارے سے بائز کے ساتھ ایک مرد کی شکل بھی نظر آ رہی تھی اور عمران نے اس طرح ہاتھ ہلایا جیسے انہیں خوش آمدید کہہ رہا ہو۔ اسی لمحے ان دونوں کے چہرے غائب ہو گئے۔

" کیا ہمیں پھر لٹکنا پڑے گا ۔۔۔ یہ کس عذاب میں پھنس گئے ہیں"۔ جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ سب یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ اس بار انہیں کنارے سے پہلے مشین گن اندر کی طرف آتی دکھائی دی اور پھر اس مرد کا چہرہ نظر آیا۔ عمران اس طرح اٹھ کھڑا ہوا جیسے اسے بجلی کا جھٹکا لگا ہو اور دوسرے لمحے اس کا بازو تیزی سے گھوما اور گولی کا تڑاخہ ہوا بالکل اس طرح اوپر کی طرف اٹھتا گیا جیسے کسی بندوق کی نال سے نکلا ہو اور دوسرے لمحے انہوں نے دیکھا کہ وہ اس مرد کے چہرے سے ٹکراتا ہوا باہر نکل گیا اور اس کے ساتھ ہی مشین گن اور اس مرد کا چہرہ غائب ہو گئے۔

" اوہ ۔۔۔ فاصلے کی وجہ سے نشانہ صحیح نہیں لگا۔ ورنہ میں نے تو اس کے ہاتھ پر وار کیا تھا تاکہ مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل کر نیچے آ گرے لیکن خالی گولی ہلکی تھی اس لئے اس کا رخ مڑ گیا" ۔۔۔ عمران نے

ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
اسی لمحے مشین گن کی نال ایک بار پھر کنارے سے نظر آئی اور اس کا رخ ان کی طرف ہوا۔ اب چہرہ نظر نہ آرہا تھا۔

"مخالف سمت میں دوڑو" ___ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور وہ سب دوڑتے ہوئے مخالف سمت میں کنوئیں کی دیوار سے لگ کر کھڑے ہو گئے۔ دوسرے لمحے مشین گن کی تڑتڑاہٹ سے کنوئیں کی فضا گونج اٹھی اور گولیاں تڑتڑا کر اس طرف کو گرنے لگیں جہاں ایک لمحہ پہلے وہ سب موجود تھے۔

"مشین گن کی نال کو دیکھتے رہنا۔ جس طرف گھومے اس کی مخالف سمت میں جانا ہے" ___ عمران نے کہا۔

اسی لمحے دوسری مشین گن بھی نظر آئی اور گولیاں برسانے لگی۔ دونوں مشین گن کی نال باقاعدہ گھوم رہی تھی لیکن عمران اور اس کے ساتھی دونوں کر تقریباً ان کے نیچے آکھڑے ہوئے کیونکہ ظاہر ہے گن نیم دائرے میں گھوم سکتی تھی اس لئے وہ اس کے عین نیچے رک کر بچ سکتے تھے۔ لیکن اسی لمحے صفدر کی چیخ سنائی دی اور وہ ایک جھٹکا کھا کر دیوار سے ٹکرایا۔ اس کے بازو سے خون کا فوارہ سا ابلنے لگا تھا۔ اس نے تیزی سے ایک ہاتھ زخم پر رکھ لیا۔ ان سب کے چہرے بگڑ سے گئے تھے کیونکہ اگر اسی طرح مسلسل فائرنگ ہوتی رہی تو پھر ان کے بچ نکلنے کا کوئی راستہ بھی نہ رہ جاتا تھا اور کسی بھی لمحے کوئی گولی انہیں چاٹ سکتی تھی لیکن ٹرچ کی آواز کے ساتھ ہی فائرنگ رک گئی۔ اب صرف ایک مشین گن فائرنگ کر رہی تھی۔ پھر وہ بھی ٹرچ کی آواز کے ساتھ ہی بند ہو گئی۔

"جلدی کرو۔ فرش پر پھیل کر اس طرح لیٹ جاؤ جیسے تم سب ہٹ ہو گئے ہو ___ جلدی کرو ___ صفدر! ___ تم اپنا زخمی بازو اوپر رکھو" ___ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ صفدر پر جھپٹا اور اس نے اس کے زخم پر ہاتھ رکھ کر اپنے کپڑوں پر پھیرا اور چند لمحوں بعد وہ سب تیزی سے ٹیڑھے میڑھے انداز میں لیٹ گئے۔ صفدر نے تیزی سے اپنا خون آلود ہاتھ لیٹتے ہوئے تنویر اور ٹائیگر کے کپڑوں پر بھی مل دیا تھا کیونکہ وہ عمران کی ترکیب سمجھ چکا تھا لیکن لیٹتے ہوئے اس نے ایک بار پھر زخم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا تھا تاکہ ایسا نہ ہو کہ زیادہ خون بہہ جانے سے ہی وہ ختم ہو جائے۔

"اب اگر انہوں نے فائر کھولا تو ہمیں موت سے کوئی نہ بچا سکے گا" ___ تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"نہیں ___ دونوں مشین گنوں کے میگزین ختم ہو چکے ہیں اور یہ یہاں میگزین لاد کر نہ آئے ہوں گے ___ پھر بھی چوکنا رہنا ہے ہمیں" ___ عمران نے کہا اور اسی لمحے ایک نئی شکل کنارے سے جھانکتی دکھائی دی۔ دوسرے لمحے بائیں اور پھر پہلے والے مرد کی شکلیں دکھائی دیں اور چند لمحوں بعد غائب ہو گئیں۔

"وہ چلے گئے ہیں" ___ جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیٹ جاؤ۔ اسی طرح لیٹ جاؤ ___ اب یقیناً وہ ایک بار پھر سکرین سے چیک کریں گے اور اس بار ہمیں واقعی مردہ نظر آجانا چاہئے ورنہ کب تک ہم دیوار سے لٹکتے رہیں گے" ___ عمران نے کہا اور جولیا دوبارہ اسی انداز میں لیٹ گئی۔ عمران نے اپنا چہرہ پہلے ہی اس طرف

کر رکھا تھا جدھر دیوار کسی سکرین کی طرح روشن ہو جاتی تھی پھر تقریباً بیس منٹ کے طویل انتظار کے بعد ایک بار پھر چٹ کی آواز کے ساتھ دیوار کا وہ حصہ کسی سکرین کی طرح روشن ہو گیا اور چٹ کی آواز سنتے ہی عمران نے اپنا چہرہ اس طرح بگاڑ لیا جیسے موت کی بے پناہ تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ بگڑ گیا ہو۔ سکرین پر بابر اور وہ دوسرا مرد جو اوپر سے جھانک رہا تھا مستطیل مشین کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے نظر آ رہے تھے۔ عمران نیم باز آنکھوں سے دیکھ رہا تھا کہ ان دونوں کے چہروں پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

چند لمحوں بعد سکرین اسی طرح چٹ کی آواز کے ساتھ ہی آف ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی عمران اس طرح ہاتھ جھاڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا جیسے کسی سٹیج ڈرامے کے اداکار پردہ گر جانے کے بعد اداکاری چھوڑ کر اطمینان سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

"ٹائیگر ۔۔۔ صفدر کے بازو پر پٹی باندھ دو ۔۔۔ اس ڈرامے کے چکر میں بیچارے کا خاصا خون نکل گیا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر اٹھ کر صفدر کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ تنویر اور جولیا بھی اٹھ کر بیٹھ گئے۔

"اب کیا ہوگا" ۔۔۔ جولیا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ شاید اب اس عجیب و غریب چکر سے بری طرح اکتا گئی تھی۔

"پلاؤ کھائیں گے احباب اور فاتحہ ہوگا ۔۔۔ اور کیا ہوگا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو ۔۔۔ سیدھی طرح بات کرو۔ میں تو اس چکر سے بری طرح تنگ آ گئی ہوں" ۔۔۔ جولیا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دو ہی صورتیں ہوں گی۔ یا تو اب دوبارہ مگرمچھ صاحبان ہماری لاشوں کی دعوت اڑانے تشریف لائیں گے ۔۔۔ یا پھر کوئی دروازہ کھلے گا اور کچھ لوگ ہماری لاشیں اٹھا کر اس کنوئیں کی صفائی کرنے آئیں گے"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ وہ دیکھ چکا تھا کہ جولیا واقعی جھلاہٹ کے عروج پر پہنچ چکی تھی۔

"اس بار واقعی ہم انتہائی عجیب سے چکر میں پھنس کر رہ گئے ہیں یہ دیوار کے ساتھ لٹکنے والا کام تو اس قدر عجیب ہے کہ مجھے تو اب تک یقین نہیں آ رہا کہ آخر یہ سب ہو کیسے گیا" ۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ٹائیگر اپنی قمیض پھاڑ کر صفدر کے بازو پر پٹی باندھنے میں مصروف تھا۔

"یہ تو صرف ریہرسل تھی تاکہ جب اصلی لٹکنا پڑے تو کم از کم لٹکانے والے ہمیں اناڑی تو نہ سمجھیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کنوئیں میں بھی عجیب سسٹم ہے کہ ایک خاص حد تک فائرنگ بھی ہوتی ہے اور سکرین بھی ایک خاص حد تک ہی کنوئیں کو چیک کرتی ہے" ۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ظاہر ہے دیواریں تو سپاٹ ہیں اس لئے جو کچھ ہونا ہے کنوئیں کے فرش پر ہی ہونا ہے ۔۔۔ اب انہیں کیا معلوم تھا کہ ہم چمگادڑوں کی طرح سپاٹ دیواروں سے بھی لٹک سکتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور اس بار دوسروں کے ساتھ ساتھ تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"واقعی تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہم چمگادڑوں کی طرح ہی دیوار سے
لٹکے ہوتے تھے" ــــ تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔
"اصل میں یہ سب میرے جوتوں کا کمال ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس
جیسی عظیم تنظیم کے ممبران کو چمگادڑوں میں تبدیل کر سکتے ہیں" ــــ
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تم بھی تو ہمارے ساتھ ہی لٹکے ہوئے تھے" ــــ جولیا نے غصیلے
لہجے میں کہا۔
"ہم ــ میں تو یہ دیکھ رہا تھا کہ تم واقعی صحیح انداز میں لٹک
رہے ہو یا نہیں ــــ ہدایت کار بیچارے کے ساتھ یہی تو مصیبت ہے
کہ اسے اداکاروں کو سکھانے کے لئے ان کے ساتھ ایسی ہی اداکاری کرنا
پڑتی ہے" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور کمرہ ایک
بار پھر ہنسی سے گونج اٹھا۔
"اگر مگر مچھ چھوڑ سکتے تو پھر کیا ہوگا" ــــ چند لمحوں کی خاموشی
کے بعد جولیا نے کہا۔
"تم نے اگر اور مگر دونوں کو اکٹھا کر دیا ہے کہ اگر مگر مچھ آ گئے ــــ
خالی اگر مچھ بھی تو آ سکتے ہیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اگر مچھ ــ کیا مطلب" ــــ جولیا شاید اس کا مطلب نہ سمجھ سکی تھی۔
"مچھ مخفف ہے مچھندر کا ــــ اور یہ مصرعہ تو تم نے سنا ہی ہوا ہوگا
کہ روٹی تو کسی طور کما کھائے مچھندر ــــ ظاہر ہے روٹی کمانے کا کام
اللہ تعالیٰ نے صرف انسان کے ذمے ہی لگا رکھا ہے۔ بیچارے مگر مچھ
تو صرف کھانا جانتے ہیں اور انسان ہی اگر مگر کے چکر میں پڑا رہتا

ہے جیسے تم ــ جب بھی تم سے بینڈ باجے کی بات کرو تم اگر مگر کر کے
ٹال دیتی ہو" ــــ عمران کی زبان قینچی کی طرح چل رہی تھی۔
"توبہ ــ تم سے تو بات کرنا بھی عذاب کو دعوت دینا ہوتا ہے" ــــ
جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، اچانک ان کے دائیں
طرف دیوار میں سے ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے کئی آدمی
بھاری قدموں سے چل رہے ہوں اور اس کے ساتھ ہی وہ سب بجلی
کی سی تیزی سے اٹھے اور پھر اس جگہ کی سائیڈوں میں ہوتے گئے
جہاں سے آوازیں سنائی دینے لگی تھیں۔
آوازیں اب بالکل قریب آ گئیں اور پھر ایک لمحے کے لئے آوازیں
رکیں اور دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ اس جگہ دیوار میں قد آدم
خلا پیدا ہوا اور اس کے ساتھ ہی دو لمبے تڑنگے آدمی جن کے کاندھوں
سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں اندر داخل ہوتے اور اسی لمحے سائیڈ پر
کھڑے عمران اور ٹائیگر ان دونوں پر جھپٹے اور وہ دونوں چیختے ہوئے
اچھل کر فرش پر جا گرے لیکن چونکہ وہ کئی افراد کے قدموں کی آوازیں
سن چکے تھے اس لئے انہوں نے انہیں قابو کرنے کی بجائے صرف
زور سے دھکا دے کر گرا دیا تھا ــــ پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے
مڑے اور انہوں نے خلا میں چھلانگیں لگا دیں۔ دوسرے لمحے وہ اس
خلا کے اندر موجود چار افراد سے اس طرح جا ٹکرائے کہ وہ چاروں
بری طرح چیختے ہوئے ایک دوسرے سے ٹکرا کر پشت کے بل نیچے جا
گرے۔ خلا کی دوسری طرف ایک طویل سرنگ تھی۔ اور پھر اس سے پہلے

کہ وہ اُٹھتے عمران بجلی کی سی تیزی سے ان میں سے ایک پر جھپٹا اور دوسرے لمحے وہ آدمی اس کے ہاتھوں پر اٹھتا ہوا چیخ کر دوبارہ اپنے دوسرے ساتھیوں پر اس انداز میں گھوم کر گرا کہ اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن ایک طرف سرنگ میں جا گری۔ ٹائیگر نے دوسروں کو بھی اٹھنے نہ دیا تھا۔ وہ مشینی انداز میں انہیں مسلسل لاتوں سے ضربیں لگا رہا تھا۔ عمران نے تیزی سے جھپٹ کر مشین گن اٹھالی اور دوسرے لمحے سرنگ مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ عمران تیزی سے واپس مڑا تو ادھر صفدر، تنویر اور جولیا تینوں مل کر ان دونوں کو بیہوش کر دینے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ عمران نے مشین گن کا رخ ایک آدمی کی طرف کیا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی وہ ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

اسی لمحے ٹائیگر تین مشین گنیں اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے صفدر اور تنویر کی طرف ایک ایک مشین گن اچھال دی جبکہ جولیا نے مرے ہوئے آدمی کی مشین گن جھپٹ لی۔ اب صرف ایک آدمی فرش پر بیہوش پڑا ہوا تھا اس کی ناک اور منہ سے خون کے قطرے نکل رہے تھے۔ عمران نے جھک کر پہلے تو اس کی تلاشی لی لیکن اس کے لباس سے دوسرا کوئی اسلحہ برآمد نہ ہوا۔

" اسے اٹھا کر سرنگ میں لے چلو ـــــ یہاں کنوئیں کی نسبت زیادہ محفوظ رہے گی " ـــــ عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا اور تنویر نے جھک کر اُسے کاندھے پر اٹھایا اور وہ سب تیزی سے اس سرنگ کے اندر بڑھ گئے جہاں چار افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

" اوہ ایک منٹ ـــــ وہ بائر کہیں مجھے چیکنگ نہ کرے ـــــ میں اس لاش کو بھی اٹھا لاتا ہوں " ـــــ عمران نے کہا اور پھر ایک بار پھر کنوئیں میں داخل ہو کر اس نے وہاں موجود لاش کو بازو سے پکڑ کر گھسیٹا اور لا کر سرنگ میں پڑی لاشوں کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے خلا کی دونوں سائیڈوں پر ہاتھ کو اوپر سے نیچے تک پھیرا تو ایک سائیڈ پر ایک اینٹ ابھری ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے اُسے دبایا تو سرر کی تیز آواز کے ساتھ دیوار برابر ہو گئی۔

" آؤ پہلے اس سرنگ سے نکلیں " ـــــ عمران نے کہا اور مڑ کر آگے بڑھ گیا۔ سرنگ خاصی طویل ثابت ہوئی لیکن آگے جا کر وہ اوپر کو چڑھتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ اوپر چڑھتے گئے اور پھر کافی بلندی پر جا کر سرنگ کا اختتام ایک لوہے کے دروازے پر ہوا جو بند تو تھا لیکن اس میں اتنی جھری بہرحال موجود تھی جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ لاک نہیں ہے۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر اپنے ساتھیوں کو رکنے کا اشارہ کیا اور پھر اس نے پہلے دروازے سے کان لگا دیئے لیکن دوسری طرف خاموشی تھی۔ عمران نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور دوسری طرف جھانکا تو وہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جو ہر قسم کے ساز و سامان سے خالی تھا البتہ اس کا ایک طرف موجود دوسرا دروازہ پوری طرح کھلا ہوا تھا۔ عمران آگے بڑھ گیا۔

" فنی وغیرہ ابھی تک لاشیں لے کر واپس نہیں لوٹے ـــــ اب تک آ جانا چاہیئے تھا انہیں " ـــــ ایک آواز عمران کو کھلے دروازے کی دوسری طرف سے سنائی دی۔ یہ آواز دروازے کے دائیں طرف سنائی دے رہی تھی۔

آجائیں گے — یہ لاشیں ڈھونا بھی بڑا مکروہ کام ہے — میری تو طبیعت ہی خراب ہو جاتی ہے" — ایک دوسری آواز سنائی دی اور عمران نے دروازے سے سر باہر نکال کر دیکھا تو یہ ایک کھلا برآمدہ تھا جس کے کنارے پر دو آدمی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سامنے ایک وسیع میدان تھا جس میں سے ایک پختہ سڑک گذرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی عمران نے ٹائیگر کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور وہ دونوں مشین گنیں اٹھائے باہر آگئے۔ وہ دونوں انتہائی محتاط انداز میں قدم اٹھاتے آگے بڑھتے گئے۔ دونوں نے مشین گنوں کو نال سے پکڑ رکھا تھا۔

"ارے" — اچانک ان میں سے ایک آدمی نے چونک کر گردن موڑتے ہوئے کہا۔ اس نے شاید ان کی احتیاط کے باوجود آہٹ سن لی تھی اسی لمحے عمران کا بازو گھوما اور مشین گن کا بٹ پوری قوت سے اس آدمی کی کھوپڑی پر پڑا اور اس دھماکے اور اس آدمی کے چیخنے سے دوسرا آدمی ایک جھٹکے سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ ٹائیگر کی مشین گن کے دستے نے اسے بھی کرسی پر ہی ڈھیر کر دیا۔

"انہیں اٹھا کر اندر لے جانا ہے" — عمران نے ٹائیگر سے کہا اور پھر ان دونوں نے مشین گنیں کاندھوں سے لٹکائیں اور بجلی کی سی تیزی سے انہیں اٹھا کر دوڑتے ہوئے واپس کمرے میں آگئے۔

"انہیں سنبھالو — میں اس چھوٹی سی عمارت کو اچھی طرح چیک کر لوں" — عمران نے کاندھے پر اٹھائے ہوئے بیہوش آدمی کو نیچے فرش پر پھینکتے ہوئے کہا اور دوبارہ باہر کی طرف لپک گیا۔ اب کمرے میں تین آدمی بیہوش پڑے ہوئے تھے ایک تو وہ جسے وہ کنوئیں سے اٹھا کر لاتے تھے اور دوسرے دو برآمدے سے اٹھا کر لائے جانے والے۔

تقریباً پانچ منٹ بعد ہی عمران واپس آگیا۔

"عمارت خالی ہے — یہ اسی جھیل کے کنارے والی عمارت ہے جس کے درمیان وہ کنواں ہے۔ جھیل عقب میں ہے — اس کنوئیں والے کو ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے پوچھ گچھ کر سکے آئندہ کے لئے کوئی پلاننگ کی جا سکے" — عمران نے ٹائیگر کو کہا اور ٹائیگر نے جھک کر اس آدمی کے ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی اس کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے اور ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا۔

"باہر چیک کرتے رہو۔ کہیں کوئی اچانک نہ آجائے" — عمران نے کہا اور سارے ساتھی سوائے جولیا کے تیزی سے دروازے سے باہر نکل گئے۔

اسی لمحے اس آدمی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ وہ چند لمحے تو لاشعوری کیفیت میں پڑا رہا پھر اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پاس کھڑے عمران نے پیر اٹھا کر اس کی گردن پر مخصوص انداز میں رکھا اور پیر کو ذرا سا گھما دیا اور اس آدمی کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم ایک دم سیدھا ہونے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ پیر کو ہٹانے یا پکڑنے کے لئے اس کے دونوں اٹھتے ہوئے بازو بھی دھڑام سے نیچے گر گئے اور اس کے حلق سے بے اختیار خرخراہٹ سی نکلنے لگی۔

"کیا نام ہے تمہارا — بولو" — عمران نے لات کو معمولی سی حرکت دیتے ہوئے کہا۔

"فف — فف — فنی — فنی نام ہے — میرا فنی ہے نام"

زیرو گروپ کا انچارج ہوں"۔۔۔۔ فنی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں رک رک کر جواب دیا۔

"تم ہماری لاشیں کہاں لے جانا چاہتے تھے"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"پپ۔۔۔ پپ۔۔۔ بتا دیتا ہوں۔۔۔ پپ۔۔۔ پپ۔۔۔ پیر ہٹا دو۔ اس عذاب کو ہٹا لو۔۔۔ بچاؤ۔۔۔ یہ کیسا عذاب ہے۔۔۔ انتہائی ہولناک عذاب"۔۔۔ فنی کی حالت لمحہ بہ لمحہ بد سے بدتر ہوتی جا رہی تھی۔ اس نے رک رک کر اور ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے پیر کو واپس گھما دیا اور پیچھے کی بجائے فرش پر رکھی ہوئی ایڑی پر دباؤ ڈال دیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ فنی کے چہرے کی حالت تیزی سے نارمل ہونے لگ گئی۔

"بولو۔۔۔ جواب دو۔ ورنہ اس بار ایک ایک رگ کچل دوں گا"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پیر کے پنجے کا دباؤ ذرا سا بڑھا دیا۔

"نہیں نہیں۔۔۔ مت کرو ایسا۔۔۔ میں بتا دیتا ہوں۔۔۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔۔۔ یہ دوزخ کا عذاب مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتا۔ مادام بائٹ نے حکم دیا تھا کہ ہم ڈیپ روم سے لاشیں اٹھا کر الیون تھرٹی کے انچارج زولان کو پہنچا دیں۔۔۔ زولان انہیں پاکیشیائی سائنسدان کو دکھائے گا۔۔۔ ہم لاشیں اٹھانے اطمینان سے آئے تھے مگر"۔۔۔ فنی بولتے بولتے رک گیا لیکن الیون تھرٹی اور پاکیشیائی سائنسدان کا سن کر عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"یہ الیون تھرٹی کہاں ہے۔۔۔ پوری تفصیل بتاؤ"۔۔۔ عمران نے دباؤ کو ذرا سا اور بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جزیرے کے شمال میں ڈارسم روڈ پر ہے۔ سرخ رنگ کی عمارت ہے۔ اس پر الیون تھرٹی کلب کا نیون سائن موجود ہے۔ یہ الیون تھرٹی ہے"۔۔۔ فنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ پاکیشیائی سائنسدان کہاں ہے۔۔۔ پوری تفصیل بتاؤ"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔۔۔ زولان جانتا ہو گا۔۔۔ میں تو زیرو سیکشن کا انچارج ہوں۔۔۔ ہمارا اڈہ راہون بار ہے جو آسون روڈ پر ہے"۔۔۔ فنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کس چیز پر آئے تھے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جیپ پر۔ وہ عمارت کے پورچ میں کھڑی ہے"۔۔۔ فنی نے جواب دیا اور عمران نے یکلخت پیر کو پوری قوت سے گھما دیا اور فنی کا بے حس و حرکت جسم تیزی سے ایک بار تڑپا اور پھر خرخراہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں اور چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا۔ وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

"ساتھیوں کو بلاؤ۔ جلدی کرو"۔۔۔ عمران نے مڑ کر سائیڈ پر کھڑی جولیا سے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ عمران نے اس کے باہر جاتے ہی کاندھے سے مشین گن اتاری اور دوسرے لمحے اس نے باقی وہ بے ہوش آدمیوں کے سینے پر باری باری نال رکھ کر دل میں گولیاں اتار دیں۔ اسی لمحے اس کے ساتھی اندر آ گئے۔

"ان تینوں کو اٹھا کر جھیل میں پھینک دو تاکہ آدم خور مگر مچھوں کو کچھ خوراک بھی مل جائے اور ان کی وجہ سے کوئی شخص ہمارے متعلق بھی نہ

جان سکے" ـــــ عمران نے کہا اور باہر کی طرف چل پڑا۔ تنویر، ٹائیگر اور صفدر نے ایک ایک لاش اس طرح اٹھائی کہ خون ان کے کپڑوں پر نہ پڑے اور پھر وہ انہیں اٹھا کر باہر نکل گئے۔ عقبی طرف جھیل وہ دیکھ چکے تھے اس لئے وہ ادھر ہی بڑھ گئے۔ جب کہ عمران، جولیا کے ساتھ پورچ کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں فنی کے کہنے کے مطابق جیپ موجود تھی اور وہاں واقعی ایک بند باڈی کی بڑی سی جیپ موجود تھی جس کے باہر سرخ رنگ سے بڑے بڑے دائرے بنے ہوئے تھے۔ صفدر، تنویر اور ٹائیگر تھوڑی دیر بعد وہاں پہنچ گئے۔ اگنیشن میں چابی موجود تھی اس لئے عمران کو جیپ سٹارٹ کرنے میں کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ سب ساتھیوں کے سوار ہوتے ہی عمران نے جیپ کو پورچ سے نکالا اور اسے سڑک کی طرف لے جانے لگا۔

"اب کیا پروگرام ہے ـــــ کیا اس الیون تھرٹی کلب جا رہے ہو جہاں ڈاکٹر ہدایت اللہ کو رکھا گیا ہے" ـــــ ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہاں جزیرے پر موجود ہر شخص ہاک کا ایجنٹ ہے اور ہم اپنی اصل شکلوں میں ہیں ـــــ دوسری بات یہ کہ جب فنی ہماری لاشیں لے کر اس الیون تھرٹی کلب نہ پہنچے گا تو ظاہر ہے فوری طور پر ہماری تلاش بھی شروع ہو جائے گی ـــــ اس لئے سب سے پہلے تو ہم نے کوئی ایسا محفوظ ٹھکانہ تلاش کرنا ہے جہاں ہم چھپ بھی سکیں اور ہمیں میک اپ کا سامان اور لباس بھی مہیا ہو سکیں۔ اس کے بعد کوئی پلاننگ ہو سکتی ہے" ـــــ عمران نے سڑک پر پہنچ کر جیپ کو بائیں طرف کو موڑتے

ہوئے کہا کیونکہ ادھر ہی کچھ دور عمارتیں نظر آ رہی تھیں۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ ڈاکٹر ہدایت اللہ کو فوری طور پر الیون تھرٹی سے کہیں اور شفٹ کر دیں۔ اس لئے کیوں نہ پہلے اس کلب پر حملہ کر کے ڈاکٹر ہدایت اللہ کو چھڑا لیا جائے پھر انہیں ساتھ رکھ کر کوئی ٹھکانہ وغیرہ ڈھونڈا جائے" ـــــ جولیا نے کہا کیونکہ وہ عمران کے ساتھ ہونے کی وجہ سے فنی سے یہ بات سن چکی تھی کہ ڈاکٹر ہدایت اللہ کو اس کلب میں رکھا گیا ہے۔

"اس طرح تو اور زیادہ مشکل ہو جائے گی ـــــ ڈاکٹر ہدایت اللہ کو چھڑانے کے لئے ظاہر ہے ہمیں اس کلب پر چڑھائی کرنا ہو گی۔ پھر وہاں سے فرار بھی ہونا ہو گا۔ لیکن جب کوئی ٹھکانہ ہی نہ ہو گا تو پھر ڈاکٹر ہدایت اللہ کو کہاں لے جایا جائے گا اور ڈاکٹر ہدایت اللہ ایک عام سے سائنسدان ہیں اور خاصے معمر بھی ہیں اس لئے ان کے ساتھ رہ کر ہم خود بھی بے دست و پا ہو جائیں گے ـــــ دوسری بات یہ کہ اب انہیں یہ الہام تو نہ ہو جائے گا کہ ہم نے فنی سے معلومات حاصل کی ہیں۔ وہ زیادہ سے زیادہ یہی سمجھیں گے کہ ہم کسی پراسرار طریقے سے فرار ہو گئے ہیں ـــــ ویسے بھی ہم نے اپنے آپ کو مافوق الفطرت تو بہرحال ثابت کر ہی دیا ہے" ـــــ عمران نے کہا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"باس! ـــــ کیوں نہ سب سے پہلے اس ہاک کے ٹھکانے پر ہی قبضہ کیا جائے۔ اس طرح زیادہ آسانی ہو جائے گی" ـــــ پیچھے بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

"اس کا ٹھکانہ کہاں ہو گا" ـــــ عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہونٹ

بھینچ کر رہ گیا۔

اس دوران جیپ ایک سفید رنگ کی عمارت کے سامنے سے گزری عمارت پر ہوٹل کا بورڈ لگا ہوا تھا لیکن عمران رکنے کی بجائے آگے بڑھتا گیا۔ سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ وہ اس جزیرے کے اندرونی محل وقوع سے قطعی بے خبر تھے۔ انہیں معلوم ہی نہ تھا کہ یہاں رہائشی کالونیاں کس طرف ہیں اور دوسری عمارتیں کس طرف ہیں لیکن ابھی وہ تھوڑی دور ہی آگے گئے ہوں گے کہ انہوں نے ایک عورت کو ایک بائی روڈ سے اس بڑی سڑک کی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ اس عورت نے ایک چھوٹے سے بچے کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک شاپنگ بیگ تھا۔ عمران نے تیزی سے جیپ اس بائی روڈ کی طرف موڑ دی وہ سمجھ گیا تھا کہ اس طرف یقیناً کوئی رہائشی مکانات موجود ہیں۔ عورت ان کی جیپ دیکھ کر بچے سمیت تیزی سے ایک سائیڈ پر ہو گئی۔ شاید یہ ریڈ گروپ ایسی حرکات میں ملوث رہتا تھا جس سے یہاں کے رہنے والے بھی خوفزدہ رہتے تھے۔

عمران جیپ آگے بڑھائے لئے گیا اور تھوڑی دیر بعد واقعی وہ ایک ایسی رہائشی کالونی میں داخل ہو گئے جو متوسط طبقے کی کالونی لگتی تھی۔ وہاں سڑک پر بچے کھیل رہے تھے۔ عمران جیپ آگے بڑھائے لئے گیا اور پھر اسے اس کالونی سے ہٹ کر ایک طرف ایک جدید ڈیزائن کا عام مکانوں سے زیادہ وسیع اور شاندار مکان نظر آ گیا۔ اس نے جیپ ادھر موڑ دی۔ مکان کا پھاٹک بند تھا۔ عمران نے جیپ پھاٹک کے سامنے روکی اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور زور سے ہارن بجانا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد ایک بوڑھا آدمی جس کے ہاتھ میں باغبانی کا آلہ تھا ہوا اس چھوٹے سے لکڑی کے پھاٹک کی طرف آتا دکھائی دیا۔ اس نے جلدی سے پھاٹک کھولا اور عمران جیپ کو آگے بڑھاتے لئے گیا۔ پورچ میں ایک جدید ماڈل کی خوبصورت کار موجود تھی۔ عمران نے جیپ اس کار کے پیچھے روک دی۔

"یہ مکان میں نے اس لئے منتخب کیا ہے کہ یقیناً اس کا رہنے والا یہاں کا کوئی اہم آدمی ہوگا۔ اس لئے اس سے اہم اور بنیادی معلومات آسانی سے مل جائیں گی اب تم نے نیچے اتر کر پوری تیز رفتاری سے یہاں موجود افراد کو قابو میں کرنا ہے"

عمران نے انجن بند کرتے ہوئے مڑ کر پیچھے بیٹھے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے تیزی سے جیپ سے کودے اور دوڑتے ہوئے برآمدے کی طرف بڑھنے لگے جبکہ عمران جیپ سے اتر کر وہیں رک گیا۔ اسی لمحے بوڑھا پھاٹک بند کر کے تیز تیز قدم اٹھاتا جیپ کے قریب پہنچ گیا لیکن جیپ کے ساتھ کھڑے عمران کو دیکھ کر وہ اس بری طرح اچھلا جیسے اس نے اچانک کسی بھوت کو اپنے سامنے دیکھ لیا ہو۔

"ت ت تت۔ تم کون ہو۔ تم تو ایشیائی لگتے ہو" بوڑھے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہم ایشیائی ہیں لیکن اس میں اتنا گھبرانے کی کیا بات ہے۔ گرم۔ کیا ایشیائی انسان نہیں ہوتے" عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"م۔ م۔ مگر یہاں۔ ایشیائی کیسے آ سکتے ہیں" بوڑھے کے لہجے میں ویسے ہی حیرت تھی۔

"کیوں۔ کیا رالسن ایشیائیوں سے ڈرتا ہے" عمران نے جان بوجھ

جیلینی کا نام زبان سے لیتے ہوئے کہا تاکہ بوڑھا خود ہی اس کی اصلاح کر کے اس مکان کے رہنے والے کا اصل نام بتا دے گا۔ اور پھر وہی ہوا بوڑھا رائسن کا نام سن کر چونک پڑا۔

"رائسن ۔۔۔ ہم ۔۔۔ مگر یہاں تو پلومر رہتا ہے اپنی بیوی جیلینی کے ساتھ رائسن تو یہاں نہیں رہتا" ۔۔۔ بوڑھے نے کہا۔

اسی لمحے جولیا پورچ سے نکل کر ان کی طرف آ گئی اور بوڑھا جولیا کو دیکھ کر اور زیادہ حیران ہو گیا۔

"یہاں اندر تو کوئی بھی موجود نہیں ہے" ۔۔۔ جولیا نے قریب آ کر کہا۔

"اوہ ۔۔۔ پلومر اور اس کی بیوی جیلینی دونوں کہاں گئے ہیں" ۔۔۔ عمران نے بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پلومر تو ہوٹل گیا ہوا ہے۔ ہوٹل آرکیاش میں ۔۔۔ وہ وہاں کا ملازم ہے۔ جب کہ جیلینی ایک دفتر میں کام کرتی ہے ۔۔۔ میں اس وقت یہاں اکیلا ہوں" ۔۔۔ بوڑھے نے جواب دیا۔

"تمہارا کیا نام ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور میں پلومر کا باپ ہوں" ۔۔۔ بوڑھے نے جواب دیا اور عمران چونک پڑا۔ وہ اب تک یہی سمجھے ہوئے تھا کہ یہ بوڑھا یہاں کا ملازم مالی ہو گا۔ لیکن وہ تو ایک لحاظ سے اس مکان کا سربراہ ثابت ہوا تھا۔

"او۔ کے مسٹر مائیکل! ۔۔۔ آؤ اب اندر چل کر بیٹھیں ۔۔۔ تم سے ہم نے انتہائی ضروری گفتگو کرنی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔

"لیکن تم نے اپنا تعارف نہیں کرایا ۔۔۔ تم لوگ کون ہو اور تمہارے پاس جیپ زیرو سیکشن کی ہے ۔۔۔ لیکن تم ایشیائی ہو۔ جب کہ یہ محترمہ سوئس لگتی ہیں ۔۔۔ یہاں زیرو سیکشن میں تو کیا پورے جزیرے میں کوئی ایشیائی نہیں ہے" ۔۔۔ بوڑھے نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی معاملے پر تو گفتگو کرنی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ برآمدے سے ہو کر جولیا کی رہنمائی میں ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں دوسرے ساتھی موجود تھے اور ان سب کے ہاتھوں میں اسلحہ تھا۔

"سنو مائیکل ۔۔۔ تم صرف اسی صورت میں اپنی زندگی بچا سکتے ہو کہ تم ہمارے ساتھ مکمل تعاون کرو ۔۔۔ ورنہ تمہیں اس طرح ذبح کر دیا جائے گا جیسے کسی بکری کو ذبح کیا جاتا ہے" ۔۔۔ عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"کک ۔۔۔ کیک ۔۔۔ کیسا تعاون ۔۔۔ مجھے مت مارو ۔۔۔ میں بوڑھا آدمی ہوں ۔۔۔ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے" ۔۔۔ بوڑھے مائیکل نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو مائیکل! ۔۔۔ ہم خواہ مخواہ قتل و غارت کے خواہشمند نہیں ہیں۔ تمہاری اور ہماری کوئی دشمنی بھی نہیں ہے لیکن اس وقت ہمیں اپنی جانوں کے تحفظ کا مسئلہ درپیش ہے اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ جب کسی کی اپنی جان داؤ پر لگی ہوئی ہو تو پھر دوسروں کی جان کی کوئی اہمیت اس کی نظروں

میں نہیں رہتی۔ اس لئے اگر تم تعاون کرو گے تو ہم تمہیں انگلی لگائے بغیر یہاں سے چلے جائیں گے اور اگر تم نے تعاون نہ کیا تو پھر تمہاری یہ بوڑھی گردن توڑنا ہمارے لئے انتہائی ضروری ہو گا۔ اس لئے میں آخری بار تم سے کہہ رہا ہوں کہ تم ہم سے مکمل تعاون کرو ۔۔۔ اور یہ بھی سن لو کہ تم بوڑھے آدمی ہو۔ اس لئے میں تمہارا لحاظ بھی کر رہا ہوں۔ اگر تمہاری جگہ جوان آدمی ہوتا تو اب تک میں اس کے جسم کی ساری ہڈیاں توڑ کر اس سے اپنے مطلب کی باتیں اگلوا لیتا" ۔۔۔ عمران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ بوڑھا مائیکل بے اختیار کانپ اٹھا۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ۔ پلیز مجھے کچھ مت کہو ۔۔۔ میں تم سے مکمل تعاون کے لئے تیار ہوں" ۔۔۔ بوڑھے مائیکل نے کہا۔

"تم باہر کا خیال رکھو ۔۔۔ میں اس سے باتیں کر لوں" ۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ سب سوائے جولیا کے تیزی سے باہر نکل گئے البتہ جولیا وہیں بیٹھی رہی۔

"سنو مائیکل! ۔۔۔ ہمیں معلوم ہے کہ یہ جزیرہ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ہاک کے زیر اثر ہے اور یہاں کا رہنے والا ہر آدمی ہاک کا ایجنٹ اس کا مکمل طور پر وفادار ہے ۔۔۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے اور ہاک نے پاکیشیا کے ایک سائنسدان ڈاکٹر ہدایت اللہ کو ہمارے کسی دشمن ملک کے کہنے پر برن سے اغوا کر کے یہاں الیون ہقرنی کلب میں قید کر رکھا ہے۔ ہم اسے چھڑانے کے لئے یہاں آئے ہیں ۔۔۔ ہاک کی ایک ایجنٹ باٹر نے ہمیں برن میں دھوکے میں رکھ کر بیہوش کیا اور پھر اس نے ہمیں یہاں گہرے کنوئیں میں جسے وہ ڈیپ روم کہتی ہے رکھ کر ہم پر آدم خور مگرمچھ چھوڑ دیئے۔ ہم نے وہاں اپنی ذہانت کی وجہ سے باٹر پر یہ ظاہر کر دیا کہ ہم ہلاک ہو چکے ہیں جس پر باٹر نے زیرو سیکشن کے آدمیوں فنی اور اس کے ساتھیوں کو اس ڈیپ روم سے ہماری لاشیں اٹھا کر الیون ہقرنی کلب میں اس سائنسدان کے سامنے لے جانے کا حکم دیا لیکن فنی اور اس کے ساتھی ہمارے ہاتھوں مارے گئے ۔۔۔ جھیل پر موجود عمارت میں دو آدمی موجود تھے۔ وہ بھی ہمارے ہاتھوں ہلاک ہو گئے۔ اور ہم فنی کی جیپ لے کر وہاں سے نکل آئے ہیں ۔۔۔ ہمیں معلوم ہے کہ جلد یا بدیر باٹر تک یہ اطلاع پہنچ جائے گی کہ ہم فرار ہو چکے ہیں اس لئے پورے جزیرے میں ہماری تلاش شروع ہو جائے گی۔ ہم نے تمہارا یہ مکان آبادی سے ہٹ کر بنا ہوا دیکھا تو ہم یہاں آ گئے ہیں اب ہمیں فوری طور پر کوئی ایسا ٹھکانہ چاہئے جہاں ہم باٹر اور زیرو سیکشن یا کسی اور کی نظروں سے بچ کر رہ سکیں ۔۔۔ نمبر دو۔ ہمیں ضروری اسلحہ بھی اور کار ہے۔ نئے لباس بھی اور میک اپ کا سامان بھی تاکہ ہم الیون ہقرنی کلب پر حملہ کر کے ڈاکٹر ہدایت اللہ کو رہا کرا کر یہاں سے بحفاظت جا بھی سکیں ۔۔۔ یہ ہمارا مشن ہے۔ اب تم بولو ۔۔۔ تم ہمارے ساتھ کیا تعاون کر سکتے ہو" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

بوڑھا حیرت سے آنکھیں پھاڑے عمران کو دیکھتا رہا۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے اسے عمران کی باتوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"تم ۔۔۔ تم ڈیپ روم سے زندہ واپس آ گئے ۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے وہاں سے آج تک تو کوئی زندہ آدمی باہر نہیں آسکا" ۔۔۔ بوڑھے

مائیکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ ہمارا وقت مت ضائع کرو اس طرح کی باتیں کر کے ۔۔۔ جو کچھ میں نے کہا ہے اس کا جواب دو" ۔۔۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

"نوجوان! ۔۔۔ مجھے افسوس ہے کہ میں یا اس جزیرے پر رہنے والا کوئی بھی آدمی تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا اور تم چاہے جزیرے کے اندر سوراخ کر کے کیوں نہ چھپ جاؤ، ہاک کے آدمی تمہیں بہرحال ڈھونڈ نکالیں گے کیونکہ یہاں ہر کمرشل عمارت کے اندر ایسے خفیہ کیمرے نصب ہیں جو ہر آدمی کی حرکات و سکنات کو ایک ماسٹر کمپیوٹر تک پہنچا دیتے ہیں اور وہ آدمی فوراً چیک ہو جاتا ہے۔ اس لئے جیسے ہی تم کمرشل عمارت میں داخل ہو گے، ماسٹر کمپیوٹر نے فوری طور پر تمہاری نشاندہی کر دینی اور اس کے بعد ہاک کے خونخوار آدمی تم پر قیامت بن کر جھپٹ پڑیں گے اور تم یہاں بھی زیادہ دیر تک چھپے نہیں رہ سکتے کیونکہ تم زیرو سیکشن کی جیپ میں آتے ہو اور انہوں نے یہاں موجود ہر جیپ اور سواری کو چیک کرنے کا کوئی نہ کوئی پُراسرار سسٹم بنا رکھا ہے ۔۔۔ باہر تو اینڈرلو عورت ہے ورنہ ہاک کا اصل سربراہ اینڈرلو ہے ۔۔۔ اب رہ گیا لباس میک اپ کا سامان اور اسلحے کا مسئلہ ۔۔۔ تو یہاں تو تینوں میں سے کوئی چیز تمہیں نہیں مل سکتی کیونکہ یہاں پلوسر کے لباس ہوں گے اور تم میں سے کسی کا قد و قامت بھی پلوسر جیسا نہیں ہے" ۔۔۔ مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمارا یہاں آنا بیکار ثابت ہوا ہے" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں اب کیا کر سکتا ہوں ۔۔۔ مجبوری ہے" ۔۔۔ بوڑھے مائیکل نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا بیٹا پلوسر جس ہوٹل میں ملازم ہے وہ ہمیں وہاں تو چھپا سکتا ہے ۔۔۔ آخر ہوٹل اجنبیوں کے لئے تو ہی بنائے جاتے ہیں ورنہ یہاں کے رہنے والوں کے لئے ہوٹل بنانے کی کیا ضرورت ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور بوڑھا مائیکل بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہاں کوئی اجنبی آتا ہی نہیں اور آ بھی جائے تو پھر زندہ واپس نہیں جا سکتا ۔۔۔ باقی رہے یہاں کے ہوٹل تو یہ شیطانی جزیرہ ہے۔ اینڈرلو نے یہاں ہر قسم کی اخلاقیات کو یہاں کے رہنے والوں کی اپنی مرضی پر چھوڑا ہوا ہے اس لئے یہاں کے ہوٹل صرف عیاشی کے کام آتے ہیں اور ان کا کوئی کرایہ بھی چارج نہیں کیا جاتا ۔۔۔ جس کا جی چاہے اگر کوئی عورت رضامند ہو تو اسے لے کر زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے تک کسی بھی ہوٹل میں رہ سکتا ہے" ۔۔۔ بوڑھے مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی جولیا کے ہونٹ سختی سے بھنچ گئے۔

"تو کیا یہاں شادیاں وغیرہ نہیں ہوتیں ۔۔۔ مگر تم تو جیسی کو پلوسر کی بیوی کہہ رہے ہو" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ اخلاقیات ہر شخص کی اپنی مرضی پر منحصر ہیں۔ اس لئے یہاں وہ لوگ بھی کثرت سے موجود ہیں جو اخلاقیات کی مکمل پابندی کرتے ہیں اور ایسے بھی لوگ کثرت سے ہیں جو پابندی نہیں کرتے" مائیکل نے جواب دیا اور عمران نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا جیسے اب بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔

"اچھا اتنا بتا دیں کہ کمرشل عمارتوں سے ہٹ کر کوئی ایسی عمارت ہے جہاں ایسے لوگ رہتے ہوں جن سے ہمیں ایسی چیزیں مہیا ہو سکیں"۔ عمران نے کہا تو مائیکل اس طرح ہونٹ چبانے لگا جیسے کوئی فیصلہ نہ کر پا رہا ہو۔ پھر اچانک اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی جیسے وہ کسی فیصلے تک پہنچ گیا ہو۔

"ہاں۔ صرف ایک جگہ ایسی ہے اور وہ ہے البرٹو ہاؤس ——— یہ بات میں تمہیں صرف اس لئے بتا رہا ہوں کہ تم ایک اچھے مقصد کے لئے اپنی جانیں خطرے میں ڈال کر یہاں آئے ہو ——— میں بھی کسی زمانے میں مجرم تھا لیکن وہ زمانہ گذر چکا ہے۔ یہاں کچھ عرصہ پہلے ایک تنظیم ہوتی تھی البرٹو گروپ ——— جس کا سربراہ البرٹو تھا۔ یہ تنظیم معمولی کام کرتی تھی۔ پھر البرٹو مر گیا اور تنظیم تتر بتر ہو گئی جس پر اس اینڈریو نے قائی لینڈ پر قبضہ کر لیا اور البرٹو کے آدمیوں کو بھاری رقومات دے کر ساتھ شامل کر لیا۔ پھر جب اس نے مکمل قبضہ جما لیا تو اس نے البرٹو کے ایسے تمام ساتھیوں کو جن سے اُسے معمولی سا بھی بغاوت کا خدشہ ہو سکتا تھا مروا ڈالا۔ صرف ہم چند بوڑھے رہ گئے ہیں جو اس کے کسی بھی کام میں مداخلت نہیں کرتے اور نہ کر سکتے ہیں ——— لیکن البرٹو کی ایک بیٹی ہے جس کا نام جیولٹ ہے۔ جب البرٹو مرا تو جیولٹ ایکریمیا کے کسی سکول میں پڑھتی تھی۔ باپ کے مرنے کے بعد وہ یہاں آ گئی۔ اس کی ماں البرٹو کی وارث بن کر یہ جزیرہ اینڈریو کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اینڈریو سے شادی بھی کر لی تھی لیکن بعد میں اینڈریو نے اُسے ایک ایکسیڈنٹ کے ذریعے ہلاک کرا دیا۔ جیولٹ البتہ یہاں اکیلی رہ گئی۔ یہاں اس کا صرف ایک چچا ہے جو کافی بوڑھا ہے اور تارک دنیا ہے ——— جیولٹ بے حد ذہین لڑکی ہے۔ اس کی خواہش ہے کہ وہ ایک بار پھر جزیرہ ہاک سے حاصل کر کے یہاں اپنی حکومت قائم کرے۔ چنانچہ اس نے ظاہری طور پر تو اینڈریو کی مکمل وفاداری اور تابعداری کا اظہار کر رکھا ہے لیکن خفیہ طور پر وہ یہاں کے ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا رہی ہے جو اینڈریو سے کسی نہ کسی وجہ سے اختلاف رکھتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنا ایک خفیہ گروپ بنا رہی ہے اور اس نے یہاں مختلف حیلوں بہانوں سے اسلحہ بھی اکٹھا کرنا شروع کیا ہوا ہے ——— یہاں سے منشیات سمگل کرنے والے ایک بحری جہاز کا کیپٹن وکٹر اس کے گروپ میں شامل ہو چکا ہے۔ وہ واپسی پر باہر سے اسلحہ لے کر آتا ہے اور یہاں خفیہ طور پر سٹاک کرتا ہے ——— میں بھی البرٹو گروپ میں شامل ہوں لیکن پلومر اور اس کی بیوی جینی کو اس کا علم نہیں ہے کیونکہ وہ دونوں اینڈریو کے مکمل طور پر طرفدار ہیں۔ اگر تم کسی طرح جیولٹ کی مدد حاصل کر لو تو وہ تمہیں البرٹو ہاؤس میں یا اپنے کسی گروپ کے آدمی کے یہاں چھپا سکتی ہے اور تمہارے مطالبات بھی پورے کر سکتی ہے لیکن ایک بات پہلے سے بتا دوں کہ جیولٹ انتہائی اکھڑ اور سخت مزاج لڑکی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ تمہاری کچھ مدد کرنے کی بجائے الٹا تمہیں گرفتار کرا دے تاکہ اینڈریو پر یہ ثابت کر سکے کہ وہ اس کی مکمل وفادار ہے اور اس معاملے میں میری ذات بھی سامنے نہیں آ سکتی کیونکہ پورے گروپ نے باقاعدہ حلف لئے ہوئے ہیں کہ ہم اس گروپ کے بارے میں کسی سے کچھ نہ کہیں گے اور میں آج تک تو اس حلف پر قائم رہا ہوں اور صرف تم پہلے

آدمی ہو جسے میں نے یہ سب کچھ بتا دیا ہے ــــ نجانے کیوں میرا دل کہہ رہا ہے کہ تم سچے آدمی ہو اور تمہاری مدد ہونی چاہیئے" ــــ مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ البرٹو ہاؤس کہاں ہے اور یہ محترمہ جیولٹ صاحبہ کیا وہاں اکیلی رہتی ہیں" ــــ؟ عمران نے پوچھا۔

"میرے پاس تانی لینڈ کا مکمل نقشہ موجود ہے وہ میں تمہیں لا دیتا ہوں ــــ اور اگر تم کہو تو میں تمہیں تانی لینڈ کی تمام اہم جگہوں کی نشاندہی بھی کر دوں گا لیکن تمہارا وہاں تک پہنچنا ایک مسئلہ ہے البرٹو ہاؤس یہاں سے کافی دور ہے اور ہو سکتا ہے کہ تمہیں راستے میں چیک کیا جائے صرف ایک کام ہو سکتا ہے۔ یہاں گیراج میں پلومر کی ایک کار موجود ہے وہ یہ کار صرف اس وقت استعمال کرتا ہے جب وہ جینی کے ساتھ تفریح کے لئے نکلتا ہے۔ اس کے شیشے کلرڈ ہیں اور اسے چیک بھی نہ کیا جائے گا کیونکہ یہاں سب جانتے ہیں کہ یہ کار پلومر کی ہے ــــ میں اسے ڈرائیو کروں گا اور یہ صاحبہ چونکہ ایشیائی نہیں ہیں اس لئے یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں گی البتہ باقی تم سب کو عقبی سیٹ پر بیٹھنا ہو گا ــــ میں تمہیں البرٹو ہاؤس کے سامنے اتار کر آگے نکل جاؤں گا اور پھر مارکیٹ سے ہوتا ہوا واپس آجاؤں گا ــــ اگر بعد میں مجھ سے پوچھ گچھ بھی ہوئی تو میں یہی بتاؤں گا کہ میں شاپنگ کے لئے مارکیٹ گیا تھا اور یہ محترمہ مجھے راستے میں ملی تھیں انہوں نے مجھ سے لفٹ مانگی اور میں نے دے دی۔ اس سے زیادہ کا مجھے علم نہیں ہے۔ البتہ واپس آکر میں خود زیرو سیکشن کو فون کر کے پوچھوں گا کہ ان کی جیپ میرے مکان کے اندر کیوں کھڑی

ہے ــــ میں یہی تمہاری مدد کر سکتا ہوں" ــــ مائیکل نے کہا۔

"اوہ ــــ ویری گڈ مائیکل ــــ تم نے واقعی ہمارا بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا ہے ــــ جیولٹ کو ہم خود منا لیں گے البتہ یہ جیپ والی بات غلط ہے۔ یہ جیپ تمہارے مکان میں دیکھ کر وہ تم پر لازماً تشدد کریں گے اس لئے ہم یہ جیپ یہاں سے نکال کر تمہارے مکان سے کافی آگے کسی سڑک کے کنارے چھوڑ دیں گے" ــــ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آگے ایک وسیع میدان ہے اس میں درختوں کا ایک گھنا جھنڈ ہے۔ تم یہ جیپ وہاں چھوڑ دو ــــ میں نقشہ لے آتا ہوں"۔ مائیکل نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"جولیا ــــ تم مائیکل کا خیال رکھنا ــــ میں یہ جیپ خود جا کر چھوڑ آتا ہوں" ــــ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

پاٹر اپنے خاص کمرے میں آرام کرسی پر بیٹھی ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھی۔ یہ ایک محل نما رہائش گاہ تھی جس کو ہاک ہاؤس کہا جاتا تھا۔ اینڈریو اور پاٹر ہاک ہاؤس میں ہی رہتے تھے اور یہاں ایسے حفاظتی انتظامات تھے کہ یہاں سوائے پاٹر اور اینڈریو کی اجازت کے کوئی آدمی بھی داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ یہاں پاٹر کی رہائش گاہ علیحدہ پورشن میں تھی اور اینڈریو کی علیحدہ۔ لیکن درمیان میں ایک ایسا راستہ موجود تھا جس سے وہ دونوں کسی بھی وقت کسی بھی پورشن میں آزادی سے آ جا سکتے یہاں ان پورشنز میں اینڈریو نے انتہائی با اعتماد آدمیوں کو بطور ملازم رکھا ہوا تھا جن میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ یہ سب بھی یہیں اندر رہتے تھے البتہ ان کی رہائش گاہیں علیحدہ بنی ہوئی تھیں۔

پاٹر اور اینڈریو نے ویسے تو کام بانٹ رکھے تھے۔ فائی لینڈ کے اندر پاٹر کا مکمل کنٹرول تھا۔ یہاں اس کا حکم اس طرح مانا جاتا تھا جیسے

اینڈریو کا۔ البتہ بیرونی ممالک میں اینڈریو کا نام چلتا تھا البتہ اینڈریو کی عدم موجودگی میں پاٹر ہی انہیں بھی کنٹرول کرتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ عام طور پر پاٹر کو ہی ہاک کا چیف سمجھا جاتا تھا۔

پاٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی۔ یہ فائل عمران سے متعلق تھی اور یہ فائل اس ملک نے خصوصی طور پر انہیں بھجوائی تھی جس کے کہنے پر ہاک نے ڈاکٹر ہدایت اللہ کو اغوا کیا تھا۔

"ہونہہ۔ بڑی تعریفیں لکھ رکھی ہیں انہوں نے اس احمق کی۔ لیکن بہرحال یہ ختم ہو ہی گیا ۔۔۔ اور اب تک تو ڈاکٹر ہدایت اللہ بھی اس کی لاش کا اچھی طرح معائنہ کر چکا ہوگا" ۔۔۔ پاٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پاس پڑے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگی۔

"الیون تھرٹی کلب" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"پاٹر سپیکنگ ۔۔۔ زولان سے بات کراؤ" ۔۔۔ پاٹر نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"زولان بول رہا ہوں مادام" ۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کیا ردعمل رہا ہے اس ڈاکٹر ہدایت اللہ کا لاشوں کو دیکھنے کے بعد" ۔۔۔ پاٹر نے مسکراتے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"لاشیں تو ابھی تک میرے پاس پہنچی ہی نہیں ۔۔۔ میں کتنی بار فنی کو فون بھی کر چکا ہوں۔ لیکن وہاں سے یہی بتایا جاتا ہے کہ جیپ نکل کر

جھیل پر گئے ہوئے ہیں اور جھیل پر فون کوئی اٹھاتا ہی نہیں" ۔۔۔ زولان نے جواب دیا تو باتھر اس کی بات سن کر بے اختیار سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔ ابھی تک لاشیں نہیں پہنچیں ۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔۔۔ دو گھنٹے سے زیادہ ہو گئے ہیں مجھے زیرو سیکشن کو آرڈر دیئے ہوئے" ۔۔۔ باتھر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں

"میں درست کہہ رہا ہوں مادام ۔۔۔ مجھ تک ابھی تک لاشیں نہیں پہنچیں۔ حالانکہ میں ان کے انتظار میں ہی بیٹھا ہوا ہوں" ۔۔۔ زولان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ میں خود معلوم کرتی ہوں" ۔۔۔ باتھر نے کہا اور اس نے جلدی سے کریڈل دبا کر دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"زیرو سیکشن" ۔۔۔ رابطہ ہوتے ہی ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"باتھر بول رہی ہوں ۔۔۔ فنی کہاں ہے" ۔۔۔ باتھر نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"مادام ۔۔۔ وہ آپ کا حکم ملتے ہی جیپ اور پانچ آدمی لے کر جھیل پر گئے تھے۔ اس کے بعد تو نہ وہ واپس آئے ہیں اور نہ ان کا کوئی فون آیا ہے ۔۔۔ البتہ زولان کا فون کئی بار آ چکا ہے۔ وہ بھی فنی کو ہی پوچھ رہا تھا" ۔۔۔ دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"تم فوراً فنی اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرو ۔۔۔ زولان نے مجھے بتایا ہے کہ جھیل پر کوئی فون بھی اٹنڈ نہیں کر رہا ۔۔۔ تم خود جھیل پر جاؤ اور وہاں معلوم کرو کہ کیا وجہ ہے فون کیوں اٹنڈ نہیں کیا

جا رہا ۔۔۔ اور دوسری بات یہ کہ وہاں جا کر ڈیپ روم کے اندر بھی جھانکو کہ کیا فنی نے وہاں سے ایشیائیوں کی لاشیں باہر نکالی بھی ہیں ۔۔۔ یا وہ وہیں پڑی ہوئی ہیں ۔۔۔ پوری رپورٹ دو" ۔۔۔ باتھر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور باتھر نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ کیسے ممکن ہے ۔۔۔ فنی آخر کہاں چلا گیا۔ وہ ایسا آدمی تو نہیں ہے کہ حکم کی تعمیل کی بجائے کسی اور طرف مصروف ہو جائے" ۔۔۔ باتھر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اب یہاں بیٹھے بیٹھے تو اسے اصل صورت حال کا علم نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے اب زیرو سیکشن سے بولنے والے نمبر ٹو آرنلڈ کی کال کا انتظار کرنا ضروری تھا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ کے طویل انتظار کے بعد کال آ ہی گئی۔

"یس ۔۔۔ باتھر بول رہی ہوں" ۔۔۔ باتھر نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں مادام ۔۔۔ یہاں جھیل پر موجود دونوں آدمی غائب ہیں البتہ یہاں عقبی برآمدے اور اندر کمرے میں خون کے دھبے موجود ہیں ۔۔۔ یوں لگتا ہے جیسے ان دونوں پر تشدد کیا گیا اور پھر انہیں گولی مار دی گئی اور ان کی لاشیں جھیل میں ڈال دی گئی ہیں کیونکہ لانچ پر ڈیپ روم جاتے ہوئے میں نے کچھ کپڑے دور پانی میں بہتے ہوئے دیکھے ہیں ۔۔۔ ویسے ڈیپ روم خالی پڑا ہوا ہے البتہ وہاں چلی ہوئی گولیوں کے خول اور خون کے دھبے موجود ہیں" ۔۔۔ آرنلڈ نے کہا۔

"تمہیں اتنی بلندی سے فرش پر خون کے دھبے کیسے نظر آ گئے؟"
بائر نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔ یہ اس کی عادت تھی کہ جو بات اس کی سمجھ میں نہ آتی تھی وہ پہلے اس کی وضاحت مانگتی تھی۔

"میرے پاس دوربین ہے۔ پہلے مجھے ان دھبوں کا صرف احساس ہوا۔ اس لیے میں نے دوربین سے چیک کیا تو واضح طور پر خون کے دھبے نظر آ گئے" —— آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ فنی وہاں سے لاشیں لے گیا ہے۔ دھبے انہی لاشوں کے ہوں گے —— لیکن ان دو آدمیوں کا قتل اور فنی کے غائب ہو جانے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے" —— بائر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے زیرو سیکشن کی ڈیوٹی لگا دی ہے مادام —— جیسے ہی ان کی طرف سے کوئی رپورٹ ملے گی میں کال کروں گا" —— آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب فنی کو تلاش کرو۔ تب ہی صحیح صورت حال معلوم ہو سکے گی" —— بائر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھی اور کمرے میں ٹہلنے لگی۔

اینڈریو آدھا گھنٹہ پہلے ایک خصوصی ہیلی کاپٹر پر برن جا چکا تھا جہاں سے اس نے آسٹریلیا جانا تھا کیونکہ اسے وہاں سے کاروبار کے سلسلے میں ایک انتہائی اہم کال ملی تھی اس لیے وہ فوراً ہی روانہ ہو گیا تھا۔

"یہ سب کیا پُراسراریت ہے —— پہلے ان لوگوں نے مشینوں کو دھوکہ دیا۔ اب ان کی لاشیں بھی اسی طرح پُراسرار واقعات پیدا کر رہی ہیں"

ب کی بنا پر کر
بائر نے کہا۔ وہ مسلسل
چونک کر رہ گئی اور
میں ٹہلتی رہی، مقصود

پھر اس نے دوڑ کر فی کی جیپ لے کر وہ روز کالونی پہنچے گی بھی دیر ہو گئی تو قیامت آ جائے گی مائیکل نے انہیں چھپا رکھا

"ہیلو —— بائر سپیکنگ" چھنڈ میں کہا ——تقریباً چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔
"آرنلڈ بول رہا ہوں مادام —— انتہائی حیرت انگیز خبریں ہیں۔ ڈیپ روم کی سپیشل سرنگ میں فنی کے ساتھ جانے والے افراد کی لاشیں گولیوں سے چھلنی پڑی ہوئی ہیں اور جھیل سے وہ کپڑے بھی نکلوا لیے گئے ہیں۔ ان میں ایک پتلون کا پائنچہ ایسا بھی ہے جو فنی کی پتلون کا ہے اور سب سے اہم رپورٹ یہ ہے کہ فنی کی جیپ روز کالونی کے عقبی میدان میں درختوں کے ایک جھنڈ کے اندر خالی کھڑی ہوئی مل گئی ہے —— مزید تفتیش سے معلوم ہوا ہے کہ اس جیپ کو ایک ایشیائی چلا رہا تھا اور ایک سویلین نژاد خاتون سائیڈ سیٹ پر بیٹھی تھی۔ یہ جیپ پہلے پلوسر کے مکان میں کھڑی رہی۔ کالونی کے ایک بچے نے اسے وہاں دیکھا تھا —— پلوسر کی کوٹھی خالی پڑی ہوئی ملی ہے اس کا باپ مائیکل غائب ہے جب پریس نے اس کی تلاش کا حکم دیا تو وہ مارکیٹ میں شاپنگ کرتا ہوا مل گیا ہے۔ اس نے سرے سے ہی انکار کر دیا ہے کہ زیرو سیکشن کی جیپ اس کے مکان میں آئی ہے —— اب آپ حکم کریں" —— آرنلڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"انکار کر رہا ہے وہ بوڑھا مائیکل —— اس کا مطلب ہے کہ وہ اس حیرت انگیز گڑبڑ میں شامل ہے —— تم اسے اس کے مکان میں لے چلو۔

میں خود وہیں ... کرتی ہوں"۔

بائر نے چیختے ہوئے فرش پر خون کے دھبے کیسے ... دوڑتی ہوئی دروا
کی طرف بڑھ گئی۔ پوچھا۔ یہ اس کی عادت تھی کہ جو باہو رہے تھے
آرنلڈ کی یہ رپورٹ بتا رہی تھی وضاحت مانگتی تھی۔ ساتھی ہلاک نہیں
ہوئے بلکہ انہوں نے کسی پُراسرار مجھے ان دھبوں کے آپ کو اس
ظاہر کیا جیسے وہ ہلاک ہو گئے ہوں۔ ورنہ تو واقعی ہے وہ کتنے ہی پُر
اور مافوق الفطرت کیوں نہ ہوں بہرحال مرنے کے بعد کسی صورت
زندہ نہیں ہو سکتے۔ اس لئے اب یہ بات تو ثابت ہو گئی تھی کہ اس کے
ساتھ دھوکہ ہوا ہے۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار ہاک ہاؤس سے نکل کر انتہائی تیز رفتاری
سے سڑک پر دوڑتی ہوئی روز کالونی کی طرف بڑھی جا رہی تھی
رفتار سے زیادہ اس کا ذہن چل رہا تھا۔ اب یہ بات طے ہو جانے کے
بعد کہ عمران اور اس کے ساتھی دراصل ہلاک نہیں ہوئے تھے صورت
واضح ہوتی جا رہی تھی۔ فنی اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچا تو وہ
سمجھا ہو گا کہ اس نے لاشیں اٹھائی ہیں اس لئے وہ چوکنے نہ ہو
چنانچہ انہوں نے اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور فنی کو لے کر
اوپر عمارت میں آ گئے۔ وہاں یقیناً انہوں نے ان دو آدمیوں کو جو
کے پہرے دار تھے ہلاک کر دیا ہو گا اور فنی سے پوچھ گچھ کر کے اسے
ہلاک کر کے انہوں نے یہ تینوں لاشیں جھیل میں پھینک دی ہوں گی
تاکہ آدم خور مگرمچھ انہیں چٹ کر جائیں اور ان کا نشان تک نہ ملے۔
لیکن کپڑے ظاہر ہے مگرمچھ نہ کھا سکتے تھے اس لئے وہ پانی میں تیرتے

ہے۔ اس کے بعد فنی کی جیپ لے کر وہ روز کالونی میں پلومر کے مکان
گئے اور اب یقیناً مائیکل نے انہیں چھپا رکھا ہو گا اور ڈاج دینے کے
جیپ دور درختوں کے جھنڈ میں کھڑی کر دی گئی ہو گی ——— لیکن
ات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ بوڑھے مائیکل سے ان کا کیا تعلق
لتا ہے۔ مائیکل کے متعلق وہ جانتی تھی کہ وہ پہلے المرٹو گروپ کا
رتا اور بوڑھا ہو جانے کی وجہ سے اس نے سارے کام چھوڑ دیئے
اب اپنے بیٹے پلومر کے ساتھ رہتا تھا جو ایک ہوٹل کا مینیجر تھا اور
اب پلومر، اس کی بیوی جینی اور اس) مائیکل کے خلاف کوئی شکایت
آئی تھی اور جہاں تک اسے معلوم تھا مائیکل بیس پچیس سالوں سے
لینڈ سے باہر بھی نہ گیا تھا۔ یہی سوچتی ہوئی اور بری طرح الجھی
تھوڑی دیر بعد وہ روز کالونی سے گزر کر پلومر کے مکان تک پہنچ
پھاٹک کھلا ہوا تھا اور اندر اور باہر زیرو سیکشن کی جیپیں موجود
بائر نے کار روکی اور دروازہ کھول کر اچھل کر وہ نیچے اتری تو سامنے
لمبا تڑنگا نوجوان کھڑا تھا۔ یہ آرنلڈ تھا۔

"کہاں ہے وہ مائیکل" ——— بائر نے انتہائی غصیلے لہجے میں پوچھا۔
"اندر بیٹھا ہوا ہے مادام ——— وہ ابھی تک ہر بات سے منکر ہو رہا
——— اس کے لڑکے پلومر اور بہو جینی کو بھی میں نے بلوا لیا ہے۔ وہ
سمجھا رہے ہیں کہ اگر کوئی بات ہے تو سچ سچ بتا دے ———
اتنا بھی کہا ہے کہ اس کی خدمات ملک کے لئے بے پناہ ہیں
وہ اسے معافی بھی دلا سکتا ہے لیکن مائیکل کوئی بات مان ہی
——— آرنلڈ نے مودبانہ لہجے میں تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"میں دیکھتی ہوں کہ وہ کیسے نہیں مانتا" ۔۔۔ باربرا نے دانت پیستے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں ایک کرسی پر بوڑھا مائیکل خاموش اور سپاٹ چہرہ لئے بیٹھا ہوا تھا۔ ایک طرف ایک ادھیڑ عمر آدمی اور ایک جوان عورت خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ کمرے میں چار مسلح افراد بھی موجود تھے۔ مرد مائیکل کا بیٹا پلومر تھا جب کہ عورت اس کی بیوی جینی تھی ... کے چہروں پر شدید خوف وہراس کے تاثرات نمایاں تھے۔ باربرا کے اندر داخل ہوتے ہی بوڑھا مائیکل یکلخت کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"مادام ۔۔۔ پلیز مجھے اس الزام سے بچائیے ۔۔۔ میں نے ... میں تو کار لے کر مارکیٹ گیا ہوا تھا۔ وہاں مجھے آرنلڈ ملا اور ... کسی بچے نے زیرو سیکشن کی جیپ یہاں میرے مکان میں کھڑی ... ہے حالانکہ مجھے تو سرے سے کسی بات کا علم ہی نہیں ہے ۔۔۔ آپ میری جان بخش دیجئے" ۔۔۔ بوڑھے مائیکل نے تقریباً روتے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر قالین پر گرا۔ اس کا فقرہ ختم ہوتے ہی باربرا نے پوری قوت سے اس ... طمانچہ مار دیا تھا۔

"نانسنس ۔۔۔ اداکاری کرتے ہو ۔۔۔ احمق کے بچے ۔۔۔ ... ہو کہ تم باربرا کو بھی اس اداکاری سے دھوکہ دے دو گے۔ میں نے ... آتے ہوئے تمہاری کار دیکھی ہے۔ اس کے شیشے کلرڈ ہیں۔ تم نے ان ایشیائیوں کو اپنی کار میں چھپا کر کہیں پہنچایا ہے ۔۔۔ بولو ... وہ لوگ ۔۔۔ ورنہ میں تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دوں گی"

نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مادام ۔۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں" ۔۔۔ بوڑھے مائیکل نے اٹھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے باربرا کی لات پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر پڑی اور وہ کسی گیند کی طرح اچھلتا ہوا واپس قالین پر گر کر تڑپنے لگا۔ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ پلومر کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور اس کے چہرے پر شدید ترین تذبذب کے آثار نمایاں تھے۔ وہ اپنے سامنے اپنے باپ کو مار کھاتا دیکھ رہا تھا۔ لیکن ظاہر ہے باربرا کے سامنے بول بھی نہ سکتا تھا اس لئے اس کی حالت اس وقت واقعی انتہائی دگرگوں تھی۔

"بولو۔ کہاں ہے وہ ۔۔۔ بولو" ۔۔۔ باربرا نے غراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر آگے بڑھ کر اس نے پوری قوت سے مائیکل کی پسلیوں پر لات مار دی۔

"مادام پلیز ۔۔۔ یہ بوڑھا میرا باپ ہے اور میں آپ کا انتہائی وفادار ہوں" ۔۔۔ پلومر سے شاید رہا نہ جا سکا تو وہ گھٹے گھٹے لہجے میں بول ہی پڑا۔

"ہونہہ ۔۔۔ تو تم اپنے باپ کی حمایت کر رہے ہو۔ جس نے پاک کے دشمنوں کو پناہ دی ہے" ۔۔۔ مادام نے انتہائی غصیلے لہجے میں پلومر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"مادام ۔۔۔ ہو سکتا ہے یہ سب غلط فہمی ہو ۔۔۔ آپ ایک بچے کے کہنے پر اعتماد کر رہی ہیں ۔۔۔ میرے باپ کا پاک کے دشمنوں سے کیا رابطہ ہو سکتا ہے۔ وہ ان کی مدد کیوں کرے گا" ۔۔۔ پلومر نے اس بار پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ شاید ایک بار

بول اٹھنے کے بعد اس کے ذہن میں موجود تذبذب ختم ہو گیا تھا۔

"سچے جھوٹ نہیں بولا کرتے ___ یہ بڈھے طوطے جھوٹ بولتے ہیں۔ سمجھے ___ اور اگر تم نے اپنے باپ کی حمایت میں ایک لفظ بھی بولا تو تمہیں اور تمہاری بیوی دونوں کو گولیوں سے اڑا دیا جائے گا" ___ باٹر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"مم ___ مم ___ مادام ___ ہمیں اجازت دیں ہم باہر چلے جاتے ہیں" جینی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں جینی ___ میں یہیں رکوں گا" ___ پلومر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میں باہر چلی جاتی ہوں" ___ جینی نے کہا اور اجازت طلب نظروں سے باٹر کی طرف دیکھنے لگی۔

"ٹھیک ہے جینی ___ تم باہر جا سکتی ہو" ___ باٹر نے کہا اور جینی مائیکل اور پلومر کی طرف دیکھے بغیر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنی جان بچ جانے کی وجہ سے خاصی مطمئن ہو گئی ہو۔

"ہاں بولو مائیکل ___ آخری بار کہہ رہی ہوں کہ سب کچھ سچ سچ بتا دو" باٹر نے دوبارہ مائیکل سے مخاطب ہو کر کہا جو ایک بار پھر کھڑا ہو چکا تھا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں مادام" ___ مائیکل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آرنلڈ" ___ باٹر چند لمحے زہر بھری نظروں سے بوڑھے مائیکل کو دیکھتی رہی، پھر وہ مڑ کر سائیڈ پر کھڑے آرنلڈ سے مخاطب ہو گئی۔

"یس مادام" ___ آرنلڈ نے جلدی سے آگے بڑھ کر سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"اس بوڑھے کی ایک ایک ہڈی توڑ ڈالو ___ چلو شروع ہو جاؤ۔ اگر تم نے کوئی رعایت کی تو میں تمہیں گولی سے اڑا دوں گی" ___ باٹر نے انتہائی سرد مہرانہ لہجے میں اسے حکم دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام" ___ آرنلڈ نے کہا اور تیزی سے وہ بوڑھے مائیکل پر اس طرح جھپٹا جیسے کوئی باز کسی چڑیا پر جھپٹتا ہے اور دوسرے لمحے اس نے بوڑھے مائیکل کو اٹھا کر نیچے قالین پر پٹخا اور اس کی ایک ٹانگ پکڑ کر مروڑنا ہی چاہتا تھا کہ یکلخت ایک طرف کھڑا پلومر چیختا ہوا اس کی طرف لپکا۔

"چھوڑ دو ___ میرے باپ کو چھوڑ دو ___ تم ظالم ہو ___ ایک بوڑھے پر تشدد کرتے ہو" ___ پلومر نے ہذیانی لہجے میں کہا اور ٹانگ پکڑے ہوئے آرنلڈ یکلخت رک کر مادام کی طرف دیکھنے لگا۔

"ٹھیک ہے۔ رک جاؤ" ___ مادام نے یکلخت بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور آرنلڈ بوڑھے مائیکل کی ٹانگ چھوڑ کر یکلخت پیچھے ہٹ گیا۔ مائیکل کی آنکھیں بند ہو چکی تھیں۔ وہ شاید شدید ترین خوف کی وجہ سے بیہوش ہو چکا تھا۔

"بہت بہت شکریہ مادام ___ آپ واقعی عظیم ہیں" ___ پلومر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے میرے حکم میں مداخلت کی ہے پلومر ___ اور یہ ناقابل معافی جرم ہے۔ سمجھے" ___ مادام نے انتہائی زہر خند لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ریوالور نکالا اور دوسرے لمحے ریوالور کے دھماکے کے ساتھ ہی گولی ٹھیک پلومر کے دل میں گھستی چلی گئی

اور پلومر ایک چیخ مار کر پشت کے بل گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ دل میں گھس جانے والی گولی نے اُسے زیادہ دیر تک تڑپنے کی بھی مہلت نہ دی تھی۔

"اب اس بڈھے کو ہوش میں لے آؤ تاکہ یہ اپنے بیٹے کی لاش اپنی آنکھوں سے دیکھ لے" ـــ بائرہ نے آرنلڈ سے کہا ـــ اور آرنلڈ نے قالین پر پڑے مائیکل کی پسلیوں میں بوٹوں کی ضربیں لگانی شروع کر دیں اور دوسری یا تیسری چوٹ پر مائیکل کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"اٹھو اور دیکھو اپنے بیٹے پلومر کی لاش ـــ اگر تم نے کچھ نہ بتایا تو تمہارا بھی یہی حشر ہو گا" ـــ بائرہ نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں مائیکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ ـ اوہ ـ ظالمو ـــ تم نے پلومر کو مار دیا ـــ میرے بیٹے کو مار دیا ـــ اوہ ـــ اوہ ـ تم ظالم ہو ـ سفاک ہو ـــ سنگ دل ہو" ـــ مائیکل نے اس بار بری طرح روتے ہوئے کہا۔

"آرنلڈ ـ تم اپنا کام شروع کر دو۔ اس کی ہڈیاں توڑ ڈالو ـــ لیکن خیال رکھنا کہ اسے مرنا نہیں چاہیئے" ـــ بائرہ نے سرد لہجے میں آرنلڈ سے کہا اور آرنلڈ ایک بار پھر تیزی سے مائیکل کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ ـ پلیز رک جاؤ ـ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں ـــ جب میرا بیٹا ہی زندہ نہیں رہا تو اب مجھے کسی سے کیا دلچسپی رہ جاتی ہے" ـ مائیکل نے یکلخت ہاتھ اٹھا کر آرنلڈ کو روکتے ہوئے کہا۔

"بولو ـ سب کچھ سچ بتا دو ـ ورنہ تمہاری بہو کا بھی یہی حشر ہو گا جو تمہارے بیٹے کا ہوا ہے" ـــ بائرہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـ میں نے انہیں چھپا رکھا ہے ـ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ پلیز مجھے پہلے پانی پلا دو ـــ ورنہ شاید میں بتانے سے پہلے ہی نہ مر جاؤں" مائیکل نے سینے کو مسلتے ہوئے رک رک کر کہا۔

"پانی لے آؤ" ـــ بائرہ نے مڑ کر زیرو سیکشن کے ایک آدمی سے کہا اور وہ تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جب کہ مائیکل اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ اب بھینچی بھینچی آنکھوں سے مادام بائرہ اور اس کے ساتھیوں کا اس طرح جائزہ لے رہا تھا جیسے زندگی میں پہلی بار انہیں دیکھ رہا ہو۔ اس کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔

"تم نے انہیں کہاں چھپا رکھا ہے ـ بولو" ـــ بائرہ نے بے چین سے لہجے میں کہا اور یکلخت مائیکل اس طرح ہنس پڑا جیسے اس کا دماغ الٹ گیا ہو۔

"تم وہاں تک نہیں پہنچ سکتیں ظالم عورت" ـــ مائیکل نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح مائیکل یکلخت ایک مشین گن بردار پر جھپٹا اور اس نے واقعی مشین گن اس کے ہاتھ سے جھپٹ لی لیکن اس سے پہلے کہ وہ مڑ کر مشین گن کو پوری طرح سنبھال کر فائر کھول دیتا ریوالور کا دھماکہ ہوا اور مشین گن مائیکل کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گری اور وہ چیختا ہوا یکلخت پلٹا اور اس نے پاگلوں کے سے انداز میں یکلخت خالی ہاتھ ہی مادام بائرہ پر چھلانگ لگا دی لیکن دوسرے لمحے ایک اور دھماکہ ہوا اور وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا اور بری طرح

تڑپنے لگا۔ اس بار گولی اس کی گردن پر پڑی تھی اور اس کی گردن سے
خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا۔
"بولو کہاں چھپایا ہے تم نے انہیں" ــــ باتر نے آگے بڑھ کر
چیختے ہوئے کہا۔
"وہ ــ وہ ظالموں کا خاتمہ کریں گے ــ میں نے انہیں ایسی جگہ پر
پہنچا دیا ہے جہاں سے تم انہیں نہیں پکڑ سکتیں" ــــ مائیکل نے
تڑپتے ہوئے اور خرخراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا
جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ وہ مر چکا تھا۔
"آرنلڈ ــ اب تم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ بوڑھا کار لے کر کہاں کہاں
گیا ہے ــ پوری طرح تفتیش کرو ــ پوری طرح" ــــ باتر نے مڑ کر
آرنلڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یس مادام" ــــ آرنلڈ نے جواب دیا اور باتر تیزی سے مڑی اور
کمرے سے باہر آ گئی۔ آرنلڈ اور اس کے دوسرے ساتھی بھی اس کے پیچھے
باہر آ گئے۔
"وہ کہاں ہے اس بڈھے کی بہو جینی ــــ میں اس سے پوچھ گچھ
کرتی ہوں ــ جاؤ تم پورے جزیرے میں پھیل جاؤ ــ ایک ایک آدمی
سے پوچھو۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے" ــــ باتر نے آرنلڈ سے کہا اور
آرنلڈ سر ہلاتا ہوا تیزی سے باہر کھڑی جیپوں کی طرف بڑھ گیا۔
"جج ــ جج ــ جی مادام ــ میں حاضر ہوں" ــــ ایک طرف کھڑی
جینی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں باتر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کا
انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنے مقتل کی طرف بڑھ رہی ہو۔

"سنو جینی ــــ تمہارا شوہر اور تمہارا سسر اپنی ضد اور گستاخیوں کی وجہ
سے ہلاک ہو چکے ہیں ــــ تم سمجھدار عورت ہو اور یہاں نائی لینڈ میں
تمہیں پلومر سے بھی اچھے شوہر آسانی سے مل سکتے ہیں ــــ تمہارا
عہدہ بھی بڑھایا جا سکتا ہے اور تمہیں مزید مراعات بھی دی جا سکتی ہیں۔
لیکن شرط یہ ہے کہ تم میرے ساتھ مکمل تعاون کرو" ــــ باتر نے
قدرے نرم لہجے میں کہا۔
"آپ کی مہربانی ہے مادام ــ میں ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار
ہوں۔ آپ حکم فرمائیں" ــــ جینی نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔
"آؤ کمرے میں بیٹھتے ہیں" ــــ باتر نے کہا اور سائیڈ پر بنے ہوئے
کمرے کی طرف بڑھ گئی جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر موجود صوفے
اور کرسیاں باہر سے بخوبی دکھائی دے رہی تھیں۔
"بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ تمہارے سسر کا کن لوگوں سے ملنا جلنا تھا۔
کون کون سے لوگ یہاں اس سے ملنے آتے رہتے تھے ــــ اور
وہ خود کہاں کہاں جاتا رہتا تھا" ــــ باتر نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے
کہا۔ اس نے ریوالور اپنے ساتھ ہی صوفے پر رکھ لیا تھا۔
"مادام ــ میرا سسر انتہائی تنہائی پسند آدمی تھا۔ اس کا کسی سے بھی
میل جول نہ تھا۔ وہ لیبارٹری یا باغبانی میں مصروف رہتا تھا یا شاپنگ کرنے
جاتا رہتا تھا ــــ البتہ مادام، آج سے کئی ماہ پہلے ایک آدمی اس سے
دو تین بار ملنے آیا تھا اور وہ دونوں اکٹھے اس کمرے میں بیٹھے باتیں کرتے
رہے تھے ــــ میں نے تو پرواہ نہ کی تھی کہ وہ کیا باتیں کرتے ہیں
کیونکہ مجھے تو ذرا برابر بھی یہ شک نہ تھا کہ میرا سسر پاک کا غدار بھی ہو

سکتا ہے ۔۔۔ اس آدمی کا نام میں جانتی ہوں اس کا نام فرینک ہے اور وہ سن رائز بار میں ہیڈ ویٹر ہے۔ بس اس کے علاوہ میں نے کبھی کسی کو یہاں آتے یا مائیکل سے ملتے ہوئے نہ دیکھا ہے ۔۔۔ یہ اور بات ہے کہ مائیکل شاپنگ کرنے جاتا ہو تو دوسرے لوگوں سے بھی ملتا ہو" ۔۔۔ جینی نے جلدی جلدی بات کرتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔۔۔ باہر سے کسی ٹریو سیکشن کے آدمی کو بلاؤ" ۔۔۔ بائرن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جینی اٹھ کر تیزی سے دروازے سے باہر نکل گئی۔ چند لمحوں بعد وہ ٹریو سیکشن کے ایک آدمی کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔

" جیپ لے کر جاؤ اور سن رائز بار کے ہیڈ ویٹر فرینک کو اپنے ساتھ بٹھا کر یہاں لے آؤ ۔۔۔ لیکن راستے میں اس سے کسی قسم کی کوئی بات نہیں ہونی چاہیے ۔ جاؤ اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے واپس آؤ" بائرن نے کہا اور وہ آدمی سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور باہر نکل گیا۔

" فون یہاں اٹھا لاؤ جینی" ۔۔۔ بائرن نے جینی سے کہا جو ایک طرف سر جھکائے خاموش کھڑی تھی۔

" یس مادام" ۔۔۔ جینی نے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں فون پیس تھا اس نے فون مادام بائرن کے سامنے میز پر رکھا اور پھر اس کو کمرے میں موجود فون کنکشن سے جوڑ دیا۔

تقریباً پانچ منٹ کی خاموشی کے بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس باس سپیکنگ" ۔۔۔ بائرن نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" آرنلڈ بول رہا ہوں مادام ۔۔۔ ہم نے مائیکل کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر لی ہیں ۔۔۔ مائیکل کی کار کو روزر کالونی سے گزرتے وقت ایک عورت نے گھر کی کھڑکی سے دیکھا تھا۔ مائیکل خود کار چلا رہا تھا جب اس کے ساتھ ایک سوئس نژاد عورت بیٹھی ہوئی تھی جس کا چہرہ اس کالونی میں رہنے والی عورت کے لئے اجنبی تھا ۔۔۔ پھر مائیکل کار لے کر رجاش روڈ سے گزرا۔ وہاں بھی اسے اور اس عورت کو چیک کیا گیا اس کے بعد اسے ایسٹر چوک سے دائیں طرف ویسٹرن اینڈ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا گیا۔ اس کے بعد اسے بلیو مارکیٹ میں دیکھا گیا۔ اس طرح جو روٹ بنتا ہے اس کے مطابق مائیکل روزر کالونی سے آرجان کی طرف گھوم کر رجاش روڈ سے ہوتا ہوا البرٹ روڈ سے گزر کر ایسٹر چوک پہنچا اور وہاں سے ویسٹرن اینڈ پہنچ کر وہ ہنی بار کے سامنے سے گزرتا ہوا بلیو مارکیٹ میں داخل ہوا ۔۔۔ اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جب وہ بلیو مارکیٹ میں داخل ہوا تو اس وقت اس کی کار میں وہ عورت موجود نہ تھی" ۔۔۔ آرنلڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس عورت کا حلیہ" ۔۔۔ بائرن نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" میں نے حلیہ پوچھا تھا مادام ۔۔۔ تاکہ آگے جا کر اس حلیے کو چیک کیا جا سکے" ۔۔۔ آرنلڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے روزر کالونی کی عورت کا بتایا ہوا حلیہ تفصیل سے دوہرا دیا اور حلیہ سنتے ہی بائرن سمجھ گئی کہ یہ وہی عورت ہے جو عمران کے ساتھ تھی۔

"ان راستوں پر مزید چیکنگ کرو ـــــ اس مائیکل نے انہیں راستے میں ہی اتارا ہوگا اور یہاں ایشیائی یا اجنبی کسی صورت میں بھی چھپے نہیں رہ سکتے" ـــــ بائر نے کہا۔

"مادام ـــــ میں نے تلاش جاری رکھی ہوئی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ ہم جلد ہی ان کا سراغ لگا لیں گے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور بائر نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور مادام بائر نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مادام بائر سپیکنگ" ـــــ مادام بائر نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام ـــــ میں زیرو سیکشن کا فریڈ بول رہا ہوں سن رائز بار سے ـــــ آپ نے مجھے ہیڈ ویٹر فرینک کو لانے کے لئے بھیجا تھا" ـــــ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں ـــــ لیکن تم نے فون کیوں کیا ہے" ـــــ بائر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام ـــــ اس ہیڈ ویٹر فرینک کو مرے ہوئے دو ہفتے ہو گئے ہیں آپ منیجر سے بات کر لیں" ـــــ فریڈ نے کہا۔

"اوہ ـــــ اچھا پھر رہنے دو۔ اب کیا بات کرنی ہے" ـــــ بائر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

مائیکل نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک تنگ سی گلی کے کنارے پر اتار دیا۔

"اس گلی میں البرٹو ہاؤس کا عقب ہے۔ سرخ رنگ کی عمارت تمہیں واضح طور پر نظر آ جائے گی ـــــ گلی میں آمد و رفت نہیں ہے اس لئے تمہیں یہاں فوری طور پر کوئی چیک نہ کر سکے گا ـــــ میں تم لوگوں کی یہی امداد کر سکتا تھا اس کے بعد تمہاری اپنی قسمت" ـــــ مائیکل نے کہا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ تیزی سے چلتے ہوئے گلی میں داخل ہو گئے جب کہ مائیکل کی کار تیزی سے آگے بڑھ گئی تھی۔ سرخ رنگ کی عمارت انہیں تھوڑی دور آگے جا کر نظر آ گئی۔

عمران نے اپنے ساتھیوں کو اچھی طرح بریف کر دیا کہ اس لڑکی جولیٹ کو ہم نے ہر قیمت پر اپنا ساتھ دینے پر رضامند کرنا ہے۔ اس لئے اگر کسی جھگڑے کی بھی نوبت آ جائے تو انہوں نے کسی کو قتل نہیں کرنا بلکہ صرف

بیہوش کرنا ہے اور سب ساتھیوں نے وقت اور حالات کی نزاکت کے پیش نظر اس کی بات کی مکمل تائید کر دی۔

گو طرز تعمیر پرانا تھا لیکن بہرحال عمارت اب بھی وضع دار اور شاندار حالت میں تھی۔ اس کی عقبی دیوار زیادہ اونچی نہ تھی اور لکڑی کا ایک پھاٹک عقبی طرف بھی موجود تھا۔ عقبی طرف ایک وسیع پائیں باغ تھا جس کی حالت بتا رہی تھی کہ اس کی باقاعدگی سے دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ عمران نے لکڑی کے اس چھوٹے سے پھاٹک کو آسانی سے اندر سے کھول لیا اور وہ سب تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔ اسی لمحے ایک آدمی کاندھے پر پائپ کا ایک بڑا سا بنڈل اٹھائے سائیڈ گلی سے اس طرف آیا اور دوسرے لمحے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر بری طرح ٹھٹک گیا۔

"کون ہو تم" — اس آدمی کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔ ظاہر ہے اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہاں فائی لینڈ میں اس کی ایشیائیوں سے اس طرح پائیں باغ کے اندر ملاقات بھی ہو سکتی ہے۔

"مادام جیولٹ اندر موجود ہیں — ہم ان کے مہمان ہیں" — عمران نے آگے بڑھ کر انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"مگر — مگر تم لوگ ادھر سے کیسے آ گئے ہو — مہمان ہو تو بیرونی پھاٹک سے تمہیں آنا چاہیئے تھا" — اس آدمی نے کاندھے اٹھائے ہوئے پانی کے پائپ کا بنڈل نیچے پھینکتے ہوئے کہا۔ وہ اب حیرت کے پہلے جھٹکے سے نکل آیا تھا۔

"یہ سوچنا تمہارا کام نہیں ہے۔ کچھ حالات ایسے ہیں جن کی وجہ سے ہمیں ادھر سے آنا پڑا اور یہ بھی بتا دوں کہ ہمارے چہروں پر میک اپ ہے — تم صرف مادام جیولٹ کو اطلاع کر دو اور ہمیں ان سے اس طرح ملوا دو کہ یہاں اور کسی کو ہمارے آنے کا علم نہ ہو" — عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام اپنے کمرے میں آرام کر رہی ہیں — آؤ میرے ساتھ" — اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔ عمارت کے سامنے کے رخ تین آدمی موجود تھے اور ان کی جیبوں میں موجود اسلحہ بھی نمایاں طور پر نظر آ رہا تھا۔ وہ انہیں اس طرح سائیڈ گلی سے نکل کر آتے دیکھ کر بری طرح اچھل پڑے۔

"یہ — یہ کون ہیں ارسٹائل" — ان سب نے بے اختیار اپنی جیبوں سے ریوالور نکالتے ہوئے اپنے ساتھی سے پوچھا۔

"کہہ رہے ہیں کہ میک اپ میں ہیں اور مادام کے مہمان ہیں — اور خاص حالات کی وجہ سے عقبی طرف سے آئے ہیں — تم ان کا خیال رکھو۔ میں مادام کو اطلاع دیتا ہوں" — اس آدمی ارسٹائل نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا ایک درمیانی گیلری کی طرف بڑھ گیا۔

عمران بڑے اطمینان سے کھڑا تھا اس لئے ظاہر ہے اس کے ساتھی بھی اسی طرح مطمئن انداز میں کھڑے تھے جیسے وہ واقعی مہمان ہوں۔

"تم لوگ کہاں سے آئے ہو — کیا یہیں فائی لینڈ کے ہو —؟" ایک آدمی نے ارسٹائل کے آگے جانے کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"خاموش رہو — جن باتوں کا تمہیں علم نہ ہو ان میں دخل نہیں دیا کرتے" — عمران نے بڑے تحکمانہ لہجے میں اسے ڈانٹتے ہوئے کہا اور

وہ آدمی ہونٹ چبا کر خاموش ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد اسی درمیانی گیلری سے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی انتہائی چست لباس پہنے نمودار ہوئی۔

"کون ہو تم لوگ" ـــــ؟ آنے والی نے جو یقیناً جیولٹ تھی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اس کا لہجہ البتہ بے حد کرخت تھا۔

"مادام جیولٹ! ـــــ کیا آپ ہم سے کسی کمرے میں بیٹھ کر گفتگو نہیں کر سکتیں ـــــ آپ بے شک اپنے اعتماد کے آدمیوں کو داخل کر کے کھڑا کر لیں ـــــ ہم آپ کے فائدے کی آفر لے کر حاضر ہوئے ہیں ـــــ صرف اتنا اشارہ کر دیتا ہوں کہ ہمیں پلوصر کے والد مائیکل نے بھیجا ہے" عمران نے کہا۔

"مائیکل ـــــ اوہ اچھا ٹھیک ہے ـــــ آؤ میرے ساتھ" ـــــ جیولٹ نے مائیکل کا نام سنتے ہی چونک کر کہا اور پھر واپس مڑ گئی۔ عمران اس کے پیچھے چل پڑا اور اس کے ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے روانہ ہو گئے۔ جیولٹ انہیں ایک ساؤنڈ پروف کمرے میں لے آئی۔ یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ دفتری میز کے سامنے صوفوں کی دو قطاریں موجود تھیں جن پر عمران اور اس کے ساتھی بیٹھ گئے۔ جیولٹ نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور پھر سائیڈ کی دیوار پر موجود سوئچ پینل پر سے دو بٹن دبا دیئے۔ اس کے بعد وہ تیز تیز قدم اٹھاتی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ گئی۔ عمران نے دیکھا کہ اس کے کرسی پر بیٹھتے ہی چھت پر مختلف جگہوں سے ہلکے ہلکے جھماکے سے ہونے لگے

"ہاں ـــــ اب بتاؤ کون لوگ ہو تم ـــــ مائیکل نے تمہیں کیوں بھیجا ہے اور تم عقبی طرف سے کیوں آئے ہو" ـــــ؟ جیولٹ نے اسی طرح کرخت اور سخت لہجے میں کہا۔

"ہم تم سے ایک معاہدہ کرنے آئے ہیں اور یہ سن لو کہ جو کچھ جواب دینا انتہائی سوچ سمجھ کر دینا ـــــ ویسے بھی تم مجھے خاصی ذہین لڑکی لگ رہی ہو۔ لیکن جذباتی ہونے کا نقصان ہماری بجائے تمہیں ہی پہنچ سکتا ہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے دھمکیاں دینے کی ضرورت نہیں ہے ـــــ تم اس وقت یہاں بیٹھے ہوئے ہو، میں یہاں بیٹھے بیٹھے تمہارے جسموں کا خون ایک لمحے میں خشک کر سکتی ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر تمہارے پاس کوئی اسلحہ ہے تو وہ بھی یہاں بیکار ثابت ہو گا ـــــ میں صرف مائیکل کی وجہ سے اب تک تمہارا لحاظ کر رہی ہوں ورنہ تم جیسے لوگوں کو تو میں دیکھتے ہی گولی مار دینے کی عادی ہوں" ـــــ جیولٹ نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"مائیکل نے درست کہا تھا کہ تم انتہائی اکھڑ اور سخت مزاج لڑکی ہو۔ بہرحال میں نے تمہیں کوئی دھمکی نہیں دی۔ صرف ایک بات سے آگاہ کیا تھا ـــــ پہلے میری بات سن لو۔ اگر تم معاہدہ کرنا چاہو تو ٹھیک ہے ورنہ تم انکار بھی کر سکتی ہو" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"اب بولو بھی سہی یا صرف معاہدہ معاہدہ کی رٹ لگائے رکھو گے"۔ جیولٹ نے جھلا کر کہا۔ تنویر اور جولیا دونوں کے چہرے جیولٹ کا لہجہ سن کر تیزی سے بگڑنے لگے لیکن عمران نے ہاتھ اٹھا کر انہیں کچھ کہنے

سے روک دیا۔

"سنو۔۔۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔۔۔ میں نے سیکرٹ سروس کہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کے معنی تم اچھی طرح جانتی ہو گی۔۔۔ ہاک نے پاکیشیا کے اہم سائنسدان کو اغوا کر کے یہاں رکھا ہوا ہے اور ہم اسے چھڑانے آئے ہیں۔۔۔ ہمیں یہاں فوری طور پر پناہ۔ میک اپ کا سامان۔ اسلحہ اور لباس چاہئیں۔ اس کے بدلے میں ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہم اینڈرسن اور بائٹر کو ہلاک اور ہاک تنظیم کا خاتمہ کر کے تمہیں اور تمہارے البرٹو گروپ کو یہاں کا کنٹرول دلا سکتے ہیں۔۔۔ اب سوچ کر بلکہ اچھی طرح سوچ سمجھ کر جواب دینا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا تم نے مجھے احمق سمجھ رکھا ہے۔۔۔ تم یقیناً اس حرام زادے بائٹر کے آدمی ہو اور مجھے ٹٹولنے کے لئے آئے ہو۔۔۔ جاؤ دفع ہو جاؤ اور اس بائٹر سے کہنا کہ میں البرٹو کی بیٹی ہوں۔ اس کی طرح برنا طوائف زادی نہیں ہوں۔ جاؤ"۔۔۔ جیولٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے تاثر سے بھی زیادہ سرخ ہو گیا تھا۔

"تم نے پھر جذباتی فیصلہ کر دیا ہے۔۔۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سوچ لو"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچ لیا ہے سمجھے۔۔۔ اور صرف اس لئے تمہیں زندہ واپس جانے کی اجازت دے رہی ہوں تاکہ تم بائٹر کو بتا سکو کہ میں احمق نہیں ہوں کہ اس طرح آسانی سے اس کے جال میں پھنس جاؤں"۔۔۔ جیولٹ نے پہلے سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"اوکے۔۔۔ تمہاری مرضی"۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ جیولٹ اسی طرح کرسی پر بیٹھی رہی۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور اس کے ہاتھ میز کے کناروں پر اس طرح جمے ہوئے تھے جیسے وہاں کنارے پر کوئی بٹن لگے ہوئے ہوں جن پر اس نے انگلیاں رکھ رکھی ہوں۔ عمران اطمینان سے دروازے کے پاس پہنچا اور اس نے لاک کھول کر دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے مایوس ہو گیا ہو۔

"اس۔۔۔ اس پر۔۔۔" جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا لیکن عمران نے فوراً مڑ کر اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی اور جولیا بات کرتے کرتے خاموش ہو گئی۔ عمران خاموشی سے چلتا ہوا برآمدے میں پہنچ گیا جہاں وہ ارسٹائل اور تینوں مسلح افراد بھی موجود تھے۔ عمران خاموشی سے برآمدے میں اتر کر سائیڈ گلی کی طرف بڑھنے لگا۔ اسی لمحے جیولٹ تیزی سے برآمدے میں نمودار ہوئی۔

"رک جاؤ۔۔۔ ادھر آؤ"۔۔۔ اچانک جیولٹ نے چیخ کر کہا اور عمران واپس مڑ گیا اور پھر قدم بڑھاتا ہوا دوبارہ برآمدے میں پہنچ گیا جبکہ اس کے ساتھی جو ابھی برآمدے میں ہی تھے وہیں رک گئے۔

"کیا تم واقعی وہی ہو جو تم کہہ رہے ہو"۔۔۔ جیولٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے یقینی تھی۔

"تم نے کمپیوٹر رپورٹ چیک کر لی ہو گی کہ ہمارے چہروں پر میک اپ نہیں ہے۔۔۔ اور بائٹر کا میرے خیال میں ایشیا کے کسی گروپ سے بھی

تعلق نہ ہوگا ___ ویسے یہ بتا دوں کہ ہم واقعی تمہارے ساتھ معاہدہ کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ہمارے سامنے بھی ایک مقصد ہے" ___ عمران نے اس بار بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہونہہ ۔ تو تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ میں نے تمہارے میک اپ کمپیوٹر کی مدد سے چیک کئے ہیں ___ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں پہلے سے سب کچھ میرے متعلق بتا دیا گیا ہے ___ جاؤ دفع ہو جاؤ ۔ میں تم جیسے حقیر کیڑوں سے بات کرنا بھی اپنی توہین سمجھتی ہوں" ___ جیولٹ نے ایک بار پھر بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختی ہوئی اچھل کر برآمدے کی دیوار سے جا ٹکرائی

" کتیا کی بچی ___ بکواس کرتی ہے" ___ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔ معاملہ اس کی برداشت سے باہر ہو چکا تھا اس لئے اس کا ہاتھ بے اختیار گھوم گیا تھا۔ جیولٹ کے ساتھیوں کو شاید خواب میں بھی یہ تصور نہ تھا اس طرح بھی ہو سکتا ہے اس لئے وہ حیرت سے بت بنے کھڑے کے کھڑے رہ گئے ۔

" مار دو انہیں ___ بھون ڈالو" ___ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرتے جیولٹ نے چیخ کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کے ساتھی حرکت میں آتے عمران کے اشارے پر جولیا، صفدر، ٹائیگر اور تنویر سب کے سب بجلی کی تیزی سے حرکت میں آئے اور چند لمحوں میں جیولٹ سمیت اس کے چاروں ساتھی برآمدے میں بیہوش پڑے ہوئے تھے ۔ جولیا نے اٹھتی ہوئی جیولٹ کی کنپٹی پر ایسی بھرپور ضرب لگائی تھی کہ پہلی ہی ضرب نے اسے بے حس و حرکت کر دیا تھا اور اس کے ساتھی بھی چونکہ اچانک چھاپے لئے گئے تھے اس لئے وہ بھی مجبور انداز میں اپنا دفاع نہ کر سکے اور عمران چونکہ پہلے ہی انہیں کہہ چکا تھا کہ کسی کو ہلاک نہیں کرنا بلکہ صرف بیہوش کرنا ہے اس لئے ان سب نے ان کی گردنوں کو مخصوص انداز میں جھٹکے دیئے اور وہ بیہوش ہو گئے ۔

" یہ کام آتے ہی کر لینا چاہیئے تھا" ___ تنویر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" پھر تو یہ اکھڑ اور بد مزاج لڑکی کسی صورت بھی ہماری مدد پر آمادہ نہ ہوتی ___ اب اس نے کم از کم یہ تو چیک کر لیا ہے کہ ہم واقعی ایشیائی ہیں۔ اس لئے اب اسے آسانی سے ڈیل کیا جا سکے گا" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تمہیں میک اپ چیک کرنے کا کیسے علم ہوا" ___ ؟ جولیا نے کہا۔

" میں نے اس مخصوص کمرے کی چھت پر ہونے والے مخصوص جھماکے دیکھ لئے تھے اور یہ اس بات کی نشانی تھی کہ آرگون ریز کی مدد سے ہمارے میک اپ چیک کئے جا رہے ہیں" ___ عمران نے کہا۔

" اب کیا کرنا ہے" ___ صفدر نے کہا۔

" انہیں اٹھا کر کسی بڑے کمرے میں لے چلو ___ فی الحال یہ دو تین گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتے ۔ اس دوران جیولٹ سے مذاکرات مکمل کئے جا سکتے ہیں" ___ عمران نے کہا اور خود وہ جیولٹ کی طرف بڑھنے لگا تا کہ اسے اٹھا سکے۔

" رک جاؤ ___ اسے ٹائیگر اٹھائے گا" ___ اچانک جولیا نے عمران کا بازو پکڑ کر اسے واپس کھینچتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔

"چلو ٹائیگر ۔۔۔ اب کیا کیا جائے ۔۔۔ اپنا اپنا مقدر ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور خود اس نے ارسٹائل کو اٹھا کر کاندھے پر ڈال لیا۔ صفدر اور تنویر نے دو آدمیوں کو اٹھایا اور پھر وہ گیلری کے اندر ہی ایک ڈرائینگ روم کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں پہنچ گئے۔ ٹائیگر نے جیولٹ کو ایک صوفے پر ڈالا جب کہ عمران کے کہنے پر باقی لوگوں کو وہیں فرش پر ہی لٹا دیا گیا۔ ٹائیگر تیزی سے واپس گیا اور پھر باہر موجود چار بے ہوش آدمی کو بھی اٹھا کر اندر لے آیا۔

"صفدر ۔۔۔ تم ٹائیگر کے ساتھ اس کوٹھی کی پوری طرح تلاشی لو ۔۔۔ خاص طور پر یہاں موجود تہہ خانوں کو تلاش کرو ۔۔۔ اور تنویر ۔۔۔ تم باہر جا کر پہرہ دو تاکہ کوئی اچانک نہ آ جائے۔ جب کہ جولیا اور میں مل کر اس جیولٹ کو رام کرنے کی کوشش کرتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں انہیں احکامات دیتے ہوئے کہا اور وہ تینوں سر ہلاتے ہوئے واپس مڑ گئے۔

"اس کی زبان ضرورت سے زیادہ چلتی ہے اور میں اسے برداشت نہ کر سکوں گی ۔۔۔ اس لئے اس کے ہوش میں آتے ہی اسے کہہ دینا کہ بکواس نہ کرے" ۔۔۔ جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ جیولٹ ۔ عورت ہے اور عورتوں کی زبان ایسی مشین ہوتی ہے جس کی بریکیں اللہ میاں نے بنائی ہی نہیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اسے گولی بھی مار سکتی ہوں" ۔۔۔ جولیا نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دماغ ٹھنڈا رکھو جولیا ۔۔۔ اس وقت ہم انتہائی نازک حالات سے دوچار ہیں" ۔۔۔ عمران نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے جیولٹ کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ جولیا اب ہونٹ بھینچے خاموش کھڑی تھی۔

چند لمحوں بعد جیولٹ کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور عمران پیچھے ہٹ گیا۔ جیولٹ کی آنکھیں کھلیں تو وہ یکلخت چیختے ہوئے ایک جھٹکے سے اٹھی۔ اس کے چہرے پر انتہائی غیظ و غضب کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"ہوش میں رہو جیولٹ ۔۔۔ مجھے تصور ہی نہ تھا کہ البرٹو کی بیٹی اس قدر جذباتی اور احمق بھی ہو سکتی ہے" ۔۔۔ عمران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ چیخ کر اٹھتی ہوئی جیولٹ یکلخت جھٹکے سے دوبارہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"یہ تمہارے ساتھی صرف بیہوش ہیں ۔۔۔ اگر ہم تمہارے دشمن ہوتے تو ان کی گردنیں مڑنے کی بجائے ٹوٹ بھی سکتی تھیں ۔۔۔ اور ہم تمہیں بھی گولی مار کر آسانی سے اس البرٹو ہاؤس پر قبضہ کر سکتے تھے۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں سے ہمیں اسلحہ ۔ میک اپ کا سامان اور لباس بھی مل سکتے ہیں۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ تمہاری ماں نے اس اینڈرلو کے حوالے کر دیا ہے اسے اس کے صحیح حقدار تک واپس پہنچا دوں" ۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تت ۔ تت ۔ تم واقعی درست کہہ رہے ہو ۔۔۔ تم بائمر کے آدمی نہیں ہو" ۔۔۔ جیولٹ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

بانڈ کا دماغ خراب ہو رہا ہے کہ وہ ایشیائیوں کو بلا کر اس طرح تمہارے پاس بھیجے اور تمہیں آفریں کرتی پھرے ۔۔۔ وہ چاہے تو تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اس کوٹھی سمیت بموں سے اڑا دے ۔۔۔ اسے کون روک سکتا ہے۔ پھر میں نے بتایا ہے کہ ہمیں مائیکل نے یہاں بھیجا ہے اور جہاں تک مائیکل کے متعلق میری بریفنگ ہے وہ آدمی مر تو سکتا ہے لیکن بک نہیں سکتا ۔۔۔ اور بانڈ تو اس وقت پاگلوں کی طرح ہمیں ڈھونڈتی پھر رہی ہوگی۔ اگر تمہارے پاس اس بات کی تصدیق کا کوئی ذریعہ ہو کہ بانڈ کیا کر رہی ہے تو تم بے شک تصدیق بھی کر سکتی ہو" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں تصدیق کرونگی " ۔۔۔ جیولٹ نے کہا اور صوفے سے اٹھ کر وہ ایک کونے میں رکھے ہوئے میز پر پڑے ٹیلیفون کی طرف بڑھ گئی۔

" یہ بات سن لو کہ اگر بانڈ کو اس بات کی بھنک بھی پڑ گئی کہ ہم یہاں موجود ہیں تو پھر نہ تم بچ سکو گی اور نہ تمہارا گروپ ۔۔۔ اس لئے اس بات کو ذہن میں رکھ کر کال کرنا" ۔۔۔ عمران نے کہا لیکن جیولٹ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ عمران اس کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا تا کہ فون کے ذریعے ہونے والی دونوں طرف کی گفتگو سن سکے۔

" یس ریڈ سیکشن آفس " ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

" لوتھر سے بات کراؤ ۔۔۔ میں اس کی بیوی مارگریٹ بول رہی ہوں" ۔۔۔ جیولٹ نے یکسر بدلے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے اس طرح سر ہلایا جیسے اسے جیولٹ کی یہ اداکاری پسند آئی ہو۔

" ہیلو مارگریٹ ۔۔۔ میں لوتھر بول رہا ہوں" ۔۔۔ کیا بات ہے کیوں فون کیا ہے" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

" ڈیئر میرے سر میں شدید درد ہے اس لئے میں شاپنگ نہ کر سکوں گی ۔۔۔ تم خود سامان خرید کر گھر آ جانا۔ میں دفتر سے سیدھی گھر چلی جاؤں گی" ۔۔۔ جیولٹ نے اسی بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اچھا۔ ٹھیک ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور جیولٹ نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور جیولٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس" ۔۔۔ اس بار جیولٹ نے ایک اور لہجے میں کہا۔

" ڈکسن بول رہا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے لوتھر کی بجائے ایک اور آواز سنائی دی لیکن عمران سے لوتھر کا لہجہ چھپا نہ رہ سکا۔ وہ سمجھ گیا کہ لوتھر ہی لہجہ بدل کر بات کر رہا ہے۔

" ہاں ڈکسن ! ۔۔۔ آج کوئی پروگرام بنتا ہے یا نہیں ۔۔۔ اگر فارغ ہو تو آ جاؤ۔ کافی دن ہو گئے ہیں تم سے ملے ہوئے" ۔۔۔ جیولٹ نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" فارغ تو نہیں ہوں۔ یہاں دفتر میں ہنگامی صورت حال ہے۔ لیکن تم کہو تو چند منٹ کے لئے ملنے آ سکتا ہوں" ۔۔۔ لوتھر نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ چند منٹ کے لئے آجاؤ۔ عقبی دروازے سے آنا" ۔۔۔ جیولٹ نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"یہ لوتھر تھا ۔۔۔ لوتھر زیرو سیکشن کے ریکارڈ روم کا انچارج ہے میرے گروپ کا خاص آدمی ہے ۔۔۔ اس کے ہنگامی حالات کا اشارہ تو بتا رہا ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو۔ بہرحال وہ آرہا ہے اس لئے مجھے برآمدے میں جانا ہوگا" ۔۔۔ جیولٹ نے مڑ کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اس لوتھر کو یہ احساس نہ ہونے دینا کہ ہم یہاں موجود ہیں ورنہ ہوسکتا ہے بات لیک آؤٹ ہو جائے ۔۔۔ تم اس سے اس انداز میں پوچھنا کہ کیا ہو رہا ہے جیسے تمہیں کسی خاص بھاگ دوڑ کی اطلاع ملی ہو اور تم یہ اطلاع کنفرم کرانا چاہتی ہو" ۔۔۔ عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ تم اپنے ساتھیوں کو اس کمرے میں اکٹھا کر لو۔ میں اس لوتھر کو ساتھ والے کمرے میں لے جاؤں گی" ۔۔۔ جیولٹ نے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ خاصا نرم اور دوستانہ تھا۔ شاید لوتھر کے ہنگامی حالات کے الفاظ پر اس کے ذہن میں کسی حد تک یہ بات کنفرم ہو گئی تھی کہ وہ لوگ بائر کے ساتھی نہیں ہیں۔

عمران سر ہلاتا ہوا اس کے ساتھ ہی کمرے سے باہر گیلری میں آگیا۔ اسی لمحے صفدر اور ٹائیگر گیلری میں داخل ہوتے۔

"باہر موجود تنویر کو بھی اندر بلا لو ۔۔۔ مس جیولٹ کو کسی حد تک ہم پر اعتبار آگیا ہے۔ انہوں نے اپنے ایک خاص آدمی کو بلایا ہے اس سے ملاقات کے بعد یہ یقیناً کنفرم ہو جائیں گی ۔۔۔ اس دوران تم سب نے اس کمرے میں چھپے رہنا ہے" ۔۔۔ عمران اور صفدر اور ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر تیزی سے باہر کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ تنویر کو لے کر واپس آگیا۔

"تم بھی اس کمرے میں رہو" ۔۔۔ جیولٹ نے عمران سے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی برآمدے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہوشیار رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے اسی کمرے میں جانے کے لئے کہہ دیا جس میں جولیا بھی موجود تھی اور جیولٹ کے بیہوش ساتھی بھی اور خود وہ اس کمرے میں داخل ہو گیا جس میں جیولٹ نے اس لوتھر کو لے کر آنا تھا۔ یہاں بھی صوفے موجود تھے اور ایک سائیڈ پر ایک الماری بھی دیوار کے ساتھ رکھی ہوئی تھی۔ عمران اس الماری کی دوسری سائیڈ پر اس طرح کھڑا ہو گیا کہ صوفوں پر بیٹھ کر اسے دیکھا نہ جاسکے جبکہ وہ جب چاہے آسانی سے حرکت میں آسکے۔ تھوڑی دیر بعد اسے گیلری میں قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور چند لمحوں بعد جیولٹ اس کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے عقب میں ایک نوجوان بڑے مؤدبانہ انداز میں چلتا ہوا آرہا تھا۔

"بیٹھو لوتھر ۔۔۔ اور مجھے بتاؤ کہ بائر کو کیا پریشانی لاحق ہے" ۔۔۔ جیولٹ نے سخت لہجے میں لوتھر سے کہا اور لوتھر ایک صوفے پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ عمران کی طرف اس کی پشت تھی جبکہ جیولٹ سامنے والے صوفے پر بیٹھی تھی اور اس کا رخ عمران کی طرف ہی تھا لیکن ظاہر ہے الماری کی اوٹ کی وجہ سے عمران اسے بھی نظر نہ آرہا تھا۔

"مادام ۔۔۔ انتہائی حیرت انگیز خبریں ہیں ۔۔۔ زیرو سیکشن کا انچارج

فنی مارا جا چکا ہے اور زیرو سیکشن اس وقت پاگلوں کے سے انداز میں پورے جزیرے میں چند نامعلوم ایشیائیوں کو تلاش کر رہا ہے۔ فنی کے بعد آرنلڈ نے زیرو سیکشن کی کمان سنبھال رکھی ہے ۔۔۔ میں نے اس بارے میں مختلف ذریعوں سے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق ناک نے کسی ملک کی شہ پر جس کا علم صرف اینڈرلیو کو ہی ہے برن سے ایک پاکیشیائی سائنسدان ڈاکٹر ہدایت اللہ کو اغوا کیا اور اسے یہاں ناقی لینڈ میں الیون تھرٹی کلب میں رکھا گیا ۔۔۔ اینڈرلیو اس دوران کسی اہم کام کیلئے سوئٹزر لینڈ سے بھی باہر گیا ہوا تھا اس لئے اس مشن کا چارج بائر کے پاس تھا ۔۔۔ بائر نے یہ مشن برن میں اپنے ایجنٹ ہیمر کلب کے مالک ہیمر کے ذمے لگایا ہیمر نے برن کے ایک مشہور بدمعاش گروپ کے ذریعے اس سائنسدان کو اغوا کرا کر ناقی لینڈ بھجوا دیا اور خود بھی یہاں آ گیا۔ اس سائنسدان کو یہاں اس لئے رکھا گیا کہ جس ملک نے اسے اغوا کرایا تھا وہ پاکیشیا کا انتہائی دوست ملک ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے انتہائی خوفزدہ ہے اس کا کہنا تھا کہ وہ اپنے ملک سے اس سائنسدان کو برآمد نہیں کرانا چاہتا۔ اس لئے ایسے سائنسدان یہاں آ کر اس پاکیشیائی سائنسدان سے کوئی فارمولا حاصل کریں گے اور پھر اس پاکیشیائی سائنسدان کو ہلاک کر کے یہیں دفن کر دیا جائے گا ۔۔۔ ہیمر نے یہ کام اس بدمعاش گروپ سے اس لئے کرایا تا کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سائنسدان کی تلاش میں آئے تو وہ اس بدمعاش گروپ سے ہی الجھتی رہے۔ اس بدمعاش گروپ کو بھی یہ معلوم نہ تھا کہ ہیمر اس سائنسدان کو کہاں لے گیا ہے ۔۔۔ بہرحال

پھر معلوم ہوا کہ پاکیشیائی سائنسدان کی تلاش میں پہلے پاکیشیا سے ایک آدمی آیا۔ اس اکیلے آدمی نے اس بدمعاش گروپ کے لیڈر سے اس کے اپنے اڈے میں گھس کر معلومات حاصل کیں اور پھر اس لیڈر اور اس کے چار پانچ مسلح ساتھیوں کو قتل کر کے وہاں سے غائب ہو گیا۔ اس کے بعد وہ سیدھا ہیمر کلب پہنچا جہاں ہیمر کا اسسٹنٹ میتھالس تھا۔ میتھالس کو شک گذرا تو اس نے اس آدمی کو سائنسی طریقے سے مفلوج کر کے قید کر لیا اور بائر کو اطلاع دی ۔۔۔ بائر نے اسے یہاں طلب کر لیا ۔۔۔ اس دوران پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ جس میں تین ایشیائی مرد اور ایک سوئس نژاد عورت تھی، پاکیشیائی سائنسدان کی تلاش میں برن پہنچے۔ اس گروپ کا لیڈر کوئی علی عمران نامی آدمی بتایا جاتا ہے جسے پوری دنیا میں سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے ۔۔۔ بہرحال ہیمر کے اسسٹنٹ نے اس گروپ کو بھی قابو پا لیا اور انہیں بیہوش کر کے بائر کے کہنے پر یہاں ناقی لینڈ بھجوا دیا ۔۔۔ اینڈرلیو بھی اس دوران آ گیا۔ بائر نے اس گروپ کو ڈیپ روم میں قید کر لیا اور ان پر آٹومیٹک مشین گنوں سے فائرنگ کر کے انہیں ہلاک کر دیا اور اس بات کی مشین کے ذریعے چیکنگ بھی کر لی گئی کہ وہ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں ۔۔۔ اس پر بائر نے زیرو سیکشن کے چیف فنی کو حکم دیا کہ وہ ڈیپ روم سے ان کی لاشیں اٹھا کر الیون تھرٹی کلب کے نوالان کو پہنچا دے تا کہ وہ یہ لاشیں اس پاکیشیائی سائنسدان کو دکھا سکے۔ اس طرح وہ پاکیشیائی سائنسدان مایوس ہو کر اپنی ضد چھوڑ دے گا اور فارمولا دے دیگا۔ اس کے بعد صورتحال اچانک

حیرت انگیز ہو گئی ـــــ فنی چار آدمیوں سمیت لاشیں لینے گیا تو غائب ہو گیا۔ بائر کے حکم پر آرنلڈ نے فنی کی تلاش شروع کی تو انتہائی حیرت انگیز باتیں سامنے آئیں۔ جھیل پر تعینات دو آدمی بھی غائب تھے اور فنی بھی غائب تھا ـــــ ڈیپ روم سے ان پاکیشیائیوں کی لاشیں بھی غائب تھیں اور فنی کے چار ساتھی سپیشل سرنگ میں گولیوں سے چھلنی مردہ پڑے ہوئے پائے گئے ـــــ پھر مزید تفتیش پر جھیل سے فنی اور جھیل پر تعینات دو آدمیوں کے کپڑے بھی دستیاب ہو گئے اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ جنہیں بائر نے ہلاک کیا تھا وہ یا تو ہلاک ہی نہ ہوئے تھے یا پھر ہلاک ہونے کے بعد پراسرار طور پر زندہ ہو گئے اور انہوں نے فنی کے ساتھیوں کو ہلاک کیا۔ پھر فنی اور جھیل کے دو آدمیوں کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں جھیل میں پھینک دیں جہاں آدم خور مگر مچھ ان کی لاشیں کھا گئے البتہ ان کے پھٹے ہوئے کپڑے پانی میں تیرتے رہے ـــــ فنی کی جیپ غائب تھی۔ مزید تحقیق پر پتہ چلا کہ یہ جیپ پہلے روز کالونی کے ساتھ واقع ہوٹل راشان کے منیجر پلومر کے مکان میں دیکھی گئی لیکن یہ دستیاب اس کے مکان سے کچھ دور ایک درختوں کے جھنڈ سے ہوئی جبکہ وہ پراسرار ایشیائی غائب تھے ـــــ پلومر کا باپ مائیکل مارکیٹ میں موجود تھا اسے گرفتار کر کے پلومر کے گھر لے جایا گیا جہاں بائر بھی پہنچی ـــ بائر کو شک تھا کہ مائیکل نے انہیں کہیں چھپایا ہے چنانچہ مائیکل پر تشدد کیا گیا جس پر اس کا بیٹا پلومر بائر سے الجھ پڑا تو اسے بائر نے گولی مار دی ـــــ مائیکل نے کچھ بتانے کی بجائے بائر پر حملہ کر دیا جس پر بائر نے اسے بھی ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد آرنلڈ نے مزید تفتیش کی تو پتہ چلا کہ مائیکل کار میں ان لوگوں کو بٹھا کر کہیں چھوڑ آیا ہے کیونکہ وہ سوئس نژاد لڑکی کار میں اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی دیکھی گئی ہے جبکہ کار کے شیشے کلرڈ ہونے کی وجہ سے عقبی سیٹ پر موجود افراد دکھائی نہ دے سکتے تھے اور اب پورے جزیرے پر ان ایشیائیوں کی شدید تلاش جاری ہے۔ ایک ایک گھر کی تلاشی جاری ہے کیونکہ کمرشل بلڈنگوں کے کمپیوٹرز نے ایسے افراد کی نشاندہی نہیں کی اس لئے خیال ہے کہ یہ کسی گھر میں چھپے ہوئے ہیں ـــــ ویسے مادام! آرنلڈ نے مائیکل کا مارکیٹ تک پہنچنے کا جو روٹ تلاش کیا ہے اس میں البرٹو ہاؤس بھی آتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں بھی تلاشی کے لئے آئیں ـــــ بائر اس وقت ان ایشیائیوں کے نہ ملنے کی وجہ سے یقیناً پاگل ہو رہی ہے اور پورا زیرو سیکشن ان ایشیائیوں کو تلاش کر رہا ہے" ـــــ لوتھر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ ایڈلر لو کہاں ہے" ـــــ؟ جیولٹ نے پوچھا۔

"وہ پہلے ہی کسی اہم کام کے لئے باہر گیا ہوا ہے اس لئے بائر کے پاس اس وقت مکمل چارج ہے" ـــــ لوتھر نے جواب دیا۔

"او کے ـــ اب تم جاؤ اور کوئی اہم پیش رفت ہو تو مجھے ضرور بتانا ـــ مجھے اس معاملے میں دلچسپی پیدا ہو رہی ہے" ـــ جیولٹ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس مادام" ـــ لوتھر نے کہا اور سلام کر کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جیولٹ بھی اس کے پیچھے چلی گئی اور عمران ایک طویل سانس لیتا

ہوا الماری کی اوٹ سے نکلا اور کمرے سے ہوتا ہوا باہر گیلری میں آ گیا
اُسے مائیکل پر تشدد اور اس کے قتل پر شدید دکھ محسوس ہو رہا تھا کیونکہ
حقیقتاً مائیکل نے ان کی بے پناہ مدد کی تھی۔ اسی لمحے جیولٹ تیز تیز قدم
اٹھاتی واپس آ گئی۔

"ہاں — اب کیا خیال ہے جیولٹ" — عمران نے سپاٹ
لہجے میں جیولٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے سب رپورٹ مل چکی ہے — تم لوگ واقعی حیرت انگیز
صلاحیتوں کے مالک ہو — تم میں سے عمران کون ہے" —
جیولٹ نے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ اب جلد فیصلہ کر کے مجھے بتاؤ کہ کیا تم معاہدہ
کرتی ہو یا نہیں۔ کیونکہ اب واقعی ہمارے پاس وقت بے حد کم رہ گیا
ہے" — عمران نے سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا کیونکہ وہ لوتھر کی
بات سن چکا تھا کہ البرٹو ہاؤس بھی مشکوک ہو چکا ہے اور کسی بھی وقت
اس کی بھی تلاشی لی جا سکتی ہے۔

"معاہدہ کیسا — میں دل و جان سے تمہاری مدد کروں گی —
اب تمہاری صلاحیتوں کا پوری طرح اندازہ ہو گیا ہے — آؤ میرے
ساتھ۔ جلدی کرو — اس لوتھر نے مجھے بتایا ہے کہ گھر گھر کی تلاشی
لی جا رہی ہے اس لئے میں تمہیں ایسی جگہ چھپا دیتی ہوں جس کا
سوائے میری ذات کے اور کسی کو نہیں — جب البرٹو ہاؤس کی تلاشی
مکمل ہو جائے گی تو پھر میں تمہارے پاس آؤں گی اور اس کے بعد جو
کہو گے تمہیں نہ صرف مہیا ہو جائے گا بلکہ میرا پورا گروپ بھی

تمہارا ساتھ دے گا — میں لیس اس بار اور اینڈریو کو
شکست دینا چاہتی ہوں" — جیولٹ نے اس کمرے کی طرف بڑھتے
ہوئے کہا جس میں عمران کے ساتھی اور جیولٹ کے بیہوش ساتھی موجود
تھے۔ اس کے لہجے میں ایسا خلوص تھا کہ عمران پوری طرح مطمئن ہو گیا۔

"تمہارے ان بیہوش ساتھیوں کو بھی ہم اپنے ساتھ رکھیں گے۔ ورنہ
ہو سکتا ہے تلاشی کے دوران ان میں سے کوئی بول پڑے — اس
طرح تمہاری ذات کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے" — عمران نے کہا۔

"تم ان کی فکر نہ کرو۔ یہ میرے مکمل طور پر وفادار ہیں — ویسے بھی
یہ بات بھی ہے کہ میرے پاس چار مسلح افراد ہر وقت رہتے ہیں۔ اگر یہ
یہاں سے غائب ہو گئے تو وہ مشکوک ہو جائے گی۔ وہ انتہائی
شکی اور خطرناک حد تک سنگدل عورت ہے۔ اُسے ذرا بھی شک
ہو گیا تو وہ مجھ سمیت پورے البرٹو ہاؤس کو تباہ کر دینے میں ایک لمحے کی
دیر بھی نہیں لگائے گی" — جیولٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے — اپنے معاملات تم بہتر طور پر سمجھ سکتی ہو" —
عمران نے کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ جیولٹ
کے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ۔ اور اس کے ساتھیوں نے آگے بڑھ
کر ان کے منہ اور ناک بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی وہ چاروں ہوش
میں آ گئے۔

جیولٹ نے اپنے ساتھیوں کو ساری بات سمجھائی اور انہیں باہر بھیج
دیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر کوٹھی کے ایک کمرے میں
لے گئی جو سٹور روم کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ وہاں سے اس نے ایک

خفیہ راستہ پیدا کیا اور پھر سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔

"یہاں تم ہر طرح سے محفوظ رہو گے۔ کسی کے فرشتوں کو بھی اس ہال کا علم نہ ہو سکے گا" ___ جیولٹ نے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی واپس سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔

"کیا اس پر اعتماد کیا جا سکتا ہے ___ ایسا نہ ہو کہ یہ ہمیں ہی پھنسا دے" ___ جیولٹ کے جانے کے بعد جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"عورت پر اعتماد کیے بغیر تو زندگی گزر ہی نہیں سکتی ___ مرد تو ہمیشہ عورتوں پر اعتماد کرتے آتے ہیں اسی لیے تو جنت سے نکل کر اس دنیا کے جھمیلوں میں انہیں پھنسنا پڑا ہے" ___ عمران نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر وہی بکواس ___ ایسا نہ ہو کہ ہم یہاں بیٹھے رہیں اور وہ ہمارے سروں پر پہنچ جائیں" ___ جولیا نے بری طرح جھلا کر کہا۔

"فکر نہ کرو ___ جہاں تک میں نے جیولٹ کو ریڈ کیا ہے یہ عورت اب مر تو سکتی ہے لیکن دھوکہ نہیں دے سکتی ___ اور یہاں کے حالات ایسے ہیں کہ ہمیں بہرحال اس پر اعتماد کرنا ہی پڑے گا" ___ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ باقی ساتھی بھی ہال میں موجود صوفوں پر بیٹھ چکے تھے۔

"ہونہہ ___ تو تم ہم سے علیحدہ ہو کر اس جیولٹ کو ریڈ کرتے رہے ہو ___ کیوں" ___ ؟ جولیا نے انتہائی خشمگیں لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں سے یکلخت شرارے سے نکلنے لگے تھے۔ وہ عمران کی بات کو کسی اور طرف لے گئی تھی۔

"اللہ تعالیٰ نے عورت کا کوڈ ہی ایسا بنایا ہے کہ جب تک اس کا بغور مطالعہ نہ کیا جائے اس کی سمجھ ہی نہیں آتی ___ بائر کو ریڈ کیا تو اس موت کے کنوئیں سے نجات مل گئی ___ اس جیولٹ کو ریڈ کیا تو اس وقت ہم یہاں بظاہر محفوظ بیٹھے ہوئے ہیں ___ بس ایک تم ہو کہ جس کا کوڈ آج تک میری تو کیا، تنویر کی سمجھ میں بھی نہیں آیا ___ میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا کوڈ کوئی سپیشل ہی بنایا ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کا غصے سے بھرا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"بس یہی بکواس کرنا آتا ہے تمہیں" ___ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا ___ اور پھر اطمینان سے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"آپ واقعی کوڈ کے ماہر ہیں عمران صاحب ___ بلکہ مجھے تو کبھی کبھی خیال آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سارے کوڈ آپ سے ہی بنوائے ہیں" ___ ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے جس طرح عمران جولیا کو آسانی سے ڈیل کر لیتا تھا اس پر ڈھکے چھپے الفاظ میں صفدر یہی کہہ سکتا تھا۔

"بس ایک اماں بی والا کوڈ مجھ سے نہیں بنوایا گیا اور اسی کی پاداش میں آج تک جوتیاں کھاتا چلا آ رہا ہوں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

پائر کی حالت واقعی پاگلوں جیسی ہو رہی تھی۔ باوجود بے پناہ تلاش کے عمران اور اس کے ساتھیوں کا کہیں پتہ نہ چل سکا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے انہیں زمین کھا گئی ہو یا آسمان ——— آرنلڈ اور زیرو سیکشن نے پورے فانی لینڈ کے ایک ایک گھر کی تلاشی لے ڈالی تھی۔ پورے زیرو سیکشن کو سڑکوں پر پھیلا دیا تھا حتیٰ کہ پائر نے کمپیوٹروں پر اعتماد نہ کرتے ہوئے تمام کمرشل بلڈنگوں، ہوٹلوں، کیفوں، باروں تک کی تلاشی بھی کرا لی تھی لیکن ان کا کہیں سے ذرا بھی علم نہ ہو سکا تھا۔ ہر طرف سے ناکامی کی رپورٹیں ملتی تھیں۔

"کاش ——— یہ مائیکل نہ مرتا تو میں اس کی ہڈیوں سے بھی اصل جگہ اگلوا لیتی ——— لیکن آخر یہ لوگ جا کہاں سکتے تھے۔ کیا یہ واقعی مافوق الفطرت ہیں" ——— پائر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور پائر چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔

"آپ نے مجھے بلوایا ہے مادام" ——— دروازے پر موجود ایک ادھیڑ عمر آدمی نے سر جھکاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں! ——— میں تو بھول ہی گئی تھی ——— آؤ بیٹھو ——— مجھے تم سے انتہائی ضروری کام ہے" ——— پائر نے چونکتے ہوئے کہا اور وہ آدمی اسی طرح مؤدبانہ انداز میں چلتا ہوا میز کے سامنے رکھی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ یہ کمرہ پائر کا دفتر تھا اس لئے اسے دفتری انداز میں ہی سجایا گیا تھا۔ پائر بڑی سی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ گئی وہ چند لمحے خاموش بیٹھی ہونٹ کاٹتی رہی جیسے فیصلہ نہ کر پا رہی ہو کہ وہ کیا کہے اور کیا نہ کہے۔ یا پھر کہاں سے شروع کرے۔

"مادام ——— میں آپ کا خادم ہوں۔ آپ کا انداز بتا رہا ہے کہ آپ کچھ کہنے سے ہچکچا رہی ہیں ——— آپ کھل کر کہہ دیں فرانز اپنی جان تو دے سکتا ہے لیکن آپ سے غداری نہیں کر سکتا" ——— کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس ادھیڑ عمر نے کہا۔

"ہاں ——— واقعی صورت حال کچھ ایسی ہے کہ میں فیصلہ نہیں کر پا رہی کہ کیا کروں اور اسی لئے میں نے تمہیں بلوایا ہے کیونکہ میں جانتی ہوں کہ تمہارا ذہن کسی کمپیوٹر کی طرح کام کرتا ہے اور تم اپنی ذہانت سے ایسے نتائج نکال لیتے ہو کہ جو عام طور پر کوئی نہیں سوچ سکتا ——— میں تمہیں شروع سے ساری صورت حال تفصیل سے بتا دیتی ہوں" ——— پائر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پاکیشیا کے سائنسدان کے اغوا سے لے کر مائیکل کے قتل اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی گمشدگی اور ان کی بھرپور تلاش کے بارے میں مکمل تفصیلات بتا دیں۔

فرانز خاموشی سے بیٹھا یہ سب کچھ سنتا رہا۔ اس نے کسی قسم کی کوئی مداخلت نہ کی تھی۔

"یعنی چار مرد اور ایک عورت فاقی لینڈ میں موجود ہیں اور غائب ہو چکے ہیں اور اب انہیں تلاش کرنا ہے" ـــــ فرانز نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ـــ ہر امکانی جگہ کی تلاشی لی جا چکی ہے اور وہ لوگ پھر بھی غائب ہیں ـــ اس سے پہلے ڈیپ روم میں ہونے والے تمام واقعات کی تفصیلات بھی میں تمہیں بتا چکی ہوں ـــ سچی بات تو یہ ہے کہ اب میرے ذہن میں یہ خیال جڑ پکڑتا جا رہا ہے کہ یہ لوگ انسان نہیں ہیں کوئی مافوق الفطرت قسم کی کوئی چیز ہیں" ـــ بائرہ نے کہا اور فرانز بے اختیار مسکرا دیا۔

"معافی چاہتا ہوں مادام ـــ دراصل انسانی ذہانت بعض اوقات ایسے ایسے کرشمے پیش کر دیتی ہے کہ اس کی وجہ سے جیتے جاگتے انسان مافوق الفطرت سمجھے جانے لگ جاتے ہیں ـــ اگر یہ انسان مافوق الفطرت ہوتے تو انہیں ماتیکل کا سہارا لینے کی ضرورت کیوں پیش آتی ـــ اور جہاں تک ڈیپ روم کا تعلق ہے مجھے اس کی رینج، ایریج اور کارکردگی کا مکمل علم ہے ـــ اس کی رینج مشین میں صرف اس حد تک آتی ہے جہاں تک اس کی سکرین موجود ہے۔ اس سے اوپر کا حصہ آپریشن مشین کی سکرین پر ظاہر نہیں ہوتا ـــ یہ درست ہے کہ اس کی دیواریں سپاٹ اور گول ہیں اور پانچ افراد کا سکرین سے اوپر بغیر کسی سہارے کے رک جانا ناممکن ہے لیکن ہو سکتا ہے ان کے پاس کوئی ایسا حربہ ہو جس کی مدد سے وہ سکرین سے اوپر بغیر کسی سہارے کے رک سکتے ہوں۔ اس طرح وہ سکرین سے غائب ہو جاتے ہوں اور جب آپ وہاں چیک کرنے جاتی ہوں وہ نیچے پہنچ جاتے ہوں" ـــ فرانز نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ ہونے کو کیا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اب انہیں کہاں تلاش کیا جائے اور کیسے ـــ اصل مسئلہ تو یہ ہے" ـــ بائرہ نے کہا۔

"مادام ـــ انہیں تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ وہ تو خود چل کر سامنے آنے پر مجبور ہیں" ـــ فرانز نے کہا تو بائرہ اس کی بات سن کر بے اختیار کرسی سے اچھل پڑی۔

"کیا ـــ کیا مطلب ـــ کیا کہہ رہے ہو تم" ـــ بائرہ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مادام ـــ سیدھی سی بات ہے کہ یہ لوگ اس پاکیشیائی سائنسدان کو چھڑوانے آئے ہیں۔ یہ جہاں بھی چھپے ہوئے ہوں گے بہرحال اسے چھڑوانے کے لئے وہاں پہنچیں گے جہاں یہ سائنسدان موجود ہے۔ اس کے بغیر تو ان کا مشن مکمل ہی نہیں ہو سکتا ـــ اس لئے آپ انہیں تلاش کرانے کی بجائے اس جگہ کی نگرانی کریں جہاں اس سائنسدان کو رکھا گیا ہے" ـــ فرانز نے کہا تو بائرہ کا ستا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک ابھر آئی تھی۔

"اوہ ـــ اوہ ـــ ویری گڈ ـــ واقعی تمہاری ذہانت لاجواب ہے ـــ تم نے ایک ایسا حل بتا دیا ہے کہ جو واقعی صاف اور سیدھا ہے۔ میں ہی خوامخواہ الجھی ہوئی تھی" ـــ بائرہ نے اس طرح ہنستے

ہوئے کہا جیسے وہ اپنی کند ذہنی پر خود ہی ہنسنے پر مجبور ہو رہی ہو۔

"لیس مادام ـــــ لیکن اس کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اس سائنسدان کے گرد نگرانی کا ایسا فول پروف نظام قائم کیا جائے کہ یہ لوگ اپنے مشن میں کامیاب بھی نہ ہوسکیں اور پکڑے یا مارے بھی جاسکیں ـــــ ورنہ جس طرح کے یہ ڈھیٹ لوگ ہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ اپنے مشن میں کامیاب ہو جائیں اور ہم انتظار کرتے ہی رہ جائیں"۔ فرانز نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں تمہاری بات سمجھتی ہوں ـــــ میں نے اس پاکیشیائی سائنسدان کو الیون تھرٹی کلب کے نیچے تہہ خانے میں رکھا ہوا ہے۔ وہاں تک کسی کی اپروچ ممکن ہی نہیں۔ البتہ اب میں مزید نگرانی قائم کر دوں گی" ـــــ فرانز نے کہا۔

"مادام ـــــ اگر آپ اجازت دیں تو اس سلسلے میں ایک مشورہ دوں کہ آپ اس سائنسدان کو کسی ایسے کمرے میں رکھیں جہاں کیمروں کا خفیہ نظام موجود ہو ـــــ اور الیون تھرٹی کلب کے باہر اور اندر ایسے آدمی رکھیں جو ہر طرح سے چوکنا اور باخبر رہیں" ـــــ فرانز نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو ـــــ میں اتنی بات خود بھی سمجھتی ہوں ـــــ بہرحال تمہارا شکریہ۔ تم نے میری بہت بڑی الجھن حل کر دی ہے" ـــــ اس بار باربرا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔ اسے شاید فرانز کی یہ آخری بات ناگوار محسوس ہوئی تھی۔

"لیس مادام ـــــ اب مجھے اجازت دیجئے" ـــــ فرانز نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور باربرا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ فرانز تیزی سے مڑا اور پھر لمبے لمبے قدم اٹھاتا دروازہ کھول کر دفتر سے باہر نکل گیا۔

"ہونہہ ـــــ ذرا سی تعریف کیا کر دی۔ مجھے ہی مشورے دینے لگ گیا نانسنس" ـــــ باربرا نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا۔

"لیس" ـــــ دوسری طرف سے پاک ہاؤس کے ایکس چینج آپریٹر کی آواز سنائی دی۔ پاک ہاؤس میں باقاعدہ ایکس چینج لگی ہوئی تھی اور یہاں فون کا ڈبل سسٹم تھا۔ ڈائریکٹ فون علیحدہ تھا جس کا ایکس چینج یا آپریٹر سے کوئی تعلق نہ تھا اور دوسرا فون تھا جو صرف آپریٹر کے ذریعے ہی ملوایا جا سکتا تھا۔ ڈائریکٹ فون باربرا صرف اس وقت استعمال کرتی تھی جب اس نے کوئی ایسی بات کرنی ہو جسے وہ آپریٹر سے محفوظ رکھنا چاہتی ہو، ورنہ وہ آپریٹر کے ذریعے ہی نمبر ملواتی تھی۔ اس طرح وہ نمبر ڈائل کرنے اور دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے تک انتظار کرنے کی کوفت سے بچ جاتی تھی۔

"باربرا بول رہی ہوں۔ زولان سے بات کراؤ" ـــــ باربرا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور باربرا نے رسیور اٹھا لیا۔

"زولان بول رہا ہوں مادام" ـــــ الیون تھرٹی کلب کے مینیجر زولان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"زولان! ـــــ پاکیشیائی سیکرٹ سروس کا گروپ ہلاک نہیں ہوا تھا بلکہ انہوں نے ڈیپ روم کی آپریشن مشین کو ڈاج دیا تھا اور وہ وہاں سے

نکل کر فاکی لینڈ میں کہیں غائب ہو گئے ہیں ---- زیرو سیکشن انہیں تلاش کر رہا ہے اگر زیرو سیکشن نے انہیں تلاش کر لیا تو ٹھیک ، ورنہ وہ ہر صورت میں پاکیشیائی سائنسدان ڈاکٹر ہدایت اللہ کو چھڑانے کے لئے الیون تھرڈ کلب پر حملہ کریں گے۔ چنانچہ تم ابھی سے الیون تھرڈ کلب کو ریڈ الرٹ کر دو تاکہ کسی قسم کے خطرے کا کوئی امکان بھی باقی نہ رہے اور اس گروپ کا خاتمہ بھی یقینی طور پر ہو سکے" ---- بائر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ---- زولان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور بائر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

الیون تھرڈ کلب کے نیچے تہہ خانوں کا ایک وسیع جال سا پھیلا ہوا تھا اور بلیک کے ان لوگوں کو وہاں رکھا جاتا تھا جو انتہائی اہم ہوں۔ اس لئے وہاں خصوصی قسم کے حفاظتی انتظامات مستقل طور پر کئے گئے تھے اس خصوصی حفاظتی نظام کا کوڈ نام ریڈ الرٹ تھا اور بائر کو مکمل یقین تھا کہ ریڈ الرٹ کے بعد عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی وہاں پہنچنے کے بعد زندہ بچ کر نہ جا سکیں گے اس لئے اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ ابھی اسے رسیور رکھے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ڈائریکٹ فون پر کال آ گئی اور بائر نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ بائر اٹنڈنگ" ---- بائر نے قدرے نرم لہجے میں کہا کیونکہ عام طور پر اینڈریو اسی نمبر پر اس سے بات کیا کرتا تھا۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں مادام" ---- دوسری طرف سے زیرو سیکشن کے آرنلڈ کی قدرے پرجوش سی آواز سنائی دی اور بائر چونک پڑی۔

"یس ---- کچھ پتہ چلا ان پاکیشیائیوں کا" ---- بائر نے چونک کر پوچھا۔

"مادام ---- میں نے ان کا کھوج نکال لیا ہے۔ یہ لوگ البرٹو ہاؤس میں چھپے ہوئے ہیں" ---- دوسری طرف سے کہا گیا اور بائر اس طرح اچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی جیسے کرسی کے گدے میں موجود سپرنگ اچانک کھل گئے ہوں۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ البرٹو ہاؤس میں جیولٹ کے پاس ---- اوہ۔ کیسے معلوم ہوا۔ پوری تفصیل بتاؤ" ---- بائر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی لیکن اب اس کے چہرے پر شدید جوش کے آثار نمایاں ہو گئے تھے کیونکہ جیولٹ سے وہ ذاتی طور پر بے حد خار کھاتی تھی اور اس کی وجہ بھی تھی کہ اینڈریو جیولٹ کی فیور کرتا تھا۔ بائر کو معلوم تھا کہ جیولٹ اس البرٹو کی بیٹی ہے جس سے اینڈریو نے فاکی لینڈ خریدا تھا اور پھر جیولٹ کی ماں سے ہی اس نے شادی کر لی تھی اس لئے اینڈریو جیولٹ کے سلسلے میں اس کی فیور کرتا تھا۔ شاید وہ اسے اپنی بیٹی کی طرح سمجھتا تھا اور گو بائر نے اینڈریو سے شادی تو نہ کی تھی لیکن وہ اینڈریو کو سراسر اپنی ہی ملکیت سمجھتی تھی وہ اپنے علاوہ اینڈریو کے منہ سے کسی اور کی تعریف یا حمایت کا ایک لفظ بھی برداشت نہ کر سکتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ جیولٹ اس کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکتی تھی لیکن اینڈریو کی وجہ سے وہ اس کے خلاف کوئی اہم اقدام نہ کر سکتی تھی مگر اب اگر واقعی عمران اور اس کے ساتھی البرٹو ہاؤس میں چھپے ہوئے مل گئے تو پھر اینڈریو بھی

چیولٹ کی فیور نہ کر سکے گا اور اُسے جیولٹ کو ختم کر کے یہ کانٹا ہمیشہ
کے لئے نکال لینے کا سنہری موقع مل رہا تھا اس لئے آرنلڈ کی بات
سُن کر اس کے چہرے پر جوش کے آثار اُبھر آئے تھے ۔

" مادام ۔۔۔ ایک آدمی نے مجھے بتایا ہے کہ اس نے مائیکل کی کار کو اس
گلی کے سرے پر رکتے ہوئے دیکھا تھا جس گلی میں البرٹو ہاؤس کا
پائیں باغ ہے اور کچھ افراد اس میں سے اتر کر گلی میں گھس گئے تھے
چونکہ وہ کافی دور ایک بلڈنگ کی چھت پر بنی ہوئی پانی کی ٹینکی کی
صفائی کر رہا تھا اس لئے وہ انہیں پہچان تو نہ سکا لیکن اس کے
کہنے کے مطابق وہ ایک عورت اور چار مرد بہرحال تھے اور ان کے
اترتے ہی مائیکل کار آگے لے گیا تھا اور مادام ۔۔۔ اس گلی میں صرف
البرٹو ہاؤس کا عقبی حصہ ہی ایسی جگہ ہے جہاں یہ لوگ جا سکتے
ہیں کیونکہ باقی سب کمرشل عمارتوں کے عقبی حصے ہیں اگر یہ لوگ وہاں
جاتے تو کمپیوٹر انہیں چیک کر لیتا۔ اس لئے یقیناً یہ البرٹو ہاؤس میں
چھپے ہوئے ہیں " ۔۔۔ آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" لیکن اس آدمی نے اتنے فاصلے سے مائیکل اور اس کی کار کو
کیسے پہچان لیا " ۔۔۔ ؟ باربرا نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" میں نے بھی سوال اس آدمی سے کیا تھا مادام ۔۔۔ اس نے جواب
دیا کہ وہ پلازہ کے ہوٹل میں کافی عرصہ کام کرتا رہا ہے اس لئے وہ مائیکل
اور پلازہ دونوں کو اچھی طرح پہچانتا ہے اور اس کی کار کو بھی ۔۔۔ کیونکہ
مائیکل اکثر بھی کار لئے مارکیٹ میں شاپنگ کے لئے آتا ہے " ۔۔۔
آرنلڈ نے جواب دیا ۔

" تم نے البرٹو ہاؤس کی تلاشی لے لی تھی " ۔۔۔ ؟ باربرا نے پوچھا ۔

" یس مادام ۔۔۔ میں نے تلاشی لی تھی لیکن سرسری انداز میں ۔
لیکن ہو سکتا ہے اس کے نیچے کوئی تہہ خانہ بھی ہو ۔ جہاں یہ
لوگ چھپے ہوئے ہوں " ۔۔۔ آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" وہ لوگ اس گلی کو کراس کر کے کسی اور طرف بھی تو جا سکتے
ہیں " ۔۔۔ باربرا نے کہا کیونکہ وہ جیولٹ پر جھپٹنے سے پہلے پوری
طرح تسلی کر لینا چاہتی تھی ۔ ورنہ ناکامی کی صورت میں اینڈریو یقیناً
اس سے ناراض ہو جاتا ۔

" مادام ۔۔۔ وہ گلی آگے جا کر بند ہو جاتی ہے " ۔۔۔ آرنلڈ نے
جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" گلی بند ہو جاتی ہے ۔۔۔ اوہ ۔ ویری گڈ ۔۔۔ اس کا مطلب
ہے کہ یہ لوگ واقعی البرٹو ہاؤس میں چھپے ہوئے ہیں ۔۔۔ اب
میں دیکھ لوں گی کہ جیولٹ کس طرح انہیں باہر نہیں نکالتی ۔۔۔
اور سنو ۔ تم ایسا کرو کہ دس مسلح افراد سمیت البرٹو ہاؤس کے
سامنے پہنچ جاؤ اور اپنے باقی افراد کو اس کے عقبی حصے کی طرف
بھی نگرانی کے لئے بھجوا دو تاکہ کہیں پوچھ گچھ کے دوران وہ لوگ
عقبی طرف سے نکل نہ جائیں ۔۔۔ میں تو وہیں آ رہی ہوں " ۔
باربرا نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھی اور تیز تیز
قدم اٹھاتی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی ۔ وہ وہاں جانے کے
لئے اپنا مخصوص لباس پہننا چاہتی تھی تاکہ اگر عمران اور اس کے
ساتھیوں سے مقابلہ بھی ہو جائے تو وہ ان کا صحیح طریقے سے مقابلہ

کر سکے۔ ویسے آرنلڈ کی اس اطلاع نے اس کے روئیں روئیں میں
مسرت کی لہریں دوڑا دی تھیں کیونکہ اس طرح اسے ایک تیر میں
بیک وقت دو شکار کرنے کا موقع مل رہا تھا۔ عمران اور اس کے
ساتھیوں کا خاتمہ بھی اور اس جیولٹ کا بھی کانٹا نکل رہا تھا اور یہ
دونوں ہی باتیں اس کے نزدیک انتہائی اہم تھیں۔

عمران اپنا اور اپنے ساتھیوں کا نہ صرف مقامی میک اپ کر چکا تھا
بلکہ انہوں نے لباس بھی بدل لیے تھے۔ جیولٹ انہیں تہہ خانے میں
پہنچانے کے بعد تقریباً ایک گھنٹے بعد واپس آئی تھی اور اس نے بتایا
تھا کہ زیرو سیکشن کے افراد نے آرنلڈ ہاؤس کی مکمل تلاشی لی ہے لیکن
وہ ناکام ہو کر واپس چلے گئے ہیں اور اب خطرہ ٹل چکا ہے۔ اس اطلاع
پر عمران اور اس کے ساتھی اس تہہ خانے سے نکل کر باہر ایک کمرے
میں آ گئے تھے اور پھر جیولٹ نے واقعی ان کی مدد ان کی توقع سے بھی
زیادہ کی تھی۔ اس نے اپنے گروپ کے ان افراد کے کاغذات منگوا لیے
تھے جو اس کے مطابق ان کے قد و قامت کے تھے اور ان افراد کو
تا حکم ثانی مکمل طور پر انڈر گراؤنڈ رہنے کے احکامات جاری کر دیئے گئے
تھے۔ اس طرح عمران اور اس کے ساتھی پوری آزادی سے نائی لینڈ میں
گھوم پھر سکتے تھے۔ ان کاغذات کی وجہ سے ان پر شک نہ کیا جا سکتا

تھا لیکن جیولٹ نے انہیں کسی کمرشل عمارت میں داخل ہونے سے منع کر دیا تھا کیونکہ کمپیوٹر سے بہرحال انہیں چیک کیا جا سکتا تھا لیکن ظاہر ہے عمران کے لئے یہ ہدایت بے معنی تھی۔ اسے تو بس اتنا وقفہ چاہیے تھا کہ وہ الیون تھرٹی کلب پر حملہ کر کے ڈاکٹر ہدایت اللہ کو چھڑوا سکتا اور پھر فنا فی لینڈ سے نکل سکتا۔ باقی کسی بات کی اسے پرواہ نہ تھی اور یہ وقفہ اسے بہرحال مل گیا تھا۔ ان کی تجاویزات کی بنا پر عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا سپیشل میک اپ کر لیا تھا اور لباس بھی بدل لئے تھے۔ میک اپ کا سامان اور لباس بھی جیولٹ نے ہی مہیا کئے تھے۔

وہ سب اس وقت ایک بڑے سے کمرے میں موجود تھے۔ جیولٹ بھی وہاں بیٹھی ہوئی تھی اور بڑی حیرت سے عمران کو اپنا اور اپنے ساتھیوں کا میک اپ کرتے دیکھتی رہی تھی۔

"تم تو جادوگر ہو علی عمران ——— میں تصور بھی نہ کر سکتی تھی کہ اس قدر مکمل میک اپ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر میں ذاتی طور پر خود تمہیں میک اپ کرتے نہ دیکھ لیتی تو سر کر بھی یقین نہ کرتی" ——— جیولٹ نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے ارے ——— مریں تمہارے دشمن ——— یہ تم کیسی باتیں منہ سے نکال رہی ہو ——— کبھی کبھی تشنید کا وقت ہوتا ہے اس لئے ایسی باتیں منہ سے نہیں نکالا کرتے" ——— عمران نے بڑے عاشقانہ سے لہجے میں کہا اور ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کا چہرہ تیزی سے رنگ بدلنے لگا۔

"تشنید کیا ہوتا ہے" ——— جیولٹ نے چونک کر پوچھا۔ اب ظاہر ہے اسے اس خاص محاورے کی سمجھ کہاں آ سکتی تھی۔

"تشنید کا مطلب ہوتا ہے سننا ——— اور کوئی وقت ایسا ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ دعا سن لیتا ہے" ——— جولیا نے فوراً ہی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ وہ شاید جیولٹ کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی تھی تاکہ عمران سے اس کی توجہ ہٹ سکے۔ عمران اس دوران ایک کاغذ پر کچھ لکھنے میں مصروف تھا۔

"اوہ ——— اس کا مطلب ہے کہ عمران نے میرے متعلق اچھی بات کی ہے" ——— جیولٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ ہر عورت کے لئے ایسی ہی اچھی باتیں کرتا رہتا ہے اور عورتیں جب اس کی باتوں پر جذباتی طور پر پاگل ہو جاتی ہیں تو یہ طوطے کی طرح آنکھیں بدل لیتا ہے" ——— جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"طوطا بیچارہ تو صرف آنکھیں ہی بدل سکتا ہو گا جب کہ یہاں تو کئی آدمی ہی بدلے جا چکے ہیں ——— اب دیکھو جولیا مکمل طور پر بدل گئی ہے۔ کتنی بدصورت لگ رہی ہے۔ مجھے تو یوں لگ رہا ہے جیسے کسی زنانہ جیل کی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بلکہ سپرنٹنڈنٹ فائض ہو" ——— عمران نے جولیا کو چڑاتے ہوئے کہا۔

"تم نے اپنی شکل دیکھی ہے ——— مردوزدوں جیسی شکل بن گئی ہے تمہاری" ——— جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے بس جولیا ——— یہ عمران صاحب واقعی بے حد شرارتی ہیں ——— آپ پہلے بھی خوبصورت تھیں اور اب بھی خوبصورت ہیں" ——— جیولٹ نے فوراً ہی بیچ بچاؤ کرانے کے انداز میں کہا۔ لیکن اس سے

پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، باہر گیلری میں کسی کے دوڑنے کی آواز
سنائی دی اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ اسی لمحے ارسٹائل
تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے
آثار نمایاں تھے۔
" مادام ــــ کوٹھی کو زیرو سیکشن والے گھیرے میں لے رہے ہیں
اور زیرو سیکشن کی دو بڑی جیپیں گیٹ کے سامنے بھی موجود ہیں ا
اس کے اندر بیٹھے ہوئے افراد پوری طرح مسلح ہیں اور وہ اس طرح
کوٹھی کو دیکھ رہے ہیں جیسے وہ نگرانی کر رہے ہوں" ــــ ارسٹائل
نے تیز تیز لہجے میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔
" اوہ ــ کہیں یہ لوگ پھر سے تلاشی لینے آ جائیں ــــ آپ لوگ
واپس اسی تہہ خانے میں چلیں" ــــ جیولٹ نے ایک جھٹکے سے اٹھ
کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
" ارے نہیں جیولٹ ــــ اب اگر یہ لوگ آ رہے ہیں تو کسی خاص
بات کی چیکنگ کے لئے آ رہے ہیں ورنہ عام انداز میں تلاشی تو وہ پہلے
بھی لے چکے ہیں ــــ اب ہمارے چھپنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب
ہم میک اپ میں ہیں" ــــ عمران نے کہا۔
" ارے نہیں عمران! ــــ تم اس بائز کو نہیں جانتے اور مجھے یقین
ہے کہ یہ لوگ بائز کے انتظار میں ہی کھڑے ہوں گے وہ تمہاری یہاں
موجودگی سے ہی بری طرح چونک پڑے گی" ــــ بائز نے کہا۔
" مادام ــــ کیوں نہ انہیں خفیہ سرنگ کے ذریعے نمبر ٹو میں بھجوا
دیا جائے ــــ اس طرح یہ بالکل محفوظ بھی رہیں گے اور مادام بائز

بھی مطمئن ہو جائے گی" ــــ ارسٹائل نے کہا۔
" ہاں ــ ایسا ممکن ہے ــــ اس طرح صورت حال کو آسانی سے
کنٹرول کیا جا سکتا ہے" ــــ جیولٹ نے کہا۔
" یہ نمبر ٹو کہاں ہے" ــــ ؟ عمران نے پوچھا۔
" یہ میرا انتہائی خفیہ اڈہ ہے۔ یہاں سے ایک سرنگ اس اڈے
تک جاتی ہے ــــ ارسٹائل تمہیں وہاں تک پہنچا دے گا ــــ
مجھے چونکہ اب تم لوگوں پر مکمل اعتماد ہو چکا ہے اس لئے میں تمہیں
اپنے گروپ کے اس اہم ترین اڈے تک پہنچا رہی ہوں" ــــ
جیولٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
" اس اعتماد کا شکریہ جیولٹ! ــــ لیکن یہ بتا دو کہ تمہارے
اس نمبر ٹو سے باہر جانے کا بھی کوئی راستہ ہے یا ہمیں باہر جانے کے
لئے دوبارہ البرٹو ہاؤس آنا پڑے گا" ــــ عمران نے کہا۔
" نہیں ــــ وہاں سے خفیہ راستے ہیں ــــ اس اڈے کا انچارج
گولڈ مین ہے۔ وہ تمہاری ہر قسم کی امداد کرے گا ــــ اسلحے کا سٹور
بھی وہیں ہے۔ تم وہاں سے ہر قسم کا اسلحہ بھی حاصل کر سکتے ہو ــ
تمہارے جانے کے بعد میں گولڈ مین کو خصوصی ٹرانسمیٹر پر ہدایات دے
دوں گی" ــــ جیولٹ نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر
وہ ارسٹائل کی رہنمائی میں اس کمرے سے نکلے اور مختلف کمروں سے
گزرتے ہوئے آخر کار ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے۔ ارسٹائل
نے اس کمرے کو کسی لفٹ کی طرح حرکت دی اور وہ کمرہ تیزی سے
نیچے گہرائی میں اترتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد یہ حرکت رکی تو ارسٹائل نے

دروازہ کھولا اور اب وہ ایک تنگ سی سرنگ میں موجود تھے جو دور
تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ارسٹائل آگے بڑھا اور اس
کی رہنمائی میں چلتے ہوئے تقریباً بیس منٹ بعد وہ سرنگ کے اختتام
تک پہنچ گئے۔ سرنگ کا اختتام ایک اور کمرے میں ہوا جو باقی اطراف
سے ٹھوس دیواروں پر مشتمل تھا۔ سرنگ کے علاوہ وہاں سے نکلنے کا
اور کوئی راستہ نظر نہ آ رہا تھا۔

" یہاں سے گولڈمین آپ کو اپنے چارج میں لے گا" ——
ارسٹائل نے کہا اور پھر اس نے سامنے والی دیوار کے ایک مخصوص حصے
پر تین بار مخصوص انداز میں ہاتھ مارا۔

" کوڈ" —— اچانک چھت سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی

" تھنڈر سٹار" —— ارسٹائل نے جواب دیا۔

" او۔کے" —— ایک بار پھر وہی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد
سامنے والی دیوار میں ایک خلا سا پیدا ہوا اور ایک لمبا تڑنگا مقامی آدمی
اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے مشین گنوں سے مسلح چار افراد تھے۔

" یہ گولڈمین ہے مادام کا نمبر ٹو —— اور گولڈمین! —— یہ علی عمران
اور ان کے ساتھی ہیں —— مادام نے تمہیں کال کر دی ہو گی" ——
ارسٹائل نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" ہاں! —— ابھی کال آئی ہے۔ انہوں نے مجھے تفصیل بتا دی
ہے —— گولڈمین آپ کو خوش آمدید کہتا ہے" —— اس
لمبے تڑنگے آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے بڑے پرجوش
انداز میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے مصافحہ کیا۔

" سوری —— میں مردوں سے مصافحے کی قائل نہیں ہوں" —— جولیا
نے اپنی باری آنے پر سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ —— اچھا آیئے" —— گولڈمین نے برا منائے بغیر کہا اور واپس
اس خلا کی طرف مڑ گیا۔ ارسٹائل واپس چلا گیا اور گولڈمین انہیں ساتھ
لئے ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔

" میں آپ کو کمرے دکھا دیتا ہوں۔ آپ اطمینان سے یہاں رہیں۔
یہاں آپ کو کسی قسم کی کوئی پریشانی نہ ہو گی" —— گولڈمین نے کہا۔

" ہم یہاں رہنے یا آرام کرنے نہیں آئے مسٹر گولڈمین —— ہم نے
الیون تھرٹی کلب پر حملہ کر کے وہاں سے اپنے ملک کے سائنسدان کو
چھڑوانا ہے" —— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" الیون تھرٹی کلب پر حملہ —— اوہ نہیں جناب! —— یہ تو ناممکن
ہے۔ وہاں تو ایسے انتظامات ہیں کہ زولان کی اجازت کے بغیر کوئی
پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا" —— گولڈمین نے چونک کر جواب دیتے
ہوئے کہا۔

" کیا تم کبھی اس کلب میں گئے ہو" —— ؟ عمران نے ہونٹ
چباتے ہوئے پوچھا۔

" میں وہیں اس کلب میں ہی کام کرتا ہوں —— میں وہاں کا
سپروائزر ہوں۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ وہاں حملہ نہیں ہو سکتا" ——
گولڈمین نے جواب دیا۔

" کیا تم نے پورا کلب دیکھا ہوا ہے۔ یعنی وہ حصہ بھی جہاں سائنسدان
کو رکھا گیا ہو گا" —— ؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں! ــــ اچھی طرح دیکھا ہوا ہے لیکن ــــ" گولڈمین
نے کچھ کہنا چاہا لیکن عمران نے اُسے درمیان میں ہی ٹوک دیا۔
"تم ایسا کرو کہ ہمیں اس کلب کا پورا نقشہ بنا کر دو اور جو حفاظتی انتظامات
تمہارے علم میں ہوں ان کی تفصیل بھی بتا دو ــــ باقی کام ہم خود کر لیں
گے" ــــ عمران نے کہا اور گولڈمین نے سر ہلا دیا۔
"آپ تشریف رکھیں۔ میں ابھی آتا ہوں" ــــ گولڈمین نے کہا اور
تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔
"کیا یہ جگہ ہمارے لئے محفوظ ہے ــــ؟" جولیا نے کہا۔
"باہر کی نسبت تو بہرحال محفوظ ہی ہے" ــــ عمران نے سنجیدہ
لہجے میں جواب دیا اور جولیا سر ہلا کر خاموش ہو گئی۔
دس منٹ بعد گولڈمین واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک رول شدہ
کاغذ تھا۔
"میں اس کلب کے اصلی نقشے کی کاپی لے آیا ہوں۔ یہ میں نے زولان
کے دفتر سے اڑائی تھی تاکہ شاید کبھی البرٹو گروپ کو اس کی ضرورت پڑ
جائے" ــــ گولڈمین نے کہا اور عمران کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار
کھل اٹھا۔ گولڈمین نے رول شدہ کاغذ عمران کے سامنے پھیلا دیا۔ کاغذ
پر واقعی ایک وسیع و عریض عمارت کا نقشہ بنا ہوا تھا۔ گولڈمین نے
تفصیلات بتانا شروع کر دیں اور پھر عمران نے اس سے اپنی مرضی کے
سوالات بھی کئے۔ اس طرح دس پندرہ منٹ بعد وہ سب اس کلب
کی عمارت کے ایک ایک حصے سے اس طرح واقف ہو چکے تھے جیسے وہ
وہاں کئی بار آ جا چکے ہوں۔ اس کے بعد عمران نے گولڈمین سے وہاں

کئے گئے حفاظتی انتظامات کی تفصیل معلوم کی۔
"اوکے مسٹر گولڈمین! ــــ آپ نے واقعی ہماری بے پناہ مدد کی
ہے۔ اب آپ ہمیں ہمارا مطلوبہ اسلحہ مہیا کر دیں اور ہمیں ایک ایسی کار
مہیا کر دیں جو مشکوک نہ ہو اور نہ اس سے آپ کی یا آپ کے گروپ کی
نشاندہی ہو سکے ــــ باقی کام ہم کر لیں گے" ــــ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور جیب سے ایک کاغذ نکال کر اس نے گولڈمین کے ہاتھ
میں دے دیا۔ اس کاغذ پر عمران نے مطلوبہ اسلحے کی فہرست تیار کی ہوئی تھی۔
"عمران صاحب! ــــ آپ جو کچھ کرنے جا رہے ہیں یہ سب کچھ
انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے ــــ اچھی طرح سوچ لیں" ــــ گولڈمین
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"ہم سوچ سمجھ کر ہی اپنے ملک سے یہاں آئے ہیں ــــ آپ
ہماری فکر نہ کریں" ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے
کہا اور گولڈمین خاموشی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"ہونہہ ——— تو تم نے چھپا کر رکھا ہوا ہے ان پاکیشیائیوں کو ———
کہاں ہیں وہ" ——— ؟ بائر نے کمرے میں داخل ہوتے ہی انتہائی
سخت لہجے میں کہا۔ جیولٹ کمرے میں ایک کرسی پر بڑے مطمئن انداز
میں بیٹھی ہوئی تھی۔ ارشاک سمیت اس کے چار ساتھی اس کے عقب
میں کھڑے ہوئے تھے۔ بائر کے ساتھ آرنلڈ اور دس مسلح افراد تھے۔
"مادام بائر ——— میں آپ کو البرٹو ہاؤس میں خوش آمدید کہتی ہوں۔
آپ نے تو ادھر آنا ہی چھوڑ دیا ہے" ——— جیولٹ نے کرسی سے اٹھے
بغیر بڑے دوستانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مصافحے
کے لئے بھی ہاتھ بڑھا دیا۔
"سنو جیولٹ! ——— مجھے یہ احمقانہ حرکات قطعی پسند نہیں ہیں۔
اگر تم واقعی اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جان بچانا چاہتی ہو تو شرافت سے
ان پاکیشیائیوں کو میرے حوالے کر دو" ——— بائر نے مصافحہ کرنے کی بجائے
پہلے سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا۔
"کن پاکیشیائیوں کی بات کر رہی ہو ——— کیا یہاں فاقی لینڈ میں
پاکیشیائی بھی بستے ہیں" ——— ؟ اس بار جیولٹ کا لہجہ بھی اکھڑا ہوا تھا۔
"اوکے ——— تمہاری مرضی ——— میں نے تو سوچا تھا کہ تم اپنے آپ
کو بچا لو گی۔ لیکن ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی" ——— بائر نے انتہائی
نفرت آمیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ اوپر کو
اٹھا کر ذرا سا جھٹکا تو دوسرے لمحے کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ سے گونج
اٹھا اور اس کے ساتھ ہی جیولٹ کے عقب میں کھڑے ہوئے ارشاک
سمیت اس کے چاروں ساتھی بری طرح چیختے ہوئے فرش پر ڈھیر ہو
گئے۔ آرنلڈ کے ہاتھ میں موجود مشین گن نے انہیں اس طرح چھلنی کر
دیا تھا کہ ان بیچاروں کو تڑپنے کی بھی مہلت نہ ملی تھی۔
"یہ ——— یہ تم نے کیا کر دیا ——— تم نے بغیر کسی جواز کے میرے آدمیوں
کو مار دیا ہے" ——— جیولٹ نے غصے سے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔
"تمہارا حشر بھی یہی ہو سکتا ہے سمجھیں ——— اس لئے آخری بار کہہ رہی
ہوں کہ ان پاکیشیائیوں کو تم میرے حوالے کر دو" ——— بائر نے طنزیہ
انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔
"کون پاکیشیائی ——— کیسے پاکیشیائی ——— کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔
کیا تم پاگل ہو گئی ہو" ——— جیولٹ غصے سے ہی اکھڑ گئی تھی۔
"آرنلڈ" ——— بائر نے گھوم کر آرنلڈ سے مخاطب ہو کر کہا جو مشین گن
سیدھی کئے اکڑا ہوا کھڑا تھا لیکن اس سے پہلے کہ بائر آرنلڈ سے کچھ
کہتی، اچانک کمرہ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ساتھ انسانی

چیخوں سے گونج اٹھا اور ان آوازوں میں آرنلڈ اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ بائر کی چیخیں بھی شامل تھیں۔ گولیوں کی یہ بارش چھت پر سے ہو رہی تھی اور جیولٹ نے صرف کرسی کے بازو کے اندر لگے ہوئے کسی مخصوص بٹن کو دبا دیا تھا اور اس بٹن کے دبتے ہی گولیاں اس کرسی سے ایک فٹ کے فاصلے پر بارش کی طرح اوپر سے نیچے فائر ہو رہی تھیں۔ بائر اور اس کے ساتھیوں کے نیچے گرتے ہی جیولٹ نے بٹن سے انگلی ہٹالی اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ بھی رک گئی اور پھر جیولٹ، بائر اور اس کے ساتھیوں کے تڑپتے ہوئے جسموں کو پھلانگتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی اور پھر بے تحاشا انداز میں دوڑتی ہوئی اس کمرے کی طرف بڑھ گئی جس میں سے سرنگ اس کے اڈے نمبر ٹو کی طرف جاتی تھی۔ اس نے فوری فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ نمبر ٹو میں مستقل رہ کر اور کھل کر ہاک کے خلاف بغاوت کرے گی کیونکہ بائر نے جس انداز میں اس کے ساتھیوں کو قتل کیا تھا اس سے وہ فوری طور پر اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ بائر ہر صورت میں اسے بھی ہلاک کر دینے کا فیصلہ کر کے آئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سرنگ میں دوڑتی ہوئی نمبر ٹو اڈے تک پہنچ ہی گئی۔ اس لمحے تیزی سے دیوار کے مخصوص حصے کو تین بار تھپتھپایا تو چھت سے ایک آواز سنائی دی۔

"کوڈ" — بولنے والے کا لہجہ سخت تھا۔

"فوراً گیٹ کھولو — میں جیولٹ بول رہی ہوں" — جیولٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ مادام — یس مادام" — چھت سے بوکھلائی ہوئی آواز سنائی

دی اور چند لمحوں بعد سامنے والی دیوار میں خلا پیدا ہوا اور جیولٹ تیزی سے اس کے اندر داخل ہوئی اور دوڑتی ہوئی ایک راہداری میں پہنچ گئی۔

"مادام آپ — خیریت" — اسی لمحے گولڈمین نے ایک کمرے کے دروازے سے نکلتے ہوئے کہا۔

"گولڈمین — البرٹو ہاؤس کو ڈائنامیٹ سے اڑا دو — فوراً — اب میں مستقل طور پر یہیں رہوں گی" — جیولٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"البرٹو ہاؤس کو — وہ کیوں مادام" — گولڈمین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو احمق کے بچے" — جیولٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے دوڑتی ہوئی سائیڈ پر موجود ایک راہداری کی طرف بڑھ گئی۔ گولڈمین بھی اس کے پیچھے دوڑا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک بڑے کمرے میں داخل ہو گئے۔ یہاں دیواروں کے ساتھ مختلف مشینیں نصب تھیں جو سرخ رنگ کے کوروں سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ گولڈمین تیزی سے ایک مشین کی طرف لپکا۔ اس نے اس کا کور جھپٹ کر ایک طرف پھینکا اور مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ جیولٹ اب ہونٹ بھینچے خاموش کھڑی اسے دیکھ رہی تھی اس کا چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ مشین میں جیسے ہی زندگی کی لہر دوڑی۔

"تباہ کر دوں مادام" — گولڈمین نے سرخ رنگ کے ایک بٹن پر انگلی رکھتے ہوئے مڑ کر ایسے انداز میں جیولٹ سے پوچھا جیسے اسے یقین ہو کہ جیولٹ اسے ایسا کرنے سے منع کر دے گی۔

"ہاں ہاں — جلدی کرو" — جیولٹ نے چیخ کر کہا تو گولڈمین

نے پوری قوت سے بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے مشین سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور ساتھ ہی اس پر ایک بڑا سا سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔ چند لمحوں بعد ایک جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی مشین کے سارے بلب بجھ گئے اور اس کے ڈائلوں پر حرکت کرتی ہوئی سوئیاں رک گئیں۔

"سسٹم آن ہو گیا ہے مادام" ---- گولڈمین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جیولٹ نے جواب میں صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔ چند لمحوں بعد یکلخت تیز گڑگڑاہٹ کی ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے کہیں قریب ہی خوفناک زلزلہ آنے سے زمین پھٹ رہی ہو اور پھر اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا کہ اس کمرے کے در و دیوار بری طرح لرز اٹھے چند لمحوں تک دھماکے کی بازگشت سنائی دیتی رہی پھر خاموشی چھا گئی اور جیولٹ نے ایک طویل سانس لیا۔ گولڈمین بھی ہونٹ دبائے اس طرح خاموش کھڑا تھا جیسے اسے البرٹو ہاؤس کی اس تباہی پر گہرا رنج محسوس ہو رہا ہو۔

"مجھے معلوم ہے گولڈمین ---- کہ تمہارے کیا جذبات ہیں میرے جذبات تم سے بھی زیادہ شدید ہیں لیکن اپنے آپ اور البرٹو گروپ کو بچانے کے لئے ایسا کرنا ضروری تھا ---- ورنہ میں بھی بائر کے ہاتھوں ماری جاتی اور تم سب لوگ بھی" ---- جیولٹ نے پہلے سے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ مادام ---- کیا بائر البرٹو ہاؤس میں آئی تھی" ---- گولڈمین نے کہا اور جیولٹ نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد سے لے کر البرٹو ہاؤس سے اپنے فرار تک کی پوری تفصیلات بتا دیں۔

"واقعی ان حالات میں یہ ضروری تھا مادام ---- لیکن ظاہر ہے اب البرٹو گروپ کھل کر سامنے آنے پر مجبور ہو جائے گا" ---- گولڈمین نے کہا۔

"ظاہر ہے ---- لیکن آخر ہم کب تک چھپے رہتے۔ ایک نہ ایک دن تو ایسا ہونا تھا۔ بہرحال وہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں" ---- جیولٹ نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"وہ آپ کی آمد سے چند منٹ پہلے اسلحہ اور کار لے کر نمبر ٹو سے نکلے ہیں ---- ان کا مشن الیون تھرٹی کلب پر حملہ اور وہاں سے کسی سائنسدان کو چھڑوانا تھا ---- گو میں نے انہیں الیون تھرٹی کلب کے بارے میں مکمل معلومات کے ساتھ ساتھ ان کا مطلوبہ اسلحہ بھی دے دیا تھا لیکن مادام ---- مجھے یقین ہے کہ وہ وہاں کسی صورت بھی کامیاب نہ ہو سکیں گے" ---- گولڈمین نے کہا۔

"نہیں ---- میں نے اس عمران کی صلاحیتیں دیکھی ہیں۔ وہ انتہائی ذہین اور گہرا آدمی ہے۔ اس نے جس طرح بائر کو اس ڈیپ ڈرم میں دھوکہ دیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اتنا آسان نوالہ ثابت نہ ہو گا اور اب اس بائر کی ہلاکت کے بعد تو ظاہر ہے ثانی لینڈ افراتفری کا شکار ہو جائے گا اس لئے یقیناً عمران اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔ بہرحال یہ اس کا اپنا مشن ہے ---- اب تم ایسا کرو کہ فوری طور پر یہ معلومات حاصل کرو کہ ایڈلر لیو کہاں ہے اور تمام گروپ کو اہم میٹنگ کے لئے کال دے دو۔ اب ہم نے اس ہاک

ہاؤس پر قبضہ کرنا ہے اور اینڈریو کے خاص آدمیوں کا قتل عام بھی کرنا ہے تاکہ فاقی لینڈ پر ہمارا مکمل قبضہ ہو سکے"۔۔۔ جیولٹ نے کہا۔

"یس مادام ۔۔۔ آپ سپیشل روم میں بیٹھیں۔ میں ابھی ساری معلومات حاصل کر لیتا ہوں"۔۔۔ گولڈ مین نے کہا اور جیولٹ سر ہلاتی ہوئی ایک طرف مڑ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ دفتر کے انداز میں سجے ہوئے ایک شاندار کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد گولڈ مین دوڑتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"کیا ہوا"۔۔۔ جیولٹ نے چونک کر پوچھا۔

"بائر بچ گئی ہے مادام ۔۔۔ اور اس وقت پورے فاقی لینڈ پر ہنگامی حالات طاری کر دیئے گئے ہیں ۔۔۔ آپ کی انتہائی بھرپور انداز میں تلاش کی جا رہی ہے"۔۔۔ گولڈ مین نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔ بائر بچ گئی ہے ۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے خود اسے گولیاں کھا کر نیچے گرتے ہوئے دیکھا ہے"۔۔۔ جیولٹ نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"وہ زخمی ضرور ہوئی ہے مادام ۔۔۔ لیکن یہ زخم کارگر نہیں ہیں اور البرٹو ہاؤس تباہ ہونے سے پہلے اسے وہاں سے نکال لیا گیا تھا البتہ آرنلڈ اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں ۔۔۔ جب بائر کو نکالا گیا تو وہ آرنلڈ کی لاش کے نیچے دبی ہوئی تھی۔ اصل میں ہوا یہ ہے کہ ان کا ایک آدمی باہر گیٹ پر موجود تھا۔ اس نے فائرنگ کی آوازیں سنیں تو پہلے تو شاید وہ یہی سمجھا کہ یہ فائرنگ بائر نے کی ہے لیکن دوبارہ فائرنگ کے بعد وہ صورت حال معلوم کرنے اندر آیا تو اس کے کہنے کے مطابق اس نے آپ کو دوڑ کر ایک دروازے میں غائب ہوتے دیکھا۔ چنانچہ وہ اس کمرے میں گیا تو اس نے وہاں لاشیں پڑی دیکھیں اس نے بائر کو چیک کیا تو بائر کے کاندھے اور گردن کے درمیانی حصے میں دو گولیاں لگی تھیں لیکن نیچے گرتے وقت آرنلڈ اس کے اوپر گرا تھا اس لئے آرنلڈ کی لاش گولیوں سے چھلنی ہو چکی تھی ۔۔۔ بائر بیہوش تھی وہ آدمی اسے اٹھا کر باہر لے آیا اور اسے فوری طور پر ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ اس دوران البرٹو ہاؤس تباہ ہو گیا۔ بہرحال بائر صاف بچ گئی ہے اور اس کی حالت نہ صرف خطرے سے باہر ہے بلکہ وہ ہسپتال سے فارغ ہو کر واپس ہاک ہاؤس بھی پہنچ چکی ہے ۔۔۔ اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اینڈریو جو فاقی لینڈ سے باہر گیا ہوا تھا واپس آ گیا ہے اور اس وقت وہ بھی ہاک ہاؤس میں موجود ہے"۔۔۔ گولڈ مین نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ اب یہ لوگ بھوکے بھیڑیوں کی طرح ہم پر ٹوٹ پڑنے کے لئے بے چین ہوں گے ۔۔۔ تم ایسا کرو کہ فوری طور پر الیگزینڈر کو کال کر کے یہاں بلا لو تاکہ الیگزینڈر، میں اور تم مل کر کوئی ایسا حتمی لائحہ عمل طے کر سکیں جس سے ہماری کامیابی یقینی ہو جائے ۔۔۔ اور ہاں۔ اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی معلومات"۔۔۔ جیولٹ نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ان کا تو میں نے پتہ ہی نہیں کرایا۔ ویسے بھی پتہ کرانے کی کوئی

ضرورت ہے بھی نہیں ——— وہ یا تو اب تک گرفتار ہو چکے ہوں گے یا پھر مر چکے ہوں گے" ——— گولڈمین نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ ——— اگر وہ گرفتار ہو گئے تو کہیں وہ نمبر ٹو کے متعلق انہیں کچھ بتا نہ دیں" ——— جیولٹ نے چونک کر کہا۔

"نہیں مادام ——— میں نے پہلے ہی اس بات کا خیال رکھا تھا۔ میں نے انہیں زیرو تھری سے باہر نکالا ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ زیرو تھری سے گزرتے ہوئے ان کے ذہن مکمل طور پر بلینک ہو گئے ہوں گے۔ اس لئے انہیں خود بھی معلوم نہ ہو گا کہ وہ کس راستے سے باہر آئے ہیں ——— جب ان کے ذہنوں نے کام کیا ہو گا تو وہ درختوں کے ایک جھنڈ میں موجود ہوں گے اور بس ——— البتہ اس عمران کے اصرار پر میں نے اسے ایک مخصوص ٹرانسمیٹر دے دیا ہے اور اپنی مخصوص فریکوئنسی بھی بتا دی تھی تاکہ اگر وہ کال کرنا چاہے تو اس پر کرے" ——— گولڈمین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور جیولٹ نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

عمران نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں کار چلاتا ہوا الیون تھری کلب کے سامنے پہنچ گیا۔ کلب واقعی وسیع و عریض رقبے میں پھیلا ہوا تھا اور کلب کی ایک منزلہ عمارت بھی جدید انداز میں تعمیر شدہ تھی۔ ایک بڑا سا نیون سائن عمارت پر مسلسل جل بجھ رہا تھا جس پر الیون تھری کلب لکھا ہوا تھا۔ عمران کار آگے بڑھاتے لے گیا اور پھر کافی آگے جا کر اس نے کار کو ایک عمارت کی اوٹ میں روک دیا۔

"وہ بیگ اٹھاؤ جس میں اسلحہ موجود ہے" ——— عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے اپنے پیروں میں رکھا ہوا بڑا سا بیگ اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے بیگ کی زپ کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکال کر اس نے اسے کھولا تو اس کے اندر دس چھوٹے چھوٹے سرخ رنگ کے کیپسول موجود تھے۔ عمران نے ایک کیپسول نکال کر اپنے منہ میں رکھا اور اسے ثابت ہی نگل گیا۔

"یہ کیپسول نگل لو ــــــ یہ اڑتالیس گھنٹوں تک تمہیں ایسا بنائے رکھیں گے کہ اس دوران کوئی کیمرہ ہماری تصویر نہ بنا سکے گا اور جب تصویر نہ بن سکے گی تو کمپیوٹر بھی چیک نہ کر سکے گا" ــــــ عمران نے ڈبہ ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کیمرہ تصویر نہ بنا سکے گا ــــ کیا مطلب ــــ یہ کیسے ممکن ہے" ــ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ اسے شاید عمران کی بات پر یقین نہ آیا تھا اور عمران مسکرا دیا۔

"یہ کیپسول عام طور پر آر۔ ٹو کیپسول کہلاتے ہیں۔ گو ان کی کارکردگی یہی سمجھی جاتی ہے کہ جس جگہ ان کو پھاڑا جائے وہاں موجود شخص وقتی طور پر اندھا ہو جاتا ہے لیکن ان کے اندر موجود ریز اس کے علاوہ بھی ایک اور کام کرتی ہیں ــــــ یہ انسانی خون کے ساتھ شامل ہو کر جسم کے اندر ہر طرف پھیل جاتی ہیں اس طرح انسانی کھال کے اندر روشنی سی بھر جاتی ہے اور جس طرح ایکس ریز انسانی کھال کو کراس کر جاتی ہیں اس طرح ان کے اندر پھیل جانے کی وجہ سے کمپیوٹر چیکنگ کیمرے سے نکلنے والی شعاعیں بھی جسم کو کراس کر جائیں گی اور تصویر کیمرے کی فلم پر نہ آ سکے گی ــــــ ایک لحاظ سے ہمارا وجود کیمرے کے لئے عدم وجود بن جائے گا۔ یہ مختصر سی بات ہے ــ باقی سائنسی تفصیل بتانے کا فی الحال وقت نہیں ہے اگر تمہیں ضرورت ہو تو ٹائیگر کی شاگردی اختیار کر لینا۔ وہ تمہیں پڑھا دے گا" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے ــــ بعض اوقات تو تم مجھے سائنسی جادوگر لگنے لگتے ہو" ــــ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ڈبے سے ایک کیپسول نکال کر منہ میں ڈالا اور نگل گئی اور پھر ڈبہ اس نے پیچھے بیٹھے ہوئے ساتھیوں کی طرف بڑھا دیا۔

"سائنس بہت بڑا جادو ہے جو ہم سب کے سر چڑھ کر بول رہا ہے ــــــ البتہ جادوگر بننے کے لئے مزید محنت اور ریسرچ کرنا پڑتی ہے۔ مطالعہ کرنا پڑتا ہے اور یہ سب کچھ خون جگر جلائے بغیر ممکن نہیں ہے اور لوگ عام طور پر خون جگر کو اپنے جگر تک ہی محفوظ رکھ لیتے ہیں اس لئے وہ سائنس کا صرف وہی زاویہ سمجھتے ہیں جو انہیں سمجھایا جاتا ہے۔ جیسے تم لاکھوں، کروڑوں بار کار میں بیٹھی ہو، لیکن تم نے کبھی یہ نہ سوچا ہو گا کہ پٹرول کو توانائی میں تبدیل کرنے کا جادو کیسے مکمل کیا جاتا ہے" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

عمران نے کیپسول کا ڈبہ واپس لے کر اسے بیگ میں ڈال دیا کیونکہ ابھی اس میں پانچ کیپسول موجود تھے اور پھر اس نے اسلحہ بیگ سے نکال کر ساتھیوں میں تقسیم کرنا شروع کر دیا۔

"کیا یہ اسلحہ بھی کیمرے میں ظاہر نہ ہو سکے گا" ــــــ پیچھے بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

"وہ کمپیوٹر کیمرے اسلحے کو چیک نہیں کرتے۔ صرف انسانوں کو چیک کرتے ہیں" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو پلاننگ بتانی شروع کر دی۔ پلاننگ کے تحت انہوں نے سب سے پہلے اس نروللان پر قابو پانا تھا اور پھر اس کی مدد سے انہوں

نے حفاظتی انتظامات کو بے کار کر کے اس حصے تک پہنچا تھا جہاں ڈاکٹر ہدایت اللہ کو رکھا گیا تھا۔ زولان کا دفتر چونکہ اس حصے میں تھا جہاں تک پہنچتے پہنچتے وہ کیمروں سے چیک ہو سکتے تھے اس لئے عمران نے یہ کیپسول استعمال کئے تھے۔

"یہ کار ہم یہیں چھوڑ دیں گے تاکہ واپسی کے وقت اسے استعمال کیا جا سکے۔ ورنہ یہ نظروں میں آ جائے گی"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے اور پھر وہ مڑ کر پیدل ہی الیون مقرٹی کلب کی طرف بڑھنے لگے۔ ان کے چہروں پر اشتیاق آمیز جوش پھیلا ہوا تھا کیونکہ انہیں اچھی طرح معلوم تھا کہ یہ آپریشن ان کے اس مشن کا اہم ترین حصہ ہے اور یہاں ہر قسم کے حالات سے ان کا واسطہ پڑ سکتا ہے۔ وہ موت کا بھی شکار ہو سکتے ہیں اور کامیاب بھی ہو سکتے ہیں۔ دونوں ہی صورتیں ممکن تھیں لیکن چونکہ موت کا لفظ انہوں نے اپنی لغت سے یہ سوچ کر خارج کر رکھا تھا کہ جب موت نے آنا ہے تو پھر اسے کوئی نہیں روک سکتا۔ اس لئے موت سے ڈرنا ایک فضول امر ہے اور جب تک موت نے نہیں آنا انہیں کوئی مار نہیں سکتا۔ اس لئے وہ ذہنی طور پر پرجوش ہونے کے باوجود مطمئن تھے۔ عمران کے چہرے پر البتہ گہرے اطمینان کے تاثرات اس طرح چھائے ہوئے تھے جیسے وہ کسی خوفناک مشن پر کام کرنے کی بجائے اپنی کسی پسندیدہ تفریح کے لئے الیون مقرٹی کلب میں جا رہا ہو۔

تھوڑی دیر بعد وہ کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ سے اندر داخل ہوئے اور عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ کلب میں آنے جانے والوں کا خاصا رش تھا لیکن گیٹ پر چار مسلح افراد بھی موجود تھے جو بڑے غور سے ایک ایک آدمی کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے قصائی بکروں کو نظروں ہی نظروں میں ٹٹول لیتے ہیں کہ ان میں سے کتنا گوشت نکلے گا اور جس پر انہیں کوئی شک گزرتا وہ اسے روک کر پوچھ گچھ بھی کر لیتے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی جیبوں میں کاغذات موجود تھے اور ان کاغذات کی رو سے عمران ہاک کے سپیشل کمپیوٹر سیکشن کا انچارج فلپس تھا جو لیٹ سے اس نے فلپس کے لہجے میں معلوم کر لیا تھا۔ اسی طرح باقی ساتھیوں کے پاس بھی کاغذات موجود تھے۔ عمران بڑے اطمینان سے چلتا ہوا گیٹ کی طرف بڑھتا گیا۔

"اوہ فلپس۔۔۔ تم اور یہاں"۔۔۔ اچانک ایک مسلح آدمی نے آگے بڑھ کر حیرت بھرے انداز میں اسے روکتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔۔۔ میں یہاں نہیں آ سکتا کیا"۔۔۔ عمران نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اچھے نہیں فلپس۔۔۔ یہ بات نہیں۔ لیکن تم تو کلب وغیرہ میں کم آتے جاتے رہتے ہو۔۔۔ یہ کون ہیں"۔۔۔؟ اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ میرے دوست ہیں۔۔۔ ہم نے ذاتی طور پر ایک انجوائے گروپ بنایا ہوا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے۔۔۔ ٹھیک ہے۔ جاؤ اور انجوائے کرو"۔۔۔ اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ گیٹ کراس کرنے کے بعد وہ ایک بہت بڑے ہال میں پہنچ گئے جو عورتوں

اور مردوں سے تقریباً بھرا ہوا تھا۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا۔ عمران اطمینان سے چلتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر چار لڑکیاں کام میں مصروف تھیں۔

"یس سر" — ایک لڑکی نے فارغ ہوتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"زولان سے کہو کہ کمپیوٹر سیکشن سے فلپس آیا ہے — ایک انتہائی اہم بات کرنی ہے اس سے" — عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" — لڑکی نے کہا اور کاؤنٹر کے نیچے سے اس نے سرخ رنگ کا ایک انٹر کام اٹھا کر اوپر کاؤنٹر پر رکھا۔

"تین نمبر پریس کر کے بات کر لیجیے" — لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور ایک بار پھر کام میں مصروف ہو گئی۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور تین نمبر پریس کر دیا۔

"یس" — دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"زولان سے بات کراؤ — میں کمپیوٹر سیکشن کا فلپس کاؤنٹر سے بات کر رہا ہوں" — عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کیجیے" — دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد اسی لڑکی کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"فرمائیے — کیا کام ہے آپ کو" — لڑکی نے پوچھا۔

"ان سے اہم بات کرنی ہے" — عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس بے حد مصروف ہیں — آپ آئندہ ہفتے ٹرائی کیجیے تب آپ کو وقت مل سکے گا" — دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا گیا۔

"ہیلو — میں فلپس بول رہا ہوں" — عمران نے رابطہ ختم ہو جانے کے بعد اس طرح کہا جیسے اس کی بات ابھی جاری ہو۔

"ٹھیک ہے — میرے ساتھ چار ساتھی بھی ہیں" — عمران نے ایک لمحہ رک کر کہا جیسے وہ دوسری طرف سے ہونے والی بات سن رہا ہو۔

"او کے — شکریہ — ہم آ رہے ہیں" — عمران نے ایک بار پھر چند لمحے رک کر مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس نے فوری وقت دے دیا ہے — آپ کسی آدمی کو ساتھ بھیج دیجیے" — عمران نے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی اچھا" — لڑکی نے کہا اور ایک سائیڈ پر کھڑے نوجوان کو اشارے سے بلایا۔

"یس میڈم" — اس نوجوان نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"باس کے پاس لے جاؤ انہیں — باس نے انہیں فوری ملاقات کا وقت دے دیا ہے" — لڑکی نے کہا اور سرخ انٹر کام اٹھا کر اس نے کاؤنٹر کے نیچے رکھ دیا۔

"آئیے جناب" — اس نوجوان نے کہا اور عمران لڑکی کا شکریہ ادا کر کے اس نوجوان کے پیچھے چل پڑا۔

وہ نوجوان انہیں ایک راہداری میں لے آیا۔ اس راہداری کے آخر میں ایک لفٹ تھی۔ ہر جگہ مسلح محافظ موجود تھے لیکن ہر ایک کے پوچھنے

پھر اس آدمی نے بھی بتایا کہ فون پر باس نے انہیں فوری ملاقات کا
وقت دے دیا ہے اور سب نے سر ہلا دیا۔ لفٹ کے ذریعے وہ نیچے
ایک اور راہداری میں پہنچے اور پھر راہداری کے آخر میں ایک لوہے کے
دروازے پر پہنچ کر وہ نوجوان رک گیا۔ اس دروازے کے سامنے بھی
ایک مسلح محافظ موجود تھا۔ دروازے پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔
"باس نے انہیں فوری ملاقات کا وقت دیا ہے"۔۔۔ نوجوان
نے اس محافظ سے مخاطب ہو کر کہا۔
"اچھا۔ ٹھیک ہے۔ جاؤ تم"۔۔۔ اس محافظ نے کہا اور وہ نوجوان
واپس مڑ گیا۔
"کیا نام ہے آپ کا"۔۔۔ اس محافظ نے ایک سائیڈ کی دیوار پر ہاتھ
پھیرتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ پھیرتے ہی دیوار میں ایک خانہ کھل گیا جس
کے اندر ایک انٹرکام موجود تھا۔
"پہلے تم اپنا نام بتاؤ"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میرا نام ۔۔۔ کیوں، تمہیں میرے نام سے کیا مطلب ہے"۔۔۔
محافظ نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔
"تاکہ میں زولان کو بتا سکوں کہ تمہارا فلاں آدمی بے حد با اخلاق ہے۔
جو ہر آنے والے سے انتہائی با اخلاق انداز میں بات کرتا ہے ۔۔۔ ورنہ
میں نے اکثر محافظوں کو دیکھا ہے کہ انہیں بات کرنے کی بھی تمیز نہیں
ہوتی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور محافظ کا چہرہ بے اختیار
کھل اٹھا۔
"اوہ ۔۔۔ جناب! یہ تو آپ کی بڑی مہربانی ہو گی ۔۔۔ میرا نام انتھونی

ہے"۔۔۔ محافظ نے خوش ہوتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے عمران کا
بازو گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے ٹھیک
انتھونی کی کنپٹی پر پڑا اور انتھونی بری طرح چیختا اور نیچے گرا۔ اسی
لمحے جولیا کی لات گھومی اور اس کے جوتے کی نوکیلی ٹو پوری قوت سے
نیچے گر کر اچھلتے ہوئے انتھونی کی کنپٹی پر پڑی اور انتھونی یکلخت
ایک جھٹکا کھا کر بے حس و حرکت ہو گیا۔
"اسے سائیڈ پر کر دو ۔۔۔ اور عقب کا خیال رکھنا"۔۔۔ عمران نے
دوسرے ساتھیوں سے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔
انٹرکام سادہ تھا اس پر کوئی بٹن وغیرہ نہ تھا اس لئے عمران سمجھ گیا
تھا کہ لائن ڈائریکٹ ہے۔
"یس"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک غراتی ہوئی انتہائی سخت آواز
سنائی دی۔
"انتھونی بول رہا ہوں باس! ۔۔۔ مادام بائر تشریف لائی ہیں۔
ان کا کہنا ہے کہ وہ چھپ کر آئی ہیں اس لئے پہلے سے اطلاع نہیں
دے سکیں"۔۔۔ عمران نے انتھونی کے لہجے میں لیکن انتہائی مودبانہ
آواز میں کہا۔
"مادام بائر ۔۔۔ اور یہاں ۔۔۔ مگر وہ تو تھوڑی دیر پہلے ہسپتال سے
فارغ ہو کر ہاک ہاؤس گئی ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے
کے لہجے میں مر جانے کی حد تک حیرت تھی۔
"آپ خود بات کر لیجئے باس"۔۔۔ عمران نے انتھونی کے لہجے
میں کہا اور پھر ایک لمحہ رک کر اس نے بائر کے لہجے میں بات کرنی شروع

کر دی۔

"جلدی کھولو دروازہ زولان ۔۔۔ اِٹ از ٹاپ ایمرجنسی" ۔۔۔ عمران نے باس کے لہجے میں انتہائی سخت اور کھردری آواز میں کہا۔

"یس ۔۔۔ یس مادام ۔۔۔ میں کھولتا ہوں ۔۔۔ یس مادام" ۔۔۔ باس کی آواز سنتے ہی زولان نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"اس احمق کو ساتھ لے چلنا ۔۔۔ یہاں چھوڑ دیا تو معاملہ مشکوک ہو جائے گا" ۔۔۔ عمران نے مڑ کر تنویر سے کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

اسی لمحے دروازے کے اوپر جلنے والا سرخ بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی لوہے کا بھاری دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور دروازے پر ایک گینڈے نما آدمی کھڑا تھا۔ عمران نے یکلخت پوری قوت سے اسے اندر دھکیلا اور وہ آدمی دو قدم لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹا اور پھر اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا۔ لیکن نیچے گرتے ہی وہ واقعی حیرت انگیز پھرتی سے واپس اٹھا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ پوری قوت سے گھوما اور وہ آدمی گینڈے جیسا جسم رکھنے کے باوجود اس طرح اچھل کر سائیڈ کی دیوار سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا جیسے کسی دیو نے کسی بچے کو تھپڑ مار دیا ہو۔ حالانکہ بظاہر صورت حال اس سے مختلف نظر آتی تھی۔ زولان دیو لگتا تھا اور عمران جسامت کے لحاظ سے اس کے سامنے بچہ تھا۔ دیوار سے ٹکرا کر وہ نیچے گرا ہی تھا کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اس کی گردن پکڑ لی اور ایک بار پھر زولان بری طرح چیختا ہوا فضا میں کسی گیند کی طرح اٹھتا چلا گیا۔ کافی بلندی پر پہنچ کر وہ کسی بھاری

بورے کی طرح نیچے آیا ہی تھا کہ عمران نے اچھل کر اپنا دایاں گھٹنا اوپر کیا اور اس کے ساتھ ہی کھٹاک کی تیز آواز نیچے پشت کے بل گرتے ہوئے زولان کی پشت سے برآمد ہوئی۔ وہ پشت کے بل عین اسی جگہ نیچے گرا تھا جس جگہ عمران نے گھٹنا اوپر کیا تھا اور ایک بار پھر زولان کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ پلٹ کر منہ کے بل نیچے گرا اور اس کا جسم ایک لمحے کے لئے ذرا سا ٹیڑھا میڑھا ہوا پھر ساکت ہو گیا۔ اس دوران عمران کے ساتھی اندر آ کر لوہے کا دروازہ بند کر چکے تھے۔ یہ ایک کافی وسیع اور دفتر کے انداز میں سجا ہوا کمرہ تھا جس کے ایک طرف مہاگنی کی ایک جہازی سائز کی آفس ٹیبل پڑی تھی جس پر دو انٹرکام اور ایک فون پڑا ہوا تھا۔ عمران میز کی سائیڈ سے گھوم کر تیزی سے عقبی کرسی کی طرف بڑھا۔ اس نے دیکھا کہ میز کے کنارے پر مختلف رنگ کے بٹنوں کی ایک طویل قطار موجود تھی۔ وہ اطمینان سے کرسی پر بیٹھا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر نیلے رنگ کا انٹرکام اٹھا لیا۔

"یس باس" ۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"وہ پاکیشیائی سائنسدان ڈاکٹر ہدایت اللہ کیا کر رہا ہے ۔۔۔ کس پوزیشن میں ہے ۔۔۔ مجھے ابھی اطلاع ملی ہے کہ اس نے خودکشی کی کوشش کی ہے" ۔۔۔ عمران نے زولان کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"خودکشی کی کوشش ۔۔۔ اوہ ۔ نہیں باس ۔۔۔ ایسا کیسے ممکن ہے۔ اس کی تو مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم ان سائنسدانوں کو نہیں جانتے ——— یہ لوگ خودکشی کرنے کے لئے انتہائی حیرت انگیز طریقے ڈھونڈ نکالتے ہیں ——— ایسا کرو کہ فوراً ڈاکٹر ہدایت اللہ کو لے کر میرے دفتر آ جاؤ ——— ابھی اور اسی وقت۔ میں خود اس کے دانتوں کو چیک اپ کرنا چاہتا ہوں اور میں یہاں انتہائی ایمرجنسی کال کے انتظار میں ہوں۔ اس لئے خود نہیں جا سکتا" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" اوہ سر ——— پھر آپ تھری ون کو کال کر کے کہہ دیں۔ ورنہ وہ کسی صورت بھی ڈاکٹر ہدایت اللہ کو باہر نہ نکالنے گا" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تم جاؤ ——— میں کہہ دیتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے" ——— عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور انٹرکام کا کریڈل دبا کر اس نے ویسے ہی ایک نمبر پریس کر دیا۔

" یس باس" ——— ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

" تھری ون ! ——— تمہاری آواز کو کیا ہو گیا ہے" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" بب ——— بب ——— باس ! ——— میں تو ڈبل تھری ہوں۔ تھری ون تو نہیں ہوں" ——— دوسری طرف سے لڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔

" لیکن میں نے ایٹ نمبر پریس کیا ہے اور ایٹ نمبر تھری ون کا تھا۔ کیا نمبروں میں گڑبڑ ہو گئی ہے" ——— اس بار عمران کے لہجے میں

بھی حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

" اوہ باس ! ——— تھری ون کا نمبر تو فور ہے ——— ایٹ تو ڈبل تھری کا نمبر ہے" ——— دوسری طرف سے عمران کی توقع کے عین مطابق کہا گیا اور عمران اب کھل کر مسکرا دیا۔

" اوہ ——— دراصل ذہنی دباؤ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ میں نمبر ہی بھول گیا ہوں ——— اوکے" ——— عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے اس بار فور نمبر پریس کر دیا۔ ظاہر ہے اسے تو معلوم نہ تھا کہ تھری ون کا نمبر کونسا ہے اس لئے اس کے پاس سوائے اس طریقے سے معلوم کرنے کے اور کوئی طریقہ نہ رہا تھا۔

" یس باس" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

" میں نے ہدایات دے دی ہیں کہ ڈاکٹر ہدایت اللہ کو فوری طور پر میرے دفتر پہنچایا جائے ——— سمجھے" ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

" یس سر ——— ابھی ون ون نے مجھے کال کیا ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ خود ڈاکٹر کو لینے آ رہا ہے ——— اور آپ بھی مجھے کال کریں گے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران ایک بار پھر مسکرا دیا۔

" ہاں ——— ڈاکٹر کو فوراً میرے پاس بھجوا دو ——— اٹ از ٹاپ ایمرجنسی" ——— عمران نے کہا۔

" یس باس" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس باس" ۔۔۔ وہی نسوانی آواز سنائی دی جو کاؤنٹر والے انٹرکام سے بولی تھی۔

"میں بے حد مصروف ہوں اس لئے دو گھنٹے تک مجھے کسی صورت ڈسٹرب نہ کیا جائے" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"سب لوگ تیار ہو جائیں ۔۔۔ نجانے یہ وَن وَن کس طرف سے ڈاکٹر ہدایت اللہ کو لے کر اس کمرے میں آ نکلے ۔۔۔ اس وَن وَن کو فوری طور پر ختم کرنا ہے" ۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھ کر میز سے ہٹ کر باہر آتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔ وہ سب کمرے کے درمیان میں کھڑے ہو گئے تاکہ جس طرف سے بھی یہ لوگ آئیں ان پر حملہ کیا جا سکے اور پھر تقریباً دس منٹ بعد کمرے کی عقبی دیوار میں اچانک ایک خلا پیدا ہوا اور وہ سب تیزی سے سائیڈوں پر ہٹتے گئے۔ دوسرے لمحے ایک پاکیشیائی ادھیڑ عمر آدمی جس کے بال بری طرح الجھے ہوئے تھے اور چہرہ ستا ہوا تھا لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک لمبا تڑنگا نوجوان تھا جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی لیکن جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا اس کے قریب موجود ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور وہ مشین گن بردار بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات گھومی اور کمرہ ایک زوردار چیخ سے گونج اٹھا۔ اسی لمحے ٹائیگر نے مشین گن کا بٹ پوری قوت سے چیخ کر اٹھتے ہوئے اس نوجوان کے سر پر مار دیا۔ یہ وہ مشین گن تھی جو ٹائیگر نے حملہ کرتے وقت وَن وَن سے ہی چھینی تھی اور عمران کے لات مارنے کے دوران وہ اسے نال سے پکڑ چکا تھا اور اس بار نوجوان کے حلق سے خرخراہٹ سی نکلی اور اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے۔ وہ مر چکا تھا۔ خلا ان کے اندر داخل ہوتے ہی خود بخود بند ہو چکا تھا۔ پاکیشیائی ادھیڑ عمر آدمی انتہائی خوفزدہ انداز میں یہ سب کچھ ہوتا دیکھتا رہا۔

"آپ ڈاکٹر ہدایت اللہ ہیں" ۔۔۔ عمران نے اس وَن وَن کے مرتے ہی آنے والے پاکیشیائی سے پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ مگر تم لوگ کون ہو ۔۔۔ اور یہ سب کچھ کیا ہے ۔۔۔؟" اس ادھیڑ عمر آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے ڈاکٹر ۔۔۔ اور یہ سب میرے ساتھی ہیں۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور ہم آپ کو ان لوگوں کی گرفت سے رہائی دلانے کے لئے یہاں آئے ہیں" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس ۔۔۔ مگر تم تو مقامی لوگ ہو" ۔۔۔ ڈاکٹر ہدایت اللہ کی آنکھیں عینک کے شیشوں کے پیچھے حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"ہم میک اپ میں ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے فرش پر پڑے ہوئے زولان کی طرف بڑھتا گیا۔ اس نے جھک کر زولان کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کیا۔ چند لمحوں بعد ہی زولان کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد زولان کے حلق

سے کراہ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ جس کی آنکھیں کھلتے ہی عمران نے لات اس کی گردن پر مخصوص انداز میں رکھ کر تیزی سے گھما دی اور زولان کے صرف سمٹتے ہوئے بازو دوبارہ سیدھے ہو گئے کیونکہ اس کا نچلا جسم تو مکمل طور پر مفلوج ہو چکا تھا کیونکہ عمران نے پہلے ہی گھٹنے کی ضرب مخصوص انداز میں لگا کر ریڑھ کی ہڈی کا مخصوص مہرہ توڑ دیا تھا۔

"یہاں سے باہر جانے کا خفیہ راستہ کونسا ہے۔ ایسا راستہ جہاں سے کسی کی نظروں میں آئے بغیر باہر جایا جا سکے"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پیر کو ذرا سا اور موڑ دیا اور زولان کا چہرہ بری طرح مسخ ہوتا چلا گیا۔

"بتاؤ ورنہ ۔۔۔" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تت ۔ تت ۔ تیسرے بٹن کو دبانے سے سپیشل وے کھلتا ہے"۔۔۔ زولان نے رک رک کر کہا اور عمران نے بجلی کی سی تیزی سے پیر کو پوری طرح موڑ دیا۔ زولان کا چہرہ یکلخت بری طرح مسخ ہوا اور پھر اس کے ناک اور منہ سے خون کی دھاریں ابل پڑیں اور اس کی گردن ایک جھٹکے سے ڈھلک گئی۔ وہ مر چکا تھا۔ ڈن ڈن پہلے ہی کھوپڑی تڑوا کر مرا پڑا تھا اس لئے عمران زولان کے ہلاک ہوتے ہی تیزی سے میز کے اس کنارے کی طرف بڑھا جس پر بٹنوں کی قطاریں موجود تھیں۔

"کہیں اس نے غلط بٹن نہ بتا دیا ہو"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ جس حالت میں اس نے بتایا ہے اس حالت میں شعور کی بجائے لاشعور کام کرتا ہے اور لاشعور غلط بات نہیں کہتا"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور میز کے کنارے پر باہر کی طرف سے تیسرا بٹن اس نے پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے فرش کا ایک کونہ جو صوفے کے بعد خالی تھا کسی ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔

"آئیے ڈاکٹر صاحب ۔۔۔ اب ہم نے فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے"۔۔۔ عمران نے ڈاکٹر ہدایت اللہ کو بازو سے پکڑ کر اس کونے کی طرف لے جاتے ہوئے کہا۔

"مم ۔ مم ۔ مگر ۔۔۔" ڈاکٹر ہدایت اللہ نے قدرے گڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ شاید ابھی پوری طرح مطمئن نہ ہوتے تھے لیکن عمران انہیں پکڑے تیزی سے اس اوپر کو اٹھے ہوئے حصے تک پہنچ گیا وہاں سے سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں اور پھر وہ سب تیزی سے سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔ سیڑھیوں کا اختتام ایک سرنگ نما راہداری پر ہوا۔ عمران وہاں رک گیا۔ جب سب سیڑھیوں سے اتر کر سرنگ میں پہنچ گئے تو عمران نے آخری سیڑھی کی سائیڈ میں ابھرے ہوئے ایک پتھر پر زور سے پیر مارا تو اوپر خلا ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ بند ہو گیا۔ عمران سیڑھیاں اترتے ہوئے اس بات کو چیک کر رہا تھا کہ اندر سے یہ خلا کیسے بند کیا جا سکتا ہے اور جب وہ سیڑھیاں اتر کر ایک طرف کھڑا ہو کر اپنے ساتھیوں کے نیچے اترنے کا انتظار کرنے لگا تو اس کی نظریں اس ابھرے ہوئے حصے پر پڑیں اور وہ مطمئن ہو گیا اس کے نقطہ نظر سے اس ڈھکن کے بند ہونے کے بعد وہ خاصے محفوظ ہو چکے تھے کیونکہ اب زولان کی لاش نہیں بتا سکتی تھی کہ وہ لوگ کدھر سے نکل کر گئے ہیں۔

راہداری خاصی طویل ثابت ہوئی اور آخر میں ایک بار پھر سیڑھیاں اُوپر جاتی ہوئی دکھائی دیں۔ عمران نے وہاں پہنچتے ہی پہلی سیڑھی کی سائیڈ کو چیک کیا اور اس کے اندازے کے عین مطابق وہاں بھی ابھرا ہوا حصہ موجود تھا۔ عمران نے اس حصے پر پیر مارا تو سیڑھیوں کے اختتام پر اسی طرح ایک ڈھکن سا اٹھتا چلا گیا اور بیرونی روشنی سیڑھیوں پر پڑنے لگی۔ چند لمحوں بعد وہ سیڑھیاں کراس کر کے اوپر پہنچ گئے یہ جگہ ایک پرانا اور خشک تالاب تھا جس کے گرد خاصی اونچی منڈیر سی بنی ہوئی تھی۔ باہر آکر عمران نے اس ڈھکن کو بند کرنے کے لئے چیکنگ شروع کر دی اور پھر منڈیر کے ایک ابھرے ہوئے حصے کو چیک کر لیا۔ اس نے اس پر دباؤ ڈالا تو ڈھکن کی طرح اٹھی ہوئی زمین برابر ہو گئی اب کوئی نہ کہہ سکتا تھا کہ اس پرانے اور خشک تالاب میں بھی کوئی خفیہ راستہ موجود ہے۔ جب وہ اس تالاب سے باہر نکلے تو انہوں نے اپنے آپ کو ایک قدیم اور اجاڑ سے کھنڈر میں موجود پایا۔ کھنڈر سے باہر نکل کر انہوں نے ارد گرد کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ یہ ایک وسیع میدان تھا جس کے اندر وہ کھنڈر تھا اور ایک پرانی اینٹوں کی بنی ہوئی ٹوٹی پھوٹی سڑک دور سے بل کھاتی ہوئی اس کھنڈر کی طرف آتی دکھائی دے رہی تھی۔

"ٹائیگر۔۔۔ ہماری کار یہاں سے شمال کی طرف ہے۔۔۔ دوڑتے ہوئے جاؤ اور وہاں سے کار لے آؤ۔۔۔ ہم سب کا اکٹھے اس میدان میں چلنا خطرے کا باعث ہو سکتا ہے۔ جلدی کرو۔۔۔ ہم نے جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہے"۔۔۔ عمران نے محل وقوع کا جائزہ لینے کے بعد ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر تیزی سے دوڑتا ہوا شمال کی طرف بڑھ گیا۔

"اب کیا واپس اس نمبر ٹو اڈے میں جانا ہو گا"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"کیا تمہیں یاد ہے کہ ہم اس اڈے کے کس راستے سے باہر آئے تھے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"راستہ۔۔۔ اوہ نہیں۔۔۔ ارے واقعی اس بات پر تو میں نے اب تک غور ہی نہیں کیا کہ آخر ہم باہر کیسے آئے۔۔۔ میرا خیال ہے کہ ایک سرنگ سی تھی جس میں سے کار گزر رہی تھی یا وہ درختوں کا جھنڈ تھا۔۔۔ درمیان میں کیا ہوا"۔۔۔ صفدر نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"درمیان میں ہمارے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ماؤف کر دی گئی تھی اور ڈرائیونگ چونکہ لاشعوری طور پر ہوتی ہے اس لئے کار چلتی رہی۔ اس گولڈ مین کا مقصد یہی تھا کہ ہم از خود یہ معلوم نہ کر سکیں کہ اس نمبر ٹو کا راستہ کہاں ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا تم واقعی پاکیشیائی ہو"۔۔۔ ڈاکٹر ہدایت اللہ نے جو اب تک خاموش کھڑے تھے پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہم پاکیشیائی زبان میں باتیں کر رہے ہیں اس کے باوجود آپ کو یقین نہیں آ رہا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی کوئی چال ہو سکتی ہے۔۔۔ پاکیشیائی زبان بھی تو سیکھی جا سکتی ہے"۔۔۔ ڈاکٹر ہدایت اللہ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ خاموش ہی رہیئے۔۔۔ جب آپ کو یقین آ جائے تب بات کیجئے گا۔۔۔ ویسے بھی ابھی ہمارے سامنے بہت خطرناک مرحلے

پڑے ہیں ۔۔۔ جیسے ہی انہیں آپ کی گمشدگی کا علم ہوگا وہ پاگل ہو جائیں گے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ویسے عمران صاحب!۔۔۔ آپ نے کمال کیا ہے۔ اس گولڈمین نے جو حفاظتی انتظامات بتلاتے تھے ان تو انہیں سن کر ہی مایوس ہو گیا تھا کہ ہم ڈاکٹر صاحب تک کم از کم زندہ سلامت نہیں پہنچ سکتے ۔۔۔ لیکن آپ نے واقعی کمال کر دیا ہے"۔۔۔ صفدر نے تحسین آمیز لہجے میں کہا

"سب سے بڑا حفاظتی انتظام مخالف کی عقل کو روکنا ہوتا ہے۔ اگر یہ نہ روکی جا سکے تو باقی سب انتظامات فضول ثابت ہوتے ہیں ۔۔۔ واقعی ان کے انتظامات ایسے ہی تھے کہ ڈاکٹر صاحب تک پہنچنا اور انہیں وہاں سے باہر نکال لانا ایک لحاظ سے قطعی ناممکن تھا لیکن تم نے دیکھا کہ وہ لوگ اس قدر سخت حفاظتی انتظامات کے باوجود عقل کو نہیں روک سکے ۔۔۔ اسی طرح ایک روز جولیا بھی انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کے باوجود آنے والے کو نہ روک سکے گی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا جو اس دوران مسلسل خاموش ہی رہی تھی اپنے متعلق بات سن کر بے اختیار چونک پڑی۔

"عقل کو تو روکا جا سکتا ہے ۔۔۔ حماقت کو نہیں ۔۔۔ اور اب تک جو کچھ ہوا ہے اس میں عقل سے زیادہ حماقت ہی کام آئی ہے"۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ کھڑے ہوئے تنویر کا چہرہ بغیر کسی وجہ کے ہی کھل اٹھا۔

"اچھا ۔۔۔ وہ کیسے"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"بنیادی حماقت اس زولان سے ہوئی جس نے تمہیں ملاقات کے لئے بلا لیا ۔۔۔ ورنہ ظاہر ہے اس تک پہنچنے کے لئے ہمیں کتنی قتل و غارت کرنی پڑتی"۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"جب کوئی آنا چاہے محترمہ جولیا نافٹز واٹر ۔۔۔ تو پھر انکار بھی کام نہیں دیتا ۔۔۔ زولان کی پی اے لڑکی نے ملاقات کا وقت دینے سے انکار کر کے فون بند کر دیا تھا لیکن میں نے کاؤنٹر گرل کو سنوانے کے لئے ایسی باتیں کیں جیسے واقعی زولان نے ہمیں فوری طور پر ملاقات کا وقت دے دیا ہے ۔۔۔ اور پھر تم نے دیکھا کہ اس کے بعد کیسے راستے کھلتے چلے گئے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا مطلب!۔۔۔ اس نے اجازت نہ دی تھی"۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا اور جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت ابھر آئی تھی۔ وہ چونکہ دوسری طرف کی بات نہ سن سکے تھے اس لئے ان کا بھی جولیا کی طرح یہی خیال تھا کہ زولان نے باقاعدہ اجازت دی تھی۔

"نہیں"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے خود ہی ساری سچویشن تفصیل سے بتا دی۔

"تم واقعی شیطان ہو ۔۔۔ ہم بھی دھوکہ کھا گئے تھے"۔۔۔ اس بار تنویر نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"اسے کہتے ہیں رقابت ۔۔۔ جب کسی کی کارکردگی کی تعریف کرنے کا موقع آیا تو اسے شیطان کہہ دیا"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صفدر اور جولیا بے اختیار ہنس پڑے۔ اور پھر اس سے پہلے کہ

مزید بات چیت ہوتی، انہیں کار کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور وہ سب تیزی سے باہر کی طرف لپکے اور دوسرے لمحے ان کے حلق سے اطمینان کے طویل سانس نکل گئے کیونکہ ٹائیگر کار لے آیا تھا۔

"اس کے اندر میک اپ باکس ہے وہ نکال لاؤ ——— ڈاکٹر صاحب کو ہمارے پاکیشیائی ہونے پر شک ہے اس لئے انہیں بھی مقامی بنا دیا جائے" ——— عمران نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر واپس کار میں داخل ہو گیا۔

"کیا تم واقعی پاکیشیائی ہو ——— اگر واقعی ایسا ہے تو مجھے بے حد حیرت ہے" ——— ڈاکٹر ہدایت اللہ نے ایک بار پھر متذبذب لہجے میں کہا۔

"ہمارے پاس وقت نہیں ہے ڈاکٹر ہدایت اللہ ! ——— کہ ہم اپنے میک اپ صاف کر کے آپ کو اصل شکلیں دکھا سکیں۔ ویسے بھی یہ سپیشل میک اپ ہیں۔ آسانی سے صاف بھی نہ ہو سکیں گے ——— کیونکہ کمپیوٹر کیمرے اس کیپسول کی وجہ سے ہمیں چیک کرتے یا نہ کرتے، عام سا میک اپ لازماً چیک کر لیتے ——— اس لئے مجبوری ہے فی الحال آپ بھی ہمارے جیسے ہو جائیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ٹائیگر میک اپ باکس اٹھائے کھنڈر میں آ گیا اور عمران نے ڈاکٹر ہدایت اللہ کے چہرے پر میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ جب اس نے ہاتھ روک کر میک اپ باکس بند کیا تو واقعی ڈاکٹر ہدایت اللہ کا چہرہ مکمل طور پر بدل چکا تھا۔ عمران نے ان کے ہاتھ کہنیوں تک اور گردن کا نچلا حصہ بھی میک اپ سے بدل دیا تھا تاکہ کسی سرسری چیکنگ کے وقت بھی میک اپ ٹریس نہ ہو سکے اور پھر وہ کار میں آ کر بیٹھ گئے۔

"کمال ہے ——— یہ کیسے ممکن ہے ——— اوہ ! ——— یہ تم نے کیسے کر لیا" ——— ڈاکٹر ہدایت اللہ نے کار کے بیک مرر میں اپنا چہرہ پہلی بار دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران جواب میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے کار آگے بڑھائی اور پھر کار اس ٹوٹی پھوٹی سڑک پر ہچکولے کھاتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ پختہ سڑک پر پہنچ گئے اور عمران نے کار کی رفتار بڑھا دی۔

"اب کہاں جانا ہے" ——— ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا نے پوچھا۔

"جو پناہ دے گی اسی کے پاس جانا پڑتا ہے ——— تم تو ہر وقت رقیب کو ساتھ لئے رہتی ہو ——— اس لئے مجبوری ہے ——— ہمیں بائر کا ٹھکانہ ہی کام آئے گا جسے عرف عام میں ہک ہاؤس کہا جاتا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ——— ہر وقت کی بکواس اچھی نہیں لگتی" ——— جولیا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کسی کسی وقت بکواس اچھی بھی لگنے لگ گئی ہے ——— واہ ! یہ تو بہت بڑا انقلاب ہے ——— جلدی سے وہ وقت بتاؤ بلکہ ٹھہرو۔ باقاعدہ ٹائم ٹیبل بنا کر دو" ——— عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس بار جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔

"تم واقعی ازلی ڈھیٹ ہو ——— مکمل طور پر چکنے گھڑے" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ تم وقت بتانے کی بجائے خود ہی وہ کام شروع کر دو جس کیلئے میں نے وقت مانگا تھا" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور اس بار عقبی سیٹ پر بیٹھا صفدر بے اختیار ہنس پڑا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، اچانک سڑک کی ایک سائیڈ سے ایک سرخ رنگ کی جیپ نمودار ہوئی اور اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا اس جیپ سے سرخ رنگ کے دو میزائل یکے بعد دیگرے فائر ہوئے اور اس کے ساتھ ہی کار جیسے انتہائی خوفناک دھماکوں کی زد میں آ کر ہوا میں اچھلی اور عمران کو تو ایسے ہی محسوس ہوا جیسے اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دور دور تک بکھرتا چلا گیا ہو۔ البتہ اس آخری احساس سے پہلے اس کے کانوں میں خوفناک دھماکوں کے ساتھ ساتھ جولیا اور دوسرے ساتھیوں کی چیخیں ضرور محفوظ رہ گئی تھیں۔ پھر یہ سب احساسات یکلخت فنا ہو کر رہ گئے اور شاید ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

ختم شد

ناشران ------- اشرف قریشی
------- یوسف قریشی
پرنٹر ------- محمد یونس
طابع ------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ------- -/55 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ فائی لینڈ کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ دلچسپ اور انتہائی تیز ٹیمپو کی کہانی جس طرح اپنے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے آپ دوسرا حصہ پڑھنے کے لئے انتہائی بے چین ہوں گے لیکن اس سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ آپ کے خطوط بھی دلچسپی میں ناول سے کم نہیں ہوتے۔

میانوالی سے احمد صہیب خان صاحب لکھتے ہیں۔ "مجھے احساس ہے کہ میرا خط طویل ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ میرا یہ خط ضرور پڑھیں گے کیونکہ میں بھی تو آپ کی طویل کہانیاں پڑھتا ہی ہوں اور مجھے امید ہے کہ آپ میرے خط کا جواب بھی ضرور دیں گے۔ آپ کا ناول لاسٹ راؤنڈ پڑھا۔ بے حد دلچسپ ناول تھا لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آئی کہ جوانا رانا ہاؤس میں مشین کے ذریعے ایک عورت ثموتی کے جسم میں موجود ایک آلہ ٹیلی ویو برآمد کر لیتا ہے لیکن بعد میں وہی ثموتی اپنے لباس میں سے مائیکرو فلم نکال کر دے دیتی ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ جوانا نے اس عورت کا لباس اتار کر اسے مشین سے چیک کیا ہو۔ اس لئے اسے مائیکرو فلم کا علم نہ ہو سکا ہو۔ امید ہے آپ ضرور وضاحت کریں گے"۔

محترم احمد صہیب خان صاحب! خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ قاری کا خط طویل ہو یا مختصر۔ بہرحال میں اس کا ایک ایک لفظ ضرور پڑھتا ہوں۔

اس لئے آپ کا خدشہ بہرحال بے جا تھا کہ آپ کا خط چونکہ طویل ہے اس لئے میں اسے نہ پڑھوں گا۔ ویسے یہ بات ضرور ہے کہ آپ نے اس قدر طویل خط صرف یہ چھوٹا سا پوائنٹ پوچھنے کے لئے لکھا ہے۔ آپ نے خود ہی لکھا ہے کہ جوالا نے ٹوکھی کی چیکنگ مشین سے کی ہے اس لئے آلہ اس نے دریافت کر لیا کیونکہ مشین تو مشین کو ہی دریافت کر سکتی ہے ماٹیکروفلم کی ڈبیہ میں تو کوئی مشین موجود نہ تھی کہ چیکنگ مشین آسے چیک کر سکتی۔ بس اتنی سی بات تھی۔ امید ہے اب وضاحت ہوگئی ہوگی۔

لیہ سے شیخ مدثر صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے تمام ناول بہترین اور دلچسپ ہوتے ہیں لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آتی کہ تمام جرائم پاکیشیا کے دارالحکومت میں ہی کیوں ہوتے ہیں اور تمام غیر ملکی مجرم تنظیمیں دارالحکومت ہی آتی ہیں۔ کیا پاکیشیا کے دوسرے شہر جرائم سے پاک ہیں اور کیا وہاں کسی غیر ملکی تنظیم کے لئے کوئی کشش نہیں ہوتی۔ امید ہے کہ آپ وضاحت ضرور کریں گے"۔

محترم شیخ مدثر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کا سوال واقعی دلچسپ ہے۔ جرائم تو بہرحال ہر شہر میں ہوتے ہیں اور ہوتے رہتے ہیں لیکن عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا دائرہ کار صرف ان جرائم کے سدباب تک محدود ہے جن سے ملکی سلامتی یا ملک کے مجموعی مفاد کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو اور ظاہر ہے کہ ایسے جرائم دارالحکومت میں ہی پنپ سکتے ہیں کیونکہ دارالحکومت پورے ملک کا ایک ایسا شہر ہوتا ہے جسے ملکی لحاظ سے مرکزیت حاصل ہوتی ہے۔ باقی شہروں میں جو چھوٹے بڑے جرائم ہوتے ہیں وہ بہرحال مقامی سطح کے ہی ہوتے ہیں اور ان کے سدباب کے لئے پولیس اور دوسرے حکومتی ادارے کام کرتے ہی رہتے ہیں امید ہے اب وضاحت ہوگئی ہوگی۔

کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے پرنس قیصر علی صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے تمام ناولوں کا مطالعہ کر چکا ہوں۔ آپ کا ہر ناول دوسرے سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ آپ کا ناول "مثالی دنیا" تو واقعی اپنی مثال آپ تھا۔ آپ سے البتہ ایک شکایت ضرور ہے کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی نسبت ٹائیگر کے کردار کو بہت بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ لگتا ہے کہ عمران کے بعد آپ ٹائیگر سیریز شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کیا واقعی ایسی ہی بات ہے؟"

محترم پرنس قیصر علی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو آپ کا یہ خدشہ بے جا ہے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران تو بہرحال ممبران ہیں ان کے مقام کا اندازہ تو آپ اس بات سے بھی لگا سکتے ہیں کہ عمران بھی ابھی تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں بن سکا اور فری لانسر کے طور پر کام کر رہا ہے جبکہ ٹائیگر تو ابھی شاگردی کے درجے میں ہے۔ ویسے دنیا کا دستور تو یہی ہے کہ قابل شاگرد استاد کی جگہ لیتے ہی رہتے ہیں بشرطیکہ استاد جگہ خالی کر دے۔ امید ہے اب آپ کی شکایت دور ہوگئی ہوگی۔

کراچی سے محترم علی عمران صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا تخلیقی ذہن دیا ہے کہ آپ کے ناول جاسوسی ادب میں شاہکار کا درجہ حاصل کر چکے ہیں لیکن آپ سے چند شکایات بھی مجھے ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ چند باتوں میں قارئین کے خطوط کے جواب اس انداز میں دیتے ہیں جیسے

عمران واقعی کوئی جیتا جاگتا، زندہ کردار ہو۔ حالانکہ ہم سب کو معلوم ہے کہ عمران ایک افسانوی کردار ہے اور اس کے کارنامے آپ کے تخلیقی ذہن کا نتیجہ ہیں دوسری شکایت یہ ہے کہ عمران صرف ملکی سازشوں کے خلاف ہی کام کرتا ہے حالانکہ وہ سیکرٹ سروس کا ممبر بھی نہیں ہے اور فری لانسر ہے کیا بحیثیت فری لانسر ہونے کے وہ عام لوگوں کے مسائل حل نہیں کر سکتا؟"

محترم علی عمران صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں ایک جیتے جاگتے اور ماشاءاللہ زندہ علی عمران کے خط کا جواب دے رہا ہوں۔ اب میں آپ کو تو افسانوی نہیں کہہ سکتا۔ جہاں تک ناول والے علی عمران کا تعلق ہے تو محترم! کیا زندگی صرف سانس لینے کا نام ہے؟ ایسی بات نہیں۔ زندگی کے بہت سے رخ ہوتے ہیں۔ بعض لوگ سانس لینے کے باوجود زندہ کہلائے جانے کے حقدار نہیں ہوتے۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے۔ جہاں تک دوسری بات کا تعلق ہے تو آپ نے یہ دوسری بات لکھ کر اپنی پہلی بات کی خود ہی نفی کر دی ہے۔ کیا آپ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ عمران واقعی فری لانسر ہے۔ اس کا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر آپ واقعی یہی سمجھتے ہیں تو پھر یہی بات ہی عمران کی زندگی کا ثبوت ہے کیونکہ عمران کا اپنا اصرار یہی ہے کہ وہ فری لانسر ہے اور ظاہر ہے زندہ آدمی کی بات پر ہی اعتبار کیا جا سکتا ہے اور اگر نہیں سمجھتے تو پھر آپ کی یہ شکایت یقیناً بے جا ہے کیونکہ عمران بہرحال فری لانسر نہیں ہے۔ اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

اینڈریو کا چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا اور وہ کمرے میں اس طرح ٹہل رہا تھا جیسے کوئی جنگلی شیر پہلی بار کسی مضبوط پنجرے میں قید ہو کر ادھر ادھر دوڑتا ہے جب کہ بارٹ ہونٹ بھینچے کرسی پر خاموش بیٹھی ہوئی تھی اس کی گردن پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور کاندھے پر بھی اندرونی طرف بینڈیج تھی۔ بارٹ کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔

"میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ آخر ان بدذاتوں کو یہاں فائی لینڈ میں لانے کی ضرورت ہی کیا تھی ——— وہیں برن میں ہی انہیں آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا تھا لیکن تمہارے دماغ میں تو خناس بھرا ہوا تھا اب دیکھو۔ وہ لوگ غائب ہیں اور غائب بھی یہاں فائی لینڈ میں ہیں جہاں کا ایک ایک آدمی ہمارا آدمی ہے" ——— اینڈریو نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"مجھ پر غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اینڈریو" ——— انہیں تمہاری

اس چھپتی جیولٹ نے پناہ دے رکھی ہے ـــــ اور دیکھو ـــ اس نے ان کی خاطر اپنا مکان بھی تباہ کر دیا ہے۔ اس نے تو مجھے بھی ہلاک کر ہی دیا تھا۔ یہ تو میری قسمت تھی کہ آرنلڈ کے مجھ پر گرنے سے میں ہلاک ہونے سے بچ گئی ـــــ ورنہ تو آرنلڈ کی طرح میری لاش بھی گولیوں سے چھلنی ہوئی پڑی ہوتی" ـــــ باربرا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں اس کی تو بوٹیاں نوچ ڈالوں گا ـــــ اس نے باس سے بغاوت کرنے کی جرأت کی ہے ـــــ لیکن اب ان لوگوں کو کہاں سے ٹریس کیا جائے ـــــ آخر یہ لوگ گئے کہاں ـــ ان کے ٹھکانوں کے ملبے میں سے بھی کوئی ایسا کلیو نہیں ملا کہ وہ لوگ آخر گئے کہاں" اینڈریو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے شعلہ بار لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی، اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور اینڈریو نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ـــ اینڈریو اسپیکنگ" ـــــ اینڈریو نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"باس ـــ میں الیون مقرّی کلب سے ٹالمور بول رہا ہوں، یہاں انتہائی حیرت انگیز واقعات ہوئے ہیں باس" ـــــ دوسری طرف سے انتہائی متوحش سے لہجے میں کہا گیا۔

"اب بکو بھی سہی ـــــ کیسے حیرت انگیز واقعات ہوئے ہیں نانسنس" اینڈریو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"زولان اور فن وِن کو ہلاک کر دیا گیا ہے ـــــ اور وہ پاکیشیائی سائنسدان غائب ہے" ـــــ دوسری طرف سے ٹالمور نے لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں کہا اور اینڈریو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن کے گرد یکلخت برف کی چادر سی پھیلتی چلی گئی ہو۔ وہ فون کان سے لگائے بے حس و حرکت کلڑے کا کھڑا رہ گیا۔ اس کی پلکیں تک نہ جھپک رہی تھیں۔

"ہیلو ـــ ہیلو باس" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اینڈریو کے جسم نے یکلخت زوردار جھٹکا لیا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو ـــــ کیا تم پاگل ہو ـــــ یہ کیسے ممکن ہے؟ آخر یہ کیسے ممکن ہے" ـــــ اینڈریو نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ اس بری طرح بگڑ گیا تھا کہ انسانی چہرہ ہی نہ دکھائی دے رہا تھا اور جسم جو پہلے ساکت تھا ـــ جھٹکا کھانے کے بعد اب نمایاں طور پر زور زور سے کانپ رہا تھا۔

"کیا ہوا ـــ کیا ہوا اینڈریو ـــــ کیا ہوا" ـــــ ؟ باربرا نے اینڈریو کی یہ حالت دیکھی تو جلدی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور اس نے اس کے ہاتھ سے رسیور لینا چاہا لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختی ہوئی اچھل کر دور جا گری۔

"حرامزادی ـــــ کتیا کی بچی ـــــ یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے ـــــ وہ حرامزادہ زولان بھی مر گیا ہے ـــــ اور وہ سائنسدان بھی غائب ہے ـــــ میں تمہیں گولی مار دوں گا" ـــــ اینڈریو نے یکلخت بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اس نے پوری قوت سے ہاتھ گھما کر اپنی طرف بڑھتی ہوئی باربرا کے چہرے پر الٹے ہاتھ کا تھپڑ مار دیا تھا اور اس تھپڑ کے نتیجے میں باربرا چیختی ہوئی کرسی سے ٹکرا کر نیچے فرش

پر جا گری تھی۔

"میں تمہیں گولی مار دوں گا ۔۔۔ تمہیں گولی مار دوں گا" ۔۔۔ اینڈریو واقعی پاگل سا ہو گیا تھا۔ اس نے رسیور کو میز پر پٹخا اور تیزی سے میز کی دراز کھولنے لگا۔ وہ شاید دراز سے ریوالور نکالنے کی جدوجہد کر رہا تھا کہ یکلخت لگاتار دو دھماکے ہوئے اور اینڈریو چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا۔ اسی لمحے یکے بعد دیگرے دو اور دھماکے ہوئے اور نیچے گر کر تڑپتا ہوا اینڈریو کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ اس کی آدھی سے زیادہ کھوپڑی ہی اڑ گئی تھی جبکہ پہلے گولیاں اس کے پہلو میں پڑی تھیں اور سامنے بائر ہاتھ میں ریوالور لئے کھڑی تھی۔ اس کے ریوالور کی نال سے ابھی تک دھوئیں کی لکیر سی نکل رہی تھی۔ اس کا چہرہ پتھریلا ہو رہا تھا۔

"تم ۔۔۔ تم مجھے مار دو گے ۔۔۔ میں تمہیں نہ مار دوں" ۔۔۔ بائر نے لاشعوری انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر دھماکے ہوئے اور اس بار گولیاں قالین پر مردہ پڑے اینڈریو کے جسم میں غائب ہو گئیں۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ یہ میں نے کیا کر دیا ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ میں نے اینڈریو کو مار دیا ۔۔۔ اوہ ۔ اوہ" ۔۔۔ یکلخت بائر نے ریوالور ایک طرف پھینکا اور چیختی ہوئی اینڈریو کی لاش سے جا کر اس طرح لپٹ گئی جیسے کوئی بچھڑا ہوا کسی سے طویل عرصے بعد ملتا ہے۔ ساتھ ساتھ وہ ہچکیاں لے لے کر رو رہی تھی۔

"میں نے تمہیں مار دیا ۔۔۔ تمہیں مار دیا ۔۔۔ اینڈریو کو ۔۔۔ اپنے محبوب کو ۔۔۔ اوہ ۔ یہ میں نے کیا کر دیا ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ اوہ" ۔۔۔ بائر اینڈریو کی لاش سے لپٹی ہوئی ہذیانی انداز میں چیختے چلی جا رہی تھی۔

"مادام ۔۔۔ مادام" ۔۔۔ اچانک ایک سہمی ہوئی ڈری سی نسوانی آواز سنائی دی اور اینڈریو کی لاش سے لپٹی ہوئی بائر کو جیسے ہوش آ گیا۔ وہ ایک جھٹکے سے سیدھی ہوئی۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ ۔ باس کو کیا ہوا مادام" ۔۔۔ دروازے پر کھڑی لڑکی نے حیرت سے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے خوف سے بھرپور چیخ نکل گئی۔

"بب ۔۔۔ بب ۔۔۔ باس کو آپ نے مار دیا مادام ۔۔۔ آپ نے مار دیا" ۔۔۔ اس لڑکی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ مڑی اور دروازے کی طرف دوڑنے لگی لیکن اسی لمحے ایک اور دھماکہ ہوا اور چیختی ہوئی دروازے کی طرف دوڑتی ہوئی لڑکی ایک کربناک چیخ مار کر منہ کے بل قالین پر گری اور بری طرح تڑپنے لگی۔ مادام بائر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا دوسرا فائر کیا اور وہ تڑپتی ہوئی لڑکی ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گئی۔

"کتیا کی بچی ۔۔۔ میرے خلاف بات کر رہی تھی ۔۔۔ ٹھیک ہے اب اینڈریو کی موت کی وجہ یہی لڑکی بنے گی ۔۔۔ یہ غدار ہے ۔ اس نے اینڈریو اور مجھ پر اچانک حملہ کر دیا" ۔۔۔ بائر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر میز پر پڑا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔ اسے فوراً ہی خیال آ گیا تھا کہ کہیں ان کی آوازیں دوسری طرف سنی نہ گئی ہوں لیکن لائن کو بے جان پا کر اس

کے چہرے پر سکون سا آگیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔۔ رچمنڈ اٹنڈنگ" ۔۔۔ ہاک ہاؤس کے انچارج رچمنڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"رچمنڈ ۔۔۔ فوراً اینڈریو کے دفتر آجاؤ ۔۔۔ اینڈریو کو ہلاک کر دیا گیا ہے" ۔۔۔ بائر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"بب ۔۔ بب ۔۔ باس کو ہلاک کر دیا گیا ہے ۔۔۔ کیا مطلب" دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے انداز میں کہا گیا۔

"جلدی آؤ ۔۔۔ میں نے قاتل لڑکی کو بھی گولی مار دی ہے لیکن اگر یہ لڑکی اس طرح بغاوت کر سکتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہاں اس کے دوسرے ساتھی بھی موجود ہوں گے ۔۔۔ جلدی آؤ یہاں" ۔۔۔ بائر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ لیکن اسی لمحے گھنٹی بج اٹھی اور بائر نے ایک جھٹکے سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔۔ بائر اٹنڈنگ" ۔۔۔ بائر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مم ۔۔ مادام ۔۔۔ ٹامور بول رہا ہوں ۔۔۔ پہلے میں نے کال کی تھی لیکن ۔۔۔" دوسری طرف سے بولنے والا اس طرح بات کرتے کرتے رک گیا جیسے اسے سمجھ نہ آرہی ہو کہ وہ کیا کہے اور کیا نہ کہے۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن یہاں بھی ایک خوفناک حادثہ ہو گیا ہے ہاک ہاؤس کی ایک ملازم لڑکی نے اچانک اندر آکر اینڈریو پر گولیوں کی بارش کر دی ہے اور اینڈریو ہلاک ہو گیا ہے ۔۔۔ اور سنو ۔۔۔ اب ہاک کی چیف میں ہوں سمجھے ۔۔۔ اس لئے بتاؤ کہ تم نے پہلے کیا

اطلاع دی تھی" ۔۔۔ بائر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"بب ۔۔ بب ۔۔ باس ہلاک ہو گئے ہیں ۔۔ اوہ ۔۔۔ ویری بیڈ یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے نے پاگلوں کے سے انداز میں کہا۔

"اپنے آپ کو سنبھالو ۔۔۔ ہم اس وقت انتہائی خطرناک حالات سے دوچار ہیں ۔۔۔ اس وقت ہاک تنظیم انتہائی سخت خطرے سے دوچار ہے ۔۔۔ بولو کیا رپورٹ تھی" ۔۔۔ بائر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے زولان اور ڈن وَن کی ہلاکت اور ڈاکٹر ہدایت اللہ کی گمشدگی کی بات دوہرا دی گئی اور اس بار بائر بھی ایک لمحے کے لئے اسی حالت سے دوچار ہو گئی جو اس سے پہلے اینڈریو کی ہوئی تھی لیکن بائر نے جلد ہی اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"ہونہہ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے وہاں سارے حفاظتی انتظامات فیل ہو گئے ہیں ۔۔۔ لیکن یہ لوگ فاتی لینڈ سے باہر نہیں نکل سکتے۔ زولان کی موت کے بعد بطور چیف میں تمہیں الیدن تفریحی کلب کا چیف بناتی ہوں ۔۔۔ تم نے ان لوگوں کو تلاش کر کے انہیں گولی سے اڑا دینا ہے" ۔۔۔ بائر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔۔۔ یس مادام ۔۔۔ تھینک یو مادام ۔۔۔ آپ مجھے ہمیشہ اپنا وفادار پائیں گی ۔۔۔ میں ابھی ان کی تلاش شروع کراتا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور بائر نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک بھاری بدن کا آدمی اندر داخل ہوا۔

یہ ہاک ہاؤس کا انچارج رچمنڈ تھا۔
"یہ سب کیسے ہوا مادام"۔۔۔ رچمنڈ نے لڑکی اور اینڈریو کی لاشیں دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور بائر نے اسے بتانا شروع کر دیا کہ کس طرح یہ لڑکی اچانک اندر داخل ہوئی اور اس نے اینڈریو پر فائر کھولا اور پھر واپس بھاگ پڑی۔ اس نے مجھے دیکھا ہی نہ تھا کیونکہ میں صوفے پر لیٹی ہوئی تھی اور پھر میں نے اس پر فائر کر کے اسے ہلاک کر دیا۔

"اوہ۔۔۔ ویری بیڈ مادام۔۔۔ لیکن جاسی نے آخر ایسا کیوں کیا۔ یہ تو انتہائی معصوم سی لڑکی تھی"۔۔۔ رچمنڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ یقیناً البرٹو گروپ کی جاسوسہ تھی۔۔۔ بہرحال ہمیں فوری طور پر ان پاکیشیائی گروپ کے خلاف کام کرنا ہے کیونکہ ابھی اطلاع ملی ہے کہ زولان اور اس کے اسسٹنٹ وَن وَن کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور وہ پاکیشیائی سائنسدان بھی الیون تھرٹی کلب سے غائب ہے۔۔۔ اور یہ بھی سن لو کہ اینڈریو کے بعد اب ہاک ہاؤس کی چیف میں خود ہوں اگر تمہیں کوئی اعتراض ہو تو ابھی بتا دو"۔۔۔ بائر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ وہ بڑے غور سے رچمنڈ کو دیکھ رہی تھی۔

"ظاہر ہے مادام۔۔۔ باس اینڈریو کے بعد دوسرا کون ہاک کو سنبھال سکتا ہے"۔۔۔ رچمنڈ نے جواب دیا۔

"اوکے۔۔۔ مجھے تمہاری یہ وفاداری پسند آئی ہے اس لئے سنو! آج سے تم صرف ہاک ہاؤس کے انچارج ہی نہیں ہو۔ بلکہ اب ہاک کے نمبر ٹو بھی ہو"۔۔۔ بائر نے مسکراتے ہوئے کہا اور رچمنڈ کا چہرہ مسرت کی زیادتی سے تمتما اٹھا۔

"میں آپ کے حکم کی تعمیل کے لئے جان لڑا دوں گا"۔۔۔ رچمنڈ نے انتہائی فرمانبردارانہ لہجے میں کہا اور بائر مسکرا دی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ جا کر پوری ہاک تنظیم کو سرکلر بھجوا دو کہ اینڈریو کو اس کی خادمہ نے قتل کر دیا ہے اور اب ہاک گروپ کی قیادت بائر نے سنبھال لی ہے اور تم اس کے نمبر ٹو ہو۔۔۔ فادرن کالز بھی دے دو اور سنو۔۔۔ جس کے متعلق تمہیں ذرا بھی شبہ ہو کہ وہ اس کی مخالفت کرے گا اسے گولی سے اڑا دو"۔۔۔ بائر نے کہا۔

"یس مادام"۔۔۔ رچمنڈ نے کہا اور تیزی سے مڑنے لگا۔

"ان دونوں کی لاشیں اٹھوا کر برقی بھٹی میں ڈال دو۔۔۔ اب ہیڈ آفس میرا اپنا دفتر ہو گا۔ میں وہاں جا رہی ہوں اور سنو۔۔۔ ہاک ہاؤس کی نگرانی پہلے سے زیادہ سخت کر دو۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیائی یہاں حملہ کریں"۔۔۔ بائر نے مسلسل احکامات دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"۔۔۔ رچمنڈ نے کہا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔ بائر اس کے جانے کے بعد تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے نکلی اور اپنے دفتر کی طرف بڑھ گئی۔ وہ اس طرح چل رہی تھی جیسے اس کے پیر زمین پر ہی نہ پڑ رہے ہوں۔ ہاک جیسی بین الاقوامی تنظیم کی سربراہی واقعی ایک ایسا خواب تھا جو شاید اس کے ذہن میں بھی کبھی نہ آیا تھا لیکن ایک اتفاق نے یہ موقع اسے دے دیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ رچمنڈ اینڈریو کا خاص آدمی ہے اور رچمنڈ کو نمبر ٹو بنا کر اس نے ایک لحاظ سے پوری

تنظیم کو ماتحت بنا لیا ہے۔ اُسے یقین تھا کہ اب رچمنڈ خود ہی سب کچھ سنبھال لے گا۔ اپنے دفتر میں پہنچ کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"الیون تھرٹی کلب" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"ٹالمور سے بات کراؤ ——— میں چیف بارٹر بول رہی ہوں" ——— مادام بارٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ——— دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔ اور چند لمحے رسیور پر خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو چیف مادام ——— میں ٹالمور بول رہا ہوں ——— میں نے زیرو سیکشن کی مدد سے کلب کے گرد دور دور تک گھیرا ڈلوا دیا ہے اور حکم دے دیا ہے کہ جو مشکوک آدمی نظر آئے اُسے دیکھتے ہی گولی مار دی جائے ——— اور مشکوک کار نظر آتے اُسے میزائلوں سے اڑا دیا جائے" ——— ٹالمور نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— جیسے ہی یہ لوگ ہلاک ہوں تم نے فوری طور پر مجھے رپورٹ دینی ہے" ——— بارٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ——— دوسری طرف سے ٹالمور نے کہا اور بارٹر نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد میز پر پڑے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور بارٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— مادام بارٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"رچمنڈ بول رہا ہوں مادام ——— فائیو لینڈ کے تمام گروپ سربراہوں نے آپ کو چیف تسلیم کر لیا ہے اور تمام فارن سب آفسز میں بھی احکامات بھجوا دیئے گئے ہیں ——— میری طرف سے آپ کی سربراہی مبارک ہو" ——— رچمنڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور بارٹر کا چہرہ مسرت کی شدت سے کھل اٹھا۔

"شکریہ ——— اور تم بھی اپنے نمبر ٹو ہو جانے کی مبارک قبول کرو" بارٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تھینک یو مادام" ——— رچمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو رچمنڈ ——— ہمارے سامنے اس وقت دو اہم مشنز موجود ہیں جن سے ہم نے نمٹنا ہے ——— ایک تو وہ پاکیشیائی جاسوس ہیں۔ ان سے نمٹنے کا کام میں نے ٹالمور کے ذمہ لگا دیا ہے ——— دوسرا الیرٹو گروپ کی جیولٹ ہے جس کی وجہ سے اینڈریو ہلاک ہوا ہے۔ یہ ان پاکیشیائی جاسوسوں سے بھی زیادہ اہم مسئلہ ہے اس لئے اس سے تم نے نمٹنا ہے ——— اس جیولٹ کو ہر قیمت پر ٹریس کرو۔ میں اس کی گولیوں سے چھلنی لاش دیکھنا چاہتی ہوں" ——— بارٹر نے کہا۔

"یس مادام ——— میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں" ——— رچمنڈ نے کہا اور بارٹر نے ——— او کے ——— کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور بارٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— بارٹر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"مادام ——— مادام ——— میں ٹالمور بول رہا ہوں ——— ہم نے ان پاکیشیائیوں کی کار ہٹ کر لی ہے ——— وہ سب زخمی حالت میں قابو میں آ گئے ہیں مادام ——— اب کیا حکم ہے۔ انہیں گولی سے اڑا

دیا جائے یا آپ خود تشریف لائیں گی" ـــــ ٹالمور نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا اور بائر یہ رپورٹ سن کر بے اختیار کرسی سے اچھل پڑی۔

"اوہ ــ اوہ ــ یہ کیسے ہوا ــ پوری رپورٹ دو" ـــــ بائر نے چیختے ہوئے کہا۔

"مادام ـــ میں نے انکوائری کی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ مقامی آدمیوں کے روپ میں آئے تھے اور گیٹ پر ایک محافظ نے اس گروپ کے لیڈر کو پہچان لیا تھا ـــ اس نے کمپیوٹر سیکشن کے فلپس کا روپ دھارا ہوا تھا۔ اس محافظ کو شک ہوا کیونکہ فلپس اس کا گہرا دوست تھا لیکن اس آدمی نے اسے دوست کی حیثیت سے شناخت ہی نہ کیا تھا لیکن محافظ نے اسے اندر جانے دیا۔ کیونکہ اگر وہ غلط آدمی ہوگا تو کمپیوٹر کیمرے اسے چیک کر لیں گے ـــ لیکن کمپیوٹر کیمروں نے اسے چیک نہ کیا تو وہ مطمئن ہو گیا لیکن پھر جب زدلان کے قتل کی بات سامنے آئی تو اس محافظ نے فوری طور پر ان کی تلاش شروع کی تو اسے معلوم ہوا کہ کاؤنٹر سے انہیں زدلان کے دفتر بھیجا گیا حالانکہ زدلان کی سیکرٹری نے ملاقات کا وقت دینے سے انکار کر دیا تھا ـــ اس پر اس نے فوری طور پر کمپیوٹر سیکشن سے بات کی تو وہاں سے پتہ چلا کہ فلپس گزشتہ کئی روز سے بیمار ہو کر ہسپتال میں داخل ہے چنانچہ محافظ کو مکمل یقین ہو گیا کہ یہ کارروائی اس فلپس کے روپ میں اس آدمی اور اس کے ساتھیوں نے کی ہے چنانچہ اس نے مجھے فوری رپورٹ دی ـــ میں نے پورے جزیرے پر پھیلے ہوئے زیرو سیکشن کو احکامات دے دیئے کہ اس فلپس کو جہاں بھی وہ نظر آئے مار گرایا جائے چنانچہ میرے احکامات کے فوراً بعد ہی زیرو سیکشن کے ویو ٹاور کی ماسٹر مشین پر ایک کار کو چیک کیا گیا جس میں فلپس موجود تھا۔ وہ خود کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ اس کے ساتھ ایک مقامی لڑکی اور عقبی سیٹوں پر چار افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ عقبی سیٹ پر ایک ایسے آدمی کو بھی مارک کیا گیا جو تھا تو مقامی ـــ لیکن اس نے بالکل وہی نظر کی عینک پہنی ہوئی تھی جو اس پاکیشیائی سائنسدان نے پہن رکھی تھی ـــ اس سے یہ بات حتمی طور پر معلوم ہو گئی کہ مجرم اس پاکیشیائی سائنسدان سمیت اس کار میں موجود ہیں۔ چنانچہ مجھے رپورٹ کی گئی ـــ میں چونکہ اس پاکیشیائی سائنسدان کو زندہ گرفتار کرنا چاہتا تھا چنانچہ میں نے زیرو سیکشن کے ایکشن گروپ کو ایل۔ جی میزائل اس کار پر فائر کرنے کا حکم دے دیا ـــ ان میزائلوں کے اچانک فائر ہونے کی وجہ سے کار میں موجود افراد فوری طور پر بیہوش ہو گئے لیکن کار تیز رفتاری کی وجہ سے الٹ گئی اور اس میں موجود افراد معمولی زخمی ہو گئے ہیں اور ابھی اسی زخمی اور بیہوش حالت میں موجود ہیں۔ اب آپ جیسے حکم کریں" ـــ ٹالمور نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس سائنسدان کی کیا پوزیشن ہے" ـــ بائر نے پوچھا۔

"وہ محفوظ حالت میں ہے کیونکہ وہ دو آدمیوں کے درمیان میں بیٹھا ہوا تھا لیکن بہرحال وہ بھی ایل۔ جی میزائل کی وجہ سے بیہوش ہے" ٹالمور نے جواب دیا۔

"اوکے ــ تم ایسا کرو کہ اس سائنسدان کو واپس الیون تھرٹی کلب میں اس کی پہلے والی جگہ پر پہنچا دو تاکہ وہ پوری طرح محفوظ ہو سکے اور

باقی افراد کو وہاں سے اٹھا کر زیرو ہاؤس کے ٹارچر سیل میں پہنچا دو۔ اور زیرو سیکشن کے نئے انچارج ہیری کو میری طرف سے حکم دے دو کہ وہ انہیں اس طرح جکڑ دے کہ یہ لوگ اپنی مرضی سے حرکت بھی نہ کر سکیں ۔۔۔ میں خود وہاں پہنچ کر اپنے ہاتھوں سے ان کا خاتمہ کروں گی“ بائرہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مادام ۔۔۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں ۔ ایسا نہ ہو کہ یہ پھر فرار ہو جائیں۔ اس لئے کیوں نہ انہیں فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے“ ٹالمور نے مشورہ دیتے ہوئے کہا اور بائرہ کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت ناگواری کے اثرات ابھر آئے۔

”شٹ اپ ٹالمور ۔۔۔ تمہیں ابھی مکمل حالات کا علم نہیں ہے البرٹو کی بیٹی جیولٹ نے ہاک کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور اسی نے ہی ان لوگوں کو پناہ دی تھی اور یہ کار بھی یقیناً اسی نے ہی انہیں دی ہو گی ۔۔۔ میں نے جب البرٹو ہاؤس پر ریڈ کیا تو جیولٹ نے زیرو سیکشن کے آدمیوں سمیت دس افراد کو ہلاک کر دیا تھا ۔۔۔ میں بھی زخمی ہو گئی لیکن بچ گئی ۔۔۔ اس کے بعد البرٹو ہاؤس پراسرار طور پر ایک خوفناک دھماکے سے تباہ ہو گیا اور جیولٹ کا ابھی تک پتہ نہیں چل سکا ۔۔۔ اس کے بعد جیولٹ نے ایک اور وار کیا اور اس نے اپنے گروپ کی ایک لڑکی جو کہ اینڈریو کی خادمہ تھی کے ذریعے اینڈریو پر قاتلانہ حملہ کرایا اور اینڈریو ہلاک ہو گیا ۔۔۔ اس جیولٹ کا سراغ ہاتھ نہیں آ رہا۔ اس کی بازیابی ان پاکیشائی جاسوسوں سے بھی زیادہ ضروری ہے کیونکہ وہ کسی بھی وقت پوری ہاک تنظیم کو ہی ختم کر کے فائی لینڈ پر قبضہ کر سکتی ہے اس لئے ان افراد سے میں نے جیولٹ کا وہ اڈہ معلوم کرنا ہے جہاں وہ چھپی ہوئی ہے ۔۔۔ اگر یہ لوگ ہلاک ہو گئے تو پھر جیولٹ کو ٹریس نہ کیا جا سکے گا“ ۔۔۔ بائرہ نے بڑے نرم لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا لیکن اس کے چہرے پر چھائی ہوئی سختی اسی طرح موجود رہی تھی۔ اس کا چہرہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ اپنے آپ پر بے حد جبر کر کے اس لہجے میں ٹالمور سے بات کر رہی ہے۔

”اوہ مادام ۔۔۔ ویری سوری ۔۔۔ مجھے ان سب باتوں کا واقعی علم نہ تھا ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ میں فوری طور پر آپ کے حکم کی تعمیل کر دیتا ہوں۔ اس سائنسدان کو الیون تھرٹی میں پہنچا دیتا ہوں اور ان زخمیوں کی ضروری مرہم پٹی بھی کرا دیتا ہوں تاکہ یہ پوچھ گچھ سے پہلے ہی مر نہ جائیں اور پھر انہیں زیرو سیکشن کے ٹارچر سیل میں پہنچا دیتا ہوں“ ۔۔۔ ٹالمور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے ۔۔۔ اور سنو ۔۔۔ چونکہ تمہاری صلاحیتوں اور کارکردگی کی بنا پر یہ لوگ قابو میں آتے ہیں اور ان کی وجہ سے ہم جیولٹ کے گروپ کا بھی خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اس لئے تمہیں اس کا پورا پورا انعام ملنا چاہئے۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں یہ اعزاز دیا جائے کہ تم اپنے ہاتھوں سے ان لوگوں کو ہلاک کرو ۔۔۔ چنانچہ تم ان لوگوں کو ٹارچر سیل پہنچانے کے ساتھ ساتھ خود بھی وہیں پہنچ جاؤ“ ۔۔۔ بائرہ نے کہا۔

”تھینک یو مادام ۔۔۔ یہ واقعی میرے لئے اعزاز سے کم نہیں ہے اس طرح میں اپنے ماسٹر زدلان کی ہلاکت کا انتقام بھی ان سے لے

سکوں گا ــــ اور مادام ــــ ایک درخواست بھی ہے اگر آپ مہربانی کر دیں" ــــ ٹالمور نے کہا۔

"کیسی درخواست" ــــ باٹر نے چونک کر پوچھا۔

"مادام ــــ اس گروپ میں ایک لڑکی بھی شامل ہے اگر آپ اجازت دیں تو اس لڑکی کو میں اپنے پاس رکھ لوں" ــــ ٹالمور نے جواب دیا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ــــ پوچھ گچھ کرنے کے بعد تم اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے بعد اسے اپنے ساتھ لے جانا" ــــ باٹر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تھینک یو مادام" ــــ ٹالمور نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور باٹر نے رسیور رکھ دیا۔

"تم اس لڑکی کے خواب دیکھ رہے ہو جبکہ تمہاری لاش ہی اس ہارچیسل سے باہر جائے گی ــــ مجھے مشورہ دے رہا تھا نانسنس" باٹر نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

ایک کمرے میں موجود بیضوی میز کے گرد پانچ کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جن میں سے تین پر ادھیڑ عمر افراد بیٹھے ہوئے تھے جبکہ دو کرسیاں خالی پڑی ہوئی تھیں۔

"البرٹو ہاؤس کی تباہی بہت بڑا نقصان ہے تاراک" ــــ ایک ادھیڑ عمر نے دوسرے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ــــ اس پر گروپ کا کثیر سرمایہ لگایا گیا تھا ــــ بہرحال اس کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہو گی" ــــ دوسرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جیولٹ اور گولڈمین اندر داخل ہوئے۔ وہ تینوں افراد احتراماً کھڑے ہو گئے۔

"بیٹھ جائیں" ــــ جیولٹ نے سپاٹ لہجے میں کہا اور خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ گولڈمین اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"آپ کو یہ تو معلوم ہو چکا ہے ہو گا کہ البرٹو ہاؤس تباہ کر دیا گیا ہے۔

لیکن اس کے پس منظر کا علم نہ ہوگا ۔۔۔ وہ میں بتا دیتی ہوں" ۔۔۔
جیولٹ نے کہا اور اس کے بعد اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں
کی مائیکل کے ذریعے آمد سے لے کر البرٹو ہاؤس کی تباہی تک پوری
تفصیل بتا دی۔

"اوہ مس جیولٹ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ ہاک کے سامنے یہ بات
واضح ہو گئی ہے کہ البرٹو گروپ اس کے خلاف یہاں کام کر رہا ہے"۔
ایک ادھیڑ عمر نے چونک کر کہا۔

"ہاں ۔۔۔ اب یہ بات کھل گئی ہے اور بہرحال اس نے آج نہیں
تو کل کھلنا ہی تھا ۔۔۔ اب میں نے یہ میٹنگ دو باتوں کی وجہ سے
بلائی ہے۔ ایک تو یہ کہ ہمیں اب فوری اور تیز کارروائی کر کے اس
ہاک کا خاتمہ کرنا ہے ۔۔۔ اور جہاں تک میرا تجربہ ہے اگر اینڈریو
بائر۔ ہاک ہاؤس کے انچارج رچمنڈ اور الیون تھرٹی کلب کے زولان
کا خاتمہ کر دیا جائے تو ہاک تنظیم میں مزاحمت کرنے والا کوئی باقی نہ
رہے گا اور اگر کوئی کرے گا بھی سہی تو اس پر قابو پایا جا سکتا ہے۔
اور دوسری بات یہ ہے کہ اس عمران سے میں نے معاہدہ کیا ہے کہ وہ
اینڈریو اور بائر کا خاتمہ کر کے ہاک ہاؤس پر ہمارا قبضہ کرا دے ۔۔۔ اس
طرح بھی ہم آسانی سے ہاک کے باقی اہم افراد کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔
عمران کی صلاحیتیں میں نے دیکھی ہیں ۔۔۔ یہ لوگ حد درجہ تیز طرار
اور انتہائی باصلاحیت افراد ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ ان کے
ہاتھوں لازماً ہاک ختم ہو جائے گی ۔۔۔ اب آپ لوگ مشورہ دیں کہ
کیا ان کی کارکردگی کے نتیجے کا انتظار کیا جائے یا ان سے پہلے از خود کام
شروع کر دیا جائے ۔۔۔ میں نے آپ لوگوں کی میٹنگ اسی لئے بلوائی
ہے" ۔۔۔ جیولٹ نے کہا۔

"مادام ۔۔۔ ہاک ہاؤس اور الیون تھرٹی کلب پر قبضہ ناممکن ہے۔
نہ ہی ہم یا آپ کر سکتی ہیں ۔۔۔ اور نہ ہی یہ پاکیشیائی ۔۔۔ کیونکہ
ہاک کے یہی دو اہم ترین سنٹر ہیں اور ان پر قبضہ کئے بغیر ہاک کا خاتمہ
ناممکن ہے ۔۔۔ اینڈریو نے ان دونوں پوائنٹس پر ایسے ایسے حفاظتی
انتظامات کر رکھے ہیں کہ ایک لحاظ سے یہ دونوں پوائنٹس ہی ناقابل
تسخیر ہیں ۔۔۔ باقی رہی یہ بات کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے تو مادام ۔۔۔
میرا خیال ہے کہ ہم سب کو فوری طور پر یہاں سے نکل جانا چاہئے۔
ورنہ اینڈریو ہم میں سے کسی کو زندہ نہیں چھوڑے گا۔ وہ ابھی تک
ان پاکیشیائیوں کی وجہ سے الجھا ہوا ہوگا لیکن جیسے ہی وہ ان کا خاتمہ
کرے گا اس کے بعد وہ ہماری طرف متوجہ ہوگا اور چاہے ہم اس
جزیرے پر جہاں بھی چھپ جائیں وہ ہمیں بہرحال ڈھونڈ نکالے
گا اور اس کے بعد عبرتناک موت ہی ہمارا مقدر ہوگی" ۔۔۔ ایک
آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ولیم ۔۔۔ تم نے واضح طور پر اپنا نقطہ نظر بتا دیا ہے۔
فادرک! ۔۔۔ تمہارا کیا خیال ہے" ۔۔۔ جیولٹ نے دوسرے ادھیڑ آدمی
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مادام ۔۔۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی کارکردگی
کے نتیجے کا انتظار کرنا چاہئے ۔۔۔ آخر یہ لوگ پاکیشیا سے یہاں
پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان میں لازماً ایسی صلاحیتیں

بھی ہوں گی کہ یہ ہاک کے لئے خطرہ بن سکیں ــــ گو مجھے ان کی
مکمل کامیابی میں بہرحال شک ہے لیکن پھر بھی انتظار کر لینے
میں کیا حرج ہے" ــــ فارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"میکارتے ــ تمہارا کیا خیال ہے" ــــ جیولٹ نے تیسرے آدمی
سے مخاطب ہو کر کہا۔
"مادام ــ میرا خیال ہے کہ ہمیں ایڈریو سے معافی مانگ لینی
چاہئے ــ آج البرٹو ہاؤس تباہ ہوا ہے۔ کل لارگا کا [illegible] اڈہ بھی
تباہ ہو جائے گا اور ہم سب موت مارے جائیں گے ــ بلکہ اگر ہم
ان پاکیشیائیوں کی گرفتاری میں ایڈریو کی مدد کریں تو یقیناً وہ ہمیں
معاف کر دے گا" ــــ تیسرے اُدھیڑ عمر آدمی نے کہا۔
"گولڈمین! ــ تمہارا کیا خیال ہے" ــــ جیولٹ نے اس بار
ساتھ بیٹھے ہوئے گولڈمین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔
"مادام ــ میرا خیال ہے کہ ہمیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی
بھرپور مدد کرنی چاہئے اور ان کے ذریعے ہاک کو شکست دے کر
فائی لینڈ پر قبضہ کر لینا چاہئے ــــ میں نے بھی عمران کی بے پناہ
صلاحیتوں کو محسوس کیا ہے۔ انہوں نے فائی لینڈ کے مخصوص حالات
کی بنا پر مجبوراً ہمارا سہارا لیا ہے۔ ہمیں اس سہارے کی قدر کرنی چاہئے
اور یہ بات بھی درست ہے کہ فائی لینڈ کے مخصوص حالات کی بنا
پر عمران اور اس کے ساتھی از خود زیادہ کام نہ کر سکیں گے لیکن اگر
انہیں ہمارا مکمل تعاون حاصل ہو جائے تو وہ یقیناً ہاک کو فائی لینڈ
سے ختم کر دینے میں کامیاب ہو جائیں گے اور پھر چونکہ انہوں نے
یہاں ہمیشہ نہیں رہنا اس لئے ہم آسانی سے فائی لینڈ پر قابض ہو
جائیں گے" ــــ گولڈمین نے کہا۔
"تم کس قسم کے تعاون کی بات کر رہے ہو گولڈمین" ــــ جیولٹ
نے چونک کر پوچھا۔
"مثلاً وہ کسی جگہ پھنس جاتے ہیں تو ہمارے آدمی ان کی امداد اس
طرح کریں کہ خود سامنے نہ آئیں" ــــ گولڈمین نے کہا اور جیولٹ
نے سر ہلا دیا۔
"آپ لوگوں کو گولڈمین کی رائے سے اتفاق ہے یا اختلاف"؟
جیولٹ نے اس بار تینوں ادھیڑ عمر افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ہم اپنی رائے کا اظہار کر چکے ہیں" ــــ ان تینوں نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔ ان کے چہرے بتا رہے تھے کہ وہ ہاک کے خلاف کوئی کھلا
اور واضح اقدام کرنے سے ہر صورت میں گریز کرنا چاہتے تھے۔
"او کے ــ اب میرا فیصلہ سن لو ــ میں گولڈمین کی رائے سے
مکمل اتفاق کرتی ہوں اور یہ بھی سن لو کہ تم تینوں گروپس کے چیفس
ہونے کے باوجود انتہائی بزدل ہو ــــ تم اگر آج بزدل ہو تو کل بھی
بزدل ہی رہو گے ــــ میں تمہیں سزائے موت دیتی ہوں" ــــ
جیولٹ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ
یکلخت ان تینوں کے حلق سے خوفناک چیخیں نکلیں اور وہ تینوں کرسیوں
سمیت الٹ کر پیچھے فرش پر جا گرے۔ ان کے سینوں میں سوراخ
ہو گئے تھے جن میں سے خون فوارے کی طرح ابلتا دکھائی دے رہا
تھا اور میز کے موٹے کنارے کے درمیان سے ٹھیک ان کی کرسیوں

کے سامنے والے حصے سے تین گنوں کے دہانے جھانکنے لگے تھے جن میں سے دھواں اب بھی نکل رہا تھا۔ جیولٹ کے سامنے میز کے کنارے پر بٹنوں کی ایک طویل قطار موجود تھی جن میں سے تین پر اس کی انگلیاں رکھی ہوئی تھیں۔

"گولڈ مین ـــ ان تینوں کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دو ـــ اور تینوں سیکشنوں میں ایسے افراد کو چیف بناؤ جو بزدل نہ ہوں" ـــ جیولٹ نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یس مادام" ـــ گولڈ مین نے بھی کھڑے ہوتے ہوئے کہا لیکن اب اس کے چہرے پر قدرے خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے وہ شاید جیولٹ کی اس سرد مہرانہ سفاکی سے خوفزدہ ہو گیا تھا جس نے صرف اختلاف رائے رکھنے کی وجہ سے ان تینوں کو فوری طور پر ہلاک کر دیا تھا۔

"میں تمہارے چہرے پر خوف کے تاثرات دیکھ رہی ہوں۔ شاید تم ان تینوں کے قتل کی وجہ سے خوفزدہ ہو گئے ہو ـــ لیکن میں تمہیں آخری بار کہہ رہی ہوں کہ آئندہ میرے سامنے خوف کے یہ تاثرات تمہارے چہرے پر نہ ابھریں ـــ مجھے بزدلی اور خوف دونوں سے شدید نفرت ہے" ـــ جیولٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس مادام" ـــ گولڈ مین نے جلدی سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا اور جیولٹ تیزی سے مڑی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے مڑتے ہی گولڈ مین کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اپنے کوٹ کی جیب میں رینگا اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے ایک ریوالور نکال لیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ ریوالور سیدھا کر کے دروازے کی طرف بڑھتی ہوئی جیولٹ کی پشت میں گولی مارتا، جیولٹ اس طرح گھومی جیسے اس کے جسم میں کوئی پھرکی فٹ ہو گئی ہو اور اس کے ساتھ ہی گولڈ مین بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا۔ اس کی گردن میں ایک تیز دھار لیکن پتلا خنجر آر پار ہو گیا تھا۔ یہ خنجر جیولٹ نے گھومتے ہوئے انتہائی ماہرانہ انداز میں پھینکا تھا اور اس کا نشانہ واقعی قابل داد تھا کہ اس طرح گھومنے کے باوجود خنجر گولڈ مین کی شہ رگ میں ہی اتر گیا تھا۔

"تم کیا سمجھتے تھے گولڈ مین! ـــ کہ میں تم سے بے خبر ہوں گی۔ میں چہرے پر ابھرنے والے تاثرات کے پیچھے موجود خیالات اس طرح پڑھ لیتی ہوں جیسے کوئی آدمی کتاب پڑھتا ہے" ـــ جیولٹ نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوڑ کر ایک طرف گرا ہوا وہ ریوالور اٹھا لیا جو گولڈ مین کے ہاتھ سے نکل کر گرا تھا۔ گولڈ مین نے اس دوران ایک جھٹکے سے اپنی گردن سے خنجر کھینچ لیا تھا اور اب وہ لڑکھڑا کر اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کی گردن سے خون کسی فوارے کی طرح نکل رہا تھا۔ لیکن گولڈ مین واقعی انتہائی جی دار اور بہادر آدمی تھا کہ اس حالت میں بھی وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا لیکن دوسرے لمحے کمرہ ریوالور کے پے در پے دھماکوں سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی گولڈ مین ایک جھٹکے سے نیچے گرا۔ اس کے حلق سے آخری خرخراہٹ نکلی اور اس کا جسم تیزی سے دو بار پھیلا اور سمٹا اور پھر ساکت ہو گیا وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

"ہونہہ — جیولٹ پر عقب سے وار کرنا چاہتا تھا — بزدل" —
جیولٹ نے بڑے تحقیرانہ انداز میں ایک طرف تھوکتے ہوئے کہا اور
پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ کمرے سے باہر نکل آئی۔ دروازے کے باہر دو
مسلح محافظ موجود تھے لیکن جیولٹ ان کی طرف متوجہ ہوئے بغیر تیزی
سے آگے بڑھتی گئی۔ چند لمحوں بعد وہ اس دفتر نما کمرے میں پہنچ گئی
جس کو اس نے نمبر ٹو اڈے میں آنے کے بعد اپنا خاص دفتر بنا لیا تھا۔
وہاں پہنچتے ہی اس نے میز پر موجود انٹر کام کا رسیور اٹھا لیا۔
"یس" — دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔
"الفرڈ — فوراً میرے دفتر آ جاؤ" — جیولٹ نے کہا اور رسیور
رکھ دیا۔ چند لمحے گزرنے کے بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل
ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمایاں تھے۔
"یس مادام" — آنے والے نے مودبانہ لہجے میں کہا۔
"دروازہ بند کر دو" — جیولٹ نے قدرے مسکراتے ہوئے کہا اور
الفرڈ نے مڑ کر عقب میں دروازہ بند کر دیا۔ لیکن اس کے چہرے پر حیرت
کے تاثرات اور زیادہ بڑھ گئے۔
"یہاں بیٹھو" — جیولٹ نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے
ہوئے کہا اور الفرڈ خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔
"تمہیں یاد ہے کہ ایک بار تم نے مجھے پروپوز کیا تھا لیکن میں نے
تمہاری آفر ٹھکرا دی تھی" — جیولٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اچھی طرح یاد ہے مادام — لیکن" — الفرڈ کے لہجے میں اب
بے پناہ حیرت ابھر آئی تھی۔

"سنو الفرڈ — تم میرے فرسٹ کزن بھی ہو اور میں تمہیں پسند بھی
کرتی ہوں — میں نے اس وقت اس لئے انکار کر دیا تھا کہ میں نے
اپنی زندگی کا جو مقصد بنایا تھا میں پہلے اس مقصد کو حاصل کرنا چاہتی
تھی اور اس کی تگ و دو میں تھی — لیکن اب جبکہ وہ مقصد پورا
ہونے کا وقت آیا ہے تو حقیقتاً میں تنہا رہ گئی ہوں اب مجھے ایک
ایسے پارٹنر کی ضرورت ہے جس پر میں آنکھیں بند کر کے اعتماد کر سکوں"۔
جیولٹ نے قدرے جذباتی لہجے میں کہا۔
"مادام — میں —" الفرڈ نے کچھ کہنا چاہا لیکن جیولٹ نے
ہاتھ اٹھا کر اسے بولنے سے روک دیا۔
"پہلے میری بات سن لو — اس انکار اور آفر کو چار سال گزر چکے
ہیں لیکن ان چار سالوں میں ہمیشہ میں تمہیں اس نقطہ نظر سے پرکھتی
رہی ہوں کہ کیا تم واقعی میرے لئے مخلص ہو اور ایسے پارٹنر بن سکتے
ہو جس پر مکمل اعتماد کیا جا سکے — اور یہ تمہاری خوش قسمتی ہے
کہ تم میری توقعات پر ہمیشہ پورے اترے ہو۔ چنانچہ میں نے کافی پہلے
یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ جیسے ہی میں فالی لینڈ پر مکمل قبضہ کر لوں گی میں
تم سے شادی کر لوں گی اور اب بھی میرا یہی فیصلہ ہے — لیکن
اب تمہاری آزمائش ایک نئے دور میں داخل ہونے والی ہے — مجھے
کھل کر اور صاف صاف بتا دو کہ کیا تم اب بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتے
ہو یا نہیں" — جیولٹ نے کہا تو الفرڈ یکلخت کرسی سے اٹھا اور
گھٹنوں کے بل جیولٹ کے سامنے بیٹھ کر اس نے اس کے گھٹنے پر رکھے
ہوئے ہاتھ پر اپنا منہ رکھ دیا۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے اٹھا اور دوبارہ

کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔ اس کی اس ادا نے جیولٹ کے چہرے پر چھائی ہوئی تمام سنجیدگی کو بے پناہ مسرت میں بدل دیا۔

"شکریہ الفرڈ ۔۔۔ تم نے واقعی ایک خوبصورت انداز میں مجھے یقین دہانی کرا دی ہے اس لئے آج سے تم مجھے مادام کی بجائے جیولٹ کہو گے اور سنو ۔۔۔ آج سے تم میرے نمبر ٹو ہو گئے ۔۔۔ مجھے تمہاری صلاحیتوں کا بھی مکمل اندازہ ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم میرے مقصد کے حصول کے لئے اپنی جان بھی لڑا دو گے" ۔۔۔ جیولٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل جیولٹ! ۔۔۔ آج تم نے یہ بات کر کے مجھے نئی زندگی دے دی ہے" ۔۔۔ الفرڈ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو سنو ۔۔۔ ہمارا مقصد پورا ہونے کا وقت قریب آ گیا ہے۔ حالات ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ اگر ہم تھوڑی سی کوشش کریں تو فاک لینڈ اور ہاک پر قبضہ کر سکتے ہیں ۔۔۔ بس تھوڑی سی ہمت اور جرأت ہمیں کرنی ہو گی" ۔۔۔ جیولٹ نے کہا اور پھر اس نے مختصر الفاظ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد سے لے کر میٹنگ کے دوران تک ہونے والے واقعات بتا دیئے۔

"اوہ ۔۔۔ تو اس گولڈ مین نے تمہیں قتل کرنا چاہا تھا ۔۔۔ میں اس کی لاش کا بھی قیمہ کر دوں گا" ۔۔۔ الفرڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسے چھوڑو ۔۔۔ وہ اپنے انجام تک پہنچ گیا ہے ۔۔۔ اب ہم نے آگے کی بات سوچنی ہے" ۔۔۔ جیولٹ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی مزید بات کرتی، اچانک میز پر موجود ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور جیولٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ جیولٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مادام ۔۔۔ میں نمبر الیون بول رہا ہوں ۔۔۔ آپ کے لئے انتہائی اہم خبریں ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ ۔۔۔ کیسی خبریں" ۔۔۔ ؟ جیولٹ نے چونک کر پوچھا کیونکہ نمبر الیون اس کے گروپ کا خاص مخبر تھا۔

"مادام ۔۔۔ ہاک کا چیف اینڈریو قتل ہو چکا ہے اور باربرا اب ہاک کی سربراہ بن گئی ہے ۔۔۔ رچمنڈ کو اس نے نمبر ٹو بنا لیا ہے" ۔۔۔ نمبر الیون نے کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ اینڈریو قتل ہو گیا ہے ۔۔۔ کس نے کیا ہے ۔۔۔ کیسے ہوا ہے ۔۔۔ کب ہوا ہے" ۔۔۔ جیولٹ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"مادام ۔۔۔ دوسری اہم خبر یہ ہے کہ الیون تھرٹی کلب کا چیف زولان ہلاک کر دیا گیا ہے اور وہاں سے اس پاکیشیائی سائنسدان کو بھی انتہائی حیرت انگیز طریقے سے اغوا کر لیا گیا ہے ۔۔۔ زولان کے ساتھ اس کا نائب ولفن بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور الیون تھرٹی کلب کا انچارج اب ٹالمور ہے ۔۔۔ اور آپ جانتی ہیں کہ زیرو سیکشن زولان کے تحت تھا وہ اب ٹالمور کے تحت آ گیا ہے اور اس وقت ٹالمور اور زیرو سیکشن ان حملہ آوروں اور اس سائنسدان کو انتہائی سرگرمی سے پورے جزیرے میں تلاش کر رہے ہیں" ۔۔۔ نمبر الیون نے دوسری دھماکہ خیز خبر

سنائی اور جیولٹ جو پہلی خبر سے ہی شدید حیرت زدہ نظر آرہی تھی
ایک بار پھر اچھل پڑی کیونکہ زولان ہاک تنظیم کا سب سے طاقتور آدمی
سمجھا جاتا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی سمجھ گئی کہ سائنسدان کو اغوا
اور زولان کو یقیناً عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہلاک کیا ہے اور
یہ بات واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کی صلاحیتوں کا منہ بولتا
ثبوت تھا۔

"پوری تفصیل بتاؤ" ۔۔۔ جیولٹ نے کہا۔

"مادام ۔۔۔ ہاک ہاؤس سے تو یہی اطلاع ملی ہے کہ وہاں اینڈریو
کی ایک خادمہ جس کا نام جاسی تھا نے اینڈریو پر فائر کھول دیا اور
اینڈریو مر گیا اور باٹر نے اس لڑکی کو ہلاک کر دیا اور پھر رچمنڈ کو ساتھ
ملا کر اس نے ہاک پر قبضہ کر لیا اور ہاک تنظیم کے سب سیکشن سربراہوں
نے بھی اسے بطور چیف قبول کر لیا ہے ۔۔۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ
باٹر نے سب کو یہی بتایا ہے کہ یہ لڑکی جاسی آپ کی ایجنٹ تھی اور اینڈریو
کو آپ نے ہلاک کرایا ہے ۔۔۔ جہاں تک زولان کے قتل کا مسئلہ
ہے تو اس سلسلے میں ایک شخص کمپیوٹر سیکشن کے فلیس کے روپ میں
اپنے ساتھیوں سمیت جس میں ایک عورت بھی تھی زولان کے دفتر میں
گیا۔ پھر زولان نے وان وان کو حکم دے کر اس سائنسدان کو اپنے دفتر
میں طلب کیا۔ اس کے بعد وہ لوگ اس سائنسدان سمیت غائب ہو گئے
بعد میں زولان اور وان وان کی لاشیں پڑی ہوئی ملیں" ۔۔۔ نمبر الیون
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ پکڑے نہیں گئے" ۔۔۔ جیولٹ نے پوچھا۔

"نہیں مادام ۔۔۔ ابھی تک تو نہیں پکڑے گئے" ۔۔۔ نمبر الیون
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ۔۔۔ ان لوگوں کے متعلق اگر کوئی بھی خبر ملے تو مجھے فوراً
رپورٹ دینا" ۔۔۔ جیولٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"دیکھا تم نے الفرڈ ۔۔۔ اس عمران اور اس کے ساتھیوں کی صلاحیتیں۔
انہوں نے ناممکن کو ممکن بنا دیا ہے ۔۔۔ لیکن اب مسئلہ یہ ہے
کہ گولڈ مین نے انہیں یہاں کا راستہ نہیں دیکھنے دیا۔ اس لئے اب
وہ نجانے کہاں جائیں گے ۔۔۔ اگر وہ یہاں آجاتے تو ہم ان کی مدد
سے اب اس باٹر کو آسانی سے ختم کر کے ہاک پر قبضہ کر لیتے ۔۔۔
اینڈریو کی موت کے بعد اب ہاک کی وہ طاقت نہ رہے گی جو اس کی
زندگی میں تھی" ۔۔۔ جیولٹ نے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ لیکن یہ باٹر بھی کمزور دشمن نہیں ہے۔ ویسے بھی ہمیں
باٹر کے ساتھ ساتھ ہاک کے سیکشن چیفس کا بھی خاتمہ کرنا ہوگا ورنہ ہاک
انتہائی آسانی سے قابو میں نہ آسکے گی" ۔۔۔ الفرڈ نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ کاش یہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں آجاتے
تو ہمیں بے حد تقویت مل جاتی" ۔۔۔ جیولٹ نے کہا۔ وہ شاید عمران
اور اس کے ساتھیوں کی صلاحیتوں سے بے حد متاثر ہو گئی تھی اور پھر
کافی دیر تک ان معاملات پر بات چیت ہوتی رہی۔ اچانک ایک بار
پھر ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور جیولٹ نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ باٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"نمبر الیون بول رہا ہوں مادام ____ وہ سائنسدان کو اغوا کرنے والے پکڑے گئے ہیں مادام ____ آپ نے حکم دیا تھا کہ میں آپ کو فوری رپورٹ دوں۔ اس لئے میں نے رپورٹ دی ہے" ____ دوسری طرف سے کہا گیا اور جیولٹ ایک بار پھر چونک پڑی۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ کیسے پکڑے گئے ____ اب کس پوزیشن میں ہیں ۔ کہاں ہیں وہ" ____ ؟ جیولٹ نے چیخ کر کہا۔

"مادام ____ ٹالمور نے اس فلیس کا حلیہ نشر کر دیا تھا چنانچہ ٹیلی ویژن ٹاور نے انہیں ایک کار میں بیٹھے ہوئے چیک کر لیا ____ اس کار میں اس فلیس کے ساتھ وہ سائنسدان بھی چیک کر لیا گیا۔ اس کی رپورٹ جیسے ہی ٹالمور کو ملی اس نے زیرو سیکشن کو ان پر ایل۔ جی میزائل فائر کرنے کا حکم دیا ____ یہ لوگ اس وقت گرین روڈ سے گزر رہے تھے۔ چنانچہ ان پر ایل۔ جی میزائل فائر کیا گیا ____ ایل۔ جی میزائل کے بارے میں آپ جانتی ہی ہیں کہ وہ کسی بارودی میزائل کی طرح دھماکے سے پھٹتا ہے لیکن اس میں سے فوری طور پر بیہوش کر دینے والی گیس نکلتی ہے ____ چنانچہ میزائل فائر ہوتے ہی وہ سب بیہوش ہو گئے۔ چونکہ کار اس وقت سڑک پر چل رہی تھی اس لئے کار الٹ گئی لیکن انہیں معمولی چوٹیں آئیں ____ اس کے بعد ٹالمور نے باس سے ہدایات مانگیں۔ وہ انہیں وہیں گولیوں سے بھون ڈالنا چاہتا تھا لیکن باس نے ٹالمور کو حکم دیا کہ سائنسدان کو والیس الیون تھرٹی کلب میں اور باقی افراد کو زیرو سیکشن کے ٹارچر سیل میں پہنچا دیا جائے تاکہ وہ ان پر تشدد کر کے ان سے آپ کے اڈے کی تفصیلات معلوم کر سکے۔ اس نے ٹالمور کو بھی وہیں بلا لیا ہے اور ٹالمور ابھی سائنسدان کو والیس الیون تھرٹی پہنچا کر زیرو سیکشن کے بلیک روم گیا ہے ____ وہ افراد پہلے ہی وہاں بھیجے جا چکے ہیں" ____ نمبر الیون نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ____ مزید کوئی رپورٹ ہو تو وہ بھی مجھے فوری دینا" ____ جیولٹ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اب اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو باس کے قبضے سے چھڑانا ضروری ہو گیا ہے۔ ورنہ وہ لوگ واقعی ان سے ہمارے نمبر ٹو اڈے کے بارے میں پوری تفصیلات معلوم کر لیں گے اور اس کے بعد یہ باس قیامت بن کر ہم پر ٹوٹ پڑے گی" ____ جیولٹ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی ____ لیکن اس کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا جائے کیونکہ زیرو سیکشن تو ان کا سب سے خطرناک اڈا ہے۔ اگر ہم نے اندھا دھند وہاں حملہ کر دیا تو ہم خود بھی مارے جا سکتے ہیں" ____ الفرڈ نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو ____ صرف چار مسلح افراد ساتھ لے کر گیٹ نمبر تھری پر آ جاؤ۔ اس کے بعد دیکھنا میں کس طرح اس بلیک روم تک پہنچ جاتی ہوں" ____ باس نے کہا اور تیزی سے کمرے کے کونے میں موجود ڈریسنگ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گئی جب کہ الفرڈ تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں۔ پہلے چند لمحے تو وہ لاشعوری کیفیت میں رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگتا گیا اور ساتھ ہی اس کے ذہن میں میزائلوں کی فائرنگ، دھماکے اور کار کے اندر موجود افراد کی چیخیں سب کچھ یاد آگیا۔ اس نے تیزی سے ادھر ادھر نظریں گھمائیں اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے اطمینان کا ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس کے سارے ساتھی یہاں موجود تھے اور وہ زندہ بھی تھے اور ٹھیک ٹھاک بھی لیکن بہرحال وہ بیہوش تھے البتہ ڈاکٹر ہدایت اللہ موجود نہ تھے یہ ایک بڑا کمرہ تھا جس کی دیواروں پر ٹارچنگ کے جدید ترین آلات موجود تھے اور عمران اور اس کے ساتھی اس کمرے کے درمیان میں لکڑی کی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے جسموں کو رسیوں سے اچھی طرح جکڑا گیا تھا۔ صفدر کے سر پر باقاعدہ پٹی بندھی ہوئی تھی اسی طرح ٹائیگر کی کلائی پر بھی پٹی بندھی ہوئی نظر آرہی تھی۔

اس قدر خوفناک میزائلوں کے فائر ہونے کے باوجود ہم سب صحیح سلامت کیسے بچ سکتے ہیں" ــــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور اس کا شعور آہستہ آہستہ جاگا تھا۔ اسے یہ بھی احساس ہو گیا تھا کہ اسے کسی گیس یا ریز کی مدد سے بیہوش کیا گیا ہے۔ یہ خیال آتے ہی اس کے ذہن میں فوراً ایک جھماکا سا ہوا کہ یہ یقیناً ایل۔جی میزائل ہوں گے۔ ان کی یہی خاصیت تھی کہ دیکھنے میں اور دھماکے کے لحاظ سے وہ خوفناک میزائلوں کے انداز میں پھٹتے تھے لیکن ان میں سے پھٹنے کے بعد بیہوش کر دینے والی زود اثر گیس ہی نکلتی تھی اور یہ خیال آتے ہی اس نے ایک طویل سانس لیا۔ اسے معلوم ہو گیا کہ مخصوص ذہنی قوت کے عمل سے وہ گیس اٹیک کے باوجود ہوش میں آگیا تھا لیکن اس کے ساتھی ظاہر ہے جب تک اس گیس کے اینٹی انجکشن نہ لگتے، ہوش میں نہیں آسکتے تھے۔

عمران نے اب رسیوں کے کاٹنے کی طرف توجہ کی۔ اس نے پشت پر موجود ہاتھوں کو حرکت دی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ محسوس کر کے چونک پڑا کہ اس کے ہاتھ عقب میں کر کے کلائیوں میں کلپ ہتھکڑی ڈالی گئی ہے اور پھر اسے کرسی پر بیٹھا کر رسیوں سے جکڑا گیا ہے۔ لیکن کلپ ہتھکڑی کھولنا کبھی اس کے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا اس لئے اس نے ہتھکڑی کے درمیان موجود بٹن تک انگلی پہنچانے کی کوشش شروع کر دی اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد اچانک کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ہتھکڑی کھل کر کلائیوں سے نکل کر اس کے عقب میں کرسی کی سیٹ پر گر گئی اور عمران نے دونوں بازوؤں کو بجائے سائیڈ میں کرنے کے

مخالف سمتوں میں موڑنا شروع کر دیا۔ دائیں بازو کو جو پشت پر مڑا ہوا تھا بائیں طرف اور بائیں بازو کو دائیں طرف کرتے ہوئے لامحالہ اسے اپنے جسم کو اندر کی طرف سمیٹنا پڑا۔ اس طرح اس کے جسم کے گرد موجود رسیاں بھی قدرے ڈھیلی پڑ گئیں لیکن کرسی کی چوڑائی کافی تھی اس لئے اس کے بازو مخالف سمت میں گھومتی ہوئی رسیوں تک تو نہ پہنچ سکے چنانچہ اس نے اب دوسرا طریقہ استعمال کرنا شروع کر دیا اس نے دونوں بازوؤں کو موڑ کر سیدھا کر کے اور اس طرح ہاتھوں کو کرسی کی سیٹ کی سائیڈوں تک پہنچانے کی کوشش شروع کر دی۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اب اس کی ناف پر بندھی ہوئی رسی جو سائیڈ سے ہو کر کرسی کی پشت کی طرف جا کر گھوم گئی تھی، اس کے ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈ کی زد میں آ گئی اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد آخرکار وہ اس تنی ہوئی رسی کو کاٹ لینے میں کامیاب ہو ہی گیا۔ اس رسی کے کٹتے ہی اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی تمام رسیاں یکلخت ڈھیلی پڑ گئیں اور عمران نے آگے کی طرف جھٹکے دے دے کر انہیں اور بھی زیادہ ڈھیلا کر دیا۔ اب اس کے دونوں بازو رسیوں سے باہر نکل آئے تھے چنانچہ دوسرے ہی لمحے اس نے رسیاں کھول کر ایک طرف ڈالیں اور ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ ایک سائیڈ پر تھا اور دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ کمرہ ساؤنڈ پروف بنایا گیا ہے تاکہ اندر ابھرنے والی چیخیں باہر نہ جا سکیں۔ کرسی سے اٹھ کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا لیکن ابھی وہ دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ دروازے کی ناب گھومی اور عمران تیزی سے سائیڈ کی دیوار سے لگ گیا۔ دوسرے لمحے بھاری دروازہ ایک جھٹکے سے کھل گیا اور ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی۔

"ارے ـــــ" وہ آدمی اندر آ کر جیسے ہی مڑا اس کی نظریں اس خالی کرسی پر پڑیں تو اس کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ لیکن اسی لمحے عمران نے اس پر چھلانگ لگا دی اور دوسرے لمحے وہ آدمی بری طرح چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ اس کے ہاتھ میں موجود سرنج ہوا میں اڑتی ہوئی چھت کی طرف بلند ہوئی تھی کہ عمران نے جھپٹ کر اسے فضا میں ہی پکڑ لیا سوئی پر چونکہ کیپ چڑھی ہوئی تھی اس لئے عمران کو اسے پکڑنے میں کوئی خاص احتیاط نہ کرنی پڑی۔ اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے گھوما اور لات مار کر اس نے کھلا ہوا بھاری دروازہ بند کر دیا۔ وہ آدمی نیچے گر کر تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ عمران ایک قدم آگے بڑھ کر لٹو کی طرح گھوما اور اس کی گھومتی ہوئی لات پوری قوت سے اس اٹھتے ہوئے آدمی کی کنپٹی پر پڑی اور وہ ایک بار پھر چیخ مار کر نیچے گرا اور وہ ایک بار پھر اٹھنے ہی لگا تھا کہ دوسری لات پڑی اور اس بار اس آدمی کا جسم نیچے گر کر بے حس و حرکت ہو گیا۔ وہ اچھا خاصا ٹھوس جسم کا مالک نوجوان تھا لیکن وہ شاید اس لئے اتنی آسانی سے مار کھا گیا تھا کہ اسے یہاں کمرے میں اس کے دشمن کی توقع ہی نہ تھی اس لئے حیرت کے جھٹکے میں وہ نہ صرف مار کھا گیا بلکہ عمران نے اسے سنبھلنے ہی نہ دیا۔ اس آدمی کے بیہوش ہوتے ہی عمران تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے ناب کے درمیان لگے ہوئے بٹن کو دبا کر دروازہ لاک کر دیا۔ اب

دروازے کو اندر سے تو کھولا جا سکتا تھا مگر باہر سے نہیں۔ عمران دروازہ لاک کرتے ہی تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔ اس نے سوئی پر لگی ہوئی کیپ ہٹائی اور پھر اس نے باری باری تھوڑا تھوڑا محلول سب ساتھیوں کے بازوؤں میں انجیکٹ کر کے سرنج کو ایک طرف دیوار کے ساتھ رکھا اور تیزی سے دیوار سے لٹکے ہوئے ایک ایسے ہتھیار کی طرف بڑھ گیا جس پر بڑے بڑے دندانے پڑے ہوئے تھے۔ اس ہتھیار کو خوفناک ٹارچر کے لئے استعمال کیا جاتا تھا اور اس کی مدد سے انسانی کھال رگڑ کر اس کے ٹکڑے اڑائے جاتے تھے۔ عمران نے اس کی مدد سے اپنے ساتھیوں کی رسیاں کاٹنی شروع کر دیں۔ دو تین بار جھٹکے دینے سے رسی کٹ گئی اور اسی لمحے صفدر کو بھی ہوش آ گیا۔ اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"جلدی کرو صفدر ۔۔۔ پوری طرح ہوش میں آ جاؤ ۔۔۔ ہم اس وقت شدید خطرے میں ہیں" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا تو صفدر اچھل کر سی سے اٹھنے لگا لیکن بہرحال رسیاں ابھی اس کے جسم کے گرد موجود تھیں اور دونوں ہاتھ بھی عقب میں بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ بس کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"یہ ۔۔۔ یہ کیا ہے ۔۔۔ ہم کہاں ہیں ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ وہ خوفناک دھماکہ" ۔۔۔ صفدر نے ہوش میں آتے ہی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ایل جی میزائل تھے ۔۔۔ صرف بیہوش کر دینے والے" ۔۔۔ عمران نے مختصر سا جواب دیا اور اس کی رسیاں علیحدہ کر کے صفدر کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کر دیا اور پھر اس کی کلپ ہتھکڑی کھول دی۔

"تم اب ساتھیوں کو آزاد کراؤ ۔۔۔ میں اس آدمی کی تلاشی لے لوں۔ شاید کوئی ہتھیار مل جائے" ۔۔۔ عمران نے وہ دندانے دار آلہ صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خود وہ بھاگتا ہوا فرش پر بیہوش پڑے ہوئے اس آدمی کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں تک تلاشی لینے کے بعد آخر کار عمران اس آدمی کی جیب سے ایک مشین پسٹل برآمد کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔ اس نے پسٹل کو ایک طرف رکھا اور پھر جھک کر اس نے اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں اسے جیسے ہی حرکت کا احساس ہوا اس نے ہاتھ ہٹائے اور مشین پسٹل اٹھا کر وہ سیدھا ہو گیا۔ جیسے ہی اس آدمی کی آنکھیں کھلیں عمران نے پیر اس کی گردن پر رکھا اور اسے آہستہ سے موڑ دیا۔ اس آدمی کا جسم ایک لمحے لئے تڑپا پھر یکلخت بے حس و حرکت ہو گیا اور اس کا چہرہ تیزی سے بگڑنے لگا۔

"کیا نام ہے تمہارا ۔۔۔ جلدی بتاؤ" ۔۔۔ عمران نے پیر کو ذرا سا اور مروڑتے ہوئے کہا۔

"ج ۔۔۔ ج ۔۔۔ جانسن" ۔۔۔ اس آدمی کے حلق سے خرخراتی ہوئی آواز نکلی۔

"ہم اس وقت کہاں ہیں" ۔۔۔ عمران نے دوبارہ پوچھا۔

"بب ۔۔۔ بب ۔۔۔ بتاتا ہوں ۔۔۔ خدا کے لئے یہ عذاب دور کر دو۔ اوہ ۔۔۔ میری جان نکل رہی ہے" ۔۔۔ اس آدمی نے انتہائی ناگفتہ بہ حالت

میں رُک رُک کر کہا اور عمران نے پیر کو اور ذرا سا موڑ لیا۔ لیکن اتنی معمولی سی حرکت کی وجہ سے بھی جانسن کا انتہائی مسخ چہرہ خاصی حد تک نارمل ہونے لگ گیا۔

"بولو — ورنہ —" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"زیرو — زیرو سیکشن کے بلیک روم میں — ب — بلیک روم میں" — جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے نکلنے کا ایک خفیہ راستہ ہے — وہ بتاؤ — جلدی کرو ورنہ —" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ — دائیں طرف دیوار کی جڑ میں پیر مارو تو دیوار کھل جائے گی اور ایک راستہ زیرو سیکشن کے شمال میں باہر نکلتا ہے" — اس آدمی نے رُک رُک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے پیر کو پوری طرح موڑ دیا اور خرخراہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی اس آدمی کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں اور عمران تیزی سے دائیں طرف کی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ اس دوران باقی ساتھی بھی آزاد ہو چکے تھے اور واقعی عمران نے دیوار میں خلا کھول لیا۔ لیکن اسی لمحے دروازے کی طرف سے ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے دروازہ کھولے جانے کی کوشش کی جا رہی ہو۔

"آؤ جلدی کرو — ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے" — عمران نے کہا اور اس خلا کی دوسری طرف سرنگ نما راستے میں دوڑتا چلا گیا۔ یہ راستہ نیچے کی طرف جا رہا تھا۔ وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ کافی گہرائی میں جانے کے بعد سرنگ اوپر کو اٹھنے لگی۔ آگے جا کر وہ سرنگ مڑ رہی تھی اور پھر جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی اس موڑ کے قریب پہنچے اچانک سب سے آگے جانے والے عمران کے پیروں میں ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی دوڑتا ہوا عمران یکلخت اچھل کر منہ کے بل نیچے زمین پر ایک دھماکے سے گرا۔ اس نے نیچے گرتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھنا چاہا مگر دوسرے لمحے اس کا ذہن کسی تیز لٹو کی طرح گھوما اور ایک بار پھر عمران کے ذہن پر تاریکی سی چھا گئی۔ وہ ایک بار پھر بیہوش ہو چکا تھا اور مکمل طور پر بے ہوش ہونے سے پہلے اسے اپنے عقب میں بھی ایسے ہی دھماکے سنائی دیئے جیسے اس کے ساتھی بھی اسی کی طرح نیچے زمین پر گر رہے ہوں۔ پھر تاریکی نے ایک بار پھر اس کے ذہن پر اپنا قبضہ مکمل کر لیا۔

بائر نے کار زیرو سیکشن کی شاندار عمارت کے پورچ میں روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔ پورچ کے سامنے برآمدے میں موجود دس مسلح افراد نے باقاعدہ فوجی انداز میں اسے سلیوٹ کیا۔

"میں پاک کی نئی چیف کو زیرو سیکشن میں ان کی پہلی بار آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں" ——— برآمدے میں موجود ایک درمیانے قد لیکن بھاری جسم کے آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"شکریہ ٹالمور ——— وہ ہمارے قیدی کہاں ہیں" ——— بائر نے سر ہلا کر سلام کا جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"وہ بلیک روم میں کرسیوں پر بندھے ہوئے موجود ہیں ——— میں نے جالسن کو ابھی تھوڑی دیر پہلے وہاں بھجوایا ہے تاکہ وہ انٹی انجکشن لگا کر انہیں ہوش میں لے آئے ——— میں چاہتا تھا کہ آپ کی آمد سے پہلے وہ پوری طرح ہوش میں آجائیں" ——— ٹالمور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ٹالمور زولان کی جگہ الیون تفریحی کلب کا انچارج تھا اور زیرو سیکشن بھی اسی کی ماتحتی میں کام کرتا تھا۔

"ہاں ——— تاکہ وہ پورے ہوش و حواس میں رہ کر اپنا ہونے والا انجام محسوس کر سکیں ——— اچھا کیا تم نے ——— وہاں کوڑا تو ہوگا" ——— بائر نے برآمدے میں پہنچتے ہوئے کہا۔

"کوڑا نہیں ہے مادام ——— وہاں صرف جدید آلات موجود ہیں ٹارچنگ کے" ——— ساتھ کھڑے ہوئے ایک مسلح آدمی نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں ——— مجھے ان جدید آلات سے تشدد کرتے ہوئے وہ لطف نہیں آتا جو کوڑے برساتے ہوئے آتا ہے ——— کوڑا لاؤ اور وہ بھی خاردار کوڑا" ——— بائر نے کہا۔

"یس مادام ——— ابھی لاتا ہوں" ——— اس آدمی نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اندر کی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

"مادام ——— آپ کو وعدہ تو یاد ہوگا" ——— ٹالمور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وعدہ ——— کیسا وعدہ" ——— ؟ بائر نے چونک کر پوچھا۔

"اس لڑکی والا مادام ——— آپ اتنی جلدی بھول گئیں" ——— ٹالمور نے اس بار ناگوار سے انداز میں منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ——— ٹھیک ہے۔ جب میں نے ایک بار کہہ دیا ہے کہ وہ تمہاری ہے تو پھر تمہاری ہی رہے گی" ——— بائر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا لیکن بات ختم کر کے اس نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔

"میں نے اس لئے آپ کو یاد دلایا ہے مادام ——— کہ کہیں آپ اس لڑکی پر نہ کوڑے برسانا شروع کر دیں ——— اس طرح اس کا حسن داغدار

بھی ہو سکتا ہے" ۔۔۔ ٹالمور نے بڑے بیباک سے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ ۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ اچھا کیا کہ تم نے یاد دلا دیا" ۔۔۔ بار نے کہا لیکن اس بار اس کے لہجے میں ہلکا سا طنز موجود تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہی آدمی تیزی سے دوڑتا ہوا واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں خار دار کوڑا موجود تھا۔

مادام بار نے کوڑا لیا اور پھر تیزی سے بلیک روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ٹالمور اس کے پیچھے تھا اور ٹالمور کے پیچھے مشین گن بردار دو افراد تھے۔

"دروازہ کھولو" ۔۔۔ مادام نے دروازے کے سامنے رکتے ہوئے کہا اور ٹالمور نے جلدی سے آگے بڑھ کر ناب کو گھما کر دروازہ کھولنے کے لئے اس پر دباؤ ڈالا لیکن دروازہ اندر سے لاک تھا۔

"یہ تو نہیں کھل رہا ۔۔۔ اندر سے لاک ہے" ۔۔۔ ٹالمور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ بار بار اس پر دباؤ ڈال رہا تھا لیکن دروازہ کھل ہی نہ رہا تھا۔

"کیا مطلب ۔۔۔ اندر سے کیسے لاک ہو سکتا ہے" ۔۔۔ بار نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہو تو نہیں سکتا ۔۔۔ وہ سب تو کرسیوں سے بندھے ہوئے ہیں۔ اس جانسن نے اسے بند کرتے ہوئے کچھ کیا نہ ہو کہ اندر سے ہی لاک ہو گیا ہو ۔۔۔ جانسن کو بلاؤ۔ جلدی" ۔۔۔ ٹالمور نے کہا اور پھر اس نے مڑ کر پیچھے کھڑے مسلح افراد سے کہا اور ایک مسلح آدمی تیزی سے دوڑتا ہوا واپس چلا گیا جب کہ ٹالمور دوبارہ دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ میرا دل کہہ رہا ہے کہ اندر ضرور کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے" ۔۔۔ بار نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جانسن تو واپس نہیں آیا باس" ۔۔۔ اسی آدمی نے جو جانسن کو بلانے گیا تھا دوڑتے ہوئے واپس آ کر کہا۔

"واپس نہیں آیا ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے واقعی کوئی گڑبڑ ہے" ۔۔۔ ٹالمور نے چونک کر کہا۔

"لاک توڑ دو ۔۔۔ جلدی کرو ۔۔۔ فائر کرو اس پر" ۔۔۔ بار نے بری طرح چیختے ہوئے کہا تو ٹالمور نے جلدی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے لاک پر تڑا تڑ گولیاں پڑنے لگیں۔ چند لمحوں بعد لاک ٹوٹ کر پرزوں کی صورت میں بکھر گیا اور ٹالمور نے زوردار دھکا مار کر بھاری دروازہ کھولا اور وہ سب تیز رفتاری سے اندر داخل ہو گئے۔ بار نے بھی کوڑا پھینک کر جیب سے ایک مشین پسٹل نکال لیا تھا۔ وہ بھی ٹالمور کے ساتھ ہی اندر داخل ہوئی لیکن دوسرے لمحے وہ دونوں اس طرح ٹھٹک کر رک گئے جیسے بجلی سے چلنے والی مشین بجلی فیل ہونے کی بنا پر اچانک رک جاتی ہے۔ کمرہ میں موجود کرسیاں خالی پڑی تھیں کٹی ہوئی رسیاں کرسیوں پر اور نیچے بکھری ہوئی تھیں اور کلپ ہتھکڑیاں جو ان کی کلائیوں میں پہنائی گئی تھیں وہ کرسیوں کی سیٹوں یا فرش پر پڑی تھیں اور ایک طرف جانسن کی لاش پڑی ہوئی تھی اس کے جسم پر کوئی زخم یا گولیوں کا نشان نہ تھا لیکن اس کا چہرہ اس بری طرح مسخ تھا جیسے اس نے کوئی انتہائی دہشت ناک منظر دیکھ لیا ہو۔

"سس ۔۔۔ سپیشل وے ۔۔۔ وہ سپیشل وے کھلا ہوا ہے" ۔۔۔ ٹالمور کے حلق سے اچانک آواز نکلی اور دوسرے لمحے وہ بے تحاشا دوڑتا

ہوا دائیں طرف کی دیوار کی طرف بڑھ گیا جس میں موجود خلا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ بائر بھی ہونٹ بھینچے اس کے پیچھے دوڑ پڑی اور ان کے پیچھے وہ دو مسلح افراد بھی دوڑ رہے تھے۔ یہ چاروں آگے پیچھے دوڑتے ہوئے اس جگہ پہنچ گئے جہاں یہ سرنگ مڑ جاتی تھی اور پھر وہاں انہیں فرش پر ایسے آثار نظر آتے جیسے یہاں کچھ افراد گرد آلود زمین پر پڑے رہے ہوں۔ اس کے ساتھ ہی ایک ٹم نما چیز کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بھی بکھرے پڑے تھے۔ ٹالمور فوراً مڑ کر دوسری طرف گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس سپیشل وے کے اختتامی دروازے سے باہر کھلی جگہ پر نکل آئے۔ یہ ایک چھوٹا سا احاطہ تھا جس میں کئی چھوٹے بڑے درختوں کا ایک بڑا جھنڈ موجود تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں میں سے کوئی بھی یہاں موجود نہ تھا۔

ٹالمور اس طرح ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا جیسے اُسے یقین ہو کہ ابھی عمران اور اس کے ساتھی اُسے کسی درخت کے ساتھ لٹکے ہوئے نظر آجائیں گے لیکن وہاں ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

"کہاں ہیں عمران اور اس کے ساتھی — یہی تمہارا انتظام ہے کہاں ہیں وہ — بولو" — بائر نے یکلخت انتہائی غصے سے چیختے ہوئے ٹالمور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے تو انہیں کرسیوں سے باندھ دیا تھا اور مزید تسلی کے لئے ان کے ہاتھ بھی عقب میں کر کے ہتھکڑیوں سے باندھ دیئے تھے۔ اب مجھے کیا معلوم کہ وہ لوگ کیسے رہا ہوئے اور کہاں چلے گئے۔ بہرحال میں انہیں ڈھونڈ نکالوں گا" — ٹالمور نے اپنے آپ کو سنبھال کر قدرے سپاٹ لہجے میں کہا جیسے اُسے بائر کے غصے کی ذرا برابر بھی پرواہ نہ ہو۔

"ہونہہ — ڈھونڈ نکالو گے — اس کے بعد وہ پھر تمہاری تحویل سے نکل جائیں گے۔ پھر انہیں ڈھونڈو گے — تمہیں چاہیئے تھا کہ اس سپیشل راستے کا خاص طور پر خیال رکھتے" — بائر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایسا رنگ تھا جیسے وہ اپنے غصے کو بڑی مشکل سے کنٹرول کر رہی ہو۔

"مادام بائر — زیادہ غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے — میں باس اینڈریو کا خاص ساتھی ہوں — اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے معلوم ہے کہ باس اینڈریو آپ کو گولی مارنا چاہتے تھے لیکن آپ نے انہیں گولی مار دی — باس اینڈریو نے فون بند نہ کیا تھا اس لئے میں سب کچھ واضح طور پر سن رہا تھا لیکن اس کے باوجود میں آپ کی عزت کرتا ہوں اس لئے کہ آپ باس اینڈریو کے بہرحال بہت قریب تھیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ مجھ پر رعب جمانا شروع کر دیں" — ٹالمور نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا جب کہ اس کے پیچھے کھڑے ہوئے دونوں آدمیوں نے بھی لاشعوری طور پر مشین گنیں قدرے سیدھی کر لی تھیں مگر دوسرے لمحے بائر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"میں اور تم سے ناراض ہوں گی ٹالمور — یہ تم نے سوچا بھی کیسے میں تو تمہاری بے حد عزت کرتی ہوں — اصل بات یہ ہے کہ اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے نکل جانے کی وجہ سے میں پریشان ہو گئی تھی"۔ بائر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹالمور کے تنے ہوئے اعصاب بھی ڈھیلے

پڑ گئے۔

"اس میں بھی آپ کا ہی قصور ہے ۔۔۔ کیا ضرورت تھی انہیں یہاں بلانے اور پوچھ گچھ کرنے کی۔ اگر میں انہیں وہیں گولیوں سے اڑا دیتا تو اب ان کی لاشیں تو اس طرح فرار نہ ہو پاتیں" ۔۔۔ ٹامور نے اسی طرح ناگوار سے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں وجہ تو بتائی تھی۔ بہرحال اب کیا کرنا ہے" ۔۔۔ بارٹ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس وقت پوزیشن ایسی تھی کہ ٹامور ہاک کا چیف اور بارٹ اس کی ماتحت لگ رہی تھی۔

"کرنا کیا ہے۔ میں انہیں دوبارہ تلاش کرتا ہوں ۔۔۔ یہ مجھ سے بچ کر کہاں جا سکیں گے ۔۔۔ میرا نام ٹامور ہے اور میں انہیں پاتال سے بھی کھینچ لاؤں گا اور اب میں بتا دوں مادام ۔۔۔ کہ اب میں نے انہیں دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دینا ہے" ۔۔۔ ٹامور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی آئے کرو ۔۔۔ مجھے تو بہرحال ان کی لاشیں چاہئیں" ۔۔۔ بارٹ نے کہا اور واپس مڑنے لگی۔

"اب ادھر سے جانے کی کیا ضرورت ہے ۔۔۔ ادھر باہر سے آئیں"۔ ٹامور نے کہا اور مشین پسٹل جیب میں ڈال کر آگے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم دونوں واپس جاؤ اور جانسن کی لاش بھی اٹھا کر لے جانا" ۔۔۔ ٹامور نے یکلخت مڑ کر ان دو مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ ان دونوں نے کہا اور تیزی سے واپس مڑے جبکہ ٹامور باہر کی طرف مڑا ہی تھا کہ یکلخت مادام بارٹ نے ایک جھٹکے سے ہاتھ سیدھا کیا اور دوسرے لمحے مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی ٹامور چیختا ہوا منہ کے بل اچھل کر نیچے گرا۔ اسی لمحے مادام بارٹ کسی لٹو کی طرح گھومی اور سپیشل وے کی طرف جاتے ہوئے دونوں مسلح افراد بھی گولیوں کی زد میں آ گئے۔ وہ فائرنگ کی آوازیں سن کر تیزی سے مڑ ہی رہے تھے کہ مادام بارٹ کے مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیوں کی زد میں آ گئے لیکن اسی لمحے مادام بارٹ بھی چیختی ہوئی نیچے گری۔ ایک گرم سلاخ اس کے پہلو میں بھی کسی بھالے کی طرح گھستی چلی گئی تھی۔ اس نے نیچے گرتے ہوئے صرف ایک لمحے کے لئے دیکھا کہ زخمی ٹامور کا مشین پسٹل اوپر کو اٹھا ہوا تھا اور اس میں سے مسلسل فائرنگ ہو رہی تھی۔ مگر پہلی گولی کھا کر نیچے گرنے کے بعد باقی گولیاں مسلسل ہوا میں ہی اڑتی چلی جا رہی تھیں اور اس کے ساتھ ہی بارٹ کے ذہن پر تاریکی نے غلبہ حاصل کر لیا اور ٹامور اور فائرنگ کی آوازیں سب کہیں معدوم ہو کر رہ گئیں۔

عمران کو ہوش آیا تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی جیسے اس کا ذہن بھک سے اُڑ گیا۔ وہ ایک خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے میں موجود قیمتی بیڈ پر موجود تھا۔ کمرہ کسی خوابگاہ کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ کھڑکیوں اور دروازے پر قیمتی ریشمی پردے لہرا رہے تھے۔ فرش پر ملٹی کلر قالین تھا۔ عمران کے اوپر ایک ریشمی کمبل بھی پڑا ہوا تھا لیکن کمرہ خالی تھا مگر اس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔

"کمال ہے۔ شاید زندگی میں پہلی بار اس قسم کی جگہ پر ہوش آیا ہے ورنہ تو ہمیشہ کسی اندھے کنوئیں میں یا کسی فولادی راڈ والی کرسی پر ہی ہوش آ رہا ہے" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ کمبل ہٹا کر بیڈ سے نیچے اترا۔ اس کے ساتھ ہی سابقہ منظر اس کے ذہن میں کسی فلم کی طرح چلنے لگا کہ زیرو سیکشن کے بلیک روم کے خفیہ راستے سے بھاگتے ہوئے بس ایک دھماکہ ہوا تھا اور وہ منہ کے بل نیچے گرا تھا۔

"میرے ساتھی ——— وہ کہاں گئے" ——— عمران نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ دروازے میں سے ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"اوہ عمران صاحب! ——— آپ کو ہوش آگیا ——— ویری گڈ ——— مادام آپ کے متعلق بے حد پریشان تھیں" ——— نوجوان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام ٹائپ مخلوق تو ہمیشہ ہی میرے متعلق پریشان رہتی ہے۔ لیکن تم کس مادام کی بات کر رہے ہو ——— کوئی نیک پروین ٹائپ مادام ہی ہو سکتی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مادام جیولٹ ——— سر آپ بیٹھیں، میں انہیں اطلاع کرتا ہوں" ——— نوجوان نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا اور جیولٹ کا نام سن کر عمران کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس دوران وہ نوجوان کمرے سے باہر جا چکا تھا۔

"یہ جیولٹ وہاں زیرو سیکشن میں کیسے پہنچ گئی ——— اور کیا اس نے وہ دھماکہ کر کے ہمیں بیہوش کیا تھا" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک سائیڈ پر پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اسے باہر راہداری سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ آوازوں سے ظاہر تھا کہ آنے والے دو افراد ہیں اور پھر واقعی پہلے جیولٹ اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے ایک اور نوجوان تھا۔

"اوہ ——— تمہیں ہوش آگیا عمران ——— ویری گڈ ——— مجھے بے حد پریشانی

تھی تمہارے متعلق ——— جیولٹ نے آگے بڑھتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران اس کے لہجے میں موجود خلوص کو محسوس کر کے خاصا متاثر ہوا۔

"ہوش صرف دماغی اور جسمانی طور پر تو آیا ہے مگر ——" عمران نے احتراماً اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"کک —— کک —— کیا مطلب —— دماغی جسمانی —— کیا مطلب؟" جیولٹ نے بے اختیار چونک کر کہا۔ نوجوان اس کے پیچھے ساتھ خاموش کھڑا ہوا تھا۔

"ایک قلبی ہوش بھی ہوتا ہے —— مم میرا مطلب ہے دلی ہوش اور یہ دل بھی اللہ تعالیٰ نے عجیب چیز بنائی ہے —— یہ اگر ہوش میں آجائے تو اسے نیک دل کہنا شروع کر دیا جاتا ہے اور ہوش میں نہ آئے تو دوسری طرف اس کی قدر کی جاتی ہے" —— عمران نے کہا تو جیولٹ ایک لمحے تک تو شاید اس کے فقرے کا مطلب سمجھنے کے لئے خاموش رہی لیکن پھر وہ بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"اچھا —— اب میں سمجھ گئی۔ تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی ہے" —— جیولٹ نے بڑے بیباک سے لہجے میں کہا اور عمران کے ہونٹ بے اختیار سکڑ گئے۔ وہ خوبصورت انداز میں بات کرنے اور سننے کا قائل تھا۔ اسے واقعی اس قسم کی بے باکی اور خاص طور پر کسی عورت کی طرف سے قطعی پسند نہ تھی۔ اس لئے جیولٹ کا یہ بے باک فقرہ سن کر نہ صرف اس کے ہونٹ بھینچ گئے بلکہ اس کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری کے آثار بھی نمودار ہو گئے تھے۔

"محبت یونیورسٹی میں داخلہ ہی نہیں ہوا آج تک —— بہرحال یہ بتاؤ کہ میرے ساتھی کہاں ہیں" —— عمران نے بات ٹالنے کے سے انداز میں کہا۔ وہ تینوں اس دوران کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔

"وہ ٹھیک ہیں —— انہیں تو اینٹی انجکشنز کے بعد جلد ہی ہوش آ گیا تھا لیکن نیچے گرتے ہوئے تمہارے سر پر چوٹ آئی تھی اس لئے تمہیں ہوش نہ آ رہا تھا۔ اسی لئے میں پریشان تھی —— ویسے میں نے تمہارے ساتھیوں کو کہہ دیا ہے کہ تم ٹھیک ٹھاک ہو تاکہ وہ پریشان نہ ہوں —— اور عمران! —— اس سے ملو۔ یہ الفرڈ ہے —— میرا فرسٹ کزن اور میرا منگیتر —— اور اب البرٹو گروپ کا نمبر ٹو —— کیونکہ اس گولڈ مین نے مجھ سے بغاوت کر دی تھی اس لئے میں نے اسے گولی مار دی تھی —— اور ہم اب جلد ہی شادی بھی کر لیں گے" —— جیولٹ کی زبان بھی پوری روانی سے چل پڑی تھی۔

"مبارک ہو —— مسٹر الفرڈ تو واقعی خوش قسمت آدمی ہیں جنہیں آپ جیسی عقلمند بیوی مل رہی ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ مسٹر عمران! —— جیولٹ آپ کی صلاحیتوں سے بے حد متاثر ہے اور آپ کی بے حد تعریفیں کرتی رہتی ہے" —— جیولٹ کے ساتھ بیٹھے نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ان کی مہربانی ہے —— لیکن میں اور میرے ساتھی یہاں کیسے پہنچ گئے" —— عمران نے رسمی سے انداز میں پوچھا اور جیولٹ نے اسے بتایا کہ کس طرح اس کے مخبر نے اسے اطلاع دی تھی اور چونکہ وہ

اس بلیک روم سے سپیشل وے کے متعلق جانتی تھی اس لئے وہ اپنے ساتھیوں سمیت سیدھی وہاں پہنچی۔

"جب میں نے سرنگ سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنیں تو میں یہی سمجھی کہ شاید زیرو سیکشن کے لوگ سپیشل وے کھلنے کا پتہ لگ جانے کی وجہ سے آ رہے ہیں اس لئے میں نے گیس بم پھینک دیا کیونکہ میں وہاں فائرنگ نہ کرنا چاہتی تھی ورنہ زیرو سیکشن کی عمارت میں موجود دوسرے افراد تک آواز پہنچ جاتی اور پھر یہاں سے نکلنا مشکل ہو جاتا ۔۔۔ لیکن تم لوگوں کے گرنے کے بعد جب ہم آگے بڑھے تو ہم یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہاں زیرو سیکشن کے افراد کی بجائے تم اور تمہارے ساتھی بیہوش پڑے ہوئے تھے ۔۔۔ چنانچہ ہم نے تمہیں اٹھایا اور یہاں لے آئے"۔۔۔ جیولٹ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ اس بلیک روم سے کیسے نکل آئے ۔۔۔ اور کیا آپ کو بھی اس سپیشل وے کا علم تھا ۔۔۔ ان لوگوں نے آپ کو باندھا نہیں تھا" عمران کے جواب دینے سے پہلے الفرڈ بول پڑا اور جواب میں عمران نے مختصر طور پر اسے بتا دیا کہ وہ بندھے ہوئے تھے لیکن رسیاں اچھی طرح باندھی گئی تھیں اس لئے انہوں نے رسیوں سے اپنے آپ کو آزاد کیا اور پھر انہیں ہوش میں لے آنے والے پر تشدد کر کے انہوں نے اس سپیشل وے کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں۔

"یہ تو اچھا ہوا کہ میں وہاں پہنچ گئی ۔۔۔ ورنہ تم لوگ باہر نکلنے کے باوجود بھی کہاں جاتے ۔۔۔ لازماً پکڑے جاتے"۔۔۔ جیولٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پکڑے تو اب بھی گئے ہیں ۔۔۔ پہلے بار نے پکڑا تھا اب جیولٹ نے پکڑ رکھا ہے"۔۔۔ عمران سے نہ رہا گیا تو اس نے نہ چاہنے کے باوجود فقرہ چست کر ہی دیا۔

"اگر الفرڈ نہ ہوتا تو یقیناً تمہیں ہمیشہ کے لئے پکڑ لیتی ۔۔۔ نجانے تم میں کیسی کشش ہے کہ خود بخود دل تمہاری طرف کھنچا چلا جاتا ہے"۔۔۔ جیولٹ نے پہلے کی طرح اس بار بھی انتہائی بے باکی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ گو عمران جانتا تھا کہ یہاں معاشرت ہی ایسی ہے کہ یہاں ایسی گفتگو معیوب نہیں سمجھی جاتی۔ لیکن پھر بھی نجانے کیا بات تھی کہ جیولٹ کی یہ بیباکی اُسے کھل جاتی تھی۔

"ہاں واقعی جیولٹ! ۔۔۔ عمران صاحب میں کوئی پُر اسرار کشش موجود ہے"۔۔۔ الفرڈ نے مسکراتے ہوئے جیولٹ کی تائید کر دی اور پھر بھی یہاں کی معاشرت کا ہی اثر تھا ورنہ وہاں پاکیشیا میں اگر کسی مرد کی منگیتر اس کے سامنے ایسا فقرہ کسی غیر مرد کے لئے کہہ دیتی تو اگر قتل نہ ہو جاتا تو کم از کم منگنی ضرور ٹوٹ جاتی۔

"اگر کشش ہوتی تو اب تک کنوارہ پھر رہا ہوتا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیولٹ اور الفرڈ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"ارے ہاں ۔۔۔ وہ تمہارے ساتھ جو لڑکی ہے سوئس نژاد ۔۔۔ وہ تمہارے متعلق بے حد پریشان تھی ۔۔۔ بار بار مجھ سے سوال کر رہی تھی میں نے اُسے بڑی مشکل سے یقین دلایا ہے کہ تم ٹھیک ہو اور کسی کام گئے ہوئے ہو ۔۔۔ پھر بھی اس نے مجھ سے کہا کہ جیسے ہی تم آؤ۔ اُسے

فوراً اطلاع دوں ۔۔۔۔ میں تو سمجھی تھی کہ شاید وہ تمہاری بیوی ہے لیکن تم تو کہہ رہے ہو کہ تم ابھی کنوارے ہو ۔۔۔۔ پھر کیا وہ تمہاری منگیتر ہے" ۔۔۔۔ جیولٹ نے کہا۔ وہ واقعی مسلسل اور تیز بولنے کی عادی تھی۔

"ارے ارے ۔۔۔۔ یہ الفاظ اس کے سامنے نہ کہہ دینا ۔۔۔۔ وہ بس وقتی طور پر پریشان ہو جاتی ہے ۔۔۔۔ ورنہ وہ کسی مرد سے اس قسم کے تعلق کی قائل ہی نہیں ہے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار جیولٹ نے منہ بنا لیا۔ عمران نے جان بوجھ کر ایسا کہا تھا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ یہ منہ پھٹ لڑکی کہیں یہ بات جولیا کے منہ پر نہ کہہ دے اور جولیا ظاہر ہے اب سو فیصد تو کیا دو سو فیصد مشرقی لڑکی بن چکی تھی۔ اس نے یہی سمجھا تھا کہ عمران نے یہ بات جیولٹ سے کہی ہے۔

"سمجھتی رہے ۔۔۔۔ مجھے کیا" ۔۔۔۔ جیولٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے وہ نوجوان جو پہلے کمرے میں آیا تھا تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک وائرلیس فون تھا۔

"مادام ۔۔۔۔ آپ کی کال ہے" ۔۔۔۔ نوجوان نے آگے بڑھ کر مودبانہ انداز میں کہا۔

"اوہ اچھا" ۔۔۔۔ جیولٹ نے چونک کر کہا اور اس کے ہاتھ سے فون لے لیا۔

"ہیلو ۔۔۔۔ مادام اٹنڈنگ" ۔۔۔۔ جیولٹ نے ایک بٹن دباتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"نمبر الیون بول رہا ہوں مادام" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے نمبر الیون کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ۔۔۔۔ ہاں نمبر الیون ۔۔۔۔ کیا رپورٹ ہے" ۔۔۔۔ مادام نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"مادام ۔۔۔۔ زیرو سیکشن میں بڑا ہنگامہ ہوا ہے ۔۔۔۔ وہ قیدی وہاں سے اچانک غائب ہو گئے ہیں۔ وہ زیرو سیکشن کے بلیک روم میں بندھے ہوئے اور بیہوش تھے لیکن باٹر جب وہاں پہنچی تو بلیک روم کا دروازہ اندر سے لاک تھا ۔۔۔۔ انہوں نے لاک توڑا تو اندر موجود قیدی غائب تھے اور زیرو سیکشن کے ایک آدمی کی لاش وہاں پڑی ہوئی تھی ۔۔۔۔ وہ قیدی بلیک روم کے خفیہ سپیشل وے سے نکل گئے تھے۔ باٹر، ٹالمور اور اس کے دو ساتھی ان کے پیچھے سپیشل وے سے باہر آئے تو وہاں ان کا جھگڑا ہو گیا ۔۔۔۔ ٹالمور اور اس کے دو ساتھی ہلاک ہو گئے جب کہ باٹر زخمی ہو کر بے ہوش ہو گئی ۔۔۔۔ فائرنگ کی آوازیں سن کر زیرو سیکشن کے افراد جب ادھر پہنچے تو وہاں وہ چاروں زمین پر پڑے ہوئے تھے لیکن باٹر زندہ تھی مگر وہ بیہوش تھی۔ اس کے پہلو میں ایک گولی لگی تھی ۔۔۔۔ جب کہ ٹالمور اور اس کے ساتھی گولیوں سے چھلنی تھے۔ باٹر کو فوری طور پر خصوصی ہسپتال پہنچایا گیا ۔۔۔۔ ڈاکٹروں نے اس کا آپریشن کیا اور اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہے لیکن ڈاکٹروں نے زیادہ تیز حرکت کرنے سے منع کر دیا ہے ۔۔۔۔ اب وہ ہسپتال سے واپس ہاک ہاؤس پہنچ گئی ہے ۔۔۔۔ اور مادام ۔۔۔۔ اس نے وہاں پہنچتے ہی ٹالمور کی جگہ الیون تھرٹی کلب اور زیرو سیکشن کا انچارج رچمنڈ کو بنا دیا ہے اور رچمنڈ نے الیون تھرٹی کلب پہنچ کر چارج سنبھال لیا ہے ہاک ہاؤس کا انچارج اس کے اسسٹنٹ شریف کو بنایا گیا ہے اور رچمنڈ

ایک بار پھر ان قیدیوں کو سرگرمی سے تلاش کر رہا ہے" ـــــ دوسری طرف سے نمبر الیون نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔ چونکہ باربرا عمران کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اور جس کان سے اس نے فون پیس لگا رکھا تھا وہ کان عمران کی طرف ہی تھا اس لئے قریب بیٹھے ہوئے عمران کے کانوں میں نمبر الیون کی ہلکی آواز بخوبی پہنچ رہی تھی۔ اس لئے وہ نمبر الیون کی طرف سے دی جانے والی رپورٹ سن رہا تھا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر وائرلیس پیس کے رسیور پر ہاتھ رکھ دیا۔

"کیا مطلب" ـــــ جیولٹ نے چونک کر پوچھا۔

"اس سے پوچھو کہ ڈاکٹر ہدایت اللہ کہاں ہے ـــــ پوری تفصیل پوچھو" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور رسیور سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"ہیلو ہیلو ـــ نمبر الیون" ـــــ جیولٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ـــــ دوسری طرف سے نمبر الیون نے جواب دیا۔

"وہ پاکیشیائی سائنسدان اس وقت کہاں ہے" ـــــ جیولٹ نے پوچھا۔

"میں نے پہلے ہی آپ کو رپورٹ دی تھی کہ باربرا کے حکم پر ڈاکٹر اس سائنسدان کو دوبارہ الیون تھرٹی کلب کے سپیشل سیل میں پہنچا دیا ہے۔ وہ وہیں ہے" ـــــ نمبر الیون نے جواب دیا۔

"اس کلب میں تمہارا کوئی آدمی ہے جو ہماری مدد کر سکے" ـــــ جیولٹ نے پوچھا۔

"اوہ ـــ نہیں مادام ـــ تھرٹی سپیشل سیل میں تو جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ـــ اوپر کلب میں بھی داخل ہونا ناممکن ہے۔ معلوم نہیں وہ قیدی کیسے اندر چلے گئے تھے۔ بہرحال اب رچمنڈ نے فوری طور پر کلب کے ہال کو خالی کرا کر سیلڈ کر دیا ہے ـــــ اور پوری عمارت کے گرد زیرو سیکشن کے ایکشن گروپ کے مسلح افراد کو پھیلا دیا گیا ہے۔ باربرا نے اسے حکم دیا ہے کہ جب تک یہ قیدی ختم نہیں ہو جاتے اس وقت تک کوئی پرندہ بھی کلب کی حدود میں داخل نہیں ہو گا" ـــــ نمبر الیون نے جواب دیا۔

"او کے ـــ تھینک یو ـــ اور کوئی خاص بات معلوم ہو تو مجھے رپورٹ دینا" ـــــ جیولٹ نے کہا اور بٹن آف کر کے اس نے وائرلیس پیس ساتھ کھڑے نوجوان کے حوالے کر دیا اور وہ اسے لے کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

عمران کی فراخ پیشانی پر اب شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔

"وہاں سے اب اس سائنسدان کو باہر نکالنا ناممکن ہے ـــ اب تو وہ ویسے ہی انتہائی چوکنا ہو گئے" ـــــ الفرڈ نے کہا۔

"تم اور جولیا دونوں ہی اس باربرا سے جسمانی لحاظ سے مختلف ہو ورنہ کام آسانی سے ہو جاتا" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا ـــ کیا مطلب" ـــــ جیولٹ نے چونک کر کہا۔

"میں تم میں سے کسی پر باربرا کا میک اپ کر دیتا اور اس کی آواز کی نقل کرنے کی پریکٹس کرا دیتا ـــــ اس کے بعد باربرا خود الیون تھرٹی کلب جا کر ڈاکٹر ہدایت اللہ کو باہر نکال لاتی مگر ـــــ اوہ ـــ اوہ ـــــ ایک منٹ ـــ الیون تھرٹی کلب کا نمبر تو معلوم ہو گا تمہیں ـــ فون منگواؤ میں باربرا کے لہجے میں فون پر اس رچمنڈ کو حکم دے سکتا ہوں" ـــــ عمران

نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔
"نہیں عمران صاحب! — الیون تھرٹی کلب میں سپیشل فون نصب ہے — کمپیوٹر آواز چیک کرے گا۔ اس لئے آپ فون پر وہاں ڈاج نہیں دے سکتے" — الفرڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران چونک پڑا۔
"مگر میں نے وہاں فلپس کے لہجے میں بات کی تھی اور پھر اس کے دفتر میں موجود انٹرکام پر بھی اس ون ون اور دوسرے آدمیوں سے بات کی تھی — وہ تو چیک نہیں ہو سکی تھی" — عمران نے چونک کر پوچھا۔
"زولان کی سیکرٹری فلپس کا لہجہ جانتی ہی نہ ہو گی اور آپ نے ظاہر ہے جس لہجے میں بات کی ہو گی اور اس کے لئے اندرونی انٹرکام ہی استعمال کیا گیا ہو گا — انٹرکام میں ایسا سسٹم نہیں ہے۔ کیونکہ وہ صرف اندرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے — لیکن باس کی آواز تو کمپیوٹر میں فیڈ ہو گی اس لئے باہر سے فون ہوتے ہی وہ آواز فوراً چیک کرے گا — یہی سسٹم انہوں نے ہاک ہاؤس اور زیرو سیکشن اور ایسی ہی تمام اہم عمارتوں میں نصب کیا ہوا ہے" — الفرڈ نے وضاحت دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ — پھر تو ایک ہی صورت ہے کہ اس الیون تھرٹی کلب پر بلائینڈ ریڈ کیا جائے" — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"وہاں بلائینڈ ریڈ کا کوئی فائدہ نہیں عمران — وہاں زبردست حفاظتی انتظامات بھی ہیں اور زیرو سیکشن بھی وہاں پوری طرح چوکنا ہو گا

کوئی اور ترکیب سوچو۔ اور سنو — تمہارا اور میرا معاہدہ موجود ہے ناں" — اس بار جیولٹ نے کہا۔
"معاہدہ — اوہ ہاں واقعی — اور تم نے ہمیں اس زیرو سیکشن سے یہاں پہنچا کر اپنے طور پر معاہدے پر عمل بھی کر دیا ہے — او کے۔ پھر پہلے تمہارا معاہدہ ہی مکمل ہو گا — پھر ڈاکٹر ہدایت اللہ کو رہائی ملے گی" — عمران نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب! — کیسے کرو گے یہ سب کچھ" — جیولٹ نے بھی کھڑے ہوتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ مسرت کے تاثرات بھی موجود تھے۔
"تم فکر نہ کرو۔ بس اصل مسئلہ معاہدے کا ہی ہوتا ہے — یہی نہیں ہوتا ورنہ ہم جیسے شریف مرد آخری سانس تک معاہدے کی پابندی کرتے ہی رہتے ہیں" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
"مم — میں تمہاری بات نہیں سمجھ سکی — تم کیا کہنا چاہتے ہو" — ؟ جیولٹ نے اس کے پیچھے آتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"الفرڈ بتا دے گا تمہیں — آخر اس نے تمہارے ساتھ زندگی بھر کا معاہدہ کر ہی لیا ہے" — عمران نے سر موڑ کر مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار الفرڈ اور جیولٹ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔ اب انہیں سمجھ آ گئی تھی کہ عمران کس معاہدے کی بات کر رہا ہے جسے مرد زندگی کی آخری سانس تک نبھاتے ہیں۔
"تم واقعی گہری باتیں کرتے ہو" — جیولٹ نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

ریچمنڈ دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ کرسی پر بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا۔

"باس ۔ باس — ہم نے البرٹو گروپ کے خفیہ اڈے کا سراغ لگا لیا ہے — ان پاکستانی قیدیوں کو وہیں لے جایا گیا ہے" — دروازے سے داخل ہونے والے ایک لمبے تڑنگے نوجوان نے بڑے پرجوش انداز میں ریچمنڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ — گڈ نیوز ڈینی — کہاں ہے وہ اڈا" — ریچمنڈ نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔ ہاتھ میں پکڑا ہوا خالی جام اس نے تیزی سے ایک طرف اچھال دیا تھا۔

"یہ اڈا ٹاالف روڈ پر واقع عمارت جس میں کیپٹن وکٹر رہتا ہے کے نیچے موجود ہے اور یہ کیپٹن وکٹر بھی یقیناً البرٹو گروپ سے ملا ہوا ہے" ڈینی نے اسی طرح پرجوش لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اسے ریچمنڈ نے زیرو سیکشن کا سیکنڈ چیف بنایا ہوا تھا۔

"اوہ — اوہ — کیپٹن وکٹر — وہ سپیشل بحری جہاز کا کیپٹن — لیکن کیسے معلوم ہوا یہ سب کچھ — جلدی بتاؤ" — ریچمنڈ نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"باس — ہم نے انکوائری شروع کی تو ہمیں پتہ چلا کہ زیرو سیکشن کے شمال میں جس طرف سپیشل وے کا خفیہ دہانہ ہے، ایک نیلے رنگ کی بند باڈی ویگن نکل کر جاتی ہوئی دیکھی گئی ہے — اس کی اطلاع ہمیں ایک فارمر نے دی۔ ہم نے اس نیلے رنگ کی بند باڈی کی ویگن کی تلاش شروع کی تو اس کے متعلق شواہد ملنے شروع ہو گئے اور پھر آخری شہادت یہ ملی کہ یہ بند باڈی کی ویگن ٹاالف روڈ پر کیپٹن وکٹر کی رہائش گاہ میں داخل ہوتے دیکھی گئی ہے۔ چنانچہ ہم وہاں پہنچے تو وہاں ایسی کوئی ویگن موجود نہ تھی — کیپٹن وکٹر بحری جہاز لے کر گیا ہوا ہے اور اس کی بیوی بھی اس کے ساتھ ہی ہے — یہاں دو ملازم ہیں۔ ان سے پوچھ گچھ ہوئی تو انہوں نے ایسی کسی ویگن کے اندر آنے تو کیا دیکھنے سے بھی انکار کر دیا۔ لیکن جو شہادت ملی تھی وہ چونکہ انتہائی قابل اعتماد تھی اس لئے میں نے ان دونوں ملازموں پر بے پناہ تشدد کیا تو ان میں سے ایک نے صرف اتنا بتایا کہ وہ ویگن جیولٹ کے خفیہ اڈے میں گئی ہے۔ اس کے بعد وہ مزید کچھ بتائے بغیر مر گیا۔ دوسرا پہلے ہی تشدد کے دوران مر چکا تھا۔ بہرحال اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ وہ ویگن یہاں آئی ضرور ہے — چونکہ ساری عمارت کی تلاشی لی جا چکی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ یا تو یہ خفیہ اڈا اس عمارت

کے نیچے ہے یا یہاں سے کوئی ایسا راستہ بہرحال اس خفیہ اڈے کو ضرور جاتا ہے جس میں اتنی بڑی ویگن بھی گزر سکتی ہو ۔۔۔ ہم جب تلاشی میں ناکام ہو گئے تو ہمیں آپ کا خیال آیا کہ آپ بے حد ذہین ہیں۔ آپ یقیناً یہ راستہ یا اڈا تلاش کر لیں گے اور چونکہ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں یہاں البرٹو گروپ کا کوئی مخبر موجود نہ ہو۔ اسی لئے میں خود یہاں آیا ہوں“ ۔۔۔ ڈینی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”بالکل ٹھیک ۔۔۔ یقیناً ایسا ہی ہوگا ۔۔۔ چلو میرے ساتھ ۔ میں ڈھونڈتا ہوں وہ راستہ“ ۔۔۔ رچمنڈ نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈینی کی مخصوص کار میں بیٹھے ٹالف روڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ڈینی تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر رچمنڈ بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک رہائشی عمارت کے پھاٹک کے سامنے جا کر رکی۔ پھاٹک کے باہر زیرو سیکشن کے دو مسلح افراد کھڑے تھے اور پھاٹک بند تھا۔

”پھاٹک کھولو“ ۔۔۔ ڈینی نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا اور دونوں مسلح افراد تیزی سے پلٹے اور چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا۔ ڈینی کار اندر پورچ میں لے گیا۔ اس بار کار رکتے ہی رچمنڈ تیزی سے باہر آیا اور اب وہ باہر کھڑا سر گھما گھما کر عمارت کا جائزہ لے رہا تھا۔ عمارت میں دس کے قریب مسلح افراد موجود تھے۔

”تم نے کہاں کہاں چیکنگ کی ہے راستے کے متعلق“ ۔۔۔ رچمنڈ نے ڈینی کے کار سے باہر آنے کے بعد اس سے پوچھا۔

”ساری عمارت کی تلاشی لے ڈالی ہے باس ۔۔۔ ایک ایک کمرے کی ۔ ایک ایک دیوار کو ٹھونک پیٹ کر چیک کیا ہے۔ لیکن کہیں کوئی ایسی جگہ نہیں ملی جہاں خلا کا احساس ہو سکے“ ۔۔۔ ڈینی نے جواب دیا۔

”تو تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ بندر باڑی کی ویگن اندر کمروں سے ہوتی ہوئی خفیہ راستے میں داخل ہوئی ہوگی“ ۔۔۔ رچمنڈ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”اوہ ۔ تو باس ۔۔۔ اس کے لئے تو ہم نے بیرونی علاقے کی چیکنگ کی ہے۔ لیکن خفیہ راستے کے لئے اندرونی طرف کو چیک کیا تھا“ ڈینی نے جواب دیا اور رچمنڈ سر ہلاتا ہوا سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ عمارت کی سائیڈ پر ایک چوڑی گلی سی تھی جو عقبی طرف پائیں باغ میں جا نکلتی تھی۔ عقبی طرف دیوار میں کوئی دروازہ یا پھاٹک بھی نہ تھا کہ وہ سمجھتا کہ ویگن ڈاج دینے کے لئے عقبی طرف سے نکل گئی ہوگی۔

پائیں باغ کی دیکھ بھال چونکہ باقاعدہ ہو رہی تھی اس لئے باغ صحیح حالت میں تھا۔ رچمنڈ خاموش کھڑا غور سے دیکھتا رہا اور پھر وہ ایک کونے میں بنے ہوئے چھوٹے سے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جس کا ایک سادہ دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر موجود باغبانی کے مختلف آلات پڑے ہوئے باہر سے بھی دکھائی دے رہے تھے۔

باغ کی حالت دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ اگر یہ ویگن عقبی طرف کو آئی ہوگی تو پھر یہ باغ سے نہیں گزری ورنہ باغ کے پودے یا گھاس وغیرہ اس کے وزن کے دباؤ سے ضرور کچلے ہوئے نظر آتے اور باغ کے درمیان کوئی ایسا چوڑا راستہ بھی نہ تھا کہ ویگن وہاں سے گزر سکتی لیکن کمرے کا دروازہ بھی بے حد تنگ تھا اس لئے لامحالہ ویگن اس کمرے

کے اندر بھی نہیں جا سکتی ——— پھر آخر وہ کہاں گئی۔ کمرے کے دروازے تک جاتا ہوا چوڑا راستہ بھی صاف پڑا ہوا تھا لیکن رچمنڈ اس راستے کو دیکھتا ہوا کمرے کے دروازے تک پہنچ گیا۔ دوسرے لمحے وہ دروازے کے اندر داخل ہوا۔ یہ کمرہ باغبانی کے آلات اور اس سے متعلق کاٹھ کباڑ سے بھرا ہوا تھا۔ رچمنڈ کمرے کے فرش اور دیواروں کو بغور دیکھتا رہا پھر اچانک وہ بری طرح چونک پڑا۔ اس نے سائیڈ کی دیوار پر لٹکی ہوئی تصویر کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ تصویر میلی سی تھی اس میں ایک وحشی سے گھوڑے کو دوڑتے ہوئے دکھایا گیا تھا لیکن وہ جس بات کو دیکھ کر چونکا تھا وہ اس تصویر کے گندے اور گرد آلود فریم کی دونوں سائیڈوں میں صاف حصہ تھا۔ ایسے لگتا تھا جیسے کسی نے اس تصویر کو دونوں ہاتھوں سے سائیڈوں سے پکڑا ہو ——— رچمنڈ نے ہاتھ اٹھائے اور تصویر کے فریم کو دونوں سائیڈوں سے پکڑا اور اس کے ساتھ ہی تصویر خود بخود دائیں طرف کو گھوم گئی اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی گڑگڑاہٹ ہوئی اور کمرے کے دروازے کے باہر اس چوڑے راستے کا ایک کافی بڑا حصہ صندوق کے بڑے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔

"کمال ہے باس ——— آپ کی ذہانت کا جواب نہیں باس" ——— ڈینی نے جو اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا انتہائی پُرجوش انداز میں چیختے ہوئے کہا اور رچمنڈ مسکراتا ہوا واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈھکن کے سامنے والے حصے کی طرف جا کر انہوں نے دیکھا کہ ایک سرنگ سی نیچے گہرائی میں چلی جا رہی تھی۔

"سنو ——— دس مسلح افراد کو بلاؤ اور ساتھ ہی طاقتور راکٹ میزائل اور بیہوش کر دینے والی گیس کے بم بھی منگوا لو" ——— رچمنڈ نے ڈینی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ——— ڈینی نے کہا اور تیزی سے واپس پلٹ گیا۔

"ایک منٹ ——— الیون تھرٹی کلب جا کر وہاں سے فل پیکیج مشین لے آؤ ——— یقیناً اس خفیہ اڈے میں سائنسی حفاظتی اقدامات بھی کئے گئے ہوں گے" ——— رچمنڈ نے مڑ کر کہا۔

"یس باس" ——— ڈینی نے مڑے بغیر جواب دیا اور دوڑتا ہوا عمارت کی سائیڈ روڈ سے ہوتا ہوا سامنے کے رخ غائب ہو گیا۔

رچمنڈ خاموش کھڑا رہا لیکن اس کے چہرے پر فاتحانہ تاثرات موجود تھے۔ ظاہر ہے اس نے ایک بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی تھی اسی لمحے اسے خیال آیا کہ باٹر کو اس کی اطلاع دینی چاہیئے تاکہ اسے بھی احساس ہو سکے کہ رچمنڈ کی ذہانت اور کارکردگی کیا ہے۔ چنانچہ وہ تقریباً دوڑنے کے سے انداز میں سائیڈ روڈ سے ہوتا ہوا عمارت کے سامنے کے رخ پر پہنچ گیا۔

"یہاں فون تو ہوگا" ——— اس نے وہاں موجود ایک مسلح آدمی سے کہا۔ ڈینی کار لے کر جا چکا تھا۔

"یس باس" ——— مسلح آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ رچمنڈ کو لے کر ایک کمرے میں آ گیا۔ یہاں فون موجود تھا۔ رچمنڈ نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے پاک ہاؤس کے ایکس چینج کے نمبر کی بجائے براہ راست مادام باٹر کے فون کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی باٹر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"رچمنڈ بول رہا ہوں مادام ___ میں نے البرٹو گروپ کا وہ خفیہ اڈا ڈھونڈ نکالا ہے جس میں جیولٹ چھپی ہوئی ہے اور زیرو سیکشن کے بلیک روم سے غائب ہونے والے قیدی بھی اسی اڈے میں گئے ہیں ___ یہ جیولٹ انہیں لے گئی ہے" ___ رچمنڈ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ ___ وہ کیسے ___ تفصیل بتاؤ" ___ دوسری طرف سے باٹر کی حیرت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور جواب میں رچمنڈ نے پوری تفصیل بتا دی۔

"ویری گڈ رچمنڈ ___ اب میں اس عمران کے ساتھ ساتھ اس جیولٹ سے بھی وہ عبرت ناک انتقام لوں گی کہ ان کی روحیں صدیوں تک بلبلاتی رہیں گے ___ میں خود آ رہی ہوں وہاں" ___ باٹر نے مسرت بھرے انداز میں کہا۔

"مگر آپ تو زخمی ہیں اور ڈاکٹروں نے آپ کو تیز حرکت کرنے سے منع کر رکھا ہے" ___ رچمنڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تیز چلنے سے منع کیا ہے ___ آہستہ تو چل سکتی ہوں ___ انتہائی اہم معاملہ ہے۔ اس لئے میں خود آ رہی ہوں" ___ دوسری طرف سے باٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ رچمنڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد ڈینی کی کار اندر آئی۔ ڈینی اپنے ساتھ مطلوبہ اسلحہ اور ایک چھوٹی مستطیل نما مشین لے آیا تھا جو ڈبے میں بند تھی۔

اس سے پانچ منٹ بعد باٹر کی کار اندر داخل ہوئی۔ باٹر پچھلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اور کار کو ڈرائیور چلا رہا تھا۔ رچمنڈ نے جلدی سے آگے بڑھ کر کار کا دروازہ کھولا تو باٹر آہستہ آہستہ باہر آ گئی اس کے چہرے پر ہلکی سی تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔

"مادام ___ آپ یہاں رکیں ___ ہم جب اس اڈے پر قبضہ کر لیں گے تو آپ کو بلا لیں گے" ___ رچمنڈ نے کہا۔

"ہاں ___ یہ ٹھیک ہے ___ جاؤ لیکن خیال رکھنا کہ وہ لوگ انتہائی عیار اور خطرناک ہیں ___ خاص طور پر وہ عمران اور اس کے ساتھی" ___ باٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں مادام ___ میں نے فل بریکیج مشین کے ساتھ ساتھ بیہوش کر دینے والی گیس کے بم بھی ڈینی سے منگوا لئے ہیں"۔ رچمنڈ نے جواب دیا اور باٹر کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیل گئے۔ وہ وہیں برآمدے میں ہی موجود ایک کرسی پر بیٹھ گئی جب کہ رچمنڈ اور ڈینی ایک مسلح آدمی کو باٹر کے پاس چھوڑ کر باقی افراد کو ساتھ لے کر عقبی طرف کو چلے گئے۔

باٹر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی ہوئی تھی اور اسے دور سے ہلکے ہلکے دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور ان آوازوں کو سن کر اس کے ہونٹ اور زیادہ بھینچتے چلے گئے۔

"میں اس گروپ کے ایک ایک فرد کی ہڈیاں توڑ ڈالوں گی۔ یہ وکٹر اور اس کی بیوی بھی غدار ہیں۔ ان کا بھی یہی حشر ہو گا" ___ باٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے کچھ کہا آپ نے مادام" ——— ایک سائیڈ پر کھڑے مسلح آدمی نے چونک کر باربرا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اوہ نہیں ——— جاؤ جا کر دیکھو کہ وہاں کیا ہو رہا ہے ——— کیوں اتنی دیر لگائی ہے انہوں نے" ——— باربرا نے چونک کر کہا اور وہ آدمی تیزی سے سر ہلاتا ہوا برآمدے سے اترا اور پھر اس طرح دوڑتا ہوا عقبی طرف چلا گیا جیسے اس کی اپنی خواہش بھی یہی رہی ہو اور وہ مجبوراً وہاں رکا ہوا تھا۔

پھر تقریباً بیس پچیس منٹ کے شدید انتظار کے بعد اچانک سائیڈ سے رچمنڈ دوڑتا ہوا آیا۔

"مادام ——— ہم نے اس اڈے پر مکمل قبضہ کر لیا ہے ——— وہاں پچیس کے قریب افراد موجود ہیں جو بیہوش پڑے ہیں لیکن وہ پاکیشیائی اور جیولٹ وہاں موجود نہیں ہیں ——— ویسے یہ بہت بڑا اڈا ہے اور وہاں انتہائی جدید ترین اسلحے کے بڑے بڑے گودام بھی موجود ہیں" ——— رچمنڈ نے واپس آکر رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ——— کیا وہ جیولٹ وہاں موجود نہیں ہے اور وہ عمران اور اس کے ساتھی ——— پھر وہ کہاں چلے گئے" ——— باربرا نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں مادام ——— ہو سکتا ہے وہ کسی اور خفیہ راستے سے نکل گئے ہوں" ——— رچمنڈ نے کہا۔

"بہرحال ان کا اڈا ٹریس ہو گیا ——— یہ بھی اہم بات ہے" ——— باربرا نے کہا اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی وہ رچمنڈ کے ساتھ عقبی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس اڈے کے اندر گھوم کر اسے چیک کر چکی تھی۔ واقعی یہ ایک بہت بڑا انڈر گراؤنڈ اڈا تھا۔

"میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ اس جیولٹ نے یہاں اس قدر بڑا اڈا بنا رکھا ہو گا اور اس قدر اسلحہ اکٹھا کر رکھا ہو گا" ——— باربرا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ یقیناً ناٹی لینڈ پر قبضہ کرنے کی غرض سے اکٹھا کیا گیا ہو گا۔ میرے آدمی نے تلاشی کے بعد ان کی ایک فائل بھی ٹریس کر لی ہے جس میں اس گروپ کے افراد کے نام بھی درج ہیں لیکن صرف نام درج ہیں اور کچھ نہیں ——— اس لئے اب انہیں باقاعدہ ٹریس کرنا ہو گا ——— ویسے اب اس اڈے کے متعلق کیا حکم ہے" ——— رچمنڈ نے کہا۔

"اسے تباہ کرنا ہو گا تاکہ جیولٹ اور ان پاکیشیائیوں کو اب کوئی ٹھکانہ نہ مل سکے" ——— باربرا نے کہا اور واپسی کے لئے مڑ گئی۔

"ٹھیک ہے مادام ——— آپ تشریف لے جائیں۔ میں اسے تباہ کرنے کے انتظامات کراتا ہوں ——— ویسے جس قدر اسلحہ اندر موجود ہے اس سے تو اس علاقے کی ساری عمارتیں بھی ساتھ ہی تباہ ہو جائیں گی۔ اس لئے کیوں نہ یہاں موجود اسلحے کو وہین ہاؤس میں شفٹ کر دیا جائے۔ یہ ہمارے کام بھی آئے گا اور اس دوران یہ لوگ واپس آئیں تو انہیں بھی مار گرایا جا سکتا ہے" ——— رچمنڈ نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ——— واقعی اس کے تباہ ہو جانے کا ہمیں کوئی فائدہ

نہیں ہو گا — چلو میں ویپن ہاؤس فون کر کے آرڈر کر دیتی ہوں وہ اپنے سپیشل ٹرکوں کے ذریعے اسے لے جائیں گے ورنہ تو کافی وقت لگ جائے گا" — باربر نے کہا اور پھر وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اڈے سے باہر والیس وکٹر کی رہائش گاہ پر آئی اور اس نے وہاں پہنچ کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ویپن ہاؤس" — رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مادام باربر سپیکنگ" — مادام باربر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مادام — آپ کے حکم کی تعمیل کی جا رہی ہے — ڈبلیو تھری مشین اور آر جی ون راکٹ گنیں لوڈ ہو رہی ہیں — تھوڑی دیر تک وہ آپ تک پہنچ جائیں گی" — دوسری طرف سے فوراً ہی کہا گیا۔

"کیا — کیا کہہ رہے ہو تم — کیسا حکم اور کیسی تعمیل" — باربر نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ مادام — آپ نے چند منٹ پہلے خود ہی تو فون پر مجھے حکم دیا تھا کہ فوراً ڈبلیو تھری مشین اور آر جی ون راکٹ گنیں ہاک ہاؤس بھجوائی جائیں — میں اسی حکم کی تعمیل کے بارے میں کہہ رہا تھا" — دوسری طرف سے ویپن ہاؤس کے انچارج نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاک ہاؤس میں — مگر میں نے تو کوئی حکم نہیں دیا — اور چند لمحے پہلے تو میں ہاک ہاؤس میں موجود ہی نہ تھی" — باربر نے پاگلوں کے سے انداز میں کہا۔

"سنو — یہ نقلی کال تھی — تم فوراً یہ مشین اور گنیں روک لو اور انتہائی محتاط ہو جاؤ — اب اگر میں بات کروں گی تو پہلے سپیشل کوڈ دوہرایا جائے گا۔ سمجھ گئے ہو" — باربر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس مادام — میں سپلائی روک دیتا ہوں" — دوسری طرف سے کہا گیا لیکن لہجے میں حیرت کا عنصر ویسے ہی موجود تھا اور باربر نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ ساتھ کھڑے رچمنڈ کے چہرے پر بھی انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ کیا چکر چل گیا ہے" — ساتھ کھڑے رچمنڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو باربر نے تیزی سے ہاتھ کریڈل پر رکھ کر اسے دبا دیا۔

"اوہ سنو — تمہاری بات سن کر میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے اور یقیناً ایسا ہی ہوا ہو گا — عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ یہ جیولاٹ بھی یہاں سے غائب ہے اور ادھر ہاک ہاؤس سے کسی نے میری آواز میں ویپن ہاؤس فون کر کے ڈبلیو تھری مشین منگوائی ہے جس سے ایٹمک بیٹریوں کو فیل کیا جا سکتا ہے اور ایسی ہی بیٹریاں الیون تھری کلاک میں بھی استعمال ہوتی ہیں — اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جب میں ادھر آئی ہوں، یہ لوگ ہاک ہاؤس پہنچے ہیں اور انہوں نے ہاک ہاؤس پر قبضہ کر کے وہاں سے ویپن ہاؤس فون کیا ہے — اور میرے خیال کی تصدیق اس طرح ہو سکتی ہے اگر تم یہاں سے فون کرو اور باربر سے بات کرنے کی خواہش ظاہر

کرو ___ اپنا نام صحیح بتا دینا تاکہ وائس چیکنگ کمپیوٹر بھی او۔کے کی کال دے دے ___ اگر دوسری طرف سے مادام بارٹر بولے تو یہ بات طے ہو جائے گی کہ ان لوگوں نے ہاک ہاؤس پر قبضہ کر رکھا ہے ورنہ نہیں" ___ بارٹر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن مادام ___ اگر کسی نقلی بارٹر نے ہاک ہاؤس سے دوسرے ہاؤس فون کیا ہے تو اس وائس چیکنگ کمپیوٹر میں بھی تو یہی صلاحیت موجود ہے کہ وہ نقلی آواز کی وجہ سے کال نہیں آگے جانے سے روک دے ___ پھر یہ فون کیسے ہو گیا" ___ رچمنڈ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے انہوں نے اس کمپیوٹر کو بے کار کر دیا ہو ___ یہ لوگ انتہائی عیار ہیں" ___ بارٹر نے کہا اور رچمنڈ نے سر ہلاتے ہوئے رسیور مادام بارٹر کے ہاتھ سے لیا اور مادام بارٹر نے کریڈل سے ہاتھ ہٹا لیا تو رچمنڈ نے تیزی سے ہاؤس کے ایکس چینج کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ ہاک ہاؤس" ___ ایک آواز سنائی دی۔

"رچمنڈ بول رہا ہوں ___ مادام سے بات کراؤ۔ ایک اہم اطلاع دینی ہے" ___ رچمنڈ نے لہجے کو انتہائی پُرجوش بناتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد آواز سنائی دی اسے سن کر رچمنڈ تو ایک طرف ساتھ کھڑی مادام بارٹر بھی بے اختیار اچھل پڑی۔ ہو بہو بارٹر کا لہجہ ۔ آواز اور انداز۔

"یس ۔ بارٹر اٹنڈنگ یو ___ کیا اطلاع ہے" ___ دوسری طرف سے بارٹر کی آواز سنائی دی۔

"مادام ___ مادام ___ میں نے البرٹو گروپ کے خفیہ اڈے کا سراغ لگا لیا ہے۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی وہیں موجود ہیں ___ زیرو سیکشن نے اس اڈے کو گھیر لیا ہے اور ہم اس پر ریڈ کرنے ہی والے ہیں"۔ رچمنڈ نے اسی طرح پُرجوش لہجے میں کہا۔

"اوہ ___ کہاں ہے وہ اڈا" ___ ؟ دوسری طرف سے بری طرح چونک کر پوچھا گیا۔

"کمرشل مارکیٹ میں ویلیٹ کارپوریشن کے تہہ خانوں میں یہ اڈا ہے ایک خاص مخبر نے اطلاع دی ہے ___ میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ اگر آپ خود آنا چاہیں تو میں انتظار کر دوں ___ ویسے مجھے معلوم ہے کہ آپ زخمی ہیں اور ڈاکٹروں نے آپ کو تیز حرکت کرنے سے منع کر رکھا ہے ___ پھر بھی اگر آپ آنا چاہیں تو ٹھیک ___ ورنہ میں خود اسے ٹریس کر کے ان لوگوں کو گرفتار کر لوں ___ جیسا آپ کہیں" ___ رچمنڈ نے اسی طرح پُرجوش لہجے میں کہا۔

"تم خود یہ کارروائی کرو ___ جب یہ لوگ گرفتار ہو جائیں تو پھر مجھے فون کرنا۔ ویسے ڈسٹرب نہ کرنا ___ میں آرام کر رہی ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس مادام" رچمنڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم نے غلط پتہ کیوں بتایا ___ اس طرح وہ مطمئن ہو کر وہیں قبضہ جمائے رکھیں گے۔ اگر صحیح پتہ بتا دیتے تو لازماً وہ اڈا بچانے کے لئے ہاک ہاؤس کو چھوڑ کر یہاں دوڑے چلے آتے ___ جب کہ پہلے تم مجھے فون کر کے اصل پتہ بتا چکے ہو۔ اگر انہوں نے وہ ٹیپ سن لیا تو

پھر وہ یقیناً محتاط ہو جائیں گے" ___ باٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"مادام ___ آپ کو شاید یاد نہیں رہا۔ میں نے پہلے آپ کے ڈائریکٹ
فون پر آپ کو کال کی تھی اس لئے اس کال کے ٹیپ ہونے کا سوال
ہی پیدا نہیں ہوتا ___ اور دوسری بات یہ کہ اب وہ مطمئن ہو کر
آپ کے انتظار میں وہاں بیٹھے رہیں گے کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ
آپ جہاں بھی گئی ہوں گی بہرحال ناک ہاؤس ہی واپس آئیں گی
اور ناک ہاؤس پر قبضہ یقیناً انہوں نے آپ کو قابو کرنے کے لئے
کیا ہو گا ___ اگر میں انہیں ان کے اصل اڈے کے متعلق بتا دیتا
تو پھر وہ یقیناً اڈے کی حفاظت کے لئے ناک ہاؤس سے نکل کر
یہاں آتے ___ اور ظاہر ہے کہ انہیں دور سے ہی احساس ہو جاتا
کہ یہاں گڑبڑ ہے تو پھر وہ کسی اور خفیہ اڈے کا رخ کرتے اور
ایک بار پھر انہیں تلاش کرنے کے چکر میں رہ جاتے جبکہ اب
ان پر ناک ہاؤس کے بلیک وے سے جا کر آسانی سے قابو پایا جا سکتا
ہے ___ بلیک وے کے متعلق تو آپ جانتی ہی ہیں کہ سوائے باس
اینڈریو، آپ اور میرے علاوہ چیف کسی فرد کو بھی اس کا علم نہیں
ہے" ___ رچمنڈ نے کہا۔
"اوہ ___ ویری گڈ ___ تم نے واقعی فوری طور پر انتہائی ذہانت
سے سچویشن کنٹرول کی ہے۔ ہمیں فوراً وہاں پہنچ کر ان پر قبضہ کرنا چاہئے"
باٹر نے کہا۔
"مادام ___ آپ زخمی ہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ الیون
تھرٹی کلب چلی جائیں ___ میں ریڈ وے سیکشن کے خصوصی افراد کو لے کر
وہاں جاتا ہوں اور وہاں ان لوگوں پر قبضہ کر کے بعد میں سپیشل ٹرانسمیٹر
پر آپ کو رپورٹ دے دوں گا پھر آپ آ جائیں ___ ورنہ اس حالت
میں اگر وہاں کوئی جدوجہد ہوئی تو آپ اس جدوجہد کا ساتھ نہ دے
سکیں گی" ___ رچمنڈ نے کہا۔
"ٹھیک ہے ___ لیکن اس اڈے کا کیا ہو گا" ___ باٹر نے
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"اب چونکہ وہ اڈے کی طرف سے مطمئن ہو چکے ہیں اس لئے میں
چند آدمی یہاں نگرانی کے طور پر چھوڑ جاتا ہوں ___ جب ان لوگوں پر
قبضہ ہو جائے گا تو پھر اس اڈے کو تباہ کرنے کی بجائے ہم اپنے استعمال
میں لے آئیں گے" ___ رچمنڈ نے کہا۔
"ٹھیک ہے ___ ویسے جتنے افراد یہاں بے ہوش پڑے ہیں ان سب
کو گولیوں سے چھلنی کر دو ___ یہ لوگ ناک کے غدار ہیں" ___ باٹر
نے کہا اور مڑ کر کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران نے ریسیور رکھا تو اس کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی کے
تاثرات نمایاں تھے۔ انہوں نے بڑی آسانی سے ہاک ہاؤس پر قبضہ
کر لیا تھا کیونکہ ہاک ہاؤس کا مین گیٹ انہیں کھلا ہوا ملا تھا اور جب
ان کی جیپ اندر داخل ہوئی تو ایک آدمی پھاٹک کی طرف بڑھ رہا تھا
وہ شاید پھاٹک بند کرنے کے لئے آ رہا تھا۔ وہ جیپ دیکھ کر حیران ہو
ہی رہا تھا کہ عمران جیپ روک کر نیچے اترا اور پھر اسے فوراً قابو کر لیا گیا
اس کے ساتھ ہی عمران کے ساتھی اور جیولٹ کے چار مسلح آدمی الفر
سمیت تیزی سے ہاک ہاؤس کے اندر پھیل گئے اور تھوڑی دیر بعد
ہی انہوں نے ہاک ہاؤس میں موجود ہر آدمی کو گولیوں سے چھلنی کر دیا
اس دوران عمران نے اس پھاٹک کے پاس ملنے والے آدمی سے پوچھ گچھ
مکمل کر لی۔ اس کے مطابق مادام بار ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک فون کال
ملنے پر کار میں بیٹھ کر کہیں گئی ہے اور چونکہ جاتے وقت مادام بار نے

جلدی کی وجہ سے اپنے سپیشل روم کو لاک نہ کیا تھا اس لئے پھاٹک
کے قریب رک کر اس نے اسے کہہ دیا تھا کہ وہ جا کر اسے لاک کر
دے اور پھر وہ پھاٹک بند کر کے اور حفاظتی سسٹم آن کرنے کی بجائے
پہلے وہ سپیشل روم لاک کرنے چلا گیا تھا کیونکہ پھاٹک سے زیادہ اہم
سپیشل روم تھا۔ پھر اس آدمی سے حاصل کردہ معلومات کی بنا پر عمران
نے اس سارے ہاک ہاؤس کو اچھی طرح چیک کر لیا۔ اس کا خیال تھا کہ
بار یقیناً الیون تھرٹی کلب گئی ہوگی۔ بار کے خصوصی دفتر سے ہی عمران
کو ایک ایسی فائل مل گئی تھی جس میں ہاک تنظیم کے تمام اہم اڈوں کے
بارے میں تفصیلات درج تھیں اور اس فائل سے اسے ویپن ہاؤس
کا بھی پتہ چلا تھا اور یہ بھی علم ہوا تھا کہ الیون تھرٹی کلب میں تمام سائنسی
حفاظتی سسٹم کو اٹیمک بیٹریوں سے چالو رکھا جا رہا تھا تاکہ بجلی کے
اچانک بریک ڈاؤن کی وجہ سے حفاظتی سسٹم بریک نہ ہو جائے۔
اٹیمک بیٹریوں کے بارے میں پتہ چلنے پر عمران نے فون بک کی مدد
سے ویپن ہاؤس کا فون نمبر معلوم کیا۔ فون کے ساتھ منسلک وائس
کنٹرول کمپیوٹر کو اس نے آف کیا اور پھر ویپن ہاؤس کے انچارج سے
اس نے بار کے لہجے میں بات کی تو اسے معلوم ہو گیا کہ وہاں ڈبلیو
تھری مشین بھی موجود ہے۔ یہ بات اس کے لئے انتہائی مسرت انگیز
تھی کیونکہ ڈبلیو تھری مشین کی مدد سے اٹیمک بیٹریوں کی کارکردگی کو
بلینک کیا جا سکتا تھا۔ اس طرح الیون تھرٹی کلب کا تمام حفاظتی نظام
یکلخت بے کار ہو کر رہ جاتا اور الیون تھرٹی کلب ایک عام سی عمارت
میں تبدیل ہو کر رہ جاتا۔ چنانچہ اس نے ویپن ہاؤس کے انچارج

کوڈ بلیو تھری مشین اور آر جی ون راکٹ گنیں ہاک ہاؤس پہنچانے
کا حکم دے دیا اور صفدر کو اس نے باہر بھیج دیا تھا تاکہ جیسے ہی
یہ سامان آئے وہ اسے بائر کی طرف سے وصول کر سکے لیکن اس
کے بعد اچانک رچمنڈ کی کال ہاک ہاؤس کے ایکس چینج کے ذریعے
آ گئی۔ ایکس چینج پر چونکہ آدمی موجود تھا جب ہاک ہاؤس پر قبضہ
ہوا تھا اور ٹائیگر نے اپنے طور پر عقلمندی کرتے ہوئے اس سے فون
کے سسٹم کے بارے میں ساری پوچھ گچھ کی تھی اس لئے عمران نے
اسے ہی ایکس چینج پر بٹھا دیا تھا تاکہ وہ اس آدمی کے لہجے میں فون
کرنے والوں سے بات چیت کر سکے اور رچمنڈ کے بارے میں جیولٹ
کے مخبر نمبر الیون نے چونکہ عمران کی موجودگی میں رپورٹ دی تھی کہ اسے
الیون تھری کلب اور نیرو سیکشن کا انچارج بنایا گیا ہے اس لئے جب
رچمنڈ نے اسے اطلاع دی کہ جیولٹ کا خفیہ اڈا ٹریس کر لیا گیا ہے تو
وہ چونک پڑا تھا لیکن جب اس نے بائر کے لہجے میں اس سے تفصیل
پوچھی تو اس نے کسی کمرشل عمارت کا پتہ بتا دیا حالانکہ وہاں سے آنے
سے پہلے عمران نے اس اڈے کے بارے میں جیولٹ سے تفصیلی
معلومات حاصل کر لی تھیں تاکہ اگر کسی وقت جیولٹ کے بغیر وہاں جانا
پڑے تو وہ آسانی سے جا سکے لیکن رچمنڈ کی کال سن کر اس کی چھٹی
حس نے اس کے ذہن میں عجیب سا احساس پیدا کر دیا تھا جیسے رچمنڈ
سچ نہ بول رہا ہو۔

"کیا بات ہے۔۔۔ رچمنڈ نے کیا کہا ہے"۔۔۔ سامنے کرسی
پر بیٹھی ہوئی جیولٹ نے رسیور رکھتے ہی پوچھا اور عمران نے اسے
تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔۔۔ شکر ہے کہ وہ اصل اڈے تک نہیں پہنچ سکے"۔۔۔
جیولٹ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"جب کہ میرا خیال ہے کہ وہ اصل اڈے تک پہنچ چکے ہیں بہرحال
تمہارے اڈے کے آدمیوں کو ہوشیار کرنا ہو گا اس لئے تم ٹرانسمیٹر پر
ان لوگوں کو محتاط رہنے کا کہہ دو"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا
اور جیولٹ سر ہلاتی ہوئی کرسی سے اٹھی اور اس نے میز پر موجود ٹرانسمیٹر
پر اپنے اڈے کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ لیکن
جب بار بار کال دینے کے باوجود دوسری طرف سے کال اٹنڈ نہ کی گئی
تو جیولٹ کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"یہ کال کیوں وصول نہیں کی جا رہی"۔۔۔ جیولٹ نے انتہائی
پریشان لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ میرا شک درست ہے۔۔۔ اڈے پر ہاک تنظیم
نے قبضہ کر رکھا ہے۔۔۔ ایک منٹ۔۔۔ تم نے مجھے بتایا تھا کہ اس
اڈے کے اوپر کسی کیپٹن وکٹر کی رہائش گاہ ہے۔ وہاں فون تو ہو گا"۔
عمران نے کہا۔

"ہاں ہے۔۔۔ ٹھہرو۔ میں خود معلوم کرتی ہوں"۔۔۔ جیولٹ
نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا اور تیزی سے میز پر رکھے ہوئے
ڈائریکٹ فون کی طرف گھومی۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے
شروع کر دیئے۔

"یس"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی اور

جیولٹ بے اختیار چونک پڑی، کیونکہ وہ کیپٹن وکٹر کی رہائش گاہ میں رہنے والے دونوں ملازموں سے اچھی طرح واقف تھی کیونکہ وہ اس کے گروپ کے خاص آدمی تھے اور اس نے کیپٹن وکٹر کی عدم موجودگی میں انہیں حفاظت کی غرض سے وہاں رکھا ہوا تھا کیونکہ اڈے کا خاص راستہ کیپٹن وکٹر کی رہائش گاہ سے جاتا تھا لیکن فون پر بولنے والے کا لہجہ اور آواز دونوں سے قطعی مختلف تھی۔

"کون بول رہا ہے — میں الزبتھ ہوں — چارلس کہاں ہے؟" جیولٹ نے آواز بدل کر پوچھا۔

"میں چارلس کا دوست ہوں۔ وہ ابھی باہر گیا ہے — کوئی پیغام ہو تو بتا دو — یا پھر ایک گھنٹے بعد فون کر لینا" — دوسری طرف سے اس بار نرم لہجے میں کہا گیا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ چارلس آئے تو اسے کہہ دینا کہ الزبتھ کا فون آیا تھا — وہ خود ہی مجھے فون کرے گا" — جیولٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو عمران — وہاں واقعی ان لوگوں کا قبضہ ہے" — جیولٹ نے انتہائی پریشانی سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے شدید جذباتی اور ذہنی دھچکا پہنچا ہے۔ عمران نے سر ہلایا اور پھر اٹھ کر اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا۔

"نمبر بتاؤ جس پر ابھی تم نے فون کیا ہے" — عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور جیولٹ نے نمبر بتا دیا۔ عمران نے نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس" — رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کون بول رہا ہے — باس سپیکنگ فرام دس اینڈ" — عمران نے باس کے لہجے میں کہا۔

"اوہ — یس مادام — میں ٹافو بول رہا ہوں — زیرو سکیشن" — دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مودبانہ ہو گیا۔

"رچمنڈ کہاں ہے؟" — عمران نے اسی لہجے میں پوچھا۔

"آپ کے الیون کنٹری کلب جانے کے بعد باس آدمی ساتھ لے کر ہاک ہاؤس پر ریڈ کرنے کے لئے چلے گئے ہیں — ہم یہاں صرف تین آدمی رہ گئے ہیں حفاظت کے لئے" — ٹافو نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے جو حکم دیا تھا وہ اس نے پورا کیا ہے" — عمران نے ویسے ہی کہہ دیا کیونکہ اس کی بات سے وہ سمجھ گیا تھا کہ باس وہیں رچمنڈ کے ساتھ موجود رہی تھی۔

"اوہ — یس مادام — انہوں نے جانے سے پہلے اس اڈے میں موجود تمام بیہوش افراد کو گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا۔ اس کے بعد وہ گئے ہیں" — ٹافو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اڈے کی حفاظت کے لئے وہاں کتنے آدمی چھوڑ کر گیا ہے" — عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مادام — ہم تین آدمی ہیں اور ہمیں باس یہاں کوٹھی میں چھوڑ گئے ہیں — باقی دو باہر نگرانی کر رہے ہیں اور میں کوٹھی میں موجود ہوں" — ٹافو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اڈے کے اندر کسی کو زندہ تو نہیں چھوڑا اس نے" ___ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں مادام ___ باس اڈا بند کر کے گئے ہیں" ___ ٹافو نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے اسے گئے ہوئے" ___ عمران نے پوچھا۔

"پانچ سات منٹ ہو گئے ہوں گے مادام" ___ ٹافو نے جواب دیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں ہماری یہاں موجودگی کا علم ہو گیا ہے اور وہ بائر الیون مقرڈ کلب میں پہنچ چکی ہے ___ وہ ابھی یہاں نہیں آیا" ___ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر چونک کر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ___ ویپن ہاؤس" ___ دوسری طرف سے بھاری سی آواز سنائی دی۔

"بائر سپیکنگ" ___ عمران نے بائر کے لہجے میں کہا۔

"اوہ ___ یس مادام ___ سپیشل کوڈ دوہرائیے" ___ دوسری طرف سے نرم لہجے میں کہا گیا اور عمران نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"انہیں سب کچھ معلوم ہو گیا ہے۔ اب اسلحہ ویپن ہاؤس سے نہیں آ سکتا ___ اس کا مطلب ہے کہ یہاں کوئی ایسا خفیہ راستہ بھی موجود ہے جس کا ہمیں علم نہیں ہو سکا ___ ورنہ یہ رچمنڈ ہماری یہاں موجودگی کی اطلاع ملنے کے باوجود فوری طور پر ریڈ کرنے کے لئے یہاں نہ آتا" ___ عمران نے رسیور رکھ کر تیز لہجے میں کہا۔

"تو پھر اب" ___ جیولٹ نے انتہائی پریشان لہجے میں پوچھا۔

"فکر مت کرو ___ تم دونوں یہیں بیٹھو۔ میں آ رہا ہوں" ___ عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر تقریباً دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"ہمارے ہاتھ کیا آیا جیولٹ ___ اڈا بھی گیا اور بائر بھی ___ اب یہاں اک ہاؤس میں بیٹھے رہنے سے کیا ہو گا" ___ عمران کے باہر جاتے ہی الفرڈ نے جیولٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں واقعی ___ لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے ___ یہ تو شبہ تک بھی نہ تھا کہ ہمارا اڈا اس طرح یہ لوگ ٹریس کر کے اس پر قبضہ کر لیں گے" ___ جیولٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اڈے پر موجود بھی سب افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ اب ہم کیسے اک تنظیم پر قبضہ کریں گے ___ پورے شہر میں اس کے گروپ موجود ہیں۔ یہ لوگ تو ہمیں کچا چبا جائیں گے" ___ الفرڈ نے کہا تو جیولٹ یکلخت اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"اوہ ___ اوہ ___ تم نے گروپ کی بات کی ہے ___ اوہ۔ اب ایک ہی صورت ہے کہ ہم جیکب گروپ کو اپنے ساتھ ملا لیں ___ جیکب گروپ اگر ہمارے ساتھ مل جائے تو ہم آسانی سے زیرو کیشن کا مقابلہ کر سکتے ہیں" ___ جیولٹ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"جیکب گروپ ___ وہ کیسے ___ جیکب گروپ تو یہاں کا سب سے طاقتور گروپ ہے اور وہ ایڈر لو کا خاص وفادار گروپ ہے" ___ الفرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں نہیں معلوم ۔۔۔۔ وہ جیکب دراصل مجھے پسند کرتا ہے۔
اس نے ایک بار مجھے باقاعدہ آفر کی تھی کہ اگر میں اس سے شادی
کرلوں تو وہ اپنے گروپ سمیت ہم سے آملے گا ۔۔۔۔ لیکن میرے
انکار پر اس نے ساتھ شامل ہونے سے انکار کر دیا تھا لیکن اب ان
حالات میں مجبوری ہے" ۔۔۔۔ جیولٹ نے کہا۔
"کیا مطلب! ۔۔۔ کیسی مجبوری ۔۔۔ کیا تم اس سے شادی کرو گی"
الفرڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جیولٹ ہنس پڑی۔
"احمق ہو گئے ہو ۔۔۔ اگر میں نے اس سے سچ مچ شادی کرنی
ہوتی تو پہلے نہ کر لیتی۔ اس وقت تو میں نے انکار کر دیا تھا لیکن اب
اُسے شادی کا لالچ دے کر میں اس بات پر آمادہ کر لوں گی کہ وہ
میرے ساتھ شامل ہو جاتے ۔۔۔۔ ویسے بھی وہ اینڈریو کا ساتھی رہا
ہے تو وہ ویسے ہی الرجک ہے۔ اگر ہم اس کی مدد سے فائی لینڈ
پر قبضہ کر لیں تو بعد میں کسی بھی بہانے اسے راستے سے ہٹایا جا سکتا
ہے" ۔۔۔۔ جیولٹ نے کہا۔
"ہاں ۔۔ ایسا ہو تو سکتا ہے۔ لیکن یہ بھی تو ممکن ہے کہ وہ جیکب
پہلے شادی کی شرط رکھ دے" ۔۔۔۔ الفرڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"ان حالات میں شادی کیسے ہو سکتی ہے ۔۔۔۔ جو کچھ ہو گا بعد
میں ہو گا" ۔۔۔۔ جیولٹ نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے
نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"ڈریگون کلب" ۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی
دی۔ لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"جیکب سے بات کراؤ ۔۔۔ میں جیولٹ بول رہی ہوں"
جیولٹ نے تیز لہجے میں کہا۔
"اوہ اچھا" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں
کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک اور بھاری سی آواز سنائی دی۔
"جیکب بول رہا ہوں ڈارلنگ ۔۔۔۔ آج اتنے عرصے بعد میری یاد
کیسے آگئی" ۔۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ قدرے طنزیہ تھا۔
"جیکب ۔۔۔۔ میں نے تمہیں انکار تو کر دیا تھا لیکن سچ پوچھو تو
باوجود کوشش کے میرے دل سے تمہارا نام نہیں مٹ سکا ۔۔۔۔ پتہ
نہیں تم میں ایسی کیا بات ہے ۔۔۔۔ بہرحال اب میرے فون کرنے کا
مقصد یہ ہے کہ میں ہمیشہ کے لئے فائی لینڈ چھوڑ رہی ہوں ۔ میں
نے سوچا کہ فائی لینڈ چھوڑنے سے پہلے تم سے دل کا حال کہہ ڈالوں"۔
جیولٹ نے بڑے رومانٹک سے لہجے میں کہا۔
"فائی لینڈ چھوڑ رہی ہو ہمیشہ کے لئے ۔۔۔۔ کیوں ۔۔۔ کیا ہو گیا
ہے" ۔۔۔۔ جیکب نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔
"یہاں اب میرے رہنے کے حالات ہی باقی نہیں رہے۔ تمہیں
معلوم تو ہے کہ میں یہاں رہ کر کیا مقصد حاصل کرنا چاہتی تھی لیکن اب
موجودہ حالات کی بنا پر یہ مقصد حاصل ہی نہیں کیا جا سکتا ۔۔۔۔ باقی
یہاں رہتے ہوئے میری زندگی کو بھی شدید خطرات لاحق ہو چکے ہیں۔
اس لئے مجبوری ہے" ۔۔۔۔ جیولٹ نے کہا۔
"کیا مطلب ۔۔۔ میں سمجھا نہیں ۔۔۔ تم ذرا تفصیل سے بات کرو"۔
جیکب کے لہجے میں پہلے جیسی ہی حیرت موجود تھی۔

"کیا یہ فون محفوظ ہے" ——— جیولٹ نے کہا۔

"محفوظ ——— اوہ۔ ایک منٹ۔ ہولڈ آن کرو" ——— دوسری طرف سے جیکب نے چونک کر کہا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر جیکب کی آواز سنائی دی۔

"ہاں ——— اب کھل کر بات کرو۔ اب فون پوری طرح محفوظ ہے" جیکب نے کہا۔

"جیکب ڈیئر ——— تمہیں معلوم تو ہے کہ اینڈریو ہلاک ہو چکا ہے اور اب ہاک کی چیئرمین بائر بن گئی ہے اور بائر مجھ سے دلی دشمنی رکھتی ہے ——— اس نے مجھے فوری قتل کرنے کے لئے البرٹو ہاؤس پر حملہ کیا اور میرے سب آدمی ہلاک کر دیئے لیکن جب میں وہاں ان کے ہاتھ نہ لگی تو اس نے البرٹو ہاؤس کو ہی بموں سے اڑا دیا ——— میں ایک خفیہ اڈے میں شفٹ ہو گئی لیکن بائر نے زیرو سیکشن کو استعمال کر کے میرا اڈا بھی ٹریس کرا لیا اور مجھے وہاں سے نکل کر بھاگنا پڑا۔ اب میرے خفیہ اڈے پر اس کا قبضہ ہے اور وہ خود فائی لینڈ کی سب سے محفوظ جگہ الیون فرٹی کلب میں چھپ گئی ہے اور زیرو سیکشن کے پاگل کتے بائر کے ساتھی رچمنڈ کی کمان میں مجھے مارنے کے لئے ہر طرف دیوانوں کی طرح پھر رہے ہیں ——— اب میرے پاس کوئی بھی نہیں رہا ہے جو اس زیرو سیکشن کا مقابلہ کر سکے۔ اس لئے اب میرے پاس اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں رہی کہ میں فائی لینڈ ہی چھوڑ دوں" ——— جیولٹ نے کہا۔

"اوہ ——— ویری بیڈ ——— مجھے تو ان سب باتوں کا علم ہی نہیں ہے مجھے تو اس رچمنڈ نے کال کر کے صرف اتنا بتایا تھا کہ اینڈریو کو اس کی ملازمہ نے قتل کر دیا ہے اور اب اینڈریو کی بجائے بائر سربراہ ہے میں نے اس لئے اس بات میں کوئی دلچسپی نہیں لی کہ مجھے اس سے کوئی فرق نہ پڑتا تھا کہ ہاک کا سربراہ اینڈریو کے بعد کون بنتا ہے۔ لیکن جو کچھ تم بتا رہی ہو۔ یہ واقعی حیرت انگیز ہے کہ بائر تمہیں قتل کرنا چاہتی ہے ——— لیکن کیوں ——— اسے تم سے کیا دشمنی ہے" جیکب نے کہا۔

"دشمنی ——— تم نہیں جانتے ——— میں ایک لحاظ سے اینڈریو کی بیٹی لگتی ہوں۔ جب کہ یہ بائر اس کی کچھ بھی نہیں لگتی ——— اس لئے اینڈریو کی موت کے بعد ہاک تنظیم کی سربراہ بننے کی حقدار میں ہی ہوں اور اینڈریو نے مجھ سے وعدہ بھی کیا تھا اور یہی میرا مقصد تھا۔ وہ اب اپنی سربراہی کو مستقل طور پر قائم رکھنے کے لئے مجھے راستے سے ہٹانا چاہتی ہے" ——— جیولٹ نے کہا۔

"اوہ ہاں ——— واقعی تم ٹھیک کہہ رہی ہو ——— واقعی اینڈریو کے بعد تمہارا حق بنتا ہے ——— یہ بائر کون ہوتی ہے سربراہ بننے والی" جیکب نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن اب میں کیا کر سکتی ہوں جب کہ یہاں میرا کوئی ساتھی ہی نہیں رہا ——— میں بائر کا مقابلہ نہیں کر سکتی" ——— جیولٹ نے لہجے کو بے حد اداس بناتے ہوئے کہا۔

"سنو جیولٹ! ——— میں تمہاری امداد کر سکتا ہوں اور اگر میں تمہاری حمایت میں نکل آیا تو اس بائر کی مجال نہیں کہ وہ سربراہ رہ سکے۔

سارے چیفس بھی میری بات تسلیم کریں گے لیکن ایک شرط ہے وہی
پہلے والی" ـــ جیکب کی آواز سنائی دی۔
"اوہ ـ کیا تم واقعی خلوص سے ایسا کہہ رہے ہو ـــ سوچ لو
کہیں تم ویسے ہی کہہ رہے ہو اور وہ بائر مجھے قتل ہی کر ڈالے"
جیولٹ نے کہا۔
"اس کی کیا مجال ہے کہ وہ تمہاری طرف انگلی بھی اٹھا سکے ـــ میں
اس کے تمام وفاداروں کو تہہ تیغ کر کے رکھ دوں گا ـــ اور سنو! میں
پورے خلوص سے بات کر رہا ہوں" ـــ جیکب نے کہا۔
"تو ٹھیک ہے ـــ مجھے تمہاری شرط منظور ہے ـــ دل و جان
سے منظور ہے اور میں ہمیشہ تمہاری وفادار رہوں گی" ـــ جیولٹ
نے ساتھ بیٹھے ہوئے الفرڈ کی طرف دیکھ کر آنکھ دباتے ہوئے کہا۔
"اوہ ـ ویری گڈ جیولٹ ـــ یہ میری زندگی کی سب سے بڑی
خواہش تھی ـــ جانتی ہو کہ مجھے عورتوں کی کوئی کمی نہیں ہو سکتی
لیکن جو بات تم میں ہے وہ دنیا کی کسی اور عورت میں نہیں ہے
ٹھیک ہے ـــ سمجھو کہ تم اب بائر کی جگہ ہاک کی سربراہ بن چکی ہو
تم کہاں سے بول رہی ہو" ـــ جیکب نے انتہائی مسرت بھرے
لہجے میں کہا۔
"میں اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ ہاک ہاؤس کے قریب ایک
عمارت میں چھپی ہوئی ہوں ـــ لیکن ظاہر ہے چار ساتھیوں کے
ساتھ میں پورے زیرو سیکشن کا مقابلہ نہیں کر سکتی" ـــ جیولٹ
نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ فوراً ڈریگون کلب آجاؤ ـــ یہاں تم پوری طرح
محفوظ رہو گی" ـــ جیکب نے کہا۔
"نہیں ـــ اس خفیہ عمارت سے باہر نکلتے ہی زیرو سیکشن والے
مجھے فوراً گولی مار دیں گے ـــ تم پہلے حالات بدل دو ـ پھر ہی میں
باہر آسکتی ہوں" ـــ جیولٹ نے کہا۔
"یہ بہت بڑا اقدام ہے جیولٹ ـــ بے پناہ قتل و غارت ہو سکتی
ہے اس لئے پہلے تمہیں میرے ساتھ شادی کرنی ہو گی ـ اس کے بعد
میں کوئی عملی قدم اٹھا سکتا ہوں" ـــ دوسری طرف سے جیکب
نے حتمی لہجے میں کہا۔
"یہاں میری زندگی داؤ پر لگی ہوئی ہے اور تمہیں اس وقت شادی
کی سوجھ رہی ہے ـــ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میں شادی
کروں گی تو تمہیں مجھ پر اعتماد کرنا چاہئے" ـــ جیولٹ نے تلخ
لہجے میں کہا۔
"سوری جیولٹ ـــ میں صرف وعدے پر اتنا بڑا اقدام نہیں
کر سکتا ـــ پہلے شادی ہو گی ـ پھر ہی کوئی عملی قدم اٹھایا جا سکتا ہے"
دوسری طرف سے جیکب نے بھی حتمی لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے ـــ گڈ بائی" ـــ جیولٹ نے انتہائی غصیلے
لہجے میں کہا اور ریسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔
"ہونہہ ـــ اس ریچھ سے شادی کرنے سے تو بہتر ہے کہ میں
بائر کے ہاتھوں قتل ہو جاؤں" ـــ جیولٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
"تم فکر نہ کرو جیولٹ ـــ یہ بائر کا خاص اڈا ہے ـ یہاں ہم ہر

لحاظ سے محفوظ ہیں" ۔۔۔ الفرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ مسرت سے کھلا پڑ رہا تھا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ان کا ایک ساتھی اندر داخل ہوا۔ آنے والے کا چہرہ مسرت سے کھلا ہوا تھا۔

"مادام ۔۔ ہم نے رچمنڈ اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لیا ہے۔ آیئے" آنے والے نے کہا۔

"اوہ ۔ واقعی ۔۔ کہاں ہے وہ" ۔۔۔ جیولٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف لپک پڑی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ الفرڈ بھی ان کے ساتھ تھا۔ وہاں فرش پر گیارہ آدمی بیہوش پڑے ہوئے تھے اور عمران کے ساتھی ان میں سے کئی کے لباس اتارنے میں مصروف تھے۔

"یہ کیسے پکڑے گئے ۔۔ یہ رچمنڈ ہے" ۔۔۔ جیولٹ نے پُرجوش لہجے میں فرش پر پڑے ایک آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایک خفیہ راستہ ایسا تھا جس کا ہمیں علم نہ تھا اور مجھے پہلے سے اندازہ تھا کہ ہماری یہاں موجودگی کا علم ہو جانے کے باوجود اگر یہ لوگ ریڈ کرنے آ رہے ہیں تو لازماً کوئی ایسا خفیہ راستہ ہوگا جس کا ہمیں علم نہ ہوگا۔ میں اس دفتر میں آیا جسے اینڈرلیو کا دفتر بنایا گیا تھا وہاں پہلے تلاشی کے دوران مجھے ایک فائل نظر آئی تھی جس میں ہاک ہاؤس کے نقشے وغیرہ موجود تھے لیکن اس وقت میں نے ان پر پوری توجہ نہ کی تھی اس فائل کے مطالعے سے وہ خفیہ راستہ معلوم ہو گیا اسے فائل میں بلیک وے کا نام دیا گیا تھا۔ اس کے بعد میں اور میرے ساتھیوں نے اس بلیک وے کی نگرانی شروع کی ہی کی تھی کہ یہ لوگ اس راستے میں داخل ہوئے اور میں نے بیہوش کر دینے والی گیس اچانک اس وے میں فائر کر کے انہیں بیہوش کر دیا اور اب یہ سامنے پڑے ہوئے ہیں" ۔۔۔ عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ان کے لباس کیوں اتار رہے ہو ۔۔۔ ویسے ہی انہیں گولیوں سے اڑا دو" ۔۔۔ جیولٹ نے کہا۔

"یہ رچمنڈ میرے قد و قامت میں ہے اس لئے اب میں خود رچمنڈ بنوں گا اور میرے ساتھی زیرو سیکشن کے افراد ۔۔۔ جولیا، تم اور تمہارے ساتھی یہاں رہیں گے کیونکہ تمہیں ساتھ لے جانے کا مطلب ہے کہ ہم لوگ پہچان لئے جائیں اور پھر ہم اس الیون تھرٹی کلب پر ریڈ کریں گے کیونکہ اب اس کے بغیر اور کوئی چارہ ہی نہیں ہے ورنہ ہم اسی طرح اِدھر سے اُدھر بھٹکتے ہوئے صرف وقت ہی ضائع کرتے رہ جائیں گے" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مگر اس کا سائنسی نظام ۔۔۔ اس طرح تو تم مارے جاؤ گے" ۔ جیولٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کرو ۔۔ میں نے مکمل پلاننگ کر لی ہے ۔۔ اب میں اس مشن کو فوری ختم کرنا چاہتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور جیولٹ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔

بائر الیون تھرٹی کلب کے اندر ایک خاص کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ وہ بڑی بے چین اور مضطرب سی دکھائی دے رہی تھی۔

"رچمنڈ کی طرف سے کوئی کال نہیں آ رہی ____ ہاک ہاؤس بھی ہاتھ سے گیا ____ یہ لوگ بھی ہاتھ نہیں آ رہے ____ آخر یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے۔ مجھے خود کچھ کرنا پڑے گا۔ ورنہ اس طرح چھپ کر بیٹھے رہنے سے کوئی مسئلہ حل نہ ہوگا" ____ اچانک بائر نے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا اور وہ کرسی سے اٹھنے ہی لگی تھی کہ اچانک دروازہ کھلا اور ایک نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔ یہ کرسٹل تھا الیون تھرٹی کلب کا رچمنڈ کے بعد نمبر ٹو انچارج۔

"مادام ____ غضب ہو گیا ہے ____ جیکب نے اپنے گروپ سمیت ہمارے خلاف بغاوت کر دی ہے۔ اس کے آدمیوں نے زیرو سیکشن کی عمارت پر قبضہ کر لیا ہے اور اب پورے جزیرے میں جیکب کے آدمیوں اور زیرو سیکشن کے درمیان ہولناک لڑائی ہو رہی ہے" ____ کرسٹل نے انتہائی وحشت بھرے لہجے میں کہا۔

"جیکب ____ وہ کون ہے" ____ بائر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ڈریگون کلب کا مالک ہے ____ منشیات کا تمام دھندہ اس کے چارج میں ہے اور اس دھندے کے لئے اس کے پاس بہت بڑا گروپ بھی ہے ____ پہلے تو اس نے آپ کی حمایت کا اعلان کیا تھا لیکن اب اچانک اس نے بغاوت کر دی ہے" ____ کرسٹل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ____ اوہ ____ ویری بیڈ ____ اب یہ کہاں ہے جیکب" ____؟ بائر نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ اس وقت زیرو سیکشن کی عمارت پر قابض ہے اور وہیں سے اپنے آدمیوں کو کنٹرول کر رہا ہے ____ آپ اس سے بات کر لیں ہو سکتا ہے وہ آپ کی بات مان جائے۔ ورنہ بڑی مشکل ہو جائے گی۔ اس کا گروپ انتہائی طاقتور ہے" ____ کرسٹل نے کہا۔

"شٹ اپ ____ میں اس کی بوٹیاں اڑا دوں گی ____ اس کا سر کچل دوں گی ____ اب تک میں دوسروں پر انحصار کر رہی ہوں لیکن اب میں خود میدان میں اتروں گی ____ پھر میں دیکھوں گی کہ یہ جیکب اور یہ عمران اور اس کے ساتھی کیسے میرے ہاتھوں سے بچ سکتے ہیں۔ آرنلڈ کو بلاؤ۔ فوراً" ____ بائر نے چیختے ہوئے کہا اور کرسٹل سر ہلاتا ہوا

کمرے سے باہر نکل گیا

"ہونہہ ـــ یہ بغاوتیں ہو رہی تھیں ۔ آج ان کا سر کچل دیا گیا تو پھر کبھی کسی کی جرأت نہ ہو گی کہ میرے خلاف آنکھ بھی اٹھا سکے" ـــ بائر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد ایک اور ٹھوس جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا یہ آرنلڈ تھا الیون تھرٹی کلب کے ایکشن گروپ کا انچارج ۔ ہیڈریو نے شروع سے ہی یہاں کی حفاظت کے لئے خصوصی تربیت یافتہ افراد رکھے ہوئے تھے جن کے پاس ہر قسم کا جدید اسلحہ بھی موجود تھا اسے ایکشن گروپ کہا جاتا تھا۔

"آرنلڈ ـــ اپنے تمام آدمیوں کو تیار کرو ـــ ڈریگون کلب کے جیکب نے ہمارے خلاف بغاوت کر دی ہے اور زیرو سیکشن کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے ـــ ہم نے فوری طور پر اس ڈریگون کلب کی عمارت کو بموں سے اڑانا ہے تاکہ اس جیکب کی بنیاد ختم ہو جائے اس کے بعد ہم نے زیرو سیکشن کے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنا ہے اور آخر میں ہاک ہاؤس پر جہاں دشمن ایجنٹوں نے قبضہ کر رکھا ہے ـــ تمام خوفناک اسلحہ ساتھ لے لو اور جو نظر آئے اُسے بیدریغ اڑا دو ۔ کسی آدمی کا لحاظ مت کرو اور کسی ایسی عمارت کو سلامت مت چھوڑو جس میں دشمن موجود ہوں"۔ بائر نے غصیلے انداز میں کہا۔

"یس مادام" ـــ آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور سنو! ـــ میں تمہارے ساتھ چلوں گی اور اس پورے آپریشن کو کنٹرول کروں گی" ـــ بائر نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ـــ صرف دس منٹ مجھے دے دیں ـــ دس منٹ بعد میں آپ کو ساتھ لے جاؤں گا اور پھر آپ دیکھیں کہ ایکشن گروپ کس طرح دشمنوں کا شکار کھیلتا ہے" ـــ آرنلڈ نے انتہائی پُراعتماد لہجے میں کہا اور بائر نے سر ہلا دیا۔ آرنلڈ تیزی سے مُڑا اور دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"سنو کرسٹل! ـــ میری عدم موجودگی میں تم نے کلب کی خصوصی طور پر حفاظت کرنی ہے ـــ مکمل طور پر چوکنے رہنا ہے" ـــ بائر نے کرسٹل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں مادام ـــ کلب کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکے گا" ـــ کرسٹل نے جواب دیا اور بائر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ریمنڈ اور اس کے ساتھی دو بڑی جیپوں پر آئے تھے جن
پر زیرو سیکشن کے مخصوص نشانات موجود تھے اور یہ دونوں جیپیں ہوٹل کے
کے بیرونی دروازے کے قریب ایک گلی میں کھڑی عمران کو مل گئی تھیں
عمران ریمنڈ کے میک اپ میں تھا۔ اس نے ریمنڈ کا نہ صرف میک اپ
کیا تھا بلکہ اسے ہوش میں لا کر اس سے اپنی مرضی کی معلومات بھی
حاصل کر لی تھیں۔ عمران نے اپنے ساتھ صرف اپنے ساتھی لئے تھے
جن میں صفدر، تنویر اور ٹائیگر شامل تھے۔ جولیا کو وہیں پاک ہاؤس
میں ہی جیولٹ اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ چھوڑ دیا گیا تھا البتہ
جیولٹ کے ایک آدمی رالسن کو اس نے اپنے ساتھ لے لیا تھا تاکہ رالسن
سڑکوں اور عمارتوں کے بارے میں ان کی رہنمائی کر سکے۔ اس طرح
ان کی کل تعداد پانچ ہو گئی تھی اور چونکہ پانچ آدمی باآسانی ایک بڑی جیپ
میں آسکتے تھے۔ اس لئے عمران نے زیرو سیکشن کی ایک ہی جیپ لی
تھی اور دوسری کو وہیں گلی میں ہی چھوڑ دیا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر
رالسن تھا جب کہ اس کے ساتھ عمران بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹوں پر
صفدر، تنویر اور ٹائیگر تھے۔ مخصوص اسلحہ ان کی جیبوں میں تھا البتہ
کاندھوں پر مخصوص مشین گنیں لگی ہوئی تھیں۔

"سب سے پہلے ویپن ہاؤس چلو" ۔۔۔۔ عمران نے رالسن سے کہا
اور رالسن نے سر ہلاتے ہوئے جیپ سٹارٹ کی اور اسے آگے بڑھا
دیا۔ مختلف سڑکوں سے گزرتے ہوئے وہ تھوڑی دیر بعد ایک سرخ
رنگ کی بڑی سی عمارت کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئے۔ گیٹ بند تھا
اور اس کے باہر دو مسلح آدمی کھڑے ہوئے تھے۔

"پھاٹک کھولو" ۔۔۔۔ عمران نے ریمنڈ کے لہجے میں ان سے
مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ۔۔۔۔ دونوں مسلح محافظوں نے کہا اور تیزی سے پھاٹک
کی سائیڈ کھڑکی سے اندر داخل ہو گئے۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا۔
اور رالسن جیپ اندر لے گیا۔ پورچ میں دو بڑی جیپیں موجود تھیں ان
کے پیچھے رالسن نے جیپ روک دی۔

"تم سٹیئرنگ پر ہی رہو گے" ۔۔۔۔ عمران نے رالسن سے کہا اور خود
اچھل کر جیپ سے نیچے اترا۔ اس کے پیچھے صفدر، تنویر اور ٹائیگر
بھی نیچے اتر آئے۔

"روڈنی کہاں ہے" ۔۔۔۔ عمران نے وہاں موجود ایک مسلح آدمی
سے مخاطب ہو کر کہا۔ روڈنی ویپن ہاؤس کے انچارج کا نام تھا۔

"باس آرہے ہیں سر ۔۔۔ انہیں اطلاع دے دی گئی ہے"

اس مسلح آدمی نے مودبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے برآمدے کی سائیڈ میں ایک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا آدمی باہر نکل آیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے اور اسے دیکھتے ہی عمران اس کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ یہی ویپن ہاؤس کا انچارج روڈنی ہے۔

"اوہ۔ رچمنڈ تم۔ خیریت۔ مجھے فون کر دیا ہوتا" ـــــ روڈنی نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"روڈنی! ـــ ایمرجنسی کی وجہ سے مجھے خود آنا پڑا ہے۔ مادام نے فوری طور پر وہ ڈبلیو تھری مشین کلب میں منگوائی ہے کیونکہ ان کا خیال ہے کہ کہیں اس مشین پر وہ دشمن ایجنٹ زبردستی قبضہ نہ کر لیں ـــ تم جانتے تو ہو کہ اس مشین کی وجہ سے کلب غیر محفوظ ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے اس کے ساتھ برآمدے کی طرف چلتے ہوئے کہا۔

"یہاں ویپن ہاؤس میں موجود مشین پر وہ لوگ کیسے قبضہ کر سکتے ہیں" ـــــ روڈنی کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی جیسے عمران کی یہ بات اس کے تصور میں بھی نہ آ سکتی ہو۔

"تم جانتے تو ہو مادام کی عادت ـــــ کہ جو بات ذہن میں آ جائے پھر اسے ان کے ذہن سے کوئی نہیں نکال سکتا ـــــ اور جب سے انہیں معلوم ہوا ہے کہ ان کے دشمن ایجنٹ نے تم سے وہ مشین حاصل کرنے کی کوشش کی تھی ان کا وہم اس بارے میں بڑھ گیا ہے" ـــــ عمران نے ایک دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں روڈنی کے ساتھ داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ویسے رچمنڈ ـــــ میری سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آ رہی کہ کوئی دوسرا کسی اور کی آواز، لہجے اور انداز کی اس طرح کاپی بھی کر سکتا ہے کہ تجھ جیسا شخص بھی اسے نہ پہچان سکے" ـــــ روڈنی نے ایک کرسی کی طرف عمران کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ میز کے پیچھے پڑی ہوئی اونچی نشست کی ریوالونگ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اسی لئے تو مادام کو زیادہ فکر ہوئی ہے ـــــ وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"او۔ کے ـــــ ٹھیک ہے۔ جیسے مادام کی مرضی" ـــــ روڈنی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکال کر میز پر رکھ دیا۔ دراز بند کر کے اس نے ڈبے پر لگے ہوئے مختلف رنگ کے بٹنوں میں سے ایک سرخ رنگ کے بٹن کو پریس کر دیا۔ ڈبے میں سے زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کے ساتھ ہی روڈنی نے ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑے ہوئے مختلف رنگوں کے انٹرکام سیٹس میں سے سرخ رنگ کے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"مارجر ـــــ روڈنی بول رہا ہوں ـــــ زیرو الیون سیکشن میں ڈبلیو تھری مشین موجود ہے۔ اسے میرے دفتر میں مع رسید کے بھجوا دو۔ فوراً" ـــــ روڈنی نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے

کچھ سن کر اس نے رسیور رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈبے پر پریس شدہ سرخ رنگ کے بٹن کو دوبارہ پریس کر کے ڈبے کو واپس دراز میں رکھ کر دراز بند کر دی۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ ڈبہ ریڈ لنک ہے اس کے بٹن پریس ہوئے بغیر انٹرکام پر کال ہی نہیں کی جا سکتی اس طرح کے حفاظتی انتظام کا مقصد ہوتا ہے کہ اگر کوئی یہاں تک پہنچ بھی جائے تو وہ انٹرکام استعمال ہی نہ کر سکے۔

اسی لمحے دروازے میں سے ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھوں میں ٹرے تھی جس پر شراب کی ایک بوتل اور جام رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ٹرے میز پر رکھی اور پھر بوتل کھول کر اس نے دونوں جام بھرے اور ایک جام اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا جبکہ دوسرا اس نے روڈنی کے سامنے رکھا اور پھر بوتل اور ٹرے اٹھا کر واپس چلا گیا۔

"دیکھو۔ میرے آدمیوں کو بھی علم ہے کہ تم "رائل سیلوٹ" پسند کرتے ہو۔ اس لئے وہ وہی لے آیا ہے" ——— روڈنی نے جام اٹھاتے ہوئے کہا۔

"واقعی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جام اٹھا کر اس نے منہ کی طرف بڑھایا۔ لیکن اسی لمحے اسے ہلکی سی کھانسی آئی اور اس نے جام واپس میز پر رکھ دیا۔

"کیا ہوا ——— ؟" روڈنی نے چونک کر پوچھا۔

"کچھ نہیں ——— کل سے میرا یہی حال ہے ——— شراب کی بو جیسے ہی حلق میں جاتی ہے کھانسی آجاتی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— زیادہ پینے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے ——— تم بھی تو بوتلوں پر بوتلیں چڑھا جاتے تھے" ——— روڈنی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے ایک بار پھر جام اٹھایا اور ایک بار پھر جیسے ہی جام اس کے منہ کے قریب گیا اسے دوبارہ کھانسی آگئی اور اس بار کھانسی کی شدت پہلے سے زیادہ تھی۔ عمران نے جام دوبارہ میز پر رکھ دیا اور میز پر پڑے ہوئے ٹشو پیپر کے ڈبے سے ایک ٹشو کھینچ کر اس نے ہونٹوں پر رکھا اور کھانسنے لگا۔

"مشکل ہے ——— جب تک علاج نہیں ہو گا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ کل سے میرا یہی حال ہے ——— ایک قطرہ شراب اندر نہیں جا سکی ——— میں نے تو یہی سوچا تھا کہ شاید وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسئلہ ٹھیک ہو جائے گا لیکن اب لگتا ہے باقاعدہ علاج کرانا ہی پڑے گا" ——— عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے شراب نہ پی سکنے کی وجہ سے وہ انتہائی مایوس ہو رہا ہو۔

"کمال ہے رچرڈ ——— واقعی انسان کی طبیعت عجیب ہوتی ہے۔ ایسا رد عمل ہوا ہے تم پر کہ کہاں تم بے تحاشا شراب پینے میں پورے ناٹی لینڈ میں مشہور تھے ——— اور کہاں اب یہ حالت ہے کہ پسندیدہ شراب کی بو سے ہی کھانسی کا دورہ پڑ جاتا ہے ——— علاج کراؤ۔ یقیناً یہ کوئی نفسیاتی مسئلہ ہے" ——— روڈنی نے اس بار انتہائی ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ——— اب تو کرانا ہی پڑے گا" ——— عمران نے سر ہلاتے

ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید بات ہوتی، کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھوں میں ایک بڑا سا بند ڈبہ اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر بارود نکالنے میں استعمال ہونے والا مخصوص لباس تھا تاکہ بارود کے ذرات سانس میں داخل نہ ہو سکیں اور جسم پر بھی ان کے اثرات نہ پڑ سکیں۔ اس نے ڈبہ میز پر رکھا اور پھر ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک بڑا سا سرخ رنگ کا کارڈ اس نے مؤدبانہ انداز میں روڈنی کی طرف بڑھا دیا۔ روڈنی نے قلمدان سے ایک بال پوائنٹ اٹھایا اور کارڈ کے ایک خانے پر دستخط کر کے اس نے کارڈ واپس اس آدمی کو دے دیا۔

"یہ لو۔ یہ مشین پہنچ گئی" ـــ روڈنی نے کہا۔

"او۔ کے۔ میں چلتا ہوں۔ اور سنو! ـــ علاج کے بعد تم نے خصوصی طور پر میری شراب کی دعوت کرنی ہے" ـــ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ مجھے خوشی ہوگی" ـــ روڈنی نے بھی اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر موجود گھنٹی کا بٹن دبایا تو ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یہ ڈبہ اٹھا کر باہر جیپ میں رکھ دو" ـــ روڈنی نے کہا اور اس نوجوان نے ڈبہ اٹھا لیا اور روڈنی جیپ تک عمران کو چھوڑنے آیا۔ عمران کے ساتھی باہر برآمدے میں ہی کھڑے تھے۔ وہ سب عمران کے ساتھ ہی جیپ میں بیٹھ گئے اور تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ اس عمارت سے نکل کر دوبارہ سڑک پر دوڑنے لگی۔

"بہت بڑا مسئلہ بہت آسانی سے حل ہو گیا ہے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اسی لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ ایک سائیڈ سے زیرو سیکشن کی ایک جیپ نمودار ہو کر تیزی سے ان کی جیپ کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ انہیں روکنا چاہتے ہوں اور پلک جھپکنے میں وہ جیپ ان کے قریب آ کر دوڑنے لگی۔

"باس۔ باس۔ آپ کہاں ہیں۔ جیکب نے بغاوت کر دی ہے" ـــ جیپ کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔

"جیپ سائیڈ پر کر کے روک دو رالسن" ـــ عمران نے رالسن سے کہا اور رالسن نے جلدی سے جیپ ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ عمران اچھل کر نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھ ہی دوسری جیپ بھی رکی اور اس میں سے ایک آدمی نیچے اترا اور تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم کیا کہہ رہے ہو" ـــ عمران نے رچمنڈ کے لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ کہاں تھے۔ یہاں تو زیرو سیکشن پر قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔ ڈریگون کلب کے جیکب نے مادام بائر کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور اس کے آدمیوں نے زیرو سیکشن کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے اور زیرو سیکشن کی گاڑیوں پر بے تحاشا حملہ کر رہے ہیں۔ مادام نے الیون تھرٹی کلب کے ایکشن گروپ کے ساتھ ڈریگون کلب پر حملہ کیا ہے۔ اس وقت سخت لڑائی ہو رہی ہے" ـــ دوسری جیپ سے اترنے والے آدمی نے تیز تیز

لہجے میں کہا۔

"اوہ — میں تو ماک ہاؤس میں مصروف تھا اور ایک اہم ترین مشین
میں نے کلب پہنچانی ہے — ٹھیک ہے — تم وہاں چلو۔ میں
یہ مشین کلب میں پہنچا کر وہیں آ رہا ہوں — میں دیکھتا ہوں کہ
یہ جیکب اور کتنے سانس لے سکتا ہے" — عمران نے تیز لہجے میں
کہا اور دوڑ کر اپنی جیپ میں سوار ہو گیا۔

"جلدی کرو — نکل چلو" — عمران نے رانسن سے کہا اور رانسن
نے ایک جھٹکے سے جیپ آگے بڑھا دی۔

"سنو — ایسے راستوں سے چلو جہاں کسی جیکب گروپ سے
ٹکراؤ نہ ہو سکے — کسی جیکب گروپ نے مادام بار کے خلاف [illegible]
کر دی ہے اور مادام بار الیون تھرٹی کلب کے ایکشن گروپ کو ساتھ
لے کر جیکب گروپ کے مقابلے کے لئے نکلی ہے اس لئے یہ اچھا
موقع ہے الیون تھرٹی کلب پر قبضہ کرنے کا" — عمران نے

"اوہ — جیکب کے پاس تو انتہائی طاقتور گروپ ہے —
منشیات کا سارا دھندہ تو اسی کے چارج میں ہے" — رانسن نے
جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

اور پھر واقعی رانسن جیپ کو قدرے ویران سڑکوں پر دوڑاتا ہوا
ایک ایسی سڑک پر لے آیا جہاں الیون تھرٹی کلب موجود تھا۔ اس
دوران عمران کے حکم پر روڈنی سے حاصل کردہ ڈبلیو تھری مشین کو
ڈبے میں سے نکالا جا چکا تھا اور عمران کی ہدایت پر ٹائیگر اور صفدر
دونوں نے اسے چارج بھی کر دیا تھا تاکہ اس سے فوری طور پر کام لیا
جا سکے۔

"یہ مشین اٹھا کر ہم کلب میں داخل ہوں گے — مین گیٹ پر
تم نے اس مشین کو آن کر دینا ہے تاکہ ایٹمک بیٹریاں فوری طور پر کام
کرنا بند کر دیں — اس طرح ان کا تمام سائنسی حفاظتی سسٹم فیل
ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی ہم نے ہر طرف میزائلوں سے حملہ کر دینا
ہے اور جو بھی نظر آئے اس کا خاتمہ کر دینا ہے — فل ریڈ ہو گا۔
سمجھ گئے" — عمران نے کلب کی عمارت کے قریب پہنچتے ہوئے
اپنے ساتھیوں سے کہا اور ان سب نے سر ہلا دیئے۔

جولیا کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے پورے جسم میں درد کی تیز لہر سی دوڑتی چلی گئی اور جیسے ہی اس کا شعور جاگا وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہ ایک بڑے ہال کمرے کے ستون کے ساتھ رسیوں سے بندھی ہوئی کھڑی تھی۔ اس کے ساتھ ہی دوسرے ستونوں کے ساتھ جیولٹ، الفرڈ اور ان کے تین دوسرے ساتھی بھی اسی طرح بندھے ہوئے کھڑے تھے۔

جولیا کے ذہن میں فوراً ہی سابقہ منظر فلم کی طرح چلنے لگا۔ عمران اور دوسرے ساتھیوں کے جانے کے بعد وہ جیولٹ اور الفرڈ کے ساتھ ایک کمرے میں بیٹھی عمران کے متعلق ہی باتیں کر رہی تھی۔ جیولٹ اس سے عمران کے بارے میں سوالات کر رہی تھی اور جولیا بڑی دلچسپی سے اس کے سوالات کے جواب دے رہی تھی۔ جیولٹ کے تین ساتھی باہر مختلف جگہوں پر پہرہ دے رہے تھے۔ بلیک ہاؤس کا حفاظتی سرکٹ آن تھا۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھے۔ پھر انہیں باتیں کرتے کرتے نجانے کتنا وقت گزر گیا کہ اچانک باہر سے ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی جیسے کوئی بڑا بم پھٹ گیا ہو۔ جولیا چونک کر اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ یکلخت اس کے ذہن پر تاریکی نے غلبہ حاصل کر لیا اور اس کے بعد اب اس حالت میں اس کی آنکھیں کھلی تھیں۔ اس نے دیکھا کہ ایک آدمی کوئی بوتل باری باری ہر ایک کی ناک سے لگا رہا تھا۔ آخر میں اس نے جیولٹ کی ناک سے اسے لگایا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ٹھہرو ـــــ میری بات سنو" ـــــ جولیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو وہ آدمی تیزی سے مڑا اور جولیا کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہم کس کی قید میں ہیں" ـــــ جولیا نے پوچھا۔

"مادام بائزہ کی" ـــــ اس آدمی نے مختصر سا جواب دیا اور مڑ کر تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔ اسی لمحے جیولٹ اور اس کے ساتھیوں کو بھی ہوش آ گیا اور وہ سب کراہنے لگے۔

"یہ کیا ہو گیا ہے" ـــــ جولیا کے ساتھ والے ستون سے بندھی ہوئی جیولٹ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"مادام بائزہ نے ہمیں قید کر لیا ہے ـــــ اس کا مطلب ہے کہ ہم سے غفلت ہوئی ہے" ـــــ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ اس ہال نما کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور بائزہ اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے آثار نمایاں تھے۔

"ہونہہ۔ جیولٹ — تم نے کیا سمجھا تھا کہ ان پاکیشیائی احمقوں کے ساتھ مل کر تم پاک تنظیم پر قبضہ کر لو گی" — باٹر نے اندر آتے ہی جیولٹ سے مخاطب ہو کر انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"قبضہ تو کر ہی لیا تھا۔ بہرحال ہم سے غفلت ہوئی ہے — ورنہ تم اس طرح ہمیں قید نہ کر سکتی" — جیولٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں نظر نہیں آ رہے۔ صرف اس کی ساتھی لڑکی ہی موجود ہے — اور میں نے رچینڈا اور اس کے ساتھیوں کی بے لباس لاشیں بھی اوپر والے ہال میں پڑی دیکھی ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی رچینڈا اور ان لوگوں کے میک اپ میں یہاں سے گئے ہیں — کہاں ہے وہ — تم لڑکی" — باٹر نے اس بار جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارا نام باٹر ہے" — جولیا نے بجائے جواب دینے کے سوال کر دیا۔ اس کا لہجہ بے حد مطمئن تھا۔

"ہاں — میرا نام باٹر ہے اور میں پاک کی چیئرمین ہوں اور دشمنوں پر تشدد کرتے ہوئے کسی کا قطعاً لحاظ نہیں کرتی — اس لئے تم سچ سچ سب کچھ بتا دو تو اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے" — باٹر نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم نے یہاں کیسے قبضہ کیا ہے جب کہ یہاں حفاظتی سرکٹ بھی آن تھا" — جولیا نے اس بار پھر جواب دینے کی بجائے سوال کر دیا۔

"بلیک وے تو اوپن تھا — میں اس کے ذریعے اندر آئی اور پھر میں نے بیہوش کر دینے والی گیس کا فائر کر دیا — نتیجہ یہ کہ تم سب بیہوش ہو گئے — تم نے بلیک وے کو کلوز ہی نہ کیا تھا" — باٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جولیا کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ واقعی ان سے انتہا درجے کی حماقت ہوئی تھی۔

"عمران ویپن ہاؤس گیا ہے" — جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور باٹر بے اختیار اچھل پڑی۔

"ویپن ہاؤس — اوہ — اوہ — میں سمجھ گئی۔ وہ وہاں سے ڈبلیو تھری مشین حاصل کرنے گیا ہو گا — کس وقت گیا ہے" — باٹر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ہمارے بیہوش ہونے سے چند منٹ پہلے گیا تھا" — جولیا نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔ اس نے جان بوجھ کر چند منٹ کہے تھے حالانکہ عمران کو گئے ہوئے تقریباً پون گھنٹہ یا اس سے بھی زیادہ ہو چکا تھا۔ وہ تو باتوں میں مصروف رہے تھے۔ انہیں تو وقت کا صحیح احساس ہی نہ رہا تھا۔ بہرحال اس کا اندازہ تھا کہ پون گھنٹہ گزر ہی گیا ہو گا۔

"اوہ — اوہ — مجھے پہلے اسے روکنا ہو گا" — باٹر نے کہا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑی اور دوڑتی ہوئی دروازے سے باہر نکل گئی۔ باٹر کے ساتھ آنے والے دونوں مسلح افراد بھی اس کے پیچھے ہی باہر نکل گئے اور دروازہ ان کے عقب میں بند ہو گیا۔

"یہ ہمیں مار ڈالے گی — کاش! ہم ان رسیوں سے آزاد ہو سکتے" — الفرڈ نے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے وقت حاصل کیا ہے — کوشش کرو" — جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ستون کے عقب میں بندھے ہوئے

اپنے دونوں ہاتھوں کو حرکت دینی شروع کر دی اور اس کے ساتھ ہی
اُسے معلوم ہو گیا کہ اس کی کلائیاں آپس میں بندھی ہوئی نہیں ہیں بلکہ
اس کے بازو عقب میں رکھ کر اس کے جسم کو رسیوں کے ساتھ باندھا
گیا ہے۔ جولیا کو ہلکی سی مسرت کا احساس ہوا کیونکہ اب وہ آسانی سے
رہائی کے لئے کچھ کر سکتی تھی۔ اس نے تیزی سے اپنی کلائیاں موڑیں
اور پھر ایک رسی اس کے ہاتھ میں آ گئی۔ اس نے اس رسی کو جھٹکا
کر قدرے نیچے کی طرف کھسکانا شروع کر دیا اور چند لمحوں کی کوشش
بعد رسی جو اس کی کلائی سے ذرا اوپر گھوم کر جا رہی تھی نیچے کی طرف
کھسکی اور اس کی پوری کلائی آزاد ہو گئی۔ اب وہ بازو کے جوڑ تک
بازو کے نچلے حصے کو گھما سکتی تھی۔ اس نے اُسے موڑا اور دوسرے
کے اوپر موجود رسی کو پکڑ کر نیچے کھسکانا شروع کر دیا۔ کچھ دیر کی کوشش
کے بعد اس نے دو رسیاں یکے بعد دیگرے کھینچ کر نیچے کھسکا دیں
طرح اس کا بایاں بازو پورے کا پورا آزاد ہو گیا۔ وہ اب رسیوں سے
باہر آ گیا تھا۔ اس نے ہاتھ موڑا اور اپنی گردن پر موجود رسی کو اس
سے پکڑ کر پورا زور لگا کر باہر کی طرف کھینچا اور اپنا سر اس خلا میں
نیچے کھسکانا شروع کر دیا۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد رسی اس
ٹھوڑی سے اوپر ہوتی ہوئی اس کے منہ پر پہنچ گئی تو اس نے ہاتھ جھٹکا
دیا اور پھر رسی کو دانتوں میں لے کر اُسے کاٹنے کی کوشش شروع کر دی
جیولٹ اور الفرڈ اور اس کے دوسرے تین ساتھی حیرت سے جولیا کو یہ سب
کچھ کرتے دیکھ رہے تھے۔ جولیا مسلسل رسی پر دانت رگڑتے چلی جا رہی تھی
گو اس طرح اس کے دانتوں میں جھرجھراہٹ اور درد شروع ہو گیا تھا لیکن

وہ مسلسل دانت مار مار کر رسی کو کسی حد تک کاٹ لینے میں کامیاب ہو گئی
تھی۔ وہ مسلسل کوشش میں مصروف رہی اور تھوڑی دیر بعد جب اُسے
احساس ہوا کہ رسی کافی سے زیادہ کٹ گئی ہے تو اس نے آزاد ہاتھ
سے رسی کو ایک بار پھر پکڑا اور پوری قوت سے اُسے جھٹکا دیا تو ہلکے
سے تڑاکے کے ساتھ رسی ٹوٹ گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم
کے گرد موجود رسی کے سخت بل بھی قدرے ڈھیلے پڑ گئے۔ جولیا نے
اب جلدی سے ان بلوں کو ہاتھ سے کھینچ کھینچ کر کھولنا شروع کر دیا
اور چند لمحوں بعد وہ رسی کی گرفت سے آزاد ہو چکی تھی۔
"کمال ہے مس جولیا۔ کمال ہے۔ تم نے حیرت انگیز کام دکھا
ہے"۔ جیولٹ نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا اور جولیا مسکرا
ہوئی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے سب سے پہلے
دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر واپس جیولٹ کی طرف آئی ا
جیولٹ والے ستون کے عقب میں پہنچ کر اس نے چند لمحوں میں رسی
گانٹھ کھول دی اور جیولٹ بھی رسی کی گرفت سے آزاد ہو گئی۔
"تم اپنے ساتھیوں کو کھولو۔ میں باہر دیکھتی ہوں۔ ہمیں سب
سے پہلے اسلحہ حاصل کرنا ہے"۔ جولیا نے کہا اور ایک بار پھر درو
کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازے کی کنڈی ہٹائی ہی تھی کہ اُ
باہر سے تیز قدموں کی آواز سنائی دی اور جولیا تیزی سے س
دیوار سے لگ کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے اشارے سے جیولٹ کو
حرکت کرنے سے منع کر دیا جو اس وقت الفرڈ کو کھولنے میں مصرو
تھی۔ اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ

ایک آدمی اچھل کر اندر داخل ہو گیا ۔۔۔۔ اس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی جولیا نے اچھل کر اس پر حملہ کیا اور وہ آدمی چیختا ہوا پہلو کے بل نیچے گرا۔ جھٹکا لگنے کی وجہ سے اس کے ہاتھوں سے مشین گن نکل کر دور جا گری جسے جیولٹ نے دوڑ کر اٹھا لیا اور جولیا تیزی سے پیچھے ہٹتی گئی۔ اس نے ایک بار پھر دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔

"خبردار اگر حرکت کی" ۔۔۔۔ جیولٹ نے مشین گن اس آدمی کی طرف اٹھاتے ہوئے چیخ کر کہا اور وہ آدمی نہ صرف اٹھ کر کھڑا ہو گیا بلکہ اس نے دونوں ہاتھ بھی سر سے اونچے اٹھا لئے۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت تھی۔

"تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم آزاد کیسے ہو گئے ۔۔۔۔؟" اس آدمی نے حیرت کی شدت سے رک رک کر کہا۔

"دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ اور اپنے ہاتھ عقب میں کر لو" ۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور وہ آدمی اس طرح دیوار کی طرف مڑا جیسے ہپناٹزم کا معمول حرکت کرتا ہے اور اس نے اپنے سر سے اٹھے ہوئے بازو بھی عقب میں کر لئے۔ جیولٹ نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کی گردن کے عقبی حصے میں مشین گن کی نال لگا دی جب کہ جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے ستون کے پاس پڑی ہوئی رسی اٹھا کر اس کی دونوں کلائیاں اس کے عقب میں باندھ دیں اور پھر اس نے اس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ دوسرے لمحے وہ اس کے کوٹ کی جیب سے ایک آٹومیٹک ریوالور برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گئی۔

"اب دیوار سے پشت لگا کر کھڑے ہو جاؤ" ۔۔۔۔ جولیا نے ریوالور کی نال اس کی طرف اٹھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی جیولٹ بھی ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔ وہ آدمی ایک بار پھر مڑا اور دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک حیرت کے آثار واضح تھے۔ شاید ان دونوں کو اس طرح آزاد دیکھ کر اس کے ذہن کو حیرت کا جو شدید جھٹکا لگا تھا وہ ابھی تک اس جھٹکے کے اثرات سے نہ سنبھل سکا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا" ۔۔۔۔ جولیا نے ریوالور کی نال اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی پر رکھ کر دباتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا جب کہ جیولٹ اس کے اشارے پر دوبارہ اپنے ساتھیوں کو کھولنے کے لئے ان کی طرف بڑھ گئی تھی اس نے مشین گن کاندھے سے لٹکا لی تھی۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میرا نام فرانسو ہے اور میرا تعلق زیرو سیکشن سے ہے لیکن تم رسیوں سے کیسے آزاد ہو گئیں ۔۔۔۔ کیا تم کوئی جادوگر ہو ۔۔۔۔؟" فرانسو نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"جادوگر نہیں ۔۔۔ موت کا فرشتہ کہو ۔۔۔ اور موت کے فرشتے کو آج تک کوئی نہیں روک سکا ۔ سمجھے ۔۔۔ باز کہاں ہے" ۔۔۔۔ جولیا نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مادام ابھی الیون تھرڈی کلب گئی ہیں ۔۔۔ وہ مجھے کہہ گئی تھیں کہ میں جا کر تم سب کو گولیوں سے اڑا دوں مگر تم ۔۔۔۔" فرانسو بولتے بولتے اس طرح رک گیا جیسے اسے اب تک یہ بات سمجھ نہ آئی ہو کہ وہ دونوں رسیوں سے اس طرح بندھے ہونے کے باوجود

کہ ان کے لئے حرکت کرنا بھی محال ہو آخر کس طرح آزاد ہو گئیں۔

"سنو فرالنو ـــــ ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے ـــــ ہمارا تعلق صرف بائر سے ہے اس لئے اگر تم اپنی زندگی چاہتے ہو تو صاف صاف بتادو کہ مادام بائر کو کیوں اس طرح اچانک جانا پڑا ـــــ اگر تم نے سب کچھ بتادیا تو میرا وعدہ ہے کہ تمہیں نہ صرف زندہ رکھا جائے گا بلکہ تمہیں زیرو سیکشن میں اہم عہدہ بھی دے دیا جائے گا" ـــــ جولیا نے کہا اور زندگی اور عہدے کے الفاظ سن کر فرالنو کی آنکھوں میں بے اختیار چمک سی ابھر آئی۔

"تم ـــــ تم واقعی جادوگر ہو۔ اس لئے اب مجھے یقین ہو گیا ہے مادام بائر تم سے نہیں جیت سکیں اور لازماً مادام جیولٹ انہیں شکست دے کر ہاک تنظیم پر قبضہ کر لیں گی ـــــ اس لئے اگر مادام جیولٹ وعدہ کرے کہ وہ مجھے زندہ رہنے دے گی اور مجھے عہدہ بھی دے گی تو میں نہ صرف سب کچھ بتانے کے لئے تیار ہوں بلکہ دل سے جان مادام جیولٹ کی ہر خدمت بھی کروں گا" ـــــ فرالنو نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں وعدہ کرتی ہوں کہ اگر تم ہمارا ساتھ دو گے تو میں تمہیں زیرو سیکشن میں اہم عہدہ دوں گی" ـــــ جیولٹ نے آگے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ڈریگون کلب کے جیکب نے اپنے گروپ سمیت اچانک مادام بائر کے خلاف بغاوت کر دی تھی ـــــ مادام بائر اس وقت الیون تھرٹی کلب میں مقیم تھیں ـــــ جیکب نے زیرو سیکشن کے ہیڈکوارٹر پر قبضہ کر لیا تھا اور اس کے آدمیوں نے زیرو سیکشن کے افراد پر جزیرے میں ہر جگہ حملے کرنے شروع کر دیئے تھے جس پر مادام بائر الیون تھرٹی کلب میں موجود ایکشن گروپ کو لے کر خود میدان میں اتری اور مادام بائر نے سب سے پہلے جیکب کے سب سے بڑے اڈے ڈریگون کلب کو راکٹوں اور بموں سے تباہ و برباد کر دیا ـــــ اس کے بعد مادام بائر نے زیرو سیکشن کے ہیڈکوارٹر کا بھی یہی حشر کیا ـــــ اس طرح جیکب اور اس کے تمام ساتھی ہلاک ہو گئے۔ باقی کو زیرو سیکشن نے چن چن کر ہلاک کر دیا ـــــ باس رچمنڈ جو یہاں حملہ کرنے آیا تھا اس کا کوئی پتہ نہ چل رہا تھا اس لئے مادام بائر ایکشن گروپ کے آدمیوں اور زیرو سیکشن کے ساتھ یہاں پہنچی ـــــ بلیک وے سے گزر کر جب ہم یہاں پہنچے تو مادام نے یہاں بیہوش کر دینے والی گیس کا بم فائر کیا اس کے نتیجے میں تم سب بیہوش ہو گئے ـــــ مادام نے تم سب کو یہاں رسیوں سے باندھنے کا حکم دیا اور ہاک ہاؤس کی تلاشی شروع کر دی تو ایک ہال میں رچمنڈ اور اس کے سب ساتھیوں کی لاشیں پڑی ملیں لیکن اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا کہیں پتہ نہ چلا تو مادام پوچھ گچھ کرنے یہاں آئی اور تم لوگوں کو ہوش دلایا جا چکا تھا لیکن پھر تم نے یہ کہہ کر مادام کو پریشان کر دیا کہ عمران اور اس کے ساتھی ویپن ہاؤس گئے ہیں۔ چنانچہ مادام نے یہاں سے جا کر جب ویپن ہاؤس کے انچارج روڈنی سے فون پر بات کی تو روڈنی نے بتایا کہ رچمنڈ زیرو سیکشن کے آدمیوں کے ساتھ ویپن ہاؤس آ کر وہاں سے ڈبلیو تھری مشین لے گیا ہے جس پر مادام غصے سے پاگل ہو گئی ـــــ اس نے فوری طور پر تم لوگوں کو

ہلاک کر دینے کا حکم دیا اور باقی افراد کو ساتھ لے کر وہ فوری طور پر الیون ھرٹی کلب گئی ہے ـــــ اس کا کہنا تھا کہ اب وہ ڈریگون کلب اور زیرو سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کی طرح الیون ھرٹی کلب کو راکٹوں سے اڑا دے گی" ـــــ فرانسو نے واقعی پوری تفصیل سے سب کچھ بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ یہاں سے اسلحہ لے کر گئی ہے" ـــــ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں ـــــ الیون ھرٹی کلب کو تباہ کرنے کے لئے اسے ہی راکٹ گنوں کی ضرورت پڑے گی ـــــ مادام بارٹمے نے روڈی کو حکم دیا ہے کہ وہ فوراً چار راکٹ گنیں لے کر الیون ھرٹی کلب کے سامنے پہنچ جائے" فرانسو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اب ہاک ہاؤس میں تم اکیلے رہ گئے ہو ـــــ یا کوئی اور بھی ہے" جولیا نے پوچھا۔

"میں اکیلا ہوں" ـــــ فرانسو نے جواب دیا اور اسی لمحے جولیا نے ریوالور کو اچھال کر دستے سے پکڑا اور پے در پے دو بھرپور ضربیں فرانسو کے سر پر لگیں اور وہ چیختا ہوا پہلو کے بل نیچے فرش پر گرا اور بیہوش ہو گیا۔

"جلدی آؤ ـــــ ہمیں اس بارٹمے کو روکنا ہے۔ ورنہ عمران اپنے ساتھیوں اور ڈاکٹر ہدایت اللہ کے ساتھ ختم ہو جائے گا" ـــــ جولیا نے کہا اور دروازے کی طرف دوڑ پڑی۔ جیولٹ اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے لپکے اور تھوڑی دیر بعد وہ بلیک وے کے باہر موجود زیرو سیکشن کی دوسری جیپ میں بیٹھے الیون ھرٹی کلب کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر الفرڈ تھا جب کہ جولیا اس کے ساتھ بیٹھی تھی پچھلی سیٹوں پر جیولٹ اور اس کے تین ساتھی موجود تھے۔ باہر آنے سے پہلے انہوں نے ہاک ہاؤس کے اسلحہ خانے سے ضروری اسلحہ بھی لے لیا تھا۔ جولیا کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور چہرے پر شدید بے چینی کے آثار نمایاں تھے۔

"اس فرانسو کو ختم کر دینا تھا ـــــ کہیں وہ ہوش میں آ کر کوئی گڑبڑ نہ کرے" ـــــ جیولٹ نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے اس لئے اسے بیہوش کیا ہے کہ اگر ہماری عدم موجودگی میں عمران واپس آ گئے تو کم از کم وہ اس فرانسو سے ہماری عدم موجودگی کے بارے میں پوچھ گچھ تو کر سکتا ہے" ـــــ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جیولٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

الیون تھرڈ کلب میں ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی تھیں
عمران اور اس کے ساتھیوں نے واقعی وہاں پہنچ کر قیامت توڑ دی تھی
جو بھی نظر آیا گولیوں سے اڑا دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ راہداریاں اور کمرے
بموں کے خوفناک دھماکوں سے گونج رہے تھے۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کا یہ خوفناک اور قیامت خیز ایکشن اس
قدر اچانک، بھرپور اور تیز رفتار تھا کہ پورے الیون تھرڈ کلب میں
موجود افراد بغیر مقابلہ کئے تہہ تیغ ہوتے چلے گئے تھے۔ ویسے بھی زیادہ
لوگوں کی تعداد کلب کے بالائی حصے میں تھی۔ نیچے تہہ خانوں میں بہت کم
چند افراد ہی موجود تھے اور آخر کار عمران ڈاکٹر ہدایت اللہ کو زندہ سلامت
ایک کمرے سے برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ چونکہ اسے الیون تھرڈ
کلب کی عمارت کا پورا نقشہ معلوم تھا اور اس کلب میں زیادہ تر انحصار
سائنسی اقدامات پر ہی کیا گیا تھا اس لئے ڈبلیو تھری مشین کے اندر
...ران ہوتے ہی سارے سائنسی انتظامات یکسر فیل ہو کر رہ گئے تھے۔
ایک آدمی سے مختصر سی پوچھ گچھ سے البتہ عمران کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ
یہاں موجود ایکشن گروپ کے تمام افراد کو ساتھ لے کر جیکب کے
مقابلے پر گئی ہوئی تھی اس لئے بھی یہاں ان کا مقابلہ نہ ہو سکا تھا۔
کیونکہ یہاں مقابلے کے لئے ایکشن گروپ ہی تعینات تھا باقی افراد
تو عام سے غنڈے تھے۔

"اب ہمیں فوری طور پر واپس پاک ہاؤس پہنچنا ہے تاکہ جولیا کو
ساتھ لے کر فوری طور پر اس جزیرے سے باہر نکلا جا سکے ——— پاک
ہاؤس میں خصوصی ہیلی کاپٹر موجود ہے۔ اس کی مدد سے ہم آسانی سے
ناٹی لینڈ سے باہر جا سکتے ہیں" ——— عمران نے ایک خفیہ راستے سے
الیون تھرڈ کلب سے باہر نکلتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اس
راستے پر پہلے سے ایک بڑی جیپ موجود تھی جسے اب عمران اور
ان کے ساتھی استعمال کر رہے تھے اور چند لمحوں بعد جیپ انہیں لئے
الیون تھرڈ کلب کی عقبی طرف پختہ سڑک پر دوڑتی ہوئی
پاک ہاؤس کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

سٹیئرنگ اس بار بھی جولٹ کے ساتھی رالسن کے ہاتھوں میں تھا
عمران رچرڈ کے ٹھیک ساتھ میں سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ ڈاکٹر
ہدایت اللہ اور دوسرے ساتھی عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔
رالسن بڑی مہارت سے مختلف سڑکوں پر جیپ کو دوڑاتا ہوا پاک ہاؤس
کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ ایک بار
پھر پاک ہاؤس سے ملحقہ اس جگہ پر پہنچ گئی جہاں سے بلیک شے کا

دہانہ تھا لیکن وہاں پہنچتے ہی عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ ایک تو زیرو سیکشن کی دوسری جیپ جسے وہ یہاں چھوڑ گئے تھے موجود نہ تھی دوسرا بلیک ویو کا دہانہ بھی کھلا ہوا تھا۔

"اوہ — یہاں بھی کچھ ہو چکا ہے" — عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب مشین گنیں اٹھائے تیزی سے دوڑتے ہوئے ناک ہاؤس کے اندر داخل ہو گئے۔ وہ سب انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے کیونکہ جیپ کے غائب ہونے اور دہانہ کھلا ہونے کی وجہ سے خطرہ تھا کہ شاید اندر ان کے دشمنوں کا قبضہ نہ ہو گیا ہو۔ لیکن اندر پہنچ کر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ناک ہاؤس اسی طرح خالی پڑا تھا جب کہ جولیا، جیولٹ اور اس کے ساتھی وہاں موجود نہ تھے البتہ ایک ہال نما کمرے میں ایک آدمی بیہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ کے عقب میں رسی سے بندھے ہوئے تھے اور ستونوں کے ساتھ فرش پر بھی رسیاں پڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

"اوہ — یہاں کچھ ہوا ضرور ہے" — عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہیں جولیا کو ساتھ لے جانا چاہیے تھا — کیا ضرورت تھی اسے یہاں چھوڑ کر جانے کی" — تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو تمہارا ہی فائدہ کیا تھا — اگر جولیا تمہیں اس طرح بیدردی اور سفاکی سے لوگوں کو قتل کرتے دیکھ لیتی تو یقیناً وہ آئندہ تمہاری شکل دیکھنے کی بھی روادار نہ ہوتی" — عمران نے اس آدمی کے ناک اور منہ کو دونوں ہاتھوں سے بند کرتے ہوئے کہا اور تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"اس آدمی کے ہاتھ جولیا نے باندھے ہیں۔ وہ اسی مخصوص انداز میں گانٹھ لگاتی ہے — اس کا مطلب ہے کہ جولیا اور اس کے ساتھیوں کو پہلے ستونوں سے باندھا گیا تھا لیکن پھر جولیا نے آزادی حاصل کر لی اور اس آدمی کو پکڑ کر اس سے پوچھ گچھ کی اور پھر وہ لوگ یہاں سے نکل گئے" — عمران نے اس آدمی کے جسم میں حرکت کا احساس ہوتے ہی سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ گئے کہاں ہیں — اور انہیں یہاں سے جانے کی کیا ضرورت پڑی تھی" — تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے۔ اسے ہوش میں تو آنے دو" — عمران نے کہا اور اسی لمحے اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ اب حیرت سے آنکھیں پھاڑے عمران اور تنویر کو دیکھ رہا تھا کیونکہ یہاں صرف وہ ان دونوں موجود تھے۔ باقی ساتھی ڈاکٹر ہدایت اللہ کے ساتھ ساتھ دوسری طرف کی نگرانی کر رہے تھے کہ کوئی اچانک نہ آ جائے۔

"تم — تم کون ہو — وہ مادام جیولٹ اور وہ —" اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے انہیں ستونوں سے باندھا تھا" — عمران نے اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑے کرتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"نن — نن — نہیں — مادام بائر نے باندھا تھا" — اس آدمی

نے عمران کے انتہائی سخت لہجے سے گھبراتے ہوئے کہا اور مادام بائر کا نام سن کر عمران اور تنویر دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"جلدی بتاؤ۔ یہاں کیا ہوا تھا ۔۔۔ اور بائر اور جولیٹ وغیرہ اب کہاں ہیں"۔۔۔ عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا اور جواب میں اس آدمی نے مادام بائر کے ایکشن گروپ کے آدمیوں کے ساتھ یہاں آنے سے لے کر اپنے بیہوش ہونے تک ساری تفصیل بتادیں۔

"اوہ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ جولیا ہمارے پیچھے الیون تھرٹی کلب گئی ہے ۔۔۔ ویری بیڈ ۔۔۔ پھر تو وہ یقیناً شدید خطرے میں ہوگی مادام بائر جب وہاں پہنچے گی تو وہ وہاں لاشیں دیکھ کر یقیناً پاگل ہو جائے گی"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے اس آدمی کی کنپٹی پر ایک زوردار تھپڑ چھوٹا اور وہ آدمی ایک بار پھر چیختا ہوا اسی طرح دوسرے پہلو کے بل نیچے گرا۔ جب کہ عمران اسے ضرب لگا کر بجلی کی سی تیزی سے دروازے سے باہر نکل آیا۔ ظاہر ہے تنویر اس کے پیچھے تھا۔

"جلدی کرو ۔ باقی ساتھیوں کو بلاؤ ۔۔۔ اب ہمیں ہیلی کاپٹر پر الیون تھرٹی کلب جانا ہوگا"۔۔۔ عمران نے کہا اور تنویر، صفدر اور کو بلانے کے لئے دوڑ پڑا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب اس خصوصی ہیلی کاپٹر پر بیٹھے ایک بار پھر الیون تھرٹی کلب کی طرف اڈے سے چلے جارہے تھے لیکن اس بار عمران رالسن کو وہیں چھوڑ آیا تھا تاکہ اگر جولیا وغیرہ ان کی عدم موجودگی میں یہاں پہنچ جائیں تو رالسن انہیں وہیں روک سکے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ ناک ہاؤس کی حفاظت بھی کر سکے تاکہ بائر اور اس کے ساتھی اس پر دوبارہ قبضہ نہ کر سکیں۔

پائلٹ سیٹ پر ٹائیگر تھا اور عمران سائیڈ پر بیٹھا ہوا تھا جب کہ صفدر اور تنویر اور ڈاکٹر ہدایت اللہ عقبی سیٹوں پر تھے۔ عمران نے ڈاکٹر ہدایت اللہ کو اس لئے ساتھ رکھا تھا کہ اب وہ جولیا کی طرح ڈاکٹر ہدایت اللہ کو اپنے سے علیحدہ رکھ کر کوئی رسک نہ لینا چاہتا تھا۔

ڈاکٹر ہدایت اللہ بالکل خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ہوش میں تو ضرور تھے لیکن ان کا انداز بتا رہا تھا کہ انہیں کسی ایسی دوا کے انجکشن لگائے جاتے رہے ہیں جن کی وجہ سے ان کا ذہن کافی سست ہو گیا ہے۔

عمران نے سوچا تھا کہ ناک ہاؤس پہنچ کر وہ ڈاکٹر ہدایت اللہ کو باقاعدہ چیک کر کے ان کے ذہن پر چھائی ہوئی گرد کا علاج کرے گا۔ لیکن وہاں جاتے ہی ایسے حالات سامنے آتے کہ عمران کو ان کے علاج کی فرصت ہی نہ ملی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ڈاکٹر ہدایت اللہ خاموش اور بے حس و حرکت اس طرح بیٹھے ہوئے تھے جیسے ان کا اس ساری بھاگ دوڑ سے کسی قسم کا کوئی تعلق ہی نہ ہو۔

تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر الیون تھرٹی کلب کی عمارت کے اوپر پہنچ گیا۔ عمارت کے اردگرد خاموشی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہاں ایک فرد بھی موجود نہ ہو۔

عمران کے کہنے پر ٹائیگر نے ہیلی کاپٹر کو الیون تھرٹی کلب کی

پارکنگ کی طرف لے گیا تاکہ اُسے وہاں کھلی جگہ پر اتار سکے کہ اچانک
کلب سے میزائل گن چلنے کی آواز سنائی دی، اس کے ساتھ ہی نیچے اترتے
ہوئے ہیلی کاپٹر نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور پھر وہ اس طرح نیچے زمین
پر گرنے لگا جیسے کوئی بھاری چٹان پہاڑی کی چوٹی سے نیچے گرتی ہے
اور عمران ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں سمجھ گیا کہ ہیلی کاپٹر ہٹ
ہو چکا ہے اور اب اُسے زمین پر گر کر پھٹنے سے دنیا کی کوئی طاقت
نہیں روک سکتی اور ظاہر ہے اس کے بعد ان کے زندہ بچ جانے
کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا اور اسی لمحے خوفناک دھماکہ ہوا اور
اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

مادام بائر پاگلوں کے سے انداز میں الیون تھرٹی کلب کی عمارت
کی طرف دیکھ رہی تھی، اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ وہ اس وقت
کلب سے کچھ فاصلے پر زیرو سیکشن کی جیپ میں بیٹھی ہوئی تھی، اس کے
ساتھ آرنلڈ اور اس کے بارہ ساتھی آئے تھے اور جب وہ یہاں پہنچے
تھے ابھی لمحے روڈنی بھی راکٹ گنیں ایک بڑی جیپ میں لادے چار
افراد کے ساتھ وہاں پہنچ گیا تھا اور پھر آرنلڈ کے ہی کہنے پر بائر نے
فوری طور پر الیون تھرٹی کلب کو راکٹوں سے تباہ کرنے کا فیصلہ بدل دیا
اور یہ طے ہوا کہ آرنلڈ ایکشن گروپ کے افراد اور روڈنی راکٹ گنوں اور
اپنے آدمیوں سمیت کلب کے اندر جائیں اور وہاں موجود ہر شخص کو
راکٹوں اور گولیوں سے اڑا دیں۔ بائر کو اب ڈاکٹر ہدایت اللہ کی بھی پرواہ
نہ رہی تھی کیونکہ اب اس کی اپنی بقا خطرے میں پڑ گئی تھی۔ چنانچہ وہ
جیپ میں اکیلی بیٹھی رہ گئی اور آرنلڈ اور روڈنی اپنے ساتھیوں سمیت کلب

میں داخل ہو گئے تھے۔ انہیں اندر گئے ہوئے چند منٹ گزر چکے تھے اور باربرا جیپ میں بیٹھی پاگلوں کے سے انداز میں کلب کی طرف دیکھ رہی تھی کہ اس ریڈ کا کیا نتیجہ نکلتا ہے لیکن جب کافی دیر گزر جانے کے باوجود اندر سے فائرنگ یا راکٹ گنوں کے چلنے کی آوازیں سنائی نہ دیں تو اس کی بے چینی عروج پر پہنچ گئی۔ وہ اچھل کر جیپ سے نیچے اتری اور دوڑتی ہوئی سڑک کراس کر کے الیون تھری کلب کی طرف بڑھنے لگی۔ ابھی وہ گیٹ تک پہنچی ہی تھی کہ آرنلڈ تیزی سے باہر نکلا۔

"مادام — مادام — اندر تو ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی ہیں۔ پورا کلب مقتل گاہ بنا ہوا ہے۔ پاکیشیائی سائنس دان کے روپ میں والکر اور وہ پاکیشیائی بھی غائب ہیں" — آرنلڈ نے متوحش لہجے میں کہا۔

"اوہ — اوہ — وہ لوگ تباہی مچا کر پھر نکل گئے" — باربرا نے دانت پیستے ہوئے کہا اور اندر داخل ہو گئی۔ واقعی وہاں ہر طرف لاشیں اور خون پھیلا ہوا تھا۔ ہال میں بیس کے قریب لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ سارے کلب میں گھوم چکی تھی۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا اور آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"وہ کہاں جا سکتے ہیں — اوہ — وہ یقیناً یہاں سے پاک ہاؤس گئے ہوں گے۔ وہ اسی لئے اپنے ساتھیوں کو وہاں چھوڑ گئے تھے" — یکلخت ایک خیال کے تحت باربرا نے چیختے ہوئے کہا۔

"پھر کیا حکم ہے" — آرنلڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"روڈنی کہاں ہے۔ اسے بلاؤ" — باربرا نے چیختے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد روڈنی دوڑتا ہوا اس کے سامنے پہنچ گیا۔

"روڈنی — تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ پاک ہاؤس جاؤ اور اسے باہر سے ہی ان راکٹوں سے اڑا دو — فوراً۔ بغیر کچھ سوچے اڑا دو۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے۔ جاؤ" — باربرا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"مادام — وہ والکر جو ان کے ساتھ ہے اس کا کیا ہو گا — میں ساتھ نہ چلا جاؤں" — آرنلڈ نے کہا۔

"نہیں — تم اپنے ساتھیوں سمیت یہیں رکو گے — جاؤ روڈنی اور پھر واپس آکر مجھے اطلاع دو کہ وہاں سے تمہیں کتنی لاشیں دستیاب ہوئی ہیں — والکر مرتا ہے تو مرنے دو۔ اس کی خاطر اب مزید رسک نہیں لیا جا سکتا" — باربرا نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام" — روڈنی نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔

"میں دفتر میں بیٹھی ہوں — میں اب بری طرح تھک گئی ہوں۔ میرا دماغ اب پھٹنے کے قریب ہے — ابھی شکر ہے کہ ہم نے والکر والا کام کر دیا تھا ورنہ سب کچھ ہاتھ سے نکل جاتا — تم خیال رکھنا کہیں یہ لوگ دوبارہ نہ آجائیں" — روڈنی کے جانے کے بعد باربرا نے آرنلڈ سے کہا اور پھر دوڑتی ہوئی وہ ایک سائیڈ میں بنے ہوئے دفتر کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے چہرے کی کیفیت بتا رہی تھی کہ وہ ذہنی طور پر اس وقت پاگل پن کے قریب پہنچ چکی ہے۔ دفتر میں پہنچ کر وہ اس طرح ایک صوفے پر ڈھیر ہو گئی جیسے اس کے جسم سے روح نکل گئی ہو۔ اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں اور وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی۔ اسے اس حالت میں پڑے ہوئے زیادہ سے زیادہ دس بارہ منٹ ہی ہوئے

ہوں گے کہ اُسے باہر سے فائرنگ اور بموں کے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ دھماکے یکلخت شدید ہوتے جا رہے تھے۔ وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ یکلخت دروازے کے باہر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی لوہے کا بھاری دروازہ اڑ کر اس کے اوپر گرا اور بائر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن اور جسم پر کسی نے پورا پہاڑ گرا دیا ہو۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دروازے کی [illegible] سے اس کے ذہن کے اندر رقص کرتے ہوئے رنگ برنگے ستارے یکلخت تاریکی میں ڈوب گئے۔ پھر جیسے گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اسی طرح اس کے ذہن میں روشنی کی کرن پھوٹی اور اس کے ساتھ ہی یہ روشنی تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اسے سر میں اور جسم میں شدید ترین درد کی لہریں دوڑتی ہوئی محسوس ہوئیں اور اس نے بے اختیار چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں"۔۔۔۔۔ اسی لمحے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی بائر پوری طرح ہوش میں آ گئی۔ دوسرے لمحے اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا کیونکہ اس کے سامنے عمران کی ساتھی لڑکی جولیا کھڑی ہوئی تھی جسے وہ جیولٹ اور اس کے ساتھیوں سمیت ہاک ہاؤس میں بندھا ہوا چھوڑ آئی تھی۔ زیرو سیکشن کے فرانسو کو ان کی ہلاکت کا حکم دے آئی تھی اور اب وہی جولیا صحیح سلامت اس کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔ بائر کا جسم کرسی سے بندھا ہوا تھا

"بولو۔۔۔ کہاں ہے عمران"۔۔۔۔۔ جولیا نے چیختے ہوئے کہا اور

اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور بائر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ایک جبڑا ٹوٹ گیا ہو۔ اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور دوسرے لمحے دوسرے جبڑے پر وہی قیامت ٹوٹ پڑی اور بائر کا ذہن ایک بار پھر اندھیرے میں ڈوبنے لگا لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن کو جھٹکا لگا اور ڈوبتا ہوا ذہن ایک بار پھر ہوشیار ہو گیا۔ اس کا چہرہ اوپر کو اٹھا ہوا تھا۔ جولیا اس کے بال پکڑے ہوئے تھی۔

"مم۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے نہیں معلوم۔۔۔۔۔ وہ ہمارے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی تباہی پھیلا کر نکل گیا تھا"۔۔۔۔۔ بائر نے درد کی شدت سے کراہتے ہوئے کہا اور جولیا نے ایک جھٹکے سے اس کے بال چھوڑ دیئے۔

"نکل گیا تھا۔۔۔ اوہ۔۔۔ کہیں وہ واپس ہاک ہاؤس نہ گیا ہو"۔۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جیولٹ اندر داخل ہوئی۔

"عمران کا پتہ چلا جولیا"۔۔۔۔۔ جیولٹ نے اندر آتے ہوئے کہا۔

"یہ کہہ رہی ہے کہ وہ اس کے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی نکل گیا ہے اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا۔۔۔۔ اور ساری تلاشی لے لی ہے تم نے"۔ جولیا نے مڑ کر جیولٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صرف ایک آرنلڈ نے شدید جدوجہد کی ہے اور ہمارے تینوں ساتھی اسے ہلاک کرتے ہوئے مارے گئے ہیں۔۔۔۔ بہرحال وہ اب مر چکا ہے۔۔۔۔ الفرڈ ساری عمارت گھوم چکا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی موجود نہیں ہیں"۔۔۔۔۔ جیولٹ نے کہا۔

"تت۔۔۔ تت۔۔۔ تم نے آرنلڈ اور اس کے ایکشن گروپ کو مار دیا ہے۔۔۔ نہیں۔۔۔ یہ ناممکن ہے۔۔۔۔ وہ لوگ اتنی آسانی سے نہیں

مر سکتے"۔۔۔ بارٹ نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

"وہ سب ہال میں بیٹھے ہوئے شراب پینے میں مصروف تھے اس لئے سنبھلنے سے پہلے ہی مارے گئے۔۔۔ صرف ایک آدمی نے ہم پر فائر کھولا تھا اور پھر وہ پیچھے بھاگ گیا تھا۔ وہ آرنلڈ ہوگا"۔۔۔ جیولٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تت۔۔۔ تت۔۔۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں یہاں ہوں"۔۔۔ بارٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ایک مرتے ہوئے آدمی نے بتایا تھا"۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"فرانسو نے تو بتایا تھا کہ اس نے روڈنی کو کہہ کر راکٹ گنیں منگوائی تھیں لیکن یہاں نہ ہی کہیں روڈنی نظر آیا ہے اور نہ راکٹ گنیں"۔۔۔ اچانک جیولٹ نے کہا تو جولیا بھی چونک پڑی۔

"کہاں ہیں وہ"۔۔۔ جولیا نے ایک بار پھر بارٹ کے بال پکڑ کر جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

"وہ۔۔۔ وہ پاک ہاؤس کو تباہ کرنے گیا ہے"۔۔۔ بارٹ کے حلق سے درد کی لہر کے ساتھ ہی خود بخود الفاظ نکل گئے۔

"اوہ۔۔۔ اوہ۔۔۔ تو تم نے اسی لئے پاک ہاؤس اڑانے کا حکم دے دیا کہ عمران اور اس کے ساتھی وہاں گئے ہیں۔۔۔ اوہ۔۔۔ اوہ۔۔۔ میں تمہیں گولی سے اڑا دونگی"۔۔۔ جولیا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور بارٹ کی طرف سیدھا کر لیا۔

"مت مارو۔۔۔ مت مارو۔۔۔ مجھے مت مارو"۔۔۔ بارٹ نے جولیا کا سرد مہرانہ انداز دیکھتے ہی چیخ کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا فائر کرتی، ایک آدمی چیختا ہوا اندر داخل ہوا۔

"ہیلی کاپٹر۔۔۔ اوپر عمارت پر ہیلی کاپٹر منڈلا رہا ہے"۔۔۔ اس آدمی نے اندر داخل ہوتے ہوئے چیخ کر کہا اور جولیا اور جیولٹ تیزی سے مڑیں اور دوڑتی ہوئیں کمرے کے ٹوٹے ہوئے دروازے سے باہر نکل گئیں۔

جولیا اور جیولٹ دونوں کے باہر جاتے ہی بارٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ جولیا کے ہاتھوں بال بال بچی تھی کیونکہ اسے پوری طرح یہ احساس ہو گیا تھا کہ اگر وہ آدمی اچانک اندر آ کر نہ چیختا تو اب تک وہ جولیا کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر چکی ہوتی۔

"اب مجھے یہاں سے نکلنا چاہئے۔۔۔ ورنہ یہ مجھے مار ڈالیں گی"۔۔۔ بارٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنے آپ کو رسیوں کی گرفت سے آزاد کرنے کے لئے جسم کو زور زور سے جھٹکے دینے شروع کر دیئے لیکن رسیاں مضبوطی سے بندھی ہوئی تھیں مگر اس وقت تو بارٹ کی جان پر بنی ہوئی تھی اس لئے وہ مسلسل اور زور زور سے اپنے آپ کو جھٹکے دیتی رہی۔ پھر ایک زور دار جھٹکے کی وجہ سے اچانک کرسی کا توازن بگڑ گیا اور بارٹ چیختی ہوئی پشت کے بل کرسی سمیت پیچھے فرش پر گری۔ اسی لمحے ایک کڑاکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اسے احساس ہوا کہ اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں ڈھیلی پڑ گئی ہیں۔ اچانک دھماکے سے نیچے گرنے کی وجہ

سے اس کا ذہن ایک لمحے کے لئے سُن ہو گیا تھا لیکن رسیاں ڈھیلی پڑنے کے احساس کے ساتھ ہی اس کا ذہن جاگ اٹھا اور اسی لمحے اُسے دُور سے پہلے مشین گن چلنے اور پھر ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی اور اس حالت میں ہونے کے باوجود وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ خوفناک دھماکہ یقیناً اسی ہیلی کاپٹر کے نیچے گرنے کا ہوا ہے جس کے بارے میں اندر آنے والے آدمی نے بتایا تھا۔

کرسی کی پشت پیچھے گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی تھی اور اسی وجہ سے رسیاں ڈھیلی پڑ گئی تھیں۔ اس نے اپنے جسم کو جھٹکا دیا تو رسیاں اور زیادہ ڈھیلی پڑ گئیں اور بائر نے جلدی سے اپنے جسم کو نیچے کی طرف گھسیٹنا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد بائر کے دونوں بازو رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے اور بازو آزاد ہوتے ہی اس کے لئے رسیوں سے مکمل طور پر چھٹکارا حاصل کر لینا کوئی مشکل بات نہ تھی اور پھر تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ رسیوں کی گرفت سے مکمل طور پر آزاد ہو چکی تھی۔ چنانچہ رسیوں سے آزاد ہوتے ہی وہ اچھل کر کھڑی ہوئی اور پھر بے تحاشا دوڑتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے کی بجائے اندرونی طرف ایک دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ یہ دروازہ ایک خفیہ راستے کا تھا اور وہ اب جلد از جلد اس کلب کی عمارت سے نکل جانا چاہتی تھی تاکہ اپنے کسی اڈے تک پہنچ کر وہ پوری طرح محفوظ بھی ہو سکے اور اس جیولٹ اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کوئی کارروائی بھی کر سکے اور تھوڑی دیر بعد وہ کلب سے کچھ دُور ایک کھلے علاقے میں پہنچ کر بے تحاشا دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی تاکہ سڑک پر پہنچ کر وہ کوئی سواری حاصل کر سکے اور ابھی وہ سڑک پر پہنچی ہی تھی کہ اسے دُور سے زیرو سیکشن کی ایک بڑی جیپ اپنی طرف آتی دکھائی دی۔ بائر نے اُسے روکنے کے لئے سڑک کے درمیان پہنچ کر زور زور سے ہاتھ ہلانے شروع کر دیئے اور جیپ کے ٹائر چیخ اٹھے۔ دوسرے لمحے جیپ اس کے قریب پہنچ کر رک چکی تھی اور اس کے ساتھ ہی بائر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا چلتا ہوا سانس یکلخت رک گیا ہو۔ کیونکہ جیپ کی سائیڈ سیٹ پر جیکب بیٹھا ہوا تھا۔ وہی جیکب جسے وہ زیرو سیکشن کی عمارت تباہ کر کے مُردہ سمجھ بیٹھی تھی اور دوسرے لمحے اس کے ذہن نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا اور وہ لہراتی ہوئی وہیں سڑک پر ہی گر گئی۔

عمارت کے اوپر منڈلاتا ہوا ہیلی کاپٹر اب تیزی سے پارکنگ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ پارکنگ میں اترنا چاہتا ہے اور جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے ساتھ کھڑے ہوئے الفرڈ کے ہاتھ سے میزائل گن جھپٹی اور دوسرے لمحے میزائل گن کے مخصوص دھماکوں کے ساتھ ہی میزائل گن کی نال سے نکلنے والے میزائل پارکنگ میں اترتے ہوئے ہیلی کاپٹر کے انتہائی تیز رفتاری سے چلتے ہوئے پنکھے کے راڈ یعنی روٹر سے ٹکراتے اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر تیزی سے گھومتا ہوا اڑ کر کہیں دور جا گرا اور ہیلی کاپٹر کسی بھاری چٹان کی طرح یکلخت نیچے پر گرتا چلا گیا۔

"کمال ہے ۔۔۔ اس قدر شاندار نشانہ ۔۔۔ کہ روٹر ہی اڑا دیا" ۔۔۔ جیولٹ کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اسی لمحے ہیلی کاپٹر ایک زوردار دھماکے سے پارکنگ کے فرش سے ٹکرا کر ایک بار اچھلا اور پھر الٹ کر ایک سائیڈ پر جا گرا اور جولیا میزائل گن سنبھالے عمارت سے نکل کر تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بھاگ پڑی تاکہ اگر ہیلی کاپٹر سے کوئی زندہ نکل آئے تو اسے ہلاک کیا جا سکے۔ لیکن ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچتے ہی وہ بے اختیار چیخ پڑی کیونکہ اس نے ایک طرف گٹھڑی بنے پڑے ہوئے ٹائیگر کو پہچان لیا تھا۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ یہ تو عمران اور اس کے ساتھی ہیں" ۔۔۔ جولیا نے وحشت زدہ انداز میں چیختے ہوئے کہا اور میزائل گن ایک طرف پھینک کر وہ بجلی کی سی تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئی کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کسی بھی لمحے پٹرول ٹینک پھٹنے سے پورا ہیلی کاپٹر اڑ سکتا ہے۔ جیولٹ اور الفرڈ بھی جو جولیا کے پیچھے ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑے چلے آ رہے تھے عمران کا نام سنتے ہی بے اختیار اچھلے اور دوسرے لمحے وہ پہلے سے بھی زیادہ رفتار سے دوڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی طرف آئے۔ ہیلی کاپٹر کے اندر چار افراد ایک دوسرے کے اوپر تلے گرے ہوئے تھے اور ان میں سے دو میں حرکت تھی۔ یہ تنویر اور صفدر تھے۔ جولیا نے سب سے پہلے عمران کو جو سیٹ کے آگے گرا ہوا تھا اور اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا، باہر کھینچا۔ چونکہ وہ اسے اٹھا نہ سکتی تھی اس لئے الفرڈ نے اس کا ہاتھ بٹایا اور وہ عمران کو اٹھائے تیزی سے دور بھاگتے چلے گئے۔ جبکہ جیولٹ نے اس دوران تنویر کو جو اب اٹھ کر بیٹھ چکا تھا بازو سے پکڑ کر باہر نکلنے میں مدد دی۔ الفرڈ عمران کو لٹا کر دوبارہ ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑا اور چند لمحوں بعد ہی انہوں نے صفدر کو جو اب خود ہی ہیلی کاپٹر سے باہر نکلنے کی کوشش

میں مصروف تھا مدد دے کر نیچے اتارا اور سب سے آخر میں اس نے اندر موجود ڈاکٹر ہدایت اللہ کو جو سر پر چوٹ لگنے سے بیہوش پڑے تھے باہر کھینچا اور پھر اسے کاندھے پر اٹھائے ایک طرف کو بھاگ پڑا۔ جولیا اس دوران عمران کو ہوش میں لانے کی کوششوں میں مصروف تھی جب کہ جیولٹ ایک طرف گھٹڑی بنے پڑے ٹائیگر کو گھسیٹ کر ہیلی کاپٹر سے دور لے گئی۔

ہیلی کاپٹر میں سے تیل بہہ کر پارکنگ کی ڈھلوان سطح پر اس طرح بہہ رہا تھا جیسے کوئی چھوٹا سا نالہ بہتا ہے اور شاید یہی وجہ تھی کہ پٹرول ٹینکی میں آگ نہ لگ سکی تھی کہ اس کا ٹینک ٹوٹ جانے کی وجہ سے پٹرول بہہ نکلا تھا ورنہ شاید عمران اور اس کے ساتھیوں کو اتنی آسانی سے نہ بچایا جا سکتا تھا۔ صفدر اور تنویر وہیں بیٹھے اس طرح جھوم رہے تھے — جیسے قوالی میں کسی صاحب دل کو حال آ جاتا ہے دراصل چوٹ لگنے کی وجہ سے ان کا ذہن ابھی تک پوری طرح ان کے کنٹرول میں نہ آ رہا تھا۔ جیولٹ نے ٹائیگر کو اور الفرڈ نے ڈاکٹر ہدایت اللہ کو ہوش میں لانے کی کوششیں شروع کر دیں اور چند لمحوں بعد ہی ایک ایک کر کے وہ تینوں ہوش میں آ گئے۔

"اوہ — اوہ — اس قدر خوفناک دھماکے کے باوجود ہم بچ گئے کمال ہے — پتہ نہیں کیسی ڈھیٹ مٹی سے اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے" عمران نے ہوش میں آتے ہی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"لیٹے رہو — تم شدید زخمی ہو — اب مجھے کیا معلوم تھا کہ ہیلی کاپٹر

ہیں تم ہو — اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں اپنے آپ کو زندگی بھر معاف نہ کرتی" — جولیا نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"یعنی اپنے آپ کو مسلسل خیرات دیتی رہتیں — واہ — اسے کہتے ہیں اندھا بانٹے ریوڑیاں اور بار بار اپنے کو ہی دے — خیرات کا ثواب بھی ملتا رہے گا اور رقم بھی اپنی ہی جیب میں رہے گی" — عمران نے سر کو جھٹکا دے کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"خیرات — کیا مطلب" — ؟ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"جب اپنے آپ کو معاف نہ کرو گی تو ظاہر ہے خیرات دیتی ہی رہو گی" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا اس بار بے اختیار ہنس پڑی۔

اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا کوئی بات کرتی، اچانک تین جیپیں تیزی سے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئیں اور دوسرے لمحے وہ ان کے نہ صرف سروں پر پہنچ گئیں بلکہ ان میں سے بیس کے قریب مشین گنوں سے مسلح افراد تیزی سے ان کے گرد پھیلتے چلے گئے۔

"جیکب تم — اور یہاں" — جیولٹ نے ایک ریچھ نما آدمی کو دیکھتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں — اور سنو — تم سب اپنے ہاتھ اونچے کر لو — ورنہ میں فائر کھول دوں گا" — جیکب نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"بب — بب — بھائی! — ہم تو زخمی ہیں — اگر اجازت دو تو ہاتھ کی بجائے سر اونچا کر لیں" — عمران نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا لیکن اس نے لہجہ رچمنڈ والا ہی رکھا تھا۔

"میں کہتا ہوں ہاتھ اٹھا دو ___ ورنہ میں فائر کھول دوں گا" ___
جیکب نے انتہائی غضیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس کے ساتھیوں نے بھی اس طرح گنیں سیدھی کر لیں جیسے وہ ایک
لمحے میں ان سب کو گولیوں سے بھون ڈالیں گے اور عمران نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے بیٹھے بیٹھے دونوں ہاتھ اٹھا لیے۔

"ان سب کو ہتھکڑیاں ڈال دو ___ جلدی کرو۔ جو مزاحمت کرے
اسے گولیوں سے اڑا دو" ___ جیکب نے چیختے ہوئے کہا۔

"جیکب ___ یہ تم کیا کہہ رہے ہو" ___ جیولٹ نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو" ___ جیکب نے اسے بری طرح جھڑکتے ہوئے کہا
اور پھر ان سب کے ہاتھ عقب میں کر کے انتہائی تیز رفتاری سے
سب کو کلپ ہتھکڑیاں پہنا دی گئیں۔ جیولٹ کا چہرہ غصے کی شدت
سے بری طرح تمتما رہا تھا۔

"چلو ___ انہیں جیپوں میں سوار کراؤ ___ جلدی کرو ___
الیون تھرٹی کلب کا چکر لگا کر آتا ہوں۔ شاید وہاں اس بائر کا کوئی آدمی
زندہ موجود ہو" ___ جیکب نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور دوسرے
وہ تیزی سے دوڑتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک کھلی جیپ میں چڑھا دیا گیا
اور جیپ پر چڑھتے ہی وہ سب یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے کہ
اندر جیپ کے فرش پر بائر بھی بیہوش پڑا ہوا تھا اور بیہوشی کے
باوجود اس کے ہاتھ بھی عقب میں کر کے ہتھکڑی سے باندھ دیئے گئے تھے

"اوہ ___ یہ بائر ___ اور یہاں جیپ میں ___ یہ تو اندر دفتر میں
بندھی ہوئی تھی" ___ جیولٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن ظاہر
ہے کوئی اس کا جواب کیا دے سکتا تھا۔

"وہ فرانسو تو بتا رہا تھا کہ جیکب زیرو سیکشن کی عمارت کے اندر ہی
ختم ہو گیا تھا ___ پھر یہ زندہ کیسے ہو گیا" ___ الفرڈ نے جیولٹ
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پتہ نہیں ___ ویسے جیکب کا بدلا ہوا رویہ بتا رہا ہے کہ یہ خود
ہک کا چیف بننے کا فیصلہ کر چکا ہے" ___ جیولٹ نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

"ان صاحب کا پورا تعارف تو کراؤ" ___ عمران نے جیولٹ سے
مخاطب ہو کر کہا اور جیولٹ نے اسے بتایا کہ کس طرح وہ اس سے شادی
کا خواہشمند تھا لیکن اس نے انکار کر دیا تھا۔ پھر اس نے بائر کے
مقابلے میں اسے اکسانے کے لیے اسے شادی کی پیشکش کی تھی مگر
اس نے پیشگی شادی کی شرط لگا دی جسے اس نے قبول نہ کیا اور اس
طرح مقابلہ ختم ہو گیا۔ اس کے بعد اطلاع ملی کہ اس نے اپنے گروپ
سمیت بائر کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور زیرو سیکشن پر قبضہ
کر لیا ہے ___ پھر بائر کے آدمی فرانسو سے اطلاع ملی کہ بائر نے
الیون تھرٹی کلب کے ایکشن گروپ کی مدد سے پہلے جیکب کے
خاص اڈے ڈریگون کلب کو راکٹوں اور بموں سے اڑا دیا اور پھر زیرو
سیکشن کا بھی یہی حشر کیا اور یہ چونکہ زیرو سیکشن کی عمارت کے اندر
موجود تھا اس لیے یہ بھی ہلاک ہو گیا۔ لیکن یہ اب یہاں زندہ سلامت نظر

آرہا ہے" —— جیولٹ نے مختصر لفظوں میں ساری بات بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم واقعی اس جیکب سے شادی کرنا چاہتی ہو" —— عمران نے غور سے جیولٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں — میں نے تمہیں پہلے بتایا ہے کہ الفرڈ میرا منگیتر ہے جیکب کو تو میں صرف استعمال کرنا چاہتی تھی — میں بھلا اس ریچھ سے کیسے شادی کر سکتی ہوں" —— جیولٹ نے جلدی سے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا، اس نے اس جیکب کو مین گیٹ سے باہر نکل کر آگے کھڑی جیپوں کی طرف دوڑ کر آتے دیکھا۔ ہیں ان کی کھلی جیپ کے دونوں اطراف میں کھڑے چار مسلح افراد دوڑتے ہوئے قریب آئے اور جیپ پر چڑھ کر سائیڈوں میں کھڑے ہو گئے جب کہ ایک آدمی اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی آگے والی جیپیں حرکت میں آئیں اور پھر وہ تیزی سے گھوم کر گیٹ کی طرف بڑھنے لگیں۔ ان کی جیپ بھی ان کے پیچھے ہی چل پڑی اور تھوڑی دیر بعد وہ سڑک پر دوڑ رہی تھی۔

"کیا اب ہاک تنظیم کا چیف جیکب بن چکا ہے" —— جیولٹ نے جیپ میں کھڑے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموش رہو۔ ورنہ گولی مار دوں گا" —— اس آدمی نے انتہائی سخت اور سرد لہجے میں کہا اور جیولٹ کا چہرہ غصے کی شدت سے تمتما اٹھا

"مجبوری ہے مس جیولٹ! — ریچھ کے بچے تو ایسے ہی بولیں گے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے جیولٹ سے مخاطب ہو کر کہا اور جیولٹ نے سنجانے ریچھ کے بچوں کے الفاظ سے کیا سمجھا کہ بے اختیار اس نے شرما کر منہ دوسری طرف کر لیا۔ جیولٹ مغربی لڑکی ہونے کے باوجود عمران کے اس فقرے پر کسی مشرقی لڑکی کی طرح شرما گئی اور عمران اس کے اس انداز پر بے اختیار مسکرا دیا۔

جیپیں تیزی سے مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئیں ایک سفید رنگ کی بڑی سی عمارت کے گیٹ میں داخل ہو گئیں۔

"اوہ — مالشر کلب کو اس نے اب اڈا بنا لیا ہے" —— جیولٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن کسی نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔

جیپیں عمارت کے بڑے پورچ میں پہنچ کر رک گئیں اور پھر انہیں نیچے اتار کر ایک بڑے ہال کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ یہاں ایک دیوار سے کچھ آگے کافی کرسیاں رکھی ہوئی تھیں اور انہیں ان کرسیوں پر بیٹھنے کے لئے کہا گیا۔ ان کرسیوں سے کافی فاصلے پر سامنے کے رخ پر چھ کرسیاں اور بھی پڑی ہوئی تھیں۔ وہ چاروں مسلح افراد وہیں رک گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور انہوں نے بارتھ کو اندر آتے دیکھا۔ بارتھ کے بھی دونوں ہاتھ عقب میں تھے اور وہ اس طرح چل رہی تھی جیسے اسے زبردستی چلنے پر مجبور کیا گیا ہو۔ اس کے ساتھ آنے والے مسلح آدمی نے اسے بازو سے تھاما ہوا تھا اور وہ اسے گھسیٹتا ہوا لے آرہا تھا۔ پھر اسے ایک طرف خالی کرسی پر بٹھا دیا گیا۔ چند لمحوں بعد چار اور افراد بھی اسی طرح بندھے ہوئے اندر لے آئے گئے اور انہیں بھی کرسیوں پر بٹھا دیا گیا۔ ان میں رالن بھی تھا اور فرانسو بھی۔ پھر بارتھ اور دوسرے لوگوں کو لانے والے افراد واپس چلے گئے۔

"تم ۔ تم لوگ کیا کرنا چاہتے ہو" ۔۔۔۔ یکلخت باٹر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو ایک مسلح آدمی نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے باٹر کے گال پر زوردار تھپڑ جڑ دیا اور باٹر چیختی ہوئی خاموش ہو گئی۔

"اب اگر آواز نکالی تو گولی سے اڑا دوں گا" ۔۔۔۔ تھپڑ مارنے والے نے غراتے ہوئے کہا اور باٹر نے ہونٹ بھینچ لئے۔

اب ان کرسیوں پر ایک سائیڈ پر عمران، اس کے ساتھی، جیولٹ اور الفرڈ بیٹھے ہوئے تھے جب کہ دوسری سائیڈ پر باٹر اور اس کے بعد آنے والے چار افراد کو بٹھایا گیا تھا۔ وہ چاروں مسلح افراد اب دروازے کے ساتھ دیوار کی طرف پشت کر کے کھڑے ہو گئے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اپنے آپ کو اس کلپ ہتھکڑی سے آزاد کرانے کی کوشش شروع کر دی۔ جیپ میں چونکہ مسلح افراد اس کے عقب میں موجود تھے اس لئے اس نے ہتھکڑی کھولنے کی کوشش ہی نہ کی تھی اور اب یہاں بھی اُسے اس لئے موقع مل گیا تھا کہ چاروں مسلح افراد اس کے آگے موجود تھے عقب میں کوئی نہ تھا۔

اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور چھ افراد اندر داخل ہوئے۔ ان میں وہ جیکب بھی تھا جو انہیں یہاں لے آیا تھا اور ویپن ہاؤس کا انچارج روڈنی بھی۔

"یہ ہاک تنظیم کے سیکشن چیفس ہیں" ۔۔۔۔ جیولٹ نے کمنٹری کے سے انداز میں عمران سے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ اب کلپ دبا کر ہتھکڑی کھول لینے میں کامیاب ہو چکا تھا لیکن اس نے بازو اسی طرح عقب میں ہی رکھے تھے البتہ اب ہتھکڑی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔ جیکب سمیت وہ چھ افراد آ کر ان کے سامنے رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تم سب کو معلوم ہے کہ اینڈریو ہلاک ہو چکا ہے اور اس مادام باٹر نے اس کی موت کے بعد سربراہ ہونے کا اعلان کر دیا اور ہم سب سیکشن چیفس نے اس کی سربراہی قبول کر لی تھی ۔۔۔ پھر مجھے جیولٹ نے جو البرٹو کی بیٹی ہے اور جس کی ماں نے اینڈریو سے شادی کر لی تھی اس لحاظ سے یہ اینڈریو کی بھی بیٹی ہی بن جاتی ہے، فون پر کہا کہ اینڈریو کے بعد باٹر کی بجائے ہاک تنظیم کی سربراہی اس کا حق ہے۔ اس لئے یہ حق اسے دلایا جائے اور اس کے ساتھ ہی اس نے میرے ساتھ شادی کرنے کی بھی پیش کش کر دی اور آپ سب جانتے ہیں کہ چونکہ ہاک تنظیم کا خاص دھندہ میرے چارج میں شروع سے رہا ہے اور میں اینڈریو کا خاص ساتھی ہوں اس لئے اینڈریو کے بعد سربراہی کا حق میرا بھی ہے ۔۔۔۔ بہرحال اس باٹر کا کسی طرح بھی حق نہیں بنتا تھا اور اس کے ساتھ ہی مجھے یہ اطلاع بھی مل گئی کہ اصل میں اس باٹر نے ہی اینڈریو کو ہلاک کیا ہے اور الزام ایک ملازم لڑکی پر لگا دیا تھا ۔۔۔۔ بہرحال میں حرکت میں آ گیا اور میں نے زیرو سیکشن کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا لیکن یہ باٹر میرے خلاف حرکت میں آ گئی۔ اس نے الیون تھرٹی کلب کے ایکشن گروپ کے چیف آرنلڈ سے مل کر پہلے ڈریگون کلب کو راکٹوں اور بموں سے تباہ کر دیا اور اس کے بعد یہی کارروائی اس نے زیرو سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف بھی دوہرائی اور زیرو سیکشن کا ہیڈ کوارٹر بھی مکمل طور

پر تباہ ہو گیا۔ میں زیرو سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کے نیچے ایک تہہ خانے میں قید ہو کر رہ گیا۔ بہرحال طویل اور مسلسل جدوجہد کے بعد میں وہاں سے نکل سکا ــــــ پھر میں نے اپنے گروپ کے ان آدمیوں کو اکٹھا کیا جو ادھر اُدھر بکھرے ہوئے تھے۔ اب میں نے بائر کی تلاش شروع کی میں ہاک ہاؤس گیا تو وہاں مجھے روڈنی ملا۔ وہ راکٹ گنوں کے ساتھ ہاک ہاؤس اڑانے آیا تھا۔ روڈنی کو میں نے ہاک ہاؤس تباہ کرنے سے روک دیا۔ کیونکہ ہاک ہاؤس بائر کی ذاتی ملکیت نہ تھا بلکہ ہاک تنظیم کی ملکیت تھا۔ ہاک ہاؤس کے اندر ریڈ کیا گیا تو وہاں مجھے دو افراد ملے رالسن اور فرانسو ــــــ ان میں سے رالسن جیولٹ گروپ کا آدمی ہے اور فرانسو بائر گروپ کا۔ چنانچہ انہیں قید کر لیا گیا ــــــ روڈنی اور ان دونوں سے مزید حالات کا پتہ چلا کہ اینڈرلو نے کسی پاکیشیائی سائنسدان کو اغوا کرایا تھا اور اُسے الیون تھرٹی کلب میں رکھا گیا تھا ــــــ اس سائنسدان کو چھڑوانے کے لیے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ یہاں پہنچا۔ ایک لحاظ سے یہ ہاک تنظیم کا دشمن گروپ تھا لیکن جیولٹ نے غداری کی اور اس گروپ سے مل گئی اور اس گروپ کی مدد سے اس نے بائر کو ختم کر کے ہاک تنظیم پر قبضہ کرنا چاہا۔ چنانچہ اس گروپ کی وجہ سے اینڈرلو ہلاک ہوا۔ تمام تباہیاں ہوئیں اور پورے جزیرے میں رہنے والوں کی زندگی خطرے میں پڑ گئی ــــــ مجھے روڈنی نے بتایا کہ جیولٹ الیون تھرٹی کلب میں ایکشن گروپ کے چیف آرنلڈ اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ موجود ہے اور وہ پاکیشیائی گروپ اس کے یہاں آنے سے پہلے ہی یہاں سے پاکیشیائی سائنسدان کو اغوا کر کے غائب ہو چکا ہے اور بائر کا خیال ہے کہ وہ ہاک ہاؤس میں چھپا ہوا ہے اس لئے اس نے روڈنی کو حکم دیا تھا کہ ہاک ہاؤس کو راکٹوں اور بموں سے اڑا دیا جائے لیکن وہاں وہ گروپ موجود نہ تھا البتہ رالسن نے بتایا کہ ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر وہ الیون تھرٹی کلب گئے ہیں ــــــ چنانچہ میں اپنے ساتھیوں سمیت وہاں گیا تو راستے میں مجھے مادام بائر سڑک کی طرف دوڑتی ہوئی دکھائی دی۔ مجھے دیکھ کر وہ بیہوش ہو کر گر پڑی۔ میں نے اسے اٹھا کر جیپ میں ڈالا اور پھر اسے ہوش میں لا کر اس سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ جیولٹ اور اس کے ساتھیوں نے الیون تھرٹی کلب پر ریڈ کیا اور وہاں اس نے ایکشن گروپ اور اس کے چیف آرنلڈ کو ہلاک کر کے، بائر کو بیہوش کر کے ایک کرسی سے باندھ دیا ــــــ جیولٹ کے ساتھ اس پاکیشیائی گروپ کی ساتھی لڑکی جو لیا بھی تھی۔ پھر ایک ہیلی کاپٹر آنے کی بات سن کر وہ باہر گئے تو بائر رسیوں سے نجات حاصل کر کے خفیہ راستے سے باہر نکل آئی ــــــ بائر بہت اچھل کود رہی تھی اس لئے میں نے اسے دوبارہ بیہوش کر دیا۔ پھر ہم نے الیون تھرٹی کلب پر ریڈ کیا تو وہاں اینڈرلو کا خاص ہیلی کاپٹر تباہ شدہ حالت میں پڑا تھا اور یہ لوگ وہاں زخمی حالت میں موجود تھے۔ رالسن مجھے بتا چکا تھا کہ اس گروپ کا لیڈر عمران ہے اور اس نے رچمنڈ کو ہلاک کر کے اس کا میک اپ کر رکھا ہے اس لئے وہاں پہنچتے ہی میں انہیں پہچان گیا ــــــ اس کے بعد میں نے جیولٹ، اس کے ساتھی الفرڈ اور ان پاکیشیائیوں کو بھی گرفتار کیا اور یہاں لے آیا اور آپ سب کو یہاں اس لئے بلوایا گیا ہے کہ اگر یہی صورت حال قائم رہی تو ہاک

تنظیم ہمیشہ کے لئے تباہ ہو کر رہ جائے گی۔ چنانچہ ہم سب کو مل کر اس کے مستقبل کا فیصلہ کر لینا چاہیئے ـــــ اب آپ کے سامنے مادام بارٹر موجود ہے اور اس کے ساتھی بھی ـــــ جیولٹ موجود ہے اور اس کے ساتھی بھی ـــ اور میں بھی موجود ہوں ـــــ اب یہ فیصلہ کرنا آپ سب کا کام ہے کہ آپ کسے ہاک تنظیم کا آئندہ سربراہ منتخب کرتے ہیں" جیکب نے کھڑے ہو کر باقاعدہ منجھے ہوئے مقرروں کی طرح تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"ویل ڈن مسٹر جیکب! ـــــ تم تو بڑے اچھے مقرر ہو اور جیولٹ خوامخواہ تمہیں ریچھ کہہ رہی تھی" ـــــ اس کے خاموش ہوتے ہی عمران نے مسکراتے ہوئے اونچے لہجے میں کہا۔

"مم ـــ مم ـــ میں نے ـــــ" جیولٹ نے بے اختیار گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے مجھے ریچھ کہا ہے ـــ مجھے ـــ میں اب تمہیں ریچھ بن کر دکھاؤں گا" ـــــ جیکب نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"تم سب نے میری سربراہی کو تسلیم کیا ہے اس لئے اصول کے مطابق میں ہاک کی چیئرمین بن چکی ہوں ـــــ اور تم اب مجھے ہٹا کر تنظیم سے غداری نہیں کر سکتے" ـــــ یکلخت بارٹر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"مادام بارٹر ـــ ہم نے سب حالات سن لئے ہیں ـــــ یہ درست ہے کہ اینڈریو کے بعد ہم سب ریچمنڈ کی کال پر تمہیں ہاک کی سربراہ مان چکے تھے لیکن اب یہ نئی بات سامنے آئی ہے کہ تم نے باس اینڈریو کو ہلاک کیا ہے اس لئے اب تم ہاک کے چیئرمین کی قاتلہ ہو ـــــ تم سربراہ نہیں بن سکتیں" ـــــ ایک آدمی نے چیخ کر بارٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ویل ڈن ـــــ واہ۔ تم تو ہاک کے قانونی مشیر لگتے ہو ـــ کیا شاندار قانونی نکتہ نکالا ہے ـــــ واقعی قاتل مقتولوں کی جائیداد کا وارث نہیں ہو سکتا" ـــــ عمران نے ایک بار پھر اونچی آواز میں کہا۔

"تم خاموش نہیں رہ سکتے ـــــ ورنہ ہم تمہیں پہلے گولیوں سے اڑا دیں گے" ـــــ جیکب نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں تو اس کی قانون دانی کی تعریف کر رہا ہوں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ جیولٹ واقعی اینڈریو کی بیٹی کی حیثیت سے ہاک تنظیم کی سربراہ بننے کی حقدار تھی ـــــ لیکن اس نے ہاک کے خلاف دشمنوں کی مدد کر کے ہاک تنظیم سے غداری کی ہے۔ اس لئے اب یہ بھی حقدار نہیں رہی" ـــــ ایک اور سیکشن چیف نے تیز لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ سب ڈرامہ ہے اور وہ لوگ جیکب کو ہی سربراہ بنانے کا فیصلہ پہلے سے ہی کر کے آئے ہیں۔

"تم لوگ آخر یہ ڈرامہ کیوں کر رہے ہو ـــــ اگر تم جیکب کو سربراہ بنانا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے بنا دو ـــــ یہ بیچاری دو عورتیں اور ان کے ساتھی تین چار مرد تمہارا کیا بگاڑ سکتے ہیں" ـــــ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ہاک کا کاروبار پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور فائی لینڈ سے باہر ایکریمیا اور یورپ میں بھی ہاک کے سیکشن چیفس موجود ہیں ـــــ اس لئے یہ اہم فیصلہ اس اجلاس میں کیا جا رہا ہے" ـــــ

ایک اور آدمی نے عمران کو جواب دیتے ہوئے کہا۔
"پھر تم لوگوں کا کیا فیصلہ ہے" ـــــ جیکب نے بے چین ہو کر پوچھا۔
"ہم تمہیں ہاک کا نیا سربراہ بنانے کا فیصلہ کرتے ہیں" ـــــ ان سب نے ہاتھ اٹھا کر بیک آواز کہا اور جیکب کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔
"ٹھیک ہے فیصلہ ہو گیا ـــــ اب میں ہاک کا سربراہ ہوں ـــــ اب ہاک ہاؤس میرا ہیڈ کوارٹر ہو گا اور ان فیڈرز کی قسمت کا فیصلہ بھی میں ہی کروں گا" ـــــ جیکب نے اکڑ کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں ـــــ اب سب فیصلے تم نے کرنے ہیں" ـــــ ان سب نے پہلے کی طرح اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔
"مجھے یہ فیصلہ قبول نہیں ہے ـــــ یہ احمق آدمی ہاک جیسی تنظیم کا سربراہ نہیں بن سکتا ـــــ یہ جیولٹ بھی غدار ہے اور تم سب بھی غدار ہو" ـــــ اچانک بابر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔
"اسے گولیوں سے اڑا دو" ـــــ جیکب نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ ہال کمرہ مشین گنوں کی ریٹ ریٹ سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی بابر اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے فرانسوا اور رالنسن اور دو اور آدمی بھی مشین گنوں سے برسنے والی گولیوں کی زد میں آ کر چھلنی ہو گئے۔
"چلو ـــــ ایک امیدوار کا مسئلہ تو حل ہو گیا" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا، اس کے چہرے پر اس وقت گہری سنجیدگی کے آثار نمایاں تھے۔
"اب تم بولو جیولٹ ـــــ مجھ ریچھ سے شادی کرتی ہو ـــــ یا تمہارا حشر بھی بابر جیسا کیا جائے" ـــــ جیکب نے اس بار مڑ کر جیولٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔
"میں تم پر ہزار بار لعنت بھیجتی ہوں کتے کی اولاد ـــــ تم ایک گھٹیا اور کمینے آدمی ہو" ـــــ جیولٹ نے یکلخت بپھرے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تم ـــــ تم ـــــ تمہاری یہ جرات ـــــ تمہیں تو میں اپنے ہاتھوں سے گولیاں ماروں گا" ـــــ جیکب نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا اور کسی جنگلی بھینسے کی طرح وہ جیولٹ کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کا چہرہ غیظ و غضب سے بری طرح پھڑک رہا تھا اور جیولٹ کا چہرہ یکلخت ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ جیولٹ کے سامنے پہنچ کر اس پر فائر کھولتا، عمران اچھل کر اس کی طرف بڑھا اور پھر پلک جھپکنے میں وہ ریچھ نما طاقتور جیکب عمران کے سینے سے لگا کھڑا تھا اور عمران کا ایک بازو اس کی گردن کے گرد تھا جب کہ دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کا ریوالور پکڑا ہوا تھا۔
"خبردار ـــــ میں اسے گولی مار دوں گا" ـــــ عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اسے دھکیلتا ہوا اس طرح آگے لے گیا کہ جیکب کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ مل سکا۔ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے چیفس اور دیواروں کے ساتھ کھڑے ہوئے مشین گن بردار حیرت سے

بت بنے کھڑے کے کھڑے رہ گئے تھے۔ دوسرے لمحے مشین پسٹل کی فائرنگ اور چاروں مسلح افراد کی چیخوں سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی کرسیوں پر بت بنے بیٹھے چھ کے چھ افراد یکلخت چیختے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"خبردار — سب ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ — ورنہ گولیوں سے بھون ڈالوں گا" — عمران نے چیخ کر کہا اور ان سب کے بے اختیار سروں سے بلند ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے جیکب کی گردن سے ہاتھ ہٹا کر اسے نیچے لڑھکا دیا۔ جیکب کو آگے دھکیلتے ہوئے اس نے اس کی گردن کے گرد اپنے بازو کو صرف دو بار مخصوص انداز میں جھٹکے دیئے تھے اور یہ انہی مخصوص انداز کے جھٹکوں کا نتیجہ تھا کہ جب عمران نے فائر کھولا تو جیکب جیسا طاقتور آدمی اس کے بازو میں ہی لٹک رہا تھا۔ وہ بیہوش ہو چکا تھا لیکن عمران نے اسے اس لئے جسم کے آگے رکھا تھا تاکہ اگر اس پر فائر کھول بھی دیا جائے تو وہ گولیوں کی زد میں نہ آئے لیکن اب جبکہ مسلح افراد ختم ہو چکے تھے اور پانچ سیکشن چیفس نے ہاتھ اٹھا لئے تھے۔ عمران نے جیکب کو نیچے گرا دیا تھا۔

"ادھر ہٹ کر دیوار کی طرف منہ کر لو — جلدی کرو۔ ورنہ فائر کھول دونگا — اور سنو — میری ہزار آنکھیں ہیں۔ اگر تم نے ذرا بھی غلط حرکت کی تو ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں موت کے گھاٹ اتر جاؤ گے" — عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور وہ پانچوں سیکشن چیفس تیزی سے مڑے اور دائیں طرف کی دیوار کے ساتھ منہ کر کے کھڑے ہو گئے۔ عمران نے جان بوجھ کر انہیں ادھر منہ کرنے کے لئے کہا تھا۔ وہ انہیں اس طرف سے ہٹانا چاہتا تھا جدھر مشین گنیں پڑی ہوئی تھیں اور ان لوگوں کے گھومتے ہی عمران تیزی سے پیچھے ہٹا ہوا اس جگہ پہنچ گیا جہاں مسلح افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور ساتھ ہی ان کے ہاتھوں سے نکلنے والی مشین گنیں بھی پڑی تھیں عمران نے مشین پسٹل ایک طرف رکھا اور تیزی سے ایک مشین گن اٹھا لی اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بند دروازے کو لاک کر دیا اور پھر وہ صفدر کی کرسی کی طرف بڑھا۔ صفدر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہو گیا اور اس نے جلدی سے عمران کی طرف پشت کر لی عمران نے ایک لمحے میں کلپ دبا کر اس کی ہتھکڑی کھول دی۔

"اب باقی ساتھیوں کو بھی کھول دو" — عمران نے غراتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ہی جولیٹ اور الفرڈ سمیت عمران کے باقی ساتھی اور ڈاکٹر ہدایت اللہ ہتھکڑیوں سے آزاد ہو چکے تھے۔ صفدر، تنویر اور ٹائیگر نے ایک ایک مشین گن اٹھا لی جب کہ جولیٹ نے جلدی سے آگے بڑھ کر وہ مشین پسٹل اٹھا لیا جو عمران نے مشین گن اٹھاتے وقت رکھا تھا۔

"تت — تت — تم کیسے آزاد ہو گئے تھے — تم تو حیرت انگیز آدمی ہو" — جولیٹ نے مشین پسٹل اٹھاتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صفدر — اس جیکب اور ان سب سیکشن چیفس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دو" — عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد ان سب کے

ہاتھ عقب میں کر کے ان میں ہتھکڑیاں ڈال دی گئیں اور پھر عمران کے کہنے پر انہیں دیوار کے ساتھ والی کرسیوں پر بٹھا دیا گیا۔

"سنو مس جیولٹ ۔۔۔ میرا اور میرے ساتھیوں کا تمہاری اس پاک تنظیم سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے ۔۔۔ اور نہ ہی مجھے اس بات میں دلچسپی ہے کہ اس تنظیم کا سربراہ کون بنتا ہے یا کون نہیں ۔۔۔ ڈاکٹر ہدایت اللہ کو ہم نے برآمد کرنا تھا وہ ہم نے کر لیا ہے اور انہیں اغوا کرنے والے اینڈریو اور بار ڈولف ہلاک ہو چکے ہیں اور اگر اس پاک تنظیم کا کام میرے ملک تک پھیلا ہوا ہوتا تو میں لازماً اس پوری تنظیم کو تباہ کر کے ہی واپس جاتا۔ لیکن چونکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے اس لئے مجھے اس کی مکمل تباہی سے بھی کوئی دلچسپی نہیں ہے ۔۔۔ اب سیکشن چیفس تمہارے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جیکب بھی موجود ہے ۔۔۔ بظاہر یہ لوگ جیکب سے ہوتے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ یہ اب جان جانے کے خوف سے تمہیں سربراہ چن لیں لیکن بعد میں بغاوت کر دیں۔ اس لئے اب فیصلہ تم نے کرنا ہے کہ تم کیا چاہتی ہو کیا نہیں ۔۔۔ بہرحال میں نے تمہارے ساتھ ہونے والے معاہدے کی تکمیل کر دی ہے" عمران نے جیولٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم جیکب کی وجہ سے مجبور تھے ۔۔۔ ورنہ اصل حق تو مادام جیولٹ کا ہی بنتا ہے" ۔۔۔ یکلخت روڈنی بول پڑا۔

"واقعی تم نے معاہدے کی تکمیل کر دی ہے اور میں تمہاری انتہائی ممنون ہوں ۔۔۔ ورنہ جس طرح یہ جیکب میری طرف دوڑا تھا یہ مجھے یقیناً مار ڈالتا ۔۔۔ اور ان لوگوں پر بھی مجھے قطعی اعتماد نہیں ہے یہ سب انتہائی کمینے اور دغاباز لوگ ہیں" ۔۔۔ جیولٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم اب کیا چاہتی ہو ۔۔۔ اگر تم چاہو تو ہم تمہیں اور تمہارے منگیتر الفرڈ کو اپنے ساتھ فاک لینڈ سے باہر لے جانے کے لئے تیار ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پہلے میں ان غداروں کا خاتمہ کر لوں پھر بتاتی ہوں کہ میں کیا چاہتی ہوں" ۔۔۔ جیولٹ نے غراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ ان سیکشن چیفس کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی جیکب سمیت وہ چھ کے چھ آدمی بری طرح چیختے ہوئے گولیوں کی بوچھاڑ کی زد میں آ کر ختم ہو گئے یہ وہی مشین پسٹل تھا جو عمران نے مشین گن اٹھاتے ہوئے فرش پر پھینک دیا تھا اور جسے بعد میں جیولٹ نے اٹھا لیا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی ہونٹ بھینچے خاموش کھڑے ہوئے تھے جیولٹ اس وقت تک گولیاں برساتی رہی جب تک مشین پسٹل سے ٹرچ ٹرچ کی آوازیں نہ نکلیں اور جیولٹ نے طویل سانس لیتے ہوئے خالی مشین پسٹل ایک طرف پھینک دیا۔

"اب میں بتاتی ہوں کہ مجھے کیا کرنا ہے ۔۔۔ پہلے باہر موجود جیکب کے آدمیوں کا خاتمہ کرنا ہے اس کے بعد مجھے فون کر کے انکل الفانسو کو بلانا ہے" ۔۔۔ جیولٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"انکل الفانسو ۔۔۔ وہ کون ہے" ۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"الفانسو اس جزیرے کا اصل حکمران ہے اور اس کے زمانے میں یہ

جزیرہ امن وسکون کا گہوارہ تھا ——— پھر میرے باپ البرٹو نے جو الفانسو
کا چھوٹا بھائی تھا، الفانسو کو ہٹا کر خود جزیرے پر قبضہ کر لیا اور جرائم کی
زندگی اپنا لی ——— الفانسو پہلے اسے روکتا رہا پھر اس نے دنیا ترک کر
دی اور ایک چھوٹے سے مکان میں رہ کر عبادت میں مصروف ہو گیا
اس نے ہر چیز سے تعلق توڑ لیا ——— میرا باپ ایک ایکسیڈنٹ میں مر گیا
تو میری ماں جس نے دراصل میرے باپ کو جرائم کی راہ پر ڈالا تھا جزیرہ
اینڈریو کے حوالے کر دیا اور خود اس سے شادی کر لی ——— پھر وہ مر گئی
اور باڑا اینڈریو کے ساتھ رہنے لگی۔ میں اس وقت امریکہ میں زیر تعلیم
تھی جب میرا باپ مرا اور اس کے مرنے کے بعد میں یہاں آ گئی اور پھر
مجھے پتہ چلا کہ میرے باپ کو قتل کرنے میں اینڈریو اور میری ماں دونوں
کی سازش تھی وہ پہلے ہی ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے چنانچہ
میں نے فیصلہ کر لیا کہ اپنے باپ کا بدلہ ضرور لونگی اور اس جزیرے پر
اینڈریو کو ہٹا کر خود قبضہ کروں گی اور اس کے لئے میں نے خفیہ گروپ
بنایا ——— اس کے بعد تم آئے اور اس کے بعد کے واقعات تمہارے
سامنے ہیں لیکن اب تمہارے ساتھ ملنے کے بعد اور ان سب لوگوں کی
دغا بازی اور کمینگی دیکھنے کے بعد میرا ذہن تبدیل ہو گیا ہے ———
اینڈریو کے ساتھ مل کر جرائم کرنے والے شیطان یہی تھے جو سامنے
مرے پڑے ہیں اور بھی ان کے ساتھی ہوں گے لیکن یہاں جزیرے کے
اصل افراد ہی ہزاروں کی تعداد میں رہتے ہیں جو آج تک جرائم کی دنیا
سے متعلق نہیں ہیں اور ماہی گیری اور دوسری مختلف مزدوری کر کے
اپنا پیٹ پالتے ہیں وہ آج بھی الفانسو کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ اب الفانسو
دوبارہ جزیرے کا حکمران ہو گا اور الفانسو اپنے آدمیوں کی مدد سے اس
جزیرے کو ہر برے آدمی سے پاک کر دے گا اور یہ شیطانی جزیرہ ایک
بار پھر امن وسکون کا گہوارہ بن جائے گا" ——— جیولٹ نے انتہائی
جذباتی لہجے میں کہا اور عمران کا چہرہ جیولٹ کی بات سن کر بے اختیار کھل اٹھا۔

"پھر تم کس طرح ناک جیسی بین الاقوامی مجرم تنظیم کی سربراہ بن سکو گی"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میں اب ہزار بار جرائم پر لعنت بھیجتی ہوں ——— مجھے اب احساس
ہو گیا ہے کہ جرائم کی دنیا کمینگی سے بھرپور اور ناپائیدار دنیا ہے اور اس
سے متعلق افراد کا انجام بالکل اس طرح ہوتا ہے جیسے میرے باپ البرٹو،
میری ماں، اینڈریو۔ باڑا اور ان سیکشن چیفس کا ہوا ہے ——— کیا ملا
ہے انہیں سوائے ذلت آمیز اور عبرتناک موت کے ——— جبکہ
انکل الفانسو آج بھی مطمئن اور خوش و خرم زندگی گزار رہا ہے اس لئے
میں انکل الفانسو کی بیٹی بن کر یہاں رہوں گی اور الفرڈ اگر میرا ساتھ دے
گا تو ٹھیک ——— ورنہ یہ جہاں چاہے جا سکتا ہے۔ میری طرف سے
اس پر کوئی پابندی نہیں ہو گی" ——— جیولٹ نے انتہائی جذباتی لہجے
میں کہا۔

"میں تو خود جرائم کی دنیا کو پسند نہیں کرتا جیولٹ! ——— میں تو صرف
تمہاری وجہ سے مجبوراً اس سے متعلق رہا تھا ——— میں تمہارے ساتھ ہوں
ہر قسم کے حالات میں ——— دکھ میں بھی اور سکھ میں بھی ——— ہم اکٹھے مریں
گے اور اکٹھے جئیں گے" ——— الفرڈ نے جلدی سے آگے بڑھ کر جیولٹ
کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"واہ — اسے کہتے ہیں سچے جذبے — الفرڈ — تم اپنا نام رومیو رکھ لو تو دنیا کو ایک اور رومیو جیولٹ میسر آ جائے گا — کاش اگر کوئی اس طرح ہم سے بھی اکٹھے مرنے جینے کا وعدہ کر لیتا" — عمران نے کن انکھیوں سے ایک طرف خاموش کھڑی جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

"الفرڈ کو کیوں کہہ رہے ہو — تم اپنا نام رومیو رکھ لو" — جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا اب ہم یہاں کھڑے ہو کر یہی قصے کرتے رہیں گے کہ کون رومیو ہے اور کون جیولٹ" — تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازے کے باہر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ سب چونک کر دروازے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"میں تم لوگوں کا بے حد ممنون ہوں بیٹے — تم لوگوں کی مدد سے ہی اس جزیرے سے شیطانی روحوں کا خاتمہ ہو سکا ہے" — سفید داڑھی اور سفید بالوں والے بوڑھے الفانسو نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ الفانسو کا چہرہ تو جھریوں سے بھرا ہوا تھا لیکن اس کے چہرے پر شرافت اور پاکیزگی کا جمال دیکھنے والے کو بے حد متاثر کرتا تھا۔ اس کا جسم باوجود اس کے بڑھاپے کے خاصا طاقتور تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے بڑھاپا صرف اس کے بالوں اور چہرے کو ہی متاثر کر سکا ہو۔ اس کے جسم پر وقت نے کوئی آثار نہ چھوڑے ہوں۔ وہ اس وقت اکٹھے ہی بلاک ہاؤس میں داخل ہو رہے تھے۔ بالشر کلب میں موجود جیکب کے آدمیوں کے خاتمے کے بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت جیولٹ اور الفرڈ کے ہمراہ سیدھا الفانسو کے مکان پر پہنچا تھا اور الفانسو نے پہلے تو اس سارے معاملے میں شامل ہونے سے ہی یکسر انکار کر دیا۔

لیکن عمران کے سمجھانے پر آمادہ ہو گیا اور اس کے بعد الفانسو کے ساتھ مل کر اسے دن رات کام کرنا پڑا۔ البتہ اس دوران عمران اور اس کے ساتھیوں نے اپنے میک اپ صاف کر دیئے تھے کیونکہ ایک تو ان کی اب ضرورت نہ رہی تھی۔ دوسرے یہ جرائم پیشہ افراد کے میک اپ تھے۔

الفانسو جب باہر نکلا تو فائی لینڈ کے وہ باشندے جو جرائم سے متعلق نہ تھے اور ان جرائم پیشہ افراد کے ہاتھوں مجبور اور تنگ تھے وہ سب الفانسو کے ساتھ ہوتے گئے اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کی قیادت کی وجہ سے کام تیزی سے نمٹنے لگ گیا۔ جن لوگوں نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی ان کا خاتمہ کر دیا گیا اور جن لوگوں نے پناہ طلب کر لی تھی انہیں فوری طور پر فائی لینڈ سے نکل جانے کا حکم دے دیا گیا۔ اینڈرسن گروپ کا تمام اسلحہ ان لوگوں میں تقسیم کر دیا گیا تاکہ اگر کل کو پھر کوئی جرائم پیشہ یہاں جبراً قبضہ کرنا چاہے تو اس کا مقابلہ کیا جا سکے اور انتہائی خطرناک قسم کے ہتھیاروں کو سمندر میں پھینک کر ضائع کر دیا گیا۔ منشیات کے تمام ذخیرے جلا کر راکھ کر دیئے گئے۔ اس طرح فائی لینڈ ہر قسم کے جرائم سے پاک کر دیا گیا۔ جیولٹ اور الفرڈ بھی مسلسل ساتھ رہے تھے۔ اینڈرسن کی فائی لینڈ میں موجود تمام جائیداد جیولٹ کے حوالے کر دی گئی اس دوران صرف ٹائیگر ڈاکٹر ہدایت اللہ کے ساتھ ہاک ہاؤس میں ہی رہ گیا تھا۔ عمران نے اسے خود وہاں ڈاکٹر ہدایت اللہ کی حفاظت کی غرض سے چھوڑ دیا تھا۔

"یہ آپ کی شرافت اور نیک دلی تھی انکل الفانسو ۔۔۔ کہ آج بھی لوگ آپ سے بے پناہ محبت کرتے ہیں اس لئے وہ آپ کے ساتھ ان جرائم پیشہ افراد کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ورنہ شاید یہاں خون کی ندیاں بہہ جاتیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ سب ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔

"اب ہمیں اجازت دیں ۔۔۔ ہم نے واپس جانا ہے" ۔۔۔ عمران نے الفانسو اور جیولٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ عمران کی بات کا جواب دیتے، ٹائیگر اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے اور وہ سب ٹائیگر کی یہ حالت دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا ہوا ٹائیگر۔۔۔ خیریت" ۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باس!۔۔۔ ڈاکٹر ہدایت اللہ اصل نہیں ہیں" ۔۔۔ ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے ان کے سروں پر ایٹم بم مار دیئے ہوں وہ بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

"کیا کہہ رہے ہو تم" ۔۔۔ عمران جیسے شخص نے بھی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں باس ۔۔۔ مجھے بھی ابھی تھوڑی دیر پہلے ان پر شک ہوا ہے آپ کو معلوم ہے کہ وہ مسلسل نیم غشی کی حالت میں رہے ہیں۔ آپ کے جانے کے بعد میں نے اپنے طور پر ان کا علاج کرنے کی کوشش کی لیکن ان کی حالت میں کوئی نمایاں فرق نہ پڑ سکا۔ وہ زیادہ تر آنکھیں بند کئے سوئے ہی رہتے ہیں ۔۔۔ آج آپ کے آنے سے پہلے میں ان کے کمرے میں گیا تو میں نے پہلی بار انہیں نیند میں بڑبڑاتے ہوئے سنا ہے ۔۔۔ وہ مقامی زبان میں بڑبڑا رہے تھے اور کسی والکر کا

نام لے رہے تھے۔ میں نے انہیں جھنجھوڑا تو ان کی بڑبڑاہٹ ختم ہو گئی لیکن وہ اسی طرح نیم غشی کی حالت میں ہی رہے ۔۔۔۔ میں نے شک کی بنا پر ان کا لباس اتارا تو یہ بات سامنے آ گئی کہ وہ مقامی آدمی ہیں۔ ان کے بازو۔ گردن حتیٰ کہ سینے اور چہرے کا رنگ تو پاکیشیائی ہے لیکن پیٹ اور اس سے نچلا جسم، رانیں گھٹنوں تک مقامی افراد کے اصل رنگ میں ہیں جب کہ گھٹنوں سے نیچے پھر پاکیشیائی رنگ کی جلد ہے" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے اور وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جسے ڈاکٹر ہدایت اللہ کے بیڈ روم کی شکل دے دی گئی تھی تاکہ وہ وہاں اطمینان سے رہ سکیں۔ پاک تنظیم کے خاتمے میں تین روز تک مسلسل مصروف رہنے کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی پاک ہاؤس میں آ ہی نہ سکے تھے اور اب یہاں آتے ہی ٹائیگر نے ایسا انکشاف کر دیا تھا جس نے عمران کے ذہن کو حقیقتاً ماؤف سا کر دیا تھا۔ اگر ٹائیگر کی بات درست تھی تو اس کا مطلب صاف تھا کہ عمران اس بار یقینی مات کھا گیا ہے۔ وہ کمرے میں داخل ہوا تو اس نے ڈاکٹر ہدایت اللہ کو بیڈ پر صرف انڈر ویئر پہنے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ وہ اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے خلاؤں میں دیکھ رہے ہوں اور اس کے ساتھ ہی عمران کے جبڑے اس زور سے بھینچ گئے کہ کڑکڑاہٹ کی آواز بھی سنائی دی۔ ٹائیگر کی بات درست تھی۔ یہ ڈاکٹر ہدایت اللہ نہ تھے بلکہ ان کے میک اپ میں کوئی مقامی آدمی تھا لیکن میک اپ اس قدر شاندار تھا کہ عمران جیسا شخص بھی اتنے طویل عرصے تک ان کے بالکل قریب رہنے کے باوجود میک اپ کو نہ پہچان سکا تھا۔

"ویری بیڈ ۔۔۔ ویری بیڈ ۔۔۔ یہ تو ڈاکٹر ہدایت اللہ ہرگز نہیں ہے" ۔۔۔ اسی لمحے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ہاں جولیا ۔۔۔ اور اب مجھے واقعی خودکشی کر لینی چاہیے۔ میں اتنے قریب رہنے کے باوجود میک اپ نہیں پہچان سکا" ۔۔۔ عمران نے بھینچے ہوئے ہونٹوں سے کہا۔

"اگر یہ نقلی ہے تو پھر اصل کہاں ہے" ۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم خوامخواہ نیکی کے چکر میں پڑ گئے ۔۔۔ سب سے پہلے ہمیں اپنے مشن کی طرف توجہ دینی چاہیے تھی" ۔۔۔ تنویر کی بھپری ہوئی آواز سنائی دی۔

"کمال کا میک اپ ہے اور ایسا میک اپ سوائے بوڑھے جرگر کے اور کوئی نہیں کر سکتا" ۔۔۔ اسی لمحے انکل الفانسو کی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"جرگر ۔۔۔ وہ کون ہے" ۔۔۔ عمران نے مڑ کر انکل الفانسو سے پوچھا۔

"بوڑھا آدمی ہے ۔۔۔ کسی زمانے میں نازیوں کے ساتھ کام کرتا رہا ہے۔ وہ نازی جاسوسوں کا میک اپ ایسا کیا کرتا تھا کہ اتحادی باوجود انتہائی کوششوں کے پہچان نہ سکے تھے ۔۔۔ پھر اتحادیوں کی فتح اور نازیوں کی شکست کے بعد وہ چھپ کر یہاں فاتی لینڈ میں آیا۔ اس نے یہاں فوٹوگرافی کی دکان کھولی ہوئی ہے۔ وہ میرا بہترین

دوست ہے ۔۔۔۔ انتہائی شریف اور سیدھا سادہ آدمی ہے“ ۔۔۔۔
انکل الفانسو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”کیا آپ اُسے یہاں بلوا سکتے ہیں“ ۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ
بھینچتے ہوئے کہا۔
”ہاں کیوں نہیں ۔۔۔۔ میں لے آتا ہوں اُسے“ ۔۔۔۔ انکل الفانسو
نے کہا اور واپس مڑ گئے۔
”میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں ۔۔۔۔ واقعی یہ تو بہت بڑا دھوکہ
ہو گیا ہے ۔۔۔۔ خدا کرے اصل ڈاکٹر ہدایت اللہ زندہ ہوں“ ۔۔۔۔
جیولٹ نے کہا اور تیزی سے انکل الفانسو کے پیچھے چل پڑی۔
”تم نے کون کون سی دوائیں استعمال کی تھیں“ ۔۔۔۔ عمران نے
ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا اور جواب میں ٹائیگر نے مختلف دواؤں کے
نام لینے شروع کر دیئے۔
”یہ سب دوائیں موجود ہیں یہاں“ ۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔
”ہاں ۔۔۔۔ یہاں لٹل ہاؤس میں ایک پورا کمرہ ایسی دواؤں سے
بھرا ہوا ہے“ ۔۔۔۔ ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔
”آؤ میرے ساتھ“ ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف
مڑ گیا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے چل پڑا اور تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس
آئے تو عمران کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی جس میں سنہرے رنگ کا
محلول بھرا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے بیڈ پر بیٹھے ہوئے ڈاکٹر ہدایت اللہ کی
طرف بڑھا۔ ٹائیگر اس کے ساتھ تھا۔ عمران کے اشارے پر ٹائیگر نے
ڈاکٹر ہدایت اللہ کو بیڈ پہ لٹا دیا۔ ڈاکٹر ہدایت اللہ نے کوئی احتجاج نہ
کیا اور خاموشی سے لیٹ گئے۔ عمران نے ان کے بازو میں رگ
تلاش کی اور پھر سرنج میں بھرا ہوا محلول ان کی رگ میں آہستہ آہستہ
انجکٹ کرنے لگا۔ ڈاکٹر ہدایت اللہ اسی طرح آنکھیں بند کئے خاموش
لیٹے ہوئے تھے۔ محلول ختم ہو جانے کے بعد عمران نے سوئی باہر
نکالی اور انجکشن والی جگہ کو ذرا سا مسل کر وہ پیچھے ہٹ گیا اس نے
سرنج ایک طرف اچھال دی۔ صفدر، تنویر اور جولیا خاموش کھڑے
یہ سب کچھ دیکھتے رہے۔ ان سب کے چہرے بری طرح لٹکے ہوئے
تھے۔ انہیں دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے وہ کوئی بڑی بازی ہار کر آئے
ہوں اور تھا بھی ایسے ہی۔ اگر اصل ڈاکٹر ہدایت اللہ نہیں ملتا تو
پھر یقیناً ان کا مشن یکسر ناکام ہو گیا تھا اور وہ جانتے تھے کہ جب
ایکسٹو ناکامی کی رپورٹ سنے گا تو اس کا کیا ردعمل ہو گا۔ کمرے میں مکمل
سکوت طاری تھا۔
دس منٹ تک تو اسی طرح خاموشی چھائی رہی۔ پھر اچانک بیڈ پر
لیٹے ہوئے اس نقلی ڈاکٹر ہدایت اللہ کے جسم کو تیز تیز جھٹکے سے لگنے
لگ گئے۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں پوری کھلیں اور اس کے
منہ سے تیز کراہیں نکلنے لگیں۔ بس اس کا پورا جسم یکلخت پسینے میں ڈوب
گیا لیکن یہ سب کچھ صرف چند لمحوں کے لئے ہوا اس کے بعد وہ شخص
ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ اب اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک موجود
تھی اور وہ اس طرح حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے
وہ ایک طویل نیند کے بعد پہلی بار جاگا ہو۔
”کک ۔ کک ۔ کون ہو تم اور میں کہاں ہوں ۔۔۔۔ اوہ ۔ میرا

لباس" ــــ اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے" ــــ عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ اس آدمی کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"والکر ــــ میرا نام والکر ہے ــــ مم ــــ مگر تم کون ہو" ــــ اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو والکر ــــ تم اس وقت ایک پاکیشیائی سائنسدان ڈاکٹر ہدایت اللہ کے میک اپ میں ہو ــــ اور ہم نے تمہیں ڈاکٹر ہدایت اللہ سمجھ کر الیون تھرٹی کلب کے ایک کمرے سے برآمد کیا تھا۔ اس لئے اگر تم ابھی زندگی چاہتے ہو تو سب کچھ ٹھیک ٹھیک بتا دو کہ تم کیسے ڈاکٹر ہدایت اللہ کے میک اپ میں آئے اور کس نے ایسا کیا ہے ــــ ورنہ ایک گولی تمہیں ہمیشہ کے لئے موت کی نیند سلا دے گی" ــــ عمران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ والکر کے جسم نے بے اختیار جھٹکا سا کھایا۔

"باس آرنلڈ نے مجھے اپنے دفتر میں بلایا تھا۔ وہاں ایک بوڑھا آدمی بھی بیٹھا ہوا تھا ــــ باس آرنلڈ کے حکم پر اس بوڑھے نے ایک صوفے پر لٹا کر میری ناک سے کوئی شیشی لگائی تھی۔ بس مجھے اتنا تو یاد ہے۔ اس کے بعد اب مجھے تم لوگ نظر آ رہے ہو ــــ یہ باس آرنلڈ کہاں ہے" ــــ والکر نے کہا اور عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ والکر درست کہہ رہا ہے۔ جس دوا سے اس کے ذہن کو مکمل طور پر بلینک اور جسم کو سست کر دیا گیا تھا اس کا نتیجہ یہی ہوتا تھا کہ آدمی اس طرح چلتا پھرتا ہے جیسے نشے میں ڈوبا ہوا ہو۔ لیکن ذہنی طور پر وہ قطعی بلینک ہو جاتا ہے اور اس کا پتہ عمران کو ٹائیگر کی بتائی ہوئی ان ادویات کا نام سن کر ہوا تھا جو ٹائیگر نے اپنے طور پر علاج کے لئے منتخب کی تھیں لیکن جن کا کوئی اثر نہ ہوا تھا حالانکہ وہ ادویات ایسی تھیں کہ ان کا ردعمل درست نکلتا۔ لیکن ان کا ردعمل نہ ہونے کی وجہ سے ہی عمران کا ذہن اس دوا تک پہنچا تھا جسے عرف عام میں الکسون کہتے تھے۔ یہ دوا اس وقت استعمال کی جاتی تھی جب کسی آدمی کو طویل عرصے تک اسی حالت میں رکھنا مقصود ہو۔ کیونکہ اس دوا کا اثر ایک ماہ تک رہتا تھا جب کہ اس قسم کی دوسری دواؤں کے اثرات صرف چند گھنٹوں تک ہی محدود رہتے تھے اور عمران نے مختلف دوائیں ملا کر الکسون کا توڑ کیا تھا۔

"تم کہاں کام کرتے تھے" ــــ عمران نے پوچھا۔

"میں الیون تھرٹی کلب میں کچن سپروائزر ہوں۔ مگر میرے جسم کے رنگ کو کیا ہوا ہے" ــــ والکر نے جواب دیتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے ــــ لباس پہن لو" ــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور والکر نے جلدی سے اٹھ کر فرش پر پڑا ہوا لباس پہننا شروع کر دیا۔

"ہمارے ساتھ واقعی فراڈ ہوا ہے ــــ اگر مجھے ذرا بھی شک ہو جاتا کہ یہ شخص ڈاکٹر ہدایت اللہ نہیں ہے تو میں اس بار کو وہاں جیکب کے ہاتھوں اتنی آسانی سے نہ مرنے دیتا" ــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مم ــــ مم ــــ مادام بار ہلاک ہو گئی ہیں" ــــ لباس پہنتے ہوئے والکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کی بات کا کسی نے جواب نہ دیا۔

"ٹائیگر ـــــ اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال کر اسے لے آؤ"
عمران نے ٹائیگر سے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔
اس کے ذہن میں اس وقت واقعی بھونچال سا آیا ہوا تھا۔ ایک لحاظ
سے ناک تنظیم کا واقعی مکمل طور پر خاتمہ ہو چکا تھا۔ اس کے سارے اڈے
تباہ کر دیئے گئے تھے لیکن انہیں کہیں بھی ڈاکٹر ہدایت اللہ کے بارے
میں معمولی سی اطلاع بھی نہ ملی تھی۔

تو پھر اصل ڈاکٹر ہدایت اللہ کہاں چلا گیا۔ ایک لمحے کے لئے اسے
خیال آیا کہ شاید بائرہ نے انتقاماً ڈاکٹر ہدایت اللہ کو ہلاک نہ کر دیا ہو۔ لیکن
دوسرے لمحے اس نے یہ خیال اس وجہ سے رد کر دیا کہ اگر ان کا مقصد
ڈاکٹر ہدایت اللہ کو ہلاک کرنا ہوتا تو پھر وہ اس والکر کو ڈاکٹر ہدایت اللہ
بنا کر سامنے رکھنے کی تکلیف کیوں گوارا کرتی اور ڈاکٹر ہدایت اللہ کی تبدیلی
بھی اس وقت عمل میں آئی ہو گی جب ان کی کار پر بیہوش کر دینے والا
میزائل مارا گیا تھا اور وہ زیرو سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں قید کر دیئے گئے
تھے جہاں سے فرار ہوتے وقت جیولٹ انہیں اپنے اڈے پر لے آئی تھی۔

عمران اب اس پہلے والے کمرے میں بے چینی سے ٹہلتا ہوا ڈاکٹر
ہدایت اللہ کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور
انکل الفانسو اور جیولٹ ایک بوڑھے آدمی کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔

"یہ جرگر ہے عمران بیٹے ـــــ میں نے اس سے تفصیل سے
بات کر لی ہے ـــــ اس آدمی پر واقعی میک اپ اس نے ہی کیا ہے
باقی تفصیل تم خود پوچھ لو" ـــــ انکل الفانسو نے کہا۔

"آپ نے کہاں میک اپ کیا تھا" ـــــ عمران نے جرگر سے
مخاطب ہو کر پوچھا۔

"چہرے۔ گردن۔ بازوؤں اور پنڈلیوں پر" ـــــ جرگر نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ کس مقام پر کیا تھا ـــــ الیون تھرٹی کلب میں
یا کسی اور جگہ پر" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں ـــــ میں نے اپنے مکان پر کیا تھا ـــــ آرنلڈ مجھے دکان
سے اٹھا کر لے گیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ ایک آدمی کا میک اپ
ایسا کرنا ہے کہ بڑے سے بڑا ماہر بھی اسے نہ پہچان سکے ـــــ جب
میں اس کے ساتھ اپنے گھر پہنچا تو وہاں دو آدمی ساتھ ساتھ فرش پر
لیٹے ہوئے تھے۔ ان دونوں کے قدوقامت۔ جسموں کی بناوٹ۔
بالوں کا انداز اور خدوخال تقریباً ملتے جلتے تھے لیکن ان میں سے
ایک ایشیائی تھا جب کہ دوسرا مقامی اور دونوں ہی بیہوش تھے ـــــ
آرنلڈ نے مجھے کہا کہ اس مقامی کو ایشیائی بنانا ہے۔ چنانچہ میں نے
اپنے فن کا اظہار کیا اور تین گھنٹوں کی محنت کے بعد میں نے اس مقامی
کو مکمل طور پر ایشیائی بنا دیا" ـــــ جرگر نے تفصیل سے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"کیا اس ایشیائی پر بھی آپ نے میک اپ کیا تھا" ـــــ عمران نے
ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں ـــــ آرنلڈ نے صرف اس مقامی پر ہی میک اپ کرنے کے
لئے کہا تھا وہ میں نے کر دیا ـــــ کیونکہ آرنلڈ بہت بڑا بدمعاش تھا اگر
میں انکار کرتا تو وہ مجھ بوڑھے کی ایک ایک ہڈی علیحدہ کر دیتا" ـــــ جرگر

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میک اپ کے بعد وہ لوگ کہاں گئے تھے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"اس کے پاس ایک بڑی ویگن تھی۔ وہ اس میں ان دونوں کو ڈال کر واپس چلا گیا اور میں البتہ وہیں رہ گیا ـــــ دوسرے روز دکان پر گیا تھا کیونکہ اس میک اپ کی وجہ سے میں بری طرح تھک گیا تھا" ـــــ جرگر نے جواب دیا۔

اسی لمحے ٹائیگر والکر کو ساتھ لئے اندر داخل ہوا۔ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے۔

"کیا یہی وہ شخص ہے جس پر آپ نے میک اپ کیا تھا" ـــــ عمران نے والکر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جرگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں ـــ یہی شخص تھا" ـــــ جرگر نے فوراً جواب دیا۔

"آپ نے کیسے پہچان لیا ـــــ ہو سکتا ہے یہ وہ پاکستانی ہو جس کا میک اپ آپ نے دوسرے پر کیا تھا" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جرگر عمران کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس کے میک اپ میں ایک خامی رہ گئی تھی اور ایسا صرف اس وجہ سے ہوا تھا کہ میرے پاس وہ دوا موجود نہ تھی جس سے میں یہ خامی دور کر سکتا ـــــ اگر میں آرنلڈ کو اس خامی کے متعلق بتا دیتا تو یقیناً وہ ناراض ہو جاتا ـــــ اور کوئی بدمعاش ناراض ہو جائے تو اس کا کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کیا کر ڈالے ـــــ لیکن یہ خامی ایسی ہے کہ اسے صرف میری نظریں ہی پہچان سکتی ہیں اور اسی خامی کی وجہ سے میں اسے دیکھتے ہی پہچان گیا ہوں" ـــــ جرگر نے جواب دیا۔

"وہ کیا خامی ہے ـــــ مجھے تو کوئی خامی نظر نہیں آ رہی" ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کیسے نظر آ سکتی ہے ـــ اس کا میک اپ جرگر نے کیا ہے مسٹر علی عمران ـــــ جسے کسی زمانے میں میک اپ جادوگر کہا جاتا تھا اور نازی جیسے اکھڑ آفیسر بھی میرے سامنے ایسے جھکتے تھے جیسے میں ان سے بھی بڑا افسر ہوں ـــــ سنو، میں بتاتا ہوں ـــــ اس کے دونوں کانوں کی لوؤں کو غور سے دیکھو۔ ان کا رنگ باقی کان کی نسبت قدرے زیادہ گہرا ہے اور تم شاید میک اپ کے فن کے بارے میں جانتے بھی ہو گے۔ پھر بھی میں یہ بتا دوں کہ کان کی لو جسم کا ایک ایسا حصہ ہوتا ہے جس پر آسانی سے کوئی رنگ نہیں چڑھتا۔ اس لئے یہاں ڈبل کوٹ کرنا پڑتا ہے اور ڈبل کوٹ کرنے سے لامحالہ رنگ گہرا ہو جائے گا اور اسے برابر کرنے کے لئے آیون کی ضرورت پڑتی ہے اور آیون اس وقت میرے پاس موجود نہ تھی ـــــ بہرحال یہ کوئی ایسی خامی نہیں جسے ہر آدمی جانچ سکے۔ اس لئے میں خاموش رہا تھا ـــــ اب بھی میں نے اس کے کانوں کی لوؤں کو دیکھ کر پہچانا ہے کہ یہ وہی آدمی ہے جس پر میں نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا تھا" ـــــ جرگر نے عمران کو سمجھاتے ہوئے کہا اور عمران کی آنکھوں میں واقعی تحسین کے آثار ابھر آئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ نے اس پر قدیم دور کا جسکارا میک اپ کیا ہے" ـــــ عمران نے کہا تو جرگر بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم ـــ تم جسکارا میک اپ کو کیسے جانتے ہو ـــــ یہ تو خالصتاً میری اپنی ایجاد ہے" ـــــ جرگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر جبرگر ـــ گو آپ کے فن نے ہمیں ایک بہت بڑا دھچکہ پہنچایا ہے لیکن بہرحال مجھے آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے ـــ جسکارا میک اپ کے بارے میں ایک کتاب میں نے پڑھی تھی کہ نازی بھی میک اپ استعمال کرتے تھے اور یہ اس قدر کامیاب رہا تھا کہ اتحادی باوجود سرتوڑ کوششوں کے انہیں پہچان نہ سکے تھے ـــ لیکن اس کتاب میں تو اس کے موجد کا نام ڈاکٹر ہاشمین درج تھا۔ اس میں جسکارا کا نسخہ بھی درج تھا اور اس میں یہ درج تھا کہ ریٹچنگ کے لئے آیون استعمال کی جاتی ہے ـــ اس لئے جب آپ نے آیون کا نام لیا تو مجھے جسکارا یاد آگیا" ـــ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــ میرا نام ہی ڈاکٹر ہاشمین ہے ـــ اتحادیوں سے بچنے کے لئے میں نے اپنا نام بھی بدل لیا تھا اور اپنا حلیہ بھی ـــ یہی وجہ ہے کہ آج تک اتحادی باوجود سرتوڑ کوششوں کے مجھے تلاش نہیں کر سکے" ـــ جبرگر نے جواب دیا۔

"یہ تم کن چکروں میں پھنس گئے ہو ـــ ہمیں ڈاکٹر ہدایت اللہ کو تلاش کرنا ہے" ـــ ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا سے نہ رہا گیا تو وہ غصیلے لہجے میں بول پڑی۔

"ہاں تو مسٹر جبرگر ـــ اس آرنلڈ کے ساتھ اور کتنے آدمی تھے اور کیا آپ ان میں سے کسی کو جانتے ہیں" ـــ عمران نے کہا۔

"چار افراد تھے لیکن وہ آرنلڈ کے ہی ساتھی ہوں گے ـــ میں تو انہیں نہیں جانتا کیونکہ میں کبھی الیون مقرنی کلب نہیں گیا" ـــ جبرگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب! ـــ ڈاکٹر ہدایت اللہ کو اس کلب کے اندر ہی کسی خفیہ جگہ پر رکھا گیا ہوگا" ـــ صفدر نے کہا۔

"نہیں ـــ میں نے اس کا مکمل نقشہ دیکھا تھا۔ اس لئے اگر کوئی ایسی اور خفیہ جگہ ہوتی تو میری نظروں سے چھپی نہ رہتی" ـــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کمرے میں ایک بار پھر خاموشی سی چھا گئی۔

"وہ ویگن جس میں ان دونوں کو لے جایا گیا تھا، کیا آپ نے اس کا نمبر وغیرہ دیکھا تھا" ـــ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد عمران نے جبرگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نمبر تو نہیں دیکھا تھا اور اگر دیکھا بھی ہوگا تو مجھے یاد نہیں رہا۔ البتہ وہ رنگینز ویگن تھی اور بالکل نئی تھی ـــ یہ بھی مجھے اس لئے یاد رہا ہے کہ رنگینز ویگن ہی نازیوں نے مجھے استعمال کے لئے دی ہوئی تھی کیونکہ وہ مجھے ذاتی طور پر بے حد پسند تھی" ـــ جبرگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ باس آرنلڈ کی ذاتی ویگن تھی ـــ اور پورے جزیرے میں یہی رنگینز ویگن تھی" ـــ والکر نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"لیکن رنگینز ویگن تو مجھے کہیں نظر نہیں آئی" ـــ عمران نے چونک کر کہا۔

"میں معلوم کرتی ہوں۔ وہ جہاں بھی ہوگی پتہ لگ جائے گا" ـــ جولیا نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی اور پھر اس کی واپسی تقریباً دس منٹ بعد ہوئی تو اس کے چہرے پر کامیابی کی چمک اور جوش موجود تھا۔

"رنگینر ونگین کا پتہ چل گیا ہے ۔۔۔ وہ اسکاٹ کی ورکشاپ میں کھڑی ہے اور کئی دنوں سے کھڑی ہے ۔۔۔ میں نے اسکاٹ کو بلایا ہے تاکہ وہ مزید تفصیل بتا سکے" ۔۔۔ جیولٹ نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ جیولٹ واپس چلی گئی۔

"اب مجھے اجازت ہے" ۔۔۔ جیگر نے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ آپ تشریف لے جا سکتے ہیں ۔۔۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ سے دوبارہ ملاقات ہو ۔۔۔ آپ واقعی اپنے فن میں اتھارٹی ہیں ۔۔۔ اس فن میں کچھ شد بد مجھے بھی حاصل ہے" ۔۔۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ضرور، ضرور ۔۔۔ مجھے بھی تم سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ۔۔۔ الفانسو نے تمہاری بے حد تعریف کی ہے اور جس طرح تم جیکارامیک اپ کے بارے میں سمجھ گئے ہو، اس سے میں تمہاری صلاحیتوں کو سمجھ گیا ہوں" ۔۔۔ جیگر نے بڑے پرجوش انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"آؤ میں تمہیں خود چھوڑ آؤں" ۔۔۔ انکل الفانسو نے کہا اور وہ جیگر کو لے کر کمرے سے نکل گیا۔

"اب ڈاکٹر ہدایت اللہ کو کہاں تلاش کیا جائے" ۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ لوگ وعدہ کریں کہ مجھے زندہ چھوڑ دیں گے تو میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ اگر آرنلڈ نے اسے چھپایا ہے تو کہاں چھپایا ہوگا ۔۔۔ میں آرنلڈ کو بہت طویل عرصے سے جانتا ہوں" ۔۔۔ اچانک والکر نے کہا تو عمران سمیت تمام ساتھی چونک پڑے۔

"نہیں تم سے براہ راست کوئی دشمنی نہیں ہے مسٹر والکر ۔۔۔ اس لئے تم ہماری مدد کرو یا نہ کرو ۔۔۔ بہرحال تم آزاد ہو" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کو اشارہ کیا کہ وہ والکر کے ہاتھوں میں موجود ہتھکڑی کھول دے۔ ٹائیگر نے اٹھ کر ہتھکڑی کھول دی اور والکر تیزی سے اپنی کلائیاں مسلنے لگا۔

"شکریہ مسٹر عمران! ۔۔۔ تم لوگوں نے اس طرح مجھے آزاد کر کے مجھ پر احسان کیا ہے۔ حالانکہ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ میری وجہ سے آپ لوگوں کو کوئی شدید نقصان پہنچا ہے ۔۔۔ بہرحال آرنلڈ نے پہلے بھی چیف اینڈریو کے حکم پر ایک آدمی کو جرسی میں جم کے پاس بھجوا دیا تھا ۔۔۔ ہو سکتا ہے تمہارے آدمی کو بھی جرسی ہی بھیجا گیا ہو" ۔۔۔ والکر نے کہا۔

"جرسی ۔۔۔ وہ کہاں ہے" ۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہاں سے چالیس میل مشرق میں سمندر کے اندر ایک جزیرہ ہے اس کا نام جرسی ہے ۔۔۔ اس کا انچارج جم ہے اور یہ جم آرنلڈ کا بھائی ہے ۔۔۔ وہاں خوبصورت عورتوں کی تجارت ہوتی ہے" ۔۔۔ والکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خوبصورت عورتوں کی تجارت ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔ باقی ساتھی بھی حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

"یہ بھی ہاک کا ہی دھندہ ہے ۔۔۔ جم ہاک کا خاص آدمی ہے اور اس کے آدمی تمام دنیا سے مختلف قومیتوں کی خوبصورت عورتوں کو اغوا کر

کے لے آتے ہیں۔ پھر اس جزیرے پر انہیں طوائف بننے کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔ اس کے بعد انہیں دنیا کے بڑے بڑے قحبہ خانوں میں فروخت کر دیا جاتا ہے ـــــ یا پھر بڑے لارڈز انہیں خرید لیتے ہیں۔ بہت بڑا دھندہ ہے" ـــــ والکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ سب عورتیں خود ہی طوائف بننے پر رضامند ہو جاتی ہیں"؟ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــــ زیادہ تر ایسی عورتوں کی مانگ رہتی ہے جو نوجوان ہوں ـــــ معصوم ہوں اور اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتی ہوں۔ ایسی لڑکیاں جب جرسی پہنچائی جاتی ہیں تو وہ لامحالہ اپنی خاندانی شرافت کی وجہ سے طوائف بننے سے انکار کر دیتی ہیں لیکن جم اور اس کے آدمی ان پر انتہائی خوفناک نفسیاتی اور ذہنی تشدد کرتے ہیں۔ ایسا تشدد جس سے ان کے جسم پر تو کوئی نشان نہ آئے مگر وہ نفسیاتی اور ذہنی طور پر ان کی غلام بن جائیں لیکن اس کے باوجود جو لڑکیاں ان کے ڈھب پر نہیں آتیں انہیں وہیں جزیرے پر ہی رکھ لیا جاتا ہے اور پھر ظاہر ہے ان کی حالت جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتی ہے کیونکہ وہ پورے جزیرے پر رہنے والے سینکڑوں آدمیوں کی مشترکہ بیویاں بن جاتی ہیں" ـــــ والکر نے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ اس قدر انسانیت سوز جرم" ـــــ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے اس طرح تپ اٹھا جیسے اس کے خون میں آگ کے الاؤ جل اٹھے ہوں۔ عمران اور دوسرے ساتھیوں کا بھی یہی حال تھا۔ اس قدر انسانیت سوز جرم اور اتنے بڑے پیمانے پر ہو رہا تھا۔ اس کا تو انہیں تصور بھی نہ تھا۔

"کیا تم وہاں گئے ہو" ـــــ؟ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"کئی بار گیا ہوں ـــــ چیف آرنلڈ جس کی کارکردگی سے خوش ہوتا ہے اسے ایک ماہ کے لئے جرسی بھجوا دیا جاتا ہے" ـــــ والکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں کتنے لوگ ہوں گے" ـــــ؟ عمران نے پوچھا۔ کیونکہ اسے اب یاد آ رہا تھا کہ یہاں سے پناہ مانگ کر باہر جانے والے تقریباً اسی افراد جرسی جانے کی بات بھی کر رہے تھے لیکن اس وقت اسے جرسی کے بارے میں کوئی علم نہ تھا اس لئے وہ یہی سمجھا تھا کہ یہ لوگ ایکریمیا کی ریاست نیو جرسی جانا چاہتے ہیں۔ یہ تو اسے اب معلوم ہوا تھا کہ ہاک تنظیم کا ایک سیکشن قریب ہی کسی جزیرے میں موجود ہے جسے جرسی کہا جاتا تھا۔

"ڈیڑھ دو سو تو ہوں گے۔ لیکن وہاں حفاظت کے انتہائی سخت انتظامات ہیں" ـــــ والکر نے جواب دیا۔

اسی لمحے جیولٹ اندر داخل ہوئی۔ اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔

"یہ اسکاٹ ہے ـــــ اس ورکشاپ کا مالک، جہاں آرنلڈ کی رگینز ویگن موجود ہے" ـــــ جیولٹ نے ساتھ آنے والے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور اسکاٹ نے بڑے مؤدبانہ انداز میں عمران کو سلام کیا۔

"اسکاٹ ـــــ رگینز ویگن کیا مستقل تمہاری ورکشاپ میں کھڑی رہتی ہے"

عمران نے پوچھا۔
"نہیں جناب! ــــ البتہ جب وہ خراب ہو جاتی تو آرنلڈ اُسے صرف مجھ سے ہی ٹھیک کراتا تھا ــــ ایک ہفتہ پہلے وہ سروس کے لئے میری ورکشاپ پہنچائی گئی تھی کیونکہ وہ بے حد گندی ہو رہی تھی۔ میں نے اس کی سروس کر دی لیکن اس کے بعد اُسے واپس نہیں منگوایا گیا ــــ اور اب تو معلوم ہوا ہے کہ آرنلڈ ہلاک ہو چکا ہے" ــــ اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گندی سے تمہارا کیا مطلب ہے" ــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس کے نچلے حصے پر دلدلی مٹی کی تہیں چڑھی ہوئی تھیں۔ اس لئے وہ بے حد گندی ہو رہی تھی" ــــ اسکاٹ نے جواب دیا۔

"دلدلی مٹی ــــ کیا یہاں فاک لینڈ میں کوئی دلدلی علاقہ بھی ہے" عمران نے حیران ہو کر جیولٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں جناب! ــــ مشرق میں ایک خفیہ گھاٹ بنایا گیا ہے جہاں سے ایسی لانچیں جاتی ہیں جنہیں انتہائی خفیہ رکھنا ہو۔ وہاں کی مٹی دلدلی ہے اور یہ ویگن بھی یقیناً وہاں کا چکر لگا کر آئی ہو گی ــــ ویسے آرنلڈ اپنی ویگن کا بے حد خیال رکھتا تھا۔ پتہ نہیں اس نے اسے ادھر کیوں بھیجا تھا" ــــ جیولٹ کے بولنے سے پہلے ہی اسکاٹ بول پڑا۔

"یہ خفیہ لانچیں انہی عورتوں سے بھری ہوتی ہیں ــــ مشرقی علاقے میں ایک عمارت ہے جسے لیڈیز ہاؤس کہا جاتا ہے۔ وہ عورتیں جنہیں دنیا بھر میں کہیں بھی بھیجنا مقصود ہو، انہیں جرسی سے یہاں لیڈیز ہاؤس میں ہی رکھا جاتا ہے اور پھر یہاں سے بڑے جہازوں میں انہیں امریکہ یا کسی اور علاقے میں لے جایا جاتا ہے کیونکہ جرسی جزیرے کا ساحل اس قابل نہیں کہ وہاں بڑے جہاز لنگر انداز ہو سکیں" ــــ والکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے مسٹر اسکاٹ ــــ شکریہ" ــــ عمران نے کہا اور اسکاٹ سلام کر کے واپس مڑ گیا۔ جیولٹ اٹھ کر اس کے ساتھ چل پڑی۔

"اب یہ بات طے ہو گئی کہ اس ویگن میں ڈاکٹر ہدایت اللہ کو پہلے مشرقی گھاٹ پہنچایا گیا اور پھر وہاں سے اُسے جرسی بھجوایا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کہیں بھی ڈاکٹر ہدایت اللہ سامنے نہیں آ سکے اور ہمیں دھوکہ دینے کے لئے انہوں نے والکر کو ڈاکٹر ہدایت اللہ بنا کر سامنے کر دیا تاکہ اگر ہم کامیاب بھی ہو جائیں تو نقلی آدمی کو لے کر چلے جائیں۔ اب ہمیں فوری طور پر اس جرسی پر حملہ کرنا ہو گا" ــــ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ ویسے بھی اس انسانیت سوز جرم کا مکمل خاتمہ ہونا چاہئے" ــــ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مسٹر والکر ــــ کیا تم ہماری وہاں تک پہنچنے میں مدد کر سکتے ہو"۔ عمران نے والکر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں جناب! ــــ میں مجبور ہوں۔ وہاں اگر میں آپ کے ساتھ گیا تو آپ تو مریں گے سو مریں گے، میری موت بھی یقینی ہو جائے گی کیونکہ وہاں کوئی اجنبی آدمی کسی طرح بھی داخل نہیں ہو سکتا۔ ان لوگوں نے اس جزیرے کے گرد نظر نہ آنے والی شعاعوں کا جال سا پھیلایا ہوا ہے میں بھی جتنی بار لانچ پر گیا ہوں لانچ جزیرے سے دو میل دور رک جاتی

تھی پھر ٹرانسمیٹر پر لانچ کا کیپٹن کوئی خاص گفتگو کرتا تھا اس کے بعد ان شعاعوں کا جال ہٹا دیا جاتا اور لانچ جزیرے پر لگتی ——— وہاں ہر آدمی کی پوری تفصیل سے تلاشی لی جاتی اس کے بعد اسے وہاں داخل ہونے دیا جاتا تھا" ——— والکر نے جواب دیا۔

"او کے ——— ٹھیک ہے۔ ہم خود ہی چلے جائیں گے" ——— عمران نے کہا اور اسی لمحے جیولٹ اندر داخل ہوئی۔

"مس جیولٹ! ——— والکر کو ہاک ہاؤس سے باہر جانے دیں اور ہمارے لئے کسی تیز رفتار لانچ کا بندوبست کر دیں تاکہ ہم ڈاکٹر ہدایت اللہ کو جرسی سے چھڑوانے کے ساتھ ساتھ وہاں ہونے والے انسانیت سوز جرم کا بھی خاتمہ کر سکیں" ——— عمران نے کہا۔

"انسانیت سوز جرم ——— کیا مطلب ——— کیا کوئی خاص جرم ہو رہا ہے وہاں ——— میں نے تو بس اتنا سنا ہوا ہے کہ وہاں ہاک تنظیم کے اسلحے کے ڈپو بنائے گئے ہیں جو اسلحہ ہاک سمگل کرتی تھی" ——— جیولٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں عورتوں کی تجارت ہوتی ہے مس جیولٹ" ——— عمران نے کہا تو جیولٹ بے اختیار اچھل پڑی۔

"عورتوں کی تجارت" ——— جیولٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا آپ کو تفصیل بتائے گی ——— میں کچھ خصوصی اسلحہ لے لوں سٹور سے" ——— عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جرسی کا چیف جم ایک قوی ہیکل آدمی تھا وہ انتہائی مشتعل مزاج اور غصہ ور آدمی تھا۔ اس کا مزاج بالکل قدیم زمانے کے بحری جہازوں کے ان کپتانوں جیسا تھا جو غلاموں کی تجارت کرتے تھے اور انسانوں کو معمولی سی اہمیت بھی نہ دیا کرتے تھے۔ انسانوں پر ظلم کرنا اور بے پناہ قتل و غارت سے انہیں سکون ملا کرتا تھا۔ جم کا چہرہ اس وقت غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا، آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"یہ ——— یہ سب کیسے ہو گیا ——— اس بوڑھے الفانسو کی یہ جرات کیسے ہوئی کہ وہ ہاک کو ختم کرے ——— میں اس کا خون پی جاؤں گا ——— میں اس کی ایک ایک ہڈی توڑ ڈالوں گا" ——— جم نے انتہائی غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت کمرے میں اکیلا تھا۔ کمرہ کسی دفتر کے سے انداز میں سجا ہوا تھا۔ میز پر ٹیلیفون اور انٹرکام بھی موجود تھے۔ جم نے یہاں ہر قسم کی جدید ترین سہولیات مہیا کی ہوئی تھیں

کمرے کا دروازہ بند تھا۔

اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور جم نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر وہ تیزی سے میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یس۔کم ان" ۔۔۔ اس نے غصے سے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔

"یس باس ۔۔۔ آپ نے مجھے طلب فرمایا ہے" ۔۔۔ آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو مائیکل" ۔۔۔ جم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور آنے والا ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہیں معلوم ہوا ہے کہ فائی لینڈ پر کیا ہوا ہے" ۔۔۔ جم نے کہا۔

"یس باس! ۔۔۔ لیکن مجھے تو بالکل یقین نہیں آیا ۔۔۔ یہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے کہ چیف باس اینڈریو، بائر، نزولان، رچمنڈ، آرنلڈ، روڈی جیکب اور اس طرح کے سارے لوگ مارے جا سکیں ۔۔۔ الیون سٹار کلب۔ زیرو سیکشن ہیڈ کوارٹر۔ ڈریگون کلب سب تباہ کر دیئے جائیں پورے فائی لینڈ میں موجود ہاک کے آدمیوں کو ختم کر دیا جائے ۔۔۔ یہ سب ممکن ہی نہیں ۔۔۔ اور دوسری بات یہ کہ اتنا کچھ ہونے کے باوجود ہمیں کسی قسم کی کوئی اطلاع ہی نہیں ملی۔ حالانکہ چیف اینڈریو پہلے جب بھی کوئی خطرہ محسوس کرتا تھا تو ہمیں لازماً کال کر لیتا تھا" ۔۔۔ مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ ہو چکا ہے ۔۔۔ میں نے آنے والوں سے تفصیلی بات چیت کی ہے ۔۔۔ میرا بھائی آرنلڈ بھی مارا جا چکا ہے اور یہ سب کچھ اس پاکیشیائی سائنسدان کی وجہ سے ہوا ہے جسے آرنلڈ نے ہمارے پاس بھیجا تھا" ۔۔۔ جم نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"اس بوڑھے پاکیشیائی سائنسدان کی وجہ سے ۔۔۔ وہ کیسے باس؟" مائیکل نے انتہائی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اینڈریو نے کسی ملک کے کہنے پر اس پاکیشیائی سائنسدان کو برلن سے اغوا کرایا اور اسے فائی لینڈ میں رکھ لیا ۔۔۔ اسے چھڑوانے کے لئے پاکیشیا سے ایجنٹوں کا ایک گروپ فائی لینڈ پہنچ گیا۔ جیولٹ نے اس کی امداد کی اور وہاں یہ خوفناک تباہی کا آغاز ہو گیا ۔۔۔ اینڈریو مارا گیا اس کے بعد بائر نے ہاک کی سربراہی سنبھال لی۔ رچمنڈ نے مجھے کال کیا تو میں نے بھی اس کی سربراہی قبول کر لی کیونکہ بہرحال میرا کاروبار ان سے علیحدہ ہی تھا اور بائر عورت ہونے کی وجہ سے میرے کاروبار میں مداخلت کرنے کی جرأت نہ کر سکتی تھی بلکہ اس طرح اینڈریو کو دیا جانے والا حصہ بھی اسے نہ دینا پڑتا تھا ۔۔۔ پھر آرنلڈ نے اس پاکیشیائی سائنسدان کو یہاں بھجوا دیا۔ اس نے جو خط ساتھ مجھے لکھا اس میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں تفصیل لکھ دی۔ اس کے بعد کے حالات آنے والوں سے معلوم ہوتے ہیں ۔۔۔ فائی لینڈ میں موجود سارے سیکشن چیفس ان پاکیشیائی ایجنٹوں اور جیولٹ کے ہاتھوں مارے گئے ۔۔۔ تمام اڈے تباہ کر دیئے گئے۔ جیولٹ الفانسو کی بھتیجی ہے۔ چنانچہ الفانسو کو سامنے لایا گیا اور فائی لینڈ کے عام لوگ الفانسو کے ساتھ شامل ہو گئے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں سے ہاک اور اس کے آدمیوں کا مکمل خاتمہ کر دیا گیا۔ جنہوں نے مزاحمت کی، انہیں ہلاک کر دیا گیا ـــــ یہ اسی بچا کھچی لوگ پناہ لے کر بچ نکلے اور یہاں آ گئے" ـــــ جم نے کہا۔

"اوہ ـــ مگر آپ نے بھی تو انہیں ہلاک کروا دیا ہے" ـــــ مائیکل نے کہا۔

"ہاں ـــ کیونکہ مجھے بزدلوں سے شدید نفرت ہے۔ ان لوگوں نے لڑ کر جان کیوں نہیں دی۔ اس لئے میں نے ان سے حالات معلوم کرنے کے بعد انہیں گولیوں سے بھون ڈالا" ـــــ جم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس ـــ واقعی ان کے ساتھ یہی سلوک ہونا چاہیئے تھا" مائیکل نے فوراً ہی جم کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ تو ہو گیا لیکن مائیکل ـــ میرا بھائی آرنلڈ ان کے ہاتھوں مارا گیا ہے ـــ میں نے اس کا انتقام بھی لینا ہے اور دوسری بات یہ کہ فائی لینڈ پر الفانسو کے قبضے کے بعد اب ہمارا کاروبار کیسے چلے گا۔ ہمیں عورتوں سے بھری ہوئی لانچیں تو لامحالہ فائی لینڈ سے ہی جہازوں پر پہنچاتی ہیں۔ اس لئے جب تک فائی لینڈ پر دوبارہ ہمارا قبضہ نہیں ہو جاتا، ہم کاروبار جاری ہی نہیں رکھ سکتے ـــ نہ اغوا شدہ عورتیں جزیرے پہنچ سکتی ہیں اور نہ یہاں سے عورتیں واپس جا سکتی ہیں" ـــ جم نے کہا تو مائیکل بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ـ یس باس ـــ آپ واقعی بے پناہ ذہین ہیں ـــ میرے ذہن میں تو یہ بات آئی ہی نہ تھی" ـــ مائیکل نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری کھوپڑی کے اندر مائیکل کا دماغ ہے ـ سمجھے ـــ جبکہ میرے اندر جم کا دماغ ہے ـــ جم کا ـــ جو اب ہاک تنظیم کا چیف بنے گا۔ پوری تنظیم ہاک کا ـــ اب فائی لینڈ کا سربراہ بھی جم ہو گا اور جزیرے کا بھی ـــ اور پوری دنیا میں موجود ہاک کا کاروبار اب جم کے کنٹرول میں ہو گا ـــ سمجھ گئے ہو" ـــ جم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس ـــ بالکل باس ـــ میں تو پہلے بھی سوچتا تھا کہ اینڈریو کی بجائے آپ کو چیف باس ہونا چاہیئے تھا" ـــ مائیکل نے اور زیادہ خوشامدانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ تو میں بس اینڈریو کا لحاظ کرتا تھا۔ بہرحال سنو ـــ اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ پوری طاقت سے فائی لینڈ پر حملہ کروں اور وہاں موجود ہر شخص کو قتل کر دیا جائے گا ـــ عورتوں، بچوں بوڑھوں سمیت ـــ یہ اس اینڈریو نے حماقت کی تھی کہ ہزاروں لوگوں کو وہاں رہنے دیا تھا۔ میں ایسی حماقت نہیں کر سکتا ـــ وہاں صرف ہاک کے آدمی رہ سکیں گے۔ صرف ہاک کے" ـــ جم نے زور سے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"یس باس ـــ لیکن وہاں تو ہزاروں کی تعداد میں لوگ ہوں گے۔ یہ سب کیسے قتل ہوں گے" ـــ مائیکل نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"سب کو قتل ہونا پڑے گا ـــ سب کو ـــ اس کے لئے میں نے ایک منصوبہ بنایا ہے کہ ہم اپنے سب مسلح افراد کو لانچوں پر لاد کر رات کو فائی لینڈ پر اتر جائیں اور اس کے ساتھ ہی پورے فائی لینڈ پر راکٹوں سے حملہ کر دیا جائے ـــ ہر عمارت تباہ کر دی جائے ـــ ہر آدمی کو ہلاک

کر دیا جائے۔ اس کے لیے میں نے فاقی لینڈ کو چار سیکٹرز میں تقسیم کر دیا ہے ——— میں خود سیکٹر نمبر ایک کو کنٹرول کروں گا ——— تم سیکٹر نمبر ۲ راشیل سیکٹر نمبر ۳ اور انفتونی سیکٹر نمبر ۴ کو کنٹرول کرے گا" ——— جم نے جیب سے ایک نقشے کو نکال کر میز پر پھیلاتے ہوئے کہا۔ یہ فاقی لینڈ کا نقشہ تھا اور اس پر سرخ پنسل سے چار خانے بنائے گئے تھے۔

"یس باس ——— اسلحہ تو ہمارے پاس بے شمار ہے ——— ہم آسانی سے یہ مشن مکمل کر سکتے ہیں لیکن باس! ——— ان پاکیشیائی ایجنٹوں اور جیولٹ کو تو خصوصی سزا ملنی چاہیے۔ جن کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے" ——— مائیکل نے کہا۔

"اوہ ہاں ——— تمہاری بات درست ہے ——— لیکن وہ پاکیشیائی ایجنٹ تو اس نقلی سائنسدان والکر کو لے کر چلے گئے ہوں گے۔ مجھے آرنلڈ نے خط میں اس سائنسدان کے بارے میں مکمل تفصیل لکھی تھی کہ اس نے اپنے ایک آدمی والکر پر جرگر سے میک اپ کرا کر اسے سائنسدان بنا کر الیدن تھرڈی کلب میں رکھا ہوا ہے تاکہ اگر وہ پاکیشیائی ایجنٹ کسی طرح کامیاب بھی ہو جائیں تو وہ اصل کی بجائے نقلی سائنسدان کو ہی حاصل کر سکیں ——— اور یہ بات میں بھی جانتا ہوں کہ جرگر کا کیا ہوا میک اپ کوئی ماہر سے ماہر آدمی بھی نہیں پہچان سکتا" ——— جم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی وہ جیولٹ تو وہاں ہو گی اور ہاں باس! ——— اس سائنسدان کا کیا کرنا ہے ——— اسے ہلاک نہ کر دیا جائے" ——— مائیکل نے کہا۔

"نہیں ——— ابھی اسے ہلاک نہیں کرنا ——— آرنلڈ کے مطابق اسے

ایک بہت بڑے ملک نے اغوا کرایا ہے اور آدھی رقم پیشگی ایڈریو نے ان سے وصول کی تھی اور آدھی اس وقت انہوں نے دینی تھی جب ایڈریو نے انہیں یہ اطلاع دینی تھی کہ اسے تلاش کرنے والے مکمل طور پر اس کی تلاش میں ناکام ہو چکے ہیں ——— اس کے بعد اس ملک کے آدمیوں نے آنا تھا اور اس سائنسدان سے پوچھ گچھ کرنی تھی اور یہ آدھی رقم بھی انتہائی خطیر رقم ہے ——— اس لیے ہاک کا چیف بننے کے بعد میں خود اطلاع دے کر ان لوگوں کو فاقی لینڈ بلواؤں گا اور ان سے یہ خطیر رقم وصول کروں گا" ——— جم نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس" ——— مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم جا کر اسلحہ وغیرہ سٹوروں سے نکلواؤ ——— میں راشیل اور انفتونی کو تیار کرتا ہوں" ——— جم نے کہا اور مائیکل سر ہلاتا ہوا اٹھا اور سلام کر کے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

مائیکل کے جانے کے بعد جم نے رسیور اٹھانے کے لیے ٹیلیفون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور جم نے چونک کر انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— جم نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جرمن بول رہا ہوں باس ——— واچ ٹاور سے ایک بڑی لانچ فاقی لینڈ کی طرف سے آ رہی ہے" ——— دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"لانچ آ رہی ہے ——— کتنے آدمی ہیں اس پر" ——— جم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی لانچ دور ہے باس ـــــ نزدیک آنے پر ہی معلوم ہو سکے گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ـــ اب کون آسکتا ہے وہاں سے ـــ ٹھیک ہے میں خود آرہا ہوں واچ ٹاور پر" ـــــ جم نے تیز لہجے میں کہا اور انٹرکام کا رسیور کریڈل پر پٹخ کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف لپکا اور تھوڑی دیر بعد وہ اپنی مخصوص کار میں بیٹھا ہوا انتہائی تیز رفتاری سے جزیرے کے وسط میں بنے ہوئے ایک بلند و بالا [illegible] واچ ٹاور کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ جزیرہ گھنے درختوں سے ڈھکا ہوا تھا اور تمام اہم تعمیرات زیر زمین بنائی گئی تھیں۔ جزیرے کے اوپر صرف چند عمارتیں تھیں اور یہ واچ ٹاور بھی حالانکہ لوہے کا بنا ہوا تھا اور اس کے اندر باقاعدہ لفٹ نصب تھی لیکن اسے ڈیزائن ایسا دیا گیا تھا کہ وہ بھی دور سے ایک بلند و بالا درخت ہی لگتا تھا۔ اس پر رنگ بھی عام درختوں جیسا ہی کیا گیا تھا۔ اس واچ ٹاور میں اس نے انتہائی جدید قسم کی مشینری نصب کرائی ہوئی تھی۔ اس واچ ٹاور کی مدد سے وہ نہ صرف جزیرے کے چاروں طرف دور دور تک سمندر کا جائزہ لے سکتے تھے بلکہ اس پر نصب مخصوص گنوں کی مدد سے وہ دور سے کسی بڑی لانچ یا چھوٹے جہاز کو تباہ بھی کر سکتے تھے۔ مزید حفاظت کے لئے جزیرے کے چاروں طرف نظر نہ آنے والی شعاعوں کا جال بھی کافی بلندی تک موجود رہتا تھا اس کا کنٹرولنگ سسٹم بھی واچ ٹاور میں ہی تھا۔

تھوڑی دیر بعد جم واچ ٹاور کے نیچے پہنچتے ہوئے دفتر میں پہنچ گیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی لفٹ نے اسے اوپر پہنچتے ہوئے ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچا دیا جس کی چاروں سائیڈیں خالی تھیں اور ان میں ریوالونگ گنیں نصب تھیں جو کمپیوٹر کنٹرول تھیں۔ ہال میں زمین سے چھ فٹ اونچائی تک چاروں طرف مشینری نصب تھی۔ اس کے اوپر خلا تھا جس میں گنیں نصب تھیں اور آخر میں چھت تھی۔ ہال کے درمیان میں کنٹرولنگ مشینری نصب تھی۔ یہ ایک مستطیل لیکن انتہائی طویل و عریض سٹینڈ پر رکھی ہوئی اونچائی میں کم اور لمبائی میں طویل پھیلی ہوئی مشین تھی جس کے اندر بے شمار بٹن اور چھوٹے بڑے بلب تھے۔ درمیان میں ایک بڑی سکرین تھی سامنے دو کرسیاں تھیں جن میں سے ایک پر ایک سفید بالوں والا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ جرمن تھا مشینری انچارج ـــ ٹاور پر موجود تمام مشینری اسی کے کنٹرول میں رہتی تھی اور ساری مشینری چونکہ خودکار تھی اس لئے اس ہال میں سوائے جرمن کے اور کوئی آدمی نہ تھا۔

"آیئے باس ـــــ یہ دیکھیے سکرین پر" ـــــ جرمن نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور جم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور دوسری خالی پڑی ہوئی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جس پر ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر حد نگاہ تک پھیلا ہوا نظر آرہا تھا اور اس کے اندر ایک نقطے کے برابر لانچ نظر آرہی تھی۔

"یہ فانی لینڈ کی طرف سے آرہی ہے" ـــــ ؟ جم نے پوچھا۔

"یس باس" ـــــ جرمن نے جواب دیا۔

"اسے فوکس کر کے کلوز اپ میں لے آؤ" ـــــ جم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"رینج میں آنے والی ہے جناب ـــــ صرف چند منٹ مزید انتظار

کرنا پڑے گا"۔۔۔ جرمن نے کہا اور جم نے سر ہلا دیا۔

نقطہ آہستہ آہستہ بڑا ہوتا جا رہا تھا اور پھر اچانک جرمن اٹھا اور اس نے مشین پر لگے ہوئے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر پھیلا ہوا سمندر تیزی سے سمٹنے لگا اور وہ نقطے کی طرح نظر آنے والی لانچ اب تیزی سے بڑی ہونے لگ گئی۔ چند لمحوں بعد سکرین پر سمندر کی بجائے لانچ کا ہی کلوز اپ نظر آنے لگا اور جم بڑے غور سے سکرین کو دیکھ رہا تھا بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کو اس بڑی لانچ میں چار پاکیشیائی مرد ایک سوئس نژاد عورت اور جیولٹ بیٹھی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ لانچ چلانے والا بھی پاکیشیائی تھا۔

"ہونہہ ۔۔۔ تو یہ پاکیشیائی اور جیولٹ کو علم ہو گیا ہے کہ اصل جانسن یہاں جرمنی میں موجود ہے اور یہ لوگ اسے چھڑوانے کے لئے آ رہے ہیں۔ میں ان کے جسموں کی ایک ایک ہڈی اپنے ہاتھوں سے توڑوں گا ۔۔۔ اچھا ہوا یہ خود ہی علیحدہ ہو کر آ گئے ہیں ۔۔۔ میں نے ان سے اپنے بھائی آرنلڈ اور چیف اینڈریو کا انتقام لینا ہے"۔۔۔ جم نے انتہائی غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ جرمن خاموش کھڑا تھا۔ اس نے کوئی بات نہ کی تھی۔

"جرمن ۔۔۔ یہ بتاؤ کیا یہ لوگ کسی طرح بیہوش یا بے حس و حرکت ہو سکتے ہیں"۔۔۔ جم نے اچانک خاموش کھڑے جرمن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باہر تو نہیں ہو سکتے۔ البتہ اگر انہیں بلیو ہاؤس میں لے جایا جائے تو وہاں ہو سکتے ہیں ۔۔۔ باہر تو صرف ان کی لانچ کو راکٹ گن سے اڑایا جا سکتا ہے"۔۔۔ جرمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ میں انہیں آسان موت نہیں مرنے دوں گا ۔۔۔ میں انہیں اپنی مرضی کی موت ماروں گا ۔۔۔ ان سے رابطہ کتنی دیر میں ہو سکتا ہے"۔۔۔ جم نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر پر رابطہ تو ابھی ہو سکتا ہے"۔۔۔ جرمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے ۔۔۔ اس جیولٹ سے بات کراؤ۔ میں اسے چکر دیتا ہوں"۔ جم نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا اور جرمن نے مشین کے ایک حصے کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک مائیک جس کے ساتھ لچھے دار تار منسلک تھی کرسی پر بیٹھے ہوئے جم کی طرف بڑھا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دو بٹن بیک وقت دبا دیئے تو مشین کے اس حصے کے نیچے لگی ہوئی جالی سے زوں زوں کی مخصوص آوازیں نکلنا شروع ہو گئیں۔

"ہیلو ۔۔۔ ہیلو ۔۔۔ جم کالنگ فرام جرمنی ٹو جیولٹ۔ اوور"۔۔۔ جم نے مائیک کے ساتھ لگے ہوئے بٹن کو دباتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور اس نے بٹن دبتے ہی لانچ میں بیٹھے ہوئے سب افراد کو چونکتے ہوئے دیکھا۔ پھر اس کے بات کرتے ہی ایک سائیڈ پر بیٹھی ہوئی جیولٹ تیزی سے اٹھی اور لانچ چلانے والے کے پاس پہنچ گئی۔

"یس ۔ جیولٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔ جیولٹ کی آواز مشین کے نچلے حصے میں لگی جالی میں سے سنائی دی۔ سکرین پر اب جیولٹ ہاتھ میں اس جیسا مائیک اٹھائے لانچ ڈرائیور کے ساتھ کھڑی بولتی نظر

آرہی تھی۔
"سنو جیولٹ ۔۔۔۔ میں جرسی کا چیف جم بول رہا ہوں اور مجھے معلوم
ہے کہ تم نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ مل کر فائی لینڈ پر ہاک تنظیم کا
خاتمہ کر دیا ہے ۔۔۔۔ وہاں سے دوڑ کر آنے والے میرے پاس پہنچے تھے
لیکن میں نے انہیں گولیوں سے اڑا دیا ہے کیونکہ میں بزدلوں کو برداشت
نہیں کر سکتا۔ میں ہاک تنظیم میں شامل تھا لیکن اب جب کہ ہاک تنظیم مکمل
طور پر ختم ہو چکی ہے میں اب مکمل طور پر خود مختار ہو چکا ہوں ۔۔۔۔ مجھے
معلوم ہے کہ تم ان پاکیشیائیوں کو ساتھ لے کر کیوں آ رہی ہو۔ یہ لوگ
اس سائنسدان کو چھڑوانا چاہتے ہیں جسے آرنلڈ نے میری تحویل میں
دیا تھا ۔۔۔۔ تم لوگ اس وقت نہ صرف مجھے نظر آ رہے ہو بلکہ تم لوگوں
کی پوزیشن ایسی ہے کہ میں صرف ایک بٹن دبا کر تمہاری لانچ کو کروڑوں
ٹکڑوں میں تبدیل کر سکتا ہوں اور اگر تم کسی طرح بچ بھی نکلو تو تم جرسی میں
کسی طرح بھی داخل نہیں ہو سکتے ۔۔۔۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود
میں تمہارے ساتھ ایک سودا کرنا چاہتا ہوں۔ ان پاکیشیائیوں نے میرے
بھائی آرنلڈ کو قتل کیا ہے اس لئے اگر تم ان پاکیشیائیوں کو میرے حوالے
کر دو اور مجھے جرسی کا خود مختار چیف تسلیم کر لو تو میں تمہیں اس لئے زندہ
چھوڑ سکتا ہوں کہ تم ایک رشتے سے میرے چیف اینڈریو کی بیٹی لگتی ہو
بولو۔ تمہارا کیا فیصلہ ہے۔ اوور" ۔۔۔۔ جم نے انتہائی سرد لہجے میں
کہا۔ اسی لمحے جم نے ایک پاکیشیائی کو اٹھ کر جیولٹ کے ہاتھ سے مائیک
لیتے دیکھا۔
"ہیلو جم ۔۔۔۔ میں پاکیشیائی ٹیم کا لیڈر علی عمران بول رہا ہوں۔ ہماری

تم سے کوئی براہ راست دشمنی نہیں ہے۔ ہاک تنظیم نے ہمارے ملک کے
سائنسدان کو اغوا کیا اس لئے اُسے برآمد کرنے کی غرض سے ہمیں فائی لینڈ
آنا پڑا ۔۔۔۔ یہاں بار، جیولٹ اور اینڈریو کی آپس کی دشمنی اور رقابت
کی وجہ سے ہاک تنظیم کا خاتمہ ہوا ہے۔ جیولٹ نے ہماری مدد کی۔ اس
لئے ہم نے بھی اس کی مدد کی اور ہمیں اب یہ پتہ چلا کہ ہمارا اصل سائنسدان
تمہاری تحویل میں ہے ۔۔۔۔ چنانچہ اگر تم ہمارے سائنسدان کو ہمارے
حوالے کر دو تو ہمیں تم سے کوئی دلچسپی نہیں رہے گی۔ دوسری صورت
میں تم جانتے ہو کہ اگر ہم فائی لینڈ میں لڑ سکتے ہیں تو تمہارا جزیرہ تو فائی لینڈ
کی نسبت بہت چھوٹا ہے ۔۔۔۔ بولو کیا جواب دیتے ہو۔ اوور" ۔۔۔۔؟
اس پاکیشیائی جس نے اپنا نام علی عمران بتایا تھا، کی بات میں واضح دھمکی
پوشیدہ تھی۔
"تم ۔۔۔۔ تم مجھے دھمکی دے رہے ہو ۔۔۔۔ مجھے جم کو ۔۔۔۔ تمہاری
یہ جرأت ۔۔۔۔ میں ایک لمحے میں تمہیں تمہاری لانچ سمیت سمندر کی
گہرائیوں میں غرق کر سکتا ہوں ۔۔۔۔ مجھے ۔۔۔۔ میرا نام جم ہے جم ۔۔۔۔
اوور" ۔۔۔۔ جم نے اپنی طبیعت کے مطابق فوری طور پر غصے میں آتے
ہوئے چیخ کر کہا۔
"زیادہ غصے میں آنے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر جم ۔۔۔۔ مجھے معلوم
ہے کہ تمہارے جزیرے کے گرد نظر نہ آنے والی شعاعوں کا ہالہ موجود ہے
اور تم نے وہاں واچ ٹاور پر جدید کمپیوٹر کنٹرولڈ گنیں نصب کر رکھی ہیں
لیکن یہ سوچ لو کہ اگر ہم پاکیشیا سے یہاں تک آ سکتے ہیں تو تمہارے جزیرے
میں بھی داخل ہو جائیں گے ۔۔۔۔ اور ان کنٹرولڈ گنوں کی رینج کا بھی

ہمیں علم ہے ـــــ ہم فاکی لینڈ سے روانگی سے قبل تمہارے متعلق
مکمل معلومات حاصل کر کے آئے ہیں اس لئے اپنے ذہن کو ٹھنڈا رکھ کر
بات کرو ـــــ میں اب بھی کہتا ہوں کہ ہماری تم سے براہ راست کوئی
دشمنی نہیں ہے اس لئے اگر تم ہمارے سائنسدان کو واپس کر دو تو ہم
خاموشی سے واپس چلے جائیں گے ـــــ ورنہ تم سے جو ہو سکے کر کے
دیکھ لینا۔ اوور“ ـــــ علی عمران کی بھی غصیلی آواز سنائی دی۔

”نہیں ـــــ میں نے جو پہلے کہا ہے وہ حرف آخر ہے ـــــ میں
اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں ـــــ اگر جیولٹ اپنی زندگی
چاہتی ہے تو تم لوگوں کو میرے حوالے کر دے۔ ورنہ مجھے جیولٹ کی بھی
پرواہ نہیں ہو گی ـــــ اور یہ بھی سن لو کہ تمہارے اس سائنسدان کی گردن
میں ایک لمحے میں توڑ دوں گا اور اگر تم نے کسی بھی انداز میں جزیرے پر حملہ کرنے
کی کوشش کی تو تمہارے اس سائنسدان کو گولیوں سے اڑا دیا جائے گا۔ اوور“
جم نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”سنو جم ـــــ اگر تم ہم سے صلح کر لو اور اس سائنسدان کو ہمارے حوالے
کر دو تو ہم تمہیں اتنی دولت دے سکتے ہیں جتنی تمہیں اس سائنسدان
کو اغوا کرانے والوں نے دینے کا وعدہ کر رکھا ہو گا۔ اوور“ ـــــ اس
بار اس پاکیشیائی کے لہجے میں بے حد نرمی تھی اور جم بے اختیار قہقہہ مار
کر ہنس پڑا۔

”دیکھا جرمن ـــــ بڑا اکڑ رہا تھا ـــــ کیسے ڈرا ہے ـــــ ہا ـ ہا ـ ہا۔
میں انہیں ایسی موت ماروں گا کہ ان کی روحیں بھی صدیوں تک قبر دن
میں پڑی چیختی چلاتی رہیں گی“ ـــــ جم نے بڑے فاتحانہ انداز میں

قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اس نے چونکہ مائیک کا بٹن آن نہ کیا تھا اس
لئے ظاہر ہے اس کا یہ قہقہہ اور بات ٹرانسمیٹر نے نشر نہ کی ہو گی۔

”سنو ـــــ اب تم صحیح راہ پر آئے ہو ـــــ تم سودابازی کرنا چاہتے
ہو تو ٹھیک ہے۔ لیکن بولو ـــــ تم رقم کہاں سے حاصل کرو گے۔ اوور“
جم نے فاتحانہ انداز میں کہا۔

”اس کی فکر نہ کرو ـــــ تم جس قسم کی ضمانت چاہو گے تمہیں مل جائے
گی۔ اوور“ ـــــ اس علی عمران نے جواب دیا۔

”سنو ـــــ مجھے معلوم ہے کہ جس ملک نے تمہارے اس سائنسدان کو
ہاک کے ذریعے اغوا کرایا ہے اس کے ساتھ اینڈریو نے دس کروڑ ڈالر کا
سودا طے کیا تھا اور اینڈریو کے ہلاک ہو جانے کے باوجود میرا رابطہ اس ملک
کے اعلیٰ حکام سے ہے ـــــ میں ان سے دس کروڑ ڈالر اطمینان سے
حاصل کر سکتا ہوں ـــــ تم بولو، تم اس سے کتنی زیادہ رقم دے سکتے
ہو اور کس طرح دو گے۔ اوور“ ـــــ جم نے جان بوجھ کر رقم کو دوگنا
کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتا تھا کہ جب تک یہ سائنسدان
اس کے پاس ہے یہ لوگ اس کی ہر شرط پوری کرنے پر تیار ہوں گے۔
ویسے اس کا ایک فیصد ارادہ بھی ان کے ساتھ سودابازی کرنے کا نہ تھا۔
لیکن اس کے ذہن میں فوراً یہ بات آئی تھی کہ اگر یہ لوگ مرنے سے پہلے
اسے کوئی خطیر رقم مہیا کر سکتے ہیں تو یہ رقم کیوں چھوڑی جائے۔

”سنو ـــــ مجھے معلوم ہے کہ تم غلط رقم بتا رہے ہو۔ کیونکہ ہمیں باقاعدہ
معلوم ہو گیا ہے کہ یہ سودا کتنے میں ہوا ہے۔ اس کے باوجود ہم یہ رقم
مہیا کرنے کے لئے تیار ہیں ـــــ لیکن اس بات کی کیا ضمانت ہو گی کہ

تم رقم لینے کے باوجود اس سائنسدان کو ہمارے حوالے کر دو گے۔ اوور"
دوسری طرف سے علی عمران کی آواز سنائی دی تو جم چونک پڑا۔

"ہونہہ — خاصا ذہین آدمی ہے۔ لیکن جم سے زیادہ ذہین نہیں ہو سکتا" — جم نے مائیک کا بٹن دبائے بغیر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"مجھے رقم چاہیے۔ تم دو یا وہ ملک دے — میرے لئے اس میں کوئی فرق نہیں ہے — جہاں تک ضمانت کا تعلق ہے تو میرے الفاظ ہی ضمانت ہیں اور جہاں تک رقم کا تعلق ہے تو مجھے کیش چاہیے۔ بولو کیسے دو گے رقم۔ اوور" — جم نے بٹن دبا کر تیز لہجے میں کہا۔

"کیش رقم تو ظاہر ہے ہمیں ایکریمیا سے منگوانی پڑے گی۔ ہمارے پاس یہاں اتنی بھاری رقم تو کیش کی صورت میں موجود نہیں ہے۔ ہاں اگر تم بینک گارنٹی چاہو تو وہ تمہیں فون کے ذریعے دلوائی جا سکتی ہے۔ اوور" — علی عمران نے کہا۔

"بینک گارنٹی — کیا مطلب۔ اوور" — جم نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا کا سب سے بڑا بینک اگر ہمارے جاری کردہ چیک ہر صورت میں کیش ہونے کی گارنٹی دے دے تو۔ اوور" — علی عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے — میں بینک کے کاروبار اور اس کی گارنٹی کو اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ اوور" — جم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"او کے — پھر سمجھو سودا طے ہو گیا۔ باقی کارروائی تم چاہو تو اپنے جزیرے پر مکمل کرا لو، چاہو تو فانی لینڈ آ جاؤ۔ ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہمیں صرف اپنے سائنسدان سے غرض ہے۔ اوور" — عمران نے کہا۔

"کیا تم یہاں جزیرے سے بینک گارنٹی دلا سکتے ہو۔ اوور" — جم نے پوچھا۔

"اگر تمہارے پاس وائرلیس فون سسٹم ہے تو ضرور دلا سکتے ہیں۔ اوور" — علی عمران نے جواب دیا۔

"ہاں ہے۔ اوور" — جم نے کہا۔

"پھر بے فکر رہو — چیک ہر صورت میں کیش ہو گا۔ اوور" — علی عمران نے بھی بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"گڈ — اب تم میرے مہمان ہو۔ تم اطمینان سے جزیرے کی طرف بڑھتے آؤ۔ لیکن یہ سن لو کہ تم جزیرے پر اپنے ساتھ کوئی اسلحہ لے کر نہیں آ سکتے — تمہیں جزیرے پر چڑھنے سے پہلے اپنی مکمل تلاشی دینی ہو گی۔ اوور" — جم نے کہا۔

"ہم تیار ہیں۔ اوور" — علی عمران نے جواب دیا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل" — جم نے کہا اور جرمن نے جو اس دوران مشین کے پاس خاموش کھڑا ہوا تھا جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے اور پھر جم کے ہاتھ سے مائیک لے کر اس نے مشین کی سائیڈ پر ہک میں لٹکا دیا۔

"تم یہاں آؤ تو سہی — تم چیک بھی دو گے اور ہڈیاں بھی تڑواؤ گے۔ ہا — ہا — اب جم اپنے بھائی کا انتقام بھی لے گا اور رقم بھی کمائے گا اور ان کے خاتمے کے بعد فانی لینڈ پر بھی قبضہ کرے گا — ہا — ہا — ہا۔ اب جم کو کوئی نہیں روک سکتا" — جم نے قہقہے لگاتے ہوئے انتہائی

مکارانہ اور شاطرانہ لہجے میں کہا جب کہ جرمن اس دوران خاموش کھڑا رہا۔

"سنو جرمن! ـــ سب رکاوٹیں ختم کر کے ان کی لانچ کو گھاٹ پر آنے دو ـــ میں اپنے مسلح ساتھیوں سمیت ان کا گھاٹ پر استقبال کروں گا اور پھر ان سے رقم حاصل کر لینے کے بعد میں ان کے خلاف کارروائی کا آغاز کروں گا" ـــ جم نے جرمن سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــ جرمن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور جم تیزی سے مڑ کر کیبن سے باہر نکل گیا۔

عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا تو اس کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

"یہ جم لازماً دھوکہ دے گا ـــ یہ انتہائی کمینہ فطرت آدمی ہے" ـــ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کرو جولیا ـــ ہماری تو ساری عمر ہی دھوکے کھاتے گزر گئی ہے ـــ پہلے پریوں سے دھوکے کھاتے رہے ہیں۔ اس بار بلیوں سے سہی ـــ کیوں تنویر" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جولیا ٹھیک کہہ رہی ہے ـــ پہلے ہی تم احمقوں کی طرح جزیرے کی طرف چل پڑے ہو ـــ اور اب بھی احمقانہ انداز میں اس جم کے پاس جا رہے ہو ـــ اس نے چیک بھی لے لینا ہے اور ہمیں بے بس کر کے گولیوں سے بھی اڑا دینا ہے" ـــ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے

جیولٹ کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھ لو جولیا ۔۔۔ یہ تنویر کیسے حمایت کر رہا ہے جیولٹ کی ۔۔۔ پھر نہ کہنا کہ زمانہ چال قیامت کی چل گیا" ۔۔۔ عمران نے جولیا کو اکساتے ہوئے کہا۔

"تنویر جو کہتا ہے، درست کہتا ہے ۔۔۔ وہ کسی کی حمایت نہیں کیا کرتا سمجھے ۔۔۔ تم واقعی انتہائی احمقانہ اقدام کر رہے ہو" جولیا نے انتہائی بپھرے ہوئے لہجے میں کہا اور تنویر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا جبکہ تنویر کے ساتھ بیٹھا ہوا صفدر مسکرا دیا۔

"مس جولیا ۔۔۔ عمران صاحب احمقانہ اقدام کے قائل ہی نہیں ہیں ۔۔۔ یہ جو کچھ کرتے ہیں انتہائی سوچ سمجھ کر کرتے ہیں" صفدر نے مسکراتے ہوئے عمران کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"اللہ تمہارا بھلا کرے ۔۔۔ ابھی قدر شناس موجود ہیں دنیا میں اور سچ تو یہ ہے کہ ایسے ہی قدر شناسوں کے دم سے دنیا قائم ہے۔ اگر میں احمقانہ اقدام کرنے کا عادی ہوتا تو اب تک دس بارہ چیاؤں چیاؤں کرتے پھر رہے ہوتے میرے آگے پیچھے" ۔۔۔ عمران نے شرارت بھرے انداز میں کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور جولیا نے بے اختیار منہ پھیر لیا۔ اس کا چہرہ شرم کے مارے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح یکلخت سرخ پڑ گیا تھا۔

"کیا مطلب ۔۔۔ چیاؤں چیاؤں کا کیا مطلب" ۔۔۔ جیولٹ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ جب تم الفرڈ سے شادی کر لوگی تو دس بارہ سال بعد پوچھوں گا"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار جیولٹ بھی بے اختیار ہنس پڑی۔ وہ اب سمجھی تھی کہ عمران کا مطلب کیا ہے اور اب اسے جولیا کے اس طرح شرمانے کا راز بھی سمجھ میں آ گیا تھا اور وہ بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی تھی۔

"ہاں! ۔۔۔ اب جزیرہ نظر آنے لگ گیا ہے" ۔۔۔ اسی لمحے ٹائیگر نے جو لانچ چلانے میں مصروف تھا اونچی آواز میں کہا۔

"فکر نہ کرو ۔۔۔ تمام رکاوٹیں دور ہو چکی ہوں گی ۔۔۔ آخر انہوں نے ہم سے بھاری رقم وصول کر لی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا اب آئندہ منصوبہ ہے کیا ۔۔۔ وہ لوگ تو وہاں پہنچتے ہی ہمیں گرفتار کر لیں گے" ۔۔۔ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"منصوبہ کیا ہونا ہے ۔۔۔ جزیرے پر ان کا مکمل کنٹرول ہے۔ ہم چند افراد ظاہر ہے وہاں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ۔۔۔ اسی لئے تو میں نے جو سودے بازی کی ہے کہ وہ چیک لے لے اور ڈاکٹر ہدایت اللہ ہمارے حوالے کر دے" ۔۔۔ عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اگر اس نے ایسا نہ کیا تو" ۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو یہ اس کی طرف سے وعدہ خلافی ہو گی ۔۔۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ وعدہ خلافی نہ کرے گا" ۔۔۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ہم سب مارے جائیں گے ۔۔۔ سنو ۔۔۔ جو کچھ تمہارے دل میں ہے وہ صاف صاف بتا دو ۔۔۔ ورنہ کم از کم میں اس خودکشی کے اقدام میں شامل نہیں ہو سکتا" ۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے

میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ صرف دو آدمی اندر جائیں۔ باقی باہر لانچ میں ہی رہ جائیں ۔۔۔ اس طرح اگر کوئی خطرہ ہوا بھی سہی تو دوسرے لوگ آسانی سے اس سے نمٹ لیں گے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"کیسے نمٹ لیں گے۔ یہ بھی تو بتاؤ" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمارے پاس بھاری اسلحہ موجود ہے ۔۔۔ ہم اس جزیرے کو ہی تباہ و برباد کر کے رکھ دیں گے" ۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس سے تمہیں کیا فائدہ ہوگا۔ کیونکہ ڈاکٹر ہدایت اللہ ان کی قید میں ہیں اور وہ جس وقت چاہیں صرف ایک ٹریگر دبا کر انہیں گولیوں سے چھلنی کر سکتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ واقعی اس پہلو پر تو میں نے سوچا بھی نہ تھا" تنویر نے عادت کے مطابق کھری بات کرتے ہوئے کہا۔

"تنویر ۔۔۔ میری بات غور سے سن لو ۔۔۔ ہم یہاں کسی تنظیم کے خاتمے کا مقصد لے کر نہیں آئے ۔۔۔ ہمارا مقصد صرف ڈاکٹر ہدایت اللہ کو صحیح سلامت واپس لے جانا ہے۔ اس لئے ہمارا ہر قدم صرف اسی لئے اٹھنا چاہیئے" ۔۔۔ عمران کا لہجہ اس بار زیادہ سنجیدہ ہو گیا تھا اور تنویر کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ صفدر اور جولیا کے چہروں پر بھی تشویش کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"لیکن وہاں تو تم بڑے جذباتی انداز میں کہہ رہے تھے کہ اس جزیرے کو تباہ ہونا چاہیئے ۔۔۔ یہاں انتہائی انسانیت سوز جرم ہو رہا ہے ۔۔۔ عورتوں کی سمگلنگ" ۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہاں تنویر کی طرح میں بھی جذباتی ہو گیا تھا ۔۔۔ مجھے بھی یہ خیال نہ رہا تھا کہ ڈاکٹر ہدایت اللہ ان کے قبضے میں ہے" ۔۔۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا بھی خاموش ہو گئی۔

"تو کیا واقعی آپ لوگ صرف اپنے سائنسدان کو لے کر واپس چلے جائیں گے ۔۔۔ اگر ایسا ہے تو پھر فائی لینڈ کی خیر نہیں ہے ۔۔۔ یہ جم اپنے ساتھیوں سمیت قیامت بن کر فائی لینڈ پر ٹوٹ پڑے گا" ۔۔۔ جیولٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ سوچنا فائی لینڈ والوں کا کام ہے۔ ہمارا نہیں مس جیولٹ" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں جواب دیا تو جیولٹ کا چہرہ یکلخت سرخ پڑ گیا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا، خاموش بیٹھی رہی۔

جزیرہ اب تیزی سے قریب آتا جا رہا تھا اور پھر انہیں دور سے گھاٹ پر بے شمار افراد کھڑے نظر آئے جن کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹک رہی تھیں۔

"جب تک ڈاکٹر ہدایت اللہ کی سلامتی کے بارے میں مکمل یقین نہ ہو جائے کوئی آدمی کسی قسم کی کارروائی یا جذباتی اقدام نہ کرے" ۔۔۔ عمران نے کھڑے ہو کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

لانچ گھاٹ کے ساتھ جا لگی تو ساحل پر کھڑے آٹھ افراد مشین گنیں اٹھائے تیزی سے لانچ پر چڑھ آئے۔

"اپنے ہاتھ اٹھا دو ——— ہم نے تمہاری تلاشی لینی ہے" آنے والوں میں سے ایک نے کرخت لہجے میں کہا اور عمران نے خاموشی سے ہاتھ اٹھا دیئے۔

تھوڑی دیر بعد ان سب کی جیبوں سے نہ صرف ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز نکال لی گئی بلکہ ان کی گھڑیاں تک اتار لی گئیں اور پھر انہیں اسی طرح ہاتھ اٹھائے جزیرے پر جانے کا حکم دیا گیا اور وہ سب خاموشی سے جزیرے پر پہنچ گئے۔ وہاں موجود ساحل کے قریب مسلح افراد نے بجلی کی سی تیزی سے انہیں نہ صرف گھیر لیا بلکہ ان سب کے ہاتھ عقب میں کر کے ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنا دی گئیں اور پھر انہیں ایک کھلی جیپ میں بٹھا کر وہ درختوں کے گھنے سائے میں موجود ایک عمارت میں لے آئے یہاں ایک ہال میں موجود کرسیوں پر انہیں بٹھا دیا گیا اور دس کے قریب مسلح افراد دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے دو مسلح افراد تھے۔ وہ بڑے فاتحانہ انداز میں چلتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔ اسی لمحے ایک آدمی نے تیزی سے ایک خالی کرسی اٹھا کر اور ان کے سامنے رکھ دی۔ آنے والا اطمینان سے اس کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے کوئی فاتح مفتوحہ علاقے میں دربار سجا کر بیٹھتا ہے۔

"تم میں سے کسی کی جیب سے چیک بک نہیں نکلی ——— اس کا مطلب ہے کہ تم مجھے دھوکہ دینا چاہتے ہو" ——— اچانک کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے انتہائی غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران اس کے بولتے ہی پہچان گیا کہ بولنے والا اسی جزیرے کا چیف جم ہے۔

"ہم سودے بازی کی نیت سے تو یہاں آئے ہی نہ تھے اس لئے ظاہر ہے کہ ہمارے پاس چیک بک نہیں ہو سکتی ——— چیک بک تو فائی لینڈ میں ہمارے سامان میں موجود ہے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ جم کسی مشین پر انہیں دیکھتا بھی رہا ہے اس لئے اس نے اسی سے ہی مخاطب ہو کر بات کی ہے۔

"کہاں ہے تمہارا سامان ——— ؟" جم نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ہاک ہاؤس میں ——— لیکن ایک بات بتا دوں کہ ہم تمہیں چیک صرف اسی صورت میں دے سکتے ہیں جب کہ تم ڈاکٹر ہدایت اللہ کو یہاں ہمارے سامنے پیش کرو ——— اور ہم پوری طرح تسلی کر لیں کہ وہ واقعی اصلی ڈاکٹر ہدایت اللہ ہے۔ ہم پہلے بھی دھوکہ کھا چکے ہیں" ——— عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اور اگر میں اب سودا بازی نہ کروں تو ——— ؟" جم نے شیطانی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے ——— ہم تمہارے سامنے بندھے ہوئے بیٹھے ہیں اور تمہارے مسلح افراد بھی موجود ہیں۔ ہمیں ہلاک کر دو ——— لیکن یہ سوچ لینا کہ اس طرح تم ایک خطیر رقم سے ہاتھ دھو بیٹھو گے اور یہ بھی بتا دوں کہ ہم نے فائی لینڈ سے اپنی حکومت کے اعلیٰ حکام کو یہ بتا دیا ہے کہ ہمیں دھوکہ دیا گیا ہے اور نقلی ڈاکٹر ہدایت اللہ کو سامنے لایا

جارہا ہے اصلی کا کچھ پتہ نہیں — اور اتنا تو تم بھی جانتے ہوگے کہ جس ملک نے ڈاکٹر ہدایت اللہ کو اغوا کرایا ہے اس کے ایجنٹوں تک یہ خبر بہرحال پہنچ گئی ہوگی۔ اس لئے اب تم آسانی سے ان سے بھی رقم نہ لے سکو گے — وہ بھی پہلے پوری جانچ پڑتال کریں گے اس لئے تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ تم ہم سے رقم وصول کرو اور اصل ڈاکٹر ہدایت اللہ کو ہمارے حوالے کر دو۔ اس طرح تمہارا تعلق ختم ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے — پھر تم جانو اور تمہارا جزیرہ جمری جانے اور جیولٹ کا فائی لینڈ — ہمیں صرف اپنے کام سے مطلب ہے" — عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر میں تمہاری تسلی کرا بھی دوں اور ڈاکٹر ہدایت اللہ کو تمہارے سامنے پیش کر دوں، تب بھی تم رقم تو دینے کے قابل نہیں ہو" — جم نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اس کی انتہائی آسان صورت یہ ہے کہ تم ڈاکٹر ہدایت اللہ کو ہمارے سامنے پیش کر دو۔ جب ہماری تسلی ہو جائے گی تو ہم ڈاکٹر ہدایت اللہ کو فائی لینڈ بھجوا دیں گے تمہارے آدمی ساتھ جائیں گے وہ وہاں سے ہمارا سامان لے آئیں گے اس دوران ہم تمہارے پاس یرغمال رہیں گے ہم تمہیں چیک دے دیں گے — تم فون پر بینک سے تسلی کر لینا اور معاہدہ مکمل — پھر ہم خاموشی سے واپس فائی لینڈ چلے جائیں گے اور وہاں سے ڈاکٹر ہدایت اللہ سمیت واپس اپنے ملک روانہ ہو جائیں گے" — عمران نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں ڈاکٹر ہدایت اللہ کو اپنے کنٹرول سے باہر بھیج دوں — وہ یہیں رہے گا۔ سمجھے — اور کوئی تجویز بتاؤ۔" جم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دوسری تجویز یہ ہے کہ تمہارے آدمی فائی لینڈ چلے جائیں اور وہاں سے ہمارا سامان لے آئیں۔ لیکن اس کے لئے یہ شرط ہوگی کہ پہلے تم ڈاکٹر ہدایت اللہ کو ہمارے سامنے یہاں کرسی پر بٹھا دو۔ چاہے اسے ہماری طرح ہتھکڑی لگا کر ہی کیوں نہ بٹھاؤ۔ لیکن اسے بہرحال ہماری نظروں کے سامنے ہی ہونا چاہیئے" — عمران نے کہا۔

"ہاں — یہ بات کسی حد تک قابل قبول ہو سکتی ہے — لیکن فائی لینڈ پر اب الفانسو کا قبضہ ہے۔ وہ ہماری وہاں موجودگی پسند نہ کرے گا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں وہاں گھیر لے" — جم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے تم جیولٹ کو بطور ضمانت ساتھ بھیج دو — جیولٹ کی زندگی کی خاطر الفانسو تمہیں کچھ نہ کہے گا" — عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ — ویری گڈ — ٹھیک ہے۔ میں خود جیولٹ کے ساتھ جاؤں گا" — جم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم خود نہ جاؤ تو زیادہ بہتر ہے۔ ہو سکتا ہے الفانسو وہاں تمہاری موجودگی برداشت نہ کر سکے" — عمران نے اس طرح کہا جیسے وہ جم کو ہر صورت میں وہاں جانے سے روکنا چاہتا ہو۔

"الفانسو کو وہاں میری موجودگی برداشت کرنی ہوگی۔ کیونکہ جیولٹ میرے ساتھ ہوگی اور میں جانتا ہوں کہ جیولٹ الفانسو کی حقیقی بھتیجی ہے۔"

جم نے حتمی لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا
"زیرو روم سے اس پاکیشیائی سائنسدان کو یہاں لے آؤ" ۔۔۔ جم
نے اٹھ کر اپنے پیچھے کھڑے ہوئے دونوں مسلح افراد سے مخاطب ہو کر
کہا اور وہ دونوں تیزی سے مڑے اور کمرے سے باہر نکل گئے۔ جبکہ
جم بھی چند لمحے وہاں کھڑا رہا، پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے نکل گیا۔
"تم بے حد خود غرض ثابت ہو رہے ہو عمران ۔۔۔ یہ جم واقعی
میری آڑ میں پورے نائی لینڈ پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے گا"
جم کے باہر جاتے ہی جیولٹ نے قدرے دل گرفتہ سے لہجے میں عمران
سے مخاطب ہو کر کہا۔
"تم فکر نہ کرو جیولٹ ۔۔۔ وہاں کچھ بھی نہ ہو گا ۔۔۔ انکل الفانسو
بے حد سمجھدار آدمی ہیں وہ ہماری، تمہاری اور اپنی پوزیشن کو اچھی طرح
سمجھتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جیولٹ خاموش
ہو گئی۔
تقریباً پندرہ منٹ بعد جم دوبارہ کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے
ایک مقامی آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں بندھے
ہوئے تھے اور وہ چہرے سے انتہائی مایوس اور دل گرفتہ سا لگ رہا تھا لیکن
عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں چمک سی پیدا ہوئی
لیکن دوسرے لمحے یہ چمک معدوم ہو گئی اور عمران اس چمک کو دیکھتے ہی پہچان گیا
کہ یہ ڈاکٹر ہدایت اللہ ہیں اس دالکر کے میک اپ میں۔
"اسے ان کے ساتھ کرسی پر بٹھا دو" ۔۔۔ جم نے ڈاکٹر ہدایت اللہ
کو لے آنے والوں سے کہا اور انہوں نے اسے ایک خالی کرسی پر بٹھا دیا۔

"میں نے میک اپ واشر منگوایا ہے تاکہ تمہارے سامنے اس کا
چہرہ چیک ہو جائے" ۔۔۔ جم نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"اس کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔ یہ اصل ڈاکٹر ہدایت اللہ ہی
ہیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اوہ ۔۔۔ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا" ۔۔۔؟ جم نے چونک کر پوچھا۔
"مجھے اس آدمی جیگر نے جس نے نقلی آدمی پر ڈاکٹر ہدایت اللہ کا
میک اپ کیا تھا، میک اپ چیک کرنے کی خاص نشانی بتا دی تھی"۔
عمران نے جواب دیا حالانکہ وہ ڈاکٹر ہدایت اللہ کی آنکھوں میں پیدا
ہونے والی شناسائی کی چمک دیکھ کر اسے پہچانا تھا لیکن اس نے
یہ بات جم کے سامنے نہ کی تھی۔
"اوکے ۔۔۔ اگر تمہاری تسلی ہو چکی ہے تو ٹھیک ہے ۔۔۔
اب مجھے بتاؤ کہ تمہاری چیک بک کہاں ہے" ۔۔۔ جم نے کہا۔
"جیولٹ کو معلوم ہے ہاک ہاؤس میں ہمارا سامان کہاں موجود ہے"۔
عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوکے ۔۔۔ اب ہماری واپسی تک تم یہیں رہو گے۔ جیولٹ کو
لے آؤ" ۔۔۔ جم نے پہلے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر اس نے
اپنے ان ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا جو ڈاکٹر ہدایت اللہ کو کرسی پر
بٹھا کر ایک طرف خاموش کھڑے ہو گئے تھے۔
"سنو ۔۔۔ تمہیں وہاں جانے اور آنے میں کافی وقت لگ جائے گا۔
اور ہم تو یہاں کرسی پر اس طرح بندھے بیٹھے بیٹھے اکڑ جائیں گے اس
لئے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ہمیں کسی ایسے کمرے میں بند کر دو جہاں

ہمارے ہاتھ آزاد ہوں اور باہر تمہارے آدمی پہرہ دے رہے ہوں پھر
تو تم نے بہرحال چیک کر ہی لیا ہے کہ ہمارے پاس اسلحہ نام کی کوئی چیز
موجود نہیں ہے۔ اس لئے تمہیں ہم سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے"
عمران نے جم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں — میں کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتا — تم یہیں رہو گے
البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ میرے آدمی تمہارے سروں پر نہ کھڑے رہیں
یہ باہر کھڑے ہو کر پہرہ دیں گے تاکہ تم اس دوران اگر چلنا پھرنا چاہو
تو چل پھر لو" — جم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو اتنی رعایت ہی کافی ہے" — عمران نے ایسے کہا جیسے
مجبوراً ایسا کہہ رہا ہو۔

"تم سب کھڑے ہو جاؤ تاکہ میرے آدمی تمہاری ہتھکڑیاں چیک کر لیں
میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا" — جم نے کہا اور عمران سب سے
پہلے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور جم کے
آدمیوں نے ان کے عقب میں آ کر ان کی ہتھکڑیوں کو اچھی طرح چیک کیا

"باس — ہتھکڑیاں درست ہیں" — چیک کرنے والوں نے

"سپیشل لاک والی ہتھکڑیاں ہیں ناں — کہیں یہ کھول
لیں" — جم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس — سپیشل ہتھکڑیاں ہیں — یہ کٹ تو سکتی ہیں
لیکن کھل نہیں سکتیں" — ایک آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے — ٹھیک ہے۔ جیولٹ کو ساتھ لے آؤ — یہ لوگ
میری واپسی تک یہیں رہیں گے اور تم سب نے دروازہ بند کر کے باہر
رہنا ہے — اگر یہ ذرا بھی کوئی غلط حرکت کرنے لگیں تو بے شک
گولیوں سے اڑا دینا" — جم نے سخت لہجے میں کہا اور پھر تیز تیز قدم
اٹھاتا دروازے سے باہر نکل گیا۔ جیولٹ کا چہرہ اترا ہوا تھا اس نے
مڑ کر عمران کی طرف اس طرح دیکھا جیسے اسے یقین ہو کہ عین آخری
لمحے میں عمران کوئی ایسی کارروائی کر دے گا جس سے وہ جانے سے
بچ جائے گی۔

"جاؤ جیولٹ — اطمینان سے چلی جاؤ" — عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور جیولٹ ہونٹ چباتے ہوئے جم کے آدمیوں کے ساتھ قدم
اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کمرے میں موجود مسلح افراد بھی اس کے
پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے اور اس کے ساتھ ہی دروازہ
باہر سے بند ہو گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی چونکہ ہتھکڑیاں چیک کرانے کے لئے اٹھ
کر کھڑے ہو گئے تھے اس لئے وہ ویسے ہی کھڑے رہے تھے۔ چنانچہ
جیسے ہی دروازہ بند ہوا، عمران تیزی سے صفدر کی طرف مڑا۔

"اپنی پشت میری طرف کرو صفدر — جلدی کرو۔ ہمارے پاس
وقت بے حد کم ہے" — عمران نے تیز لہجے میں کہا اور صفدر نے
تیزی سے اپنی پشت عمران کی طرف کر دی۔ عمران الٹی جمپ کے
انداز میں اچھلا اور دوسرے لمحے اس کے بندھے ہوئے بازو ٹانگوں
کے نیچے سے گزر کر آگے کی طرف آ گئے لیکن بازو بندھے ہونے کی وجہ سے عمران
رکوع کے بل جھکنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

"نیچے بیٹھ جاؤ — جلدی کرو" — عمران نے کہا اور صفدر اسی

طرح گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ گیا۔ اس کے ہاتھ ویسے ہی عقب میں بندھے
عمران نے جلدی سے اپنے ہاتھ آگے بڑھائے اور پھر بندھے ہوئے ہاتھوں
سے اس نے صفدر کی ہتھکڑی کے درمیانی حصے کو پکڑا اور اس کے
ساتھ ہی اس کی انگلیوں نے تیزی سے اس درمیانی حصے کے دونوں
طرف اوپر اور نیچے حرکت کی۔ چند لمحوں بعد کھٹاک کھٹاک کی ہلکی سی آوازیں
ابھریں اور اس کے ساتھ ہی صفدر کی کلائیوں میں بندھی ہوئی ہتھکڑی
کھل گئی لیکن عمران نے اسے فرش پر گرنے سے بچا لیا کیونکہ اس نے
اسے پکڑ رکھا تھا۔

"اب جلدی کرو میری ہتھکڑی کھولو ۔۔۔ یہ سپیشل لاک ہے اس لئے
مجھے دیکھ کر اسے کھولنا پڑا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر جس کے
بازو آزاد ہو گئے تھے تیزی سے مڑا اور اس نے پہلے عمران کے ہاتھوں
میں پکڑی ہوئی اپنے والی ہتھکڑی لے کر آرام سے فرش پر رکھی پھر
اس نے عمران کی ہدایات کے مطابق اس کی ہتھکڑی کا سپیشل لاک
کھولنے کی کوشش شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد عمران بھی ہتھکڑی کی
گرفت سے آزاد ہو چکا تھا۔

"تم باقی ساتھیوں کو کھولو ۔۔۔ میں دروازے کو چیک کرتا ہوں"۔
عمران نے ہاتھ آزاد ہوتے ہی سرگوشیانہ لہجے میں صفدر سے کہا اور
اپنے والی ہتھکڑی ایک ہاتھ میں پکڑ کر وہ تیزی سے بند دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔ دروازہ لوہے کا تھا اور اس میں کوئی درز نہ تھی۔ صرف
ایک کی ہول نظر آ رہا تھا۔ عمران نے جھک کر کی ہول سے آنکھ لگا دی۔ پھر
اس نے کی ہول سے آنکھ ہٹائی اور دروازے کی اندر کی طرف لگی ہوئی

ناب کو آہستہ سے گھما کر اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن
دروازہ لاک تھا۔ ظاہر ہے اب اسے دروازہ کھلوانا تھا۔ اس کی ترکیب
بھی اس نے سوچ لی تھی لیکن اس کے لئے ضروری تھا کہ پہلے اس کے
سارے ساتھی آزاد ہو جائیں۔ چنانچہ وہ مڑ کر صفدر کی طرف دیکھنے لگا۔
صفدر خاصی تیزی دکھا رہا تھا اور چند لمحوں بعد جولیا، ٹائیگر، تنویر کے
ساتھ ساتھ ڈاکٹر ہدایت اللہ کے ہاتھ بھی ہتھکڑیوں سے آزاد ہو چکے
تھے اور وہ سب تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ آئے۔

"باہر نجانے کتنے افراد ہوں۔ اس لئے تم سب ہوشیار رہو گے۔
اگر دو یا تین افراد آئیں تو ہم نے ان کو اس طرح چھاپنا ہے کہ ان
کی آواز باہر نہ جا سکے تاکہ ان سے اسلحہ حاصل کیا جا سکے" ۔۔۔ عمران نے
انتہائی دبے لہجے میں اپنے ساتھیوں کو سمجھایا اور سب نے اثبات میں
سر ہلا دیئے۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہتھکڑی کو آہستہ سے
لوہے کے دروازے سے مارا۔

"ارے یہ کیسی آواز ہے" ۔۔۔ فوراً ہی باہر سے آتی ہوئی ایک مدھم
آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازے کا لاک کھلنے کی آواز کے
ساتھ ہی دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دو مسلح آدمی تیزی سے اندر داخل
ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی ایک طرف سے تنویر اور دوسری طرف سے صفدر
بھوکے عقابوں کی طرح ان پر جھپٹے۔ عمران تیزی سے کھلے دروازے سے
باہر نکلا اور دوسرے لمحے وہ واپس آ گیا۔ ٹائیگر اور جولیا ان دونوں آدمیوں
کی مشین گنیں جھپٹ چکے تھے۔ جبکہ وہ دونوں افراد تنویر اور صفدر کے
سینوں سے لگے کھڑے تھے۔ ان کے منہ پر ان کے ہاتھ تھے۔

"باہر یہ دو ہی تھے" ——— عمران نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے صفدر کو اشارہ کیا تو صفدر نے تیزی سے
اس آدمی کو آگے کی طرف دھکیلا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ہتھکڑی
والا ہاتھ حرکت میں آیا تو وہ آدمی بری طرح چیختا ہوا نیچے فرش پر گرا اور
عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اس کی گردن پر پیر رکھ کر
اسے گھما دیا اور اس آدمی کا پھڑکتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا۔ اس
کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا اور آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں۔ حلق سے
خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑ دیا لیکن پیر
کو گردن سے ہٹایا نہیں اور اس آدمی کا سانس بحال ہونے لگ گیا۔
"دوسرے کو ختم کر دو اور اس کی تلاشی لو" ——— عمران نے کہتے ہوئے
کہا اور تنویر نے اس کی گردن کے گرد موجود بازو کو مخصوص انداز میں جھٹکا
دیا اور کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے جسم سے لگے ہوئے آدمی کا
جسم ایک لمحے کے لئے بری طرح تڑپا اور پھر ڈھیلا پڑ گیا۔ تنویر نے اسے
آگے دھکیل دیا اور پھر جھک کر اس کے لباس کی تلاشی لینے میں مصروف
ہو گیا اور چند لمحوں بعد وہ اس کی جیب سے ایک سائیلنسر لگا آٹو میٹک
ریوالور برآمد کر چکا تھا۔
"کیا نام ہے تمہارا ——— ؟" عمران نے سرد لہجے میں فرش پر پڑے
ہوئے آدمی سے پوچھا۔
"مم ——— مم ——— میتھائس" ——— اس آدمی نے رک رک کر اور
کراہتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔
"سنو ——— اگر تم زندگی چاہتے ہو تو مجھے بتاؤ کہ جسم کا اس جزیرے پر
کنٹرولنگ ہیڈ آفس کہاں ہے" ——— عمران نے پیر کو ذرا سا موڑتے
ہوئے کہا۔
"بب ——— بب ——— بتاتا ہوں ——— پپ ——— پپ ——— پلیز ——— یہ
پیر کو ہٹاؤ ——— بب ——— بب ——— بتاتا ہوں" ——— میتھائس نے
رک رک کر کہا تو عمران نے پیر کو واپس موڑ لیا۔
"ٹاور ——— ٹاور پر کنٹرول سسٹم ہے ——— وہاں سے سارے جزیرے
کی مشینری کو کنٹرول کیا جاتا ہے" ——— میتھائس نے جواب دیا۔
"پوری تفصیل بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ یہاں کتنے افراد موجود ہیں ——— ؟"
عمران نے غراتے ہوئے کہا اور میتھائس نے رک رک کر ساری تفصیل بتا دی
اس کے ساتھ ہی عمران نے پیر کو تیزی سے موڑا اور میتھائس کا جسم ایک
زوردار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں وہ ہلاک
ہو چکا تھا۔ عمران نے اس کی تلاشی لی لیکن اس کی جیبیں خالی تھیں۔
"آؤ" ——— عمران نے تیزی سے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا
اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
باہر ایک گیلری تھی جس کا اختتام ایک برآمدے میں ہوا تھا اور برآمدے
کے سامنے ایک سرخ رنگ کی ویگن کھڑی نظر آ رہی تھی۔ وہ تیزی سے
قدم بڑھاتے برآمدے کے قریب آئے۔ میتھائس نے انہیں بتایا تھا کہ عمارت
میں ان سمیت چھ افراد موجود ہیں۔ عمران نے برآمدے کے قریب رک کر
سر باہر نکالا تو اسے برآمدے میں چار مسلح افراد کرسیوں پر بیٹھے نظر آ گئے۔
اس کا مطلب تھا کہ میتھائس اور اس کے دوسرے ساتھی کے علاوہ باقی
عمارت میں جتنے بھی افراد تھے وہ برآمدے میں ہی موجود تھے۔

"تنویر ۔۔۔ وہ سائلنسر لگا ریوالور مجھے دو" ۔۔۔۔ عمران نے مڑ کر سرگوشی کے سے انداز میں تنویر سے کہا اور تنویر نے سائلنسر لگا ریوالور اس کی طرف بڑھا دیا۔ عمران سائلنسر لگا ریوالور لئے اچھل کر برآمدے میں آیا۔

"ارے تم بیٹھے ہوئے ہو" ۔۔۔۔ عمران نے تیزی سے ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور وہ چاروں جو آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھے عمران کی آواز سن کر اس طرح اچھلے جیسے کرسیوں کی سیٹوں میں اچانک کانٹے نکل آئے ہوں اور عمران کا مقصد بھی یہی تھا کہ انہیں اچانک حیران کر کے چند لمحوں کے لئے ان کے ذہن ماؤف کر دے اور وہ اپنے مقصد میں پوری طرح کامیاب رہا۔ وہ چاروں حیرت کے مارے اچھل کر کھڑے ہو گئے اور انہیں کرسیوں کے ساتھ رکھی ہوئی مشین گنیں اٹھانے کا خیال تک نہ آیا۔ اسی لمحے عمران نے ٹریگر دبا دیا اور ٹھک ٹھک کی ہلکی ہلکی آوازوں کے ساتھ ہی وہ چاروں چیختے ہوئے نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔

"ان کی لاشیں گیلری میں ڈال دو تاکہ فوری طور پر ان کی ہلاکت کا پتہ نہ چل سکے" ۔۔۔۔ عمران نے ریوالور جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور ٹائیگر تنویر اور صفدر نے ان چاروں کو ٹانگوں سے پکڑا اور تیزی سے گھسیٹتے ہوئے گیلری کی طرف لے گئے۔ تنویر نے دو افراد کی ٹانگیں پکڑی ہوئی تھیں جبکہ عمران جولیا کو ساتھ لئے باہر کھڑی بند باڈی کی ویگن کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ پھر جب تک اس کے ساتھی ویگن تک پہنچتے، عمران اگنیشن کی تاریں توڑ کر انجن سٹارٹ کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ ٹائیگر نے دوڑ کر سامنے موجود پھاٹک کھولا اور عمران نے ویگن کو موڑا اور تیزی سے پھاٹک کی طرف لے گیا۔ پھاٹک کے باہر لے جا کر اس نے ویگن کو روک دیا جبکہ ٹائیگر نے پھاٹک بند کیا اور پھر اس کی چھوٹی کھڑکی سے باہر آ کر وہ ویگن میں سوار ہو گیا۔ عمران نے خاصی تیز رفتاری سے ویگن کو اس واچ ٹاور کی طرف دوڑانا شروع کر دیا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر وہ اکیلا تھا۔ باقی سب ساتھی ویگن کے بند حصے میں تھے۔

ویگن کو وہ اس لئے بھی خاصی تیز رفتاری سے چلا رہا تھا کہ سائیڈ سے گزرتے ہوئے افراد کو اس کی شکل غور سے دیکھنے کا موقع نہ مل سکے۔ کیونکہ وہ اس وقت اپنی اصل شکل میں تھا۔ میتھالس سے اس نے تفصیلات معلوم کر لی تھیں اور اسے معلوم ہو گیا تھا کہ جسے وہ جزیرے کا ایک انتہائی اونچا درخت سمجھ رہا تھا وہی دراصل واچ ٹاور ہے اور پورے جزیرے پر پھیلی ہوئی حفاظتی مشینری کا کنٹرول بھی وہیں ہے۔ جزیرے میں باقاعدہ سڑکیں بنی ہوئی تھیں اس لئے اسے ویگن چلانے میں کوئی دقت نہ ہو رہی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے یہ محسوس کیا تھا کہ اس سرخ رنگ کی بند باڈی کی ویگن کو دیکھتے ہی لوگ خود بخود خوفزدہ ہو کر راستہ چھوڑ دیتے تھے۔

تھوڑی دیر بعد ویگن واچ ٹاور کے قریب پہنچ گئی۔ یہ نیچے ایک باقاعدہ بند عمارت تھی جس کے بیرونی برآمدے میں مشین گنوں سے مسلح چار افراد کھڑے ہوئے تھے۔ عمران نے برآمدے کی طرف ویگن لے جاتے ہوئے جیب سے سائلنسر لگا ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا اور پھر وہ پوری رفتار سے ویگن کو دوڑاتا ہوا برآمدے کی طرف لے گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا پیر اور ہاتھ دونوں بیک وقت حرکت میں آئے اور ٹائروں کی

تیز چیخوں میں برآمدے میں کھڑے چاروں افراد کی چیخیں دب کر رہ گئیں
سائلنسر لگے آٹومیٹک ریوالور نے ایک لمحے میں ان چاروں کو فرش پر ڈھیر
کر دیا تھا۔ عمران نے ویگن کا دروازہ کھولا اور اچھل کر نیچے اتر آیا۔ اس
کے ساتھ ہی ویگن کے عقبی دروازے سے اس کے ساتھی بھی اسی تیزی
سے باہر نکلے اور وہ سب دوڑتے ہوئے برآمدے میں پہنچے۔ عمران کے
اشارے پر وہ سب بجلی کی سی تیزی سے ان لاشوں پر جھپٹے اور پھر انہیں
گھسیٹتے ہوئے وہ عمارت کے صدر دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران
نے سب سے پہلے دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے اندر کا ہال بھی تین
آدمیوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ یہ تینوں دروازے کی طرف ہی آ رہے
تھے شاید وہ فائروں کی چیخوں اور باہر موجود افراد کی چیخوں اور ان کے
گرنے کے دھماکے کی آوازیں سن کر باہر آ رہے تھے۔ عمران نے ان کو
گراتے ہی تیزی سے عمارت کے مختلف کمروں کا جائزہ لینا شروع کر دیا
جبکہ اس کے ساتھیوں نے لاشیں اندر ڈال کر باہر سے مشین گنیں بھی اٹھا
لیں اور صدر دروازے کو اندر سے لاک کر دیا۔

"ادھر اور کوئی نہیں ہے ۔۔۔ اب اوپر جانا ہو گا" ۔۔۔ عمران نے
کہا اور لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد لفٹ انہیں لئے اوپر والے ٹاور
کے بائیں حصے میں پہنچ گئی۔ یہ ایک تنگ سی گیلری تھی جو دونوں اطراف
سے بند تھی۔ سامنے ایک دروازہ تھا۔ عمران نے لفٹ کے رکتے ہی ریوالور
کا دستہ مار کر سوئچ پینل کا وہ حصہ توڑ دیا جہاں لفٹ کو نیچے سے واپس
کال کیا جا سکتا تھا۔ بورڈ کے ٹوٹتے ہی تاروں کا گچھا سا باہر نکل آیا اور
عمران نے انتہائی پھرتی سے چند مختلف رنگوں کی تاروں کو کھینچ کر جھٹکے
سے توڑ دیا۔ اب لفٹ ان تاروں کو جوڑ کر اوپر نیچے آ جا سکتی تھی اور نیچے
ہال سے بٹن دبا کر اسے آپریٹ نہ کیا جا سکتا تھا ۔۔۔ عمران نے
جان بوجھ کر ایسا کیا تھا تاکہ نیچے اگر جم کے آدمیوں کو کسی گڑبڑ کا
احساس بھی ہو جائے اور وہ صدر دروازہ توڑ کر اندر نچلے ہال میں پہنچ بھی
جائیں تو وہ اوپر نہ آ سکیں۔ لفٹ کے میکنزم کو اپنی مرضی سے ایڈجسٹ
کرنے کے بعد عمران آہستہ سے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے بند
دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور دوسرے لمحے عمران بجلی کی
سی تیزی سے اندر داخل ہوا اور تیزی سے سائیڈوں پر گھوم گیا لیکن
پھر اس کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ پورا ہال خالی
پڑا ہوا تھا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا جب کہ درمیان میں سٹینڈ
پر پڑی ہوئی ایک مستطیل شکل کی مشینری کے سامنے دو کرسیاں موجود
تھیں جن میں سے ایک کی پشت پر براؤن رنگ کا کوٹ بھی ٹنگا ہوا
دکھائی دے رہا تھا۔ اس کوٹ کی موجودگی سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ
یہاں کوئی نہ کوئی موجود ہے لیکن ہال یکسر خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران کے پیچھے
اندر داخل ہونے والے اس کے ساتھی بھی حیرت سے اس خالی ہال کو
دیکھ رہے تھے۔ عمران کی نظریں کونے میں موجود ایک دروازے پر جم
گئیں اور وہ ریوالور ہاتھ میں لئے تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ
گیا۔ ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک
سفید بالوں والا ادھیڑ عمر آدمی باہر نکلا۔ وہ پتلون کو درست کر رہا تھا اور
پھر اسے پتلون کا بھی ہوش نہیں رہا۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت
سے تقریباً کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔

"اپنے ہاتھ اونچے کر لو ـــــ ورنہ کھوپڑی اڑا دوں گا" ـــــ عمران نے اُسے بازو سے پکڑ کر تیزی سے باتھ روم کے دروازے کی طرف گھماتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس آدمی کے ہاتھ لاشعوری طور پر بلند ہوتے چلے گئے۔ اس کے جسم میں حیرت کی شدت کی بنا پر ہلکی سی لرزش نمایاں تھی۔ دوسرے لمحے عمران نے اپنی جیب میں موجود ہتھکڑی نکالی اور اس آدمی کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے اس نے اُسے ہتھکڑی پہنا دی۔

"سنو ـــــ اگر تم نے ہمارے ساتھ تعاون کیا تو ہم تمہیں زندہ چھوڑ دیں گے ورنہ ـــــ" عمران نے ہتھکڑی لگا کر اسے ایک بار پھر اپنی طرف گھماتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"تت ـــ تت ـــ تم یہاں تک کیسے پہنچ گئے ـــــ تم تو زیرو ہاؤس میں قید تھے" ـــــ اس آدمی کے منہ سے پہلی بار رک رک کر الفاظ نکلے۔

"تمہارا نام کیا ہے" ـــــ؟ عمران نے سائلنسر لگے ریوالور کی نال اس کی آنکھوں کے درمیان رکھ کر دباتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں پوچھا۔

"جج ـــ جج ـــ جرمن ـــ میرا نام جرمن ہے ـــــ میں یہاں کی مشینری کا انچارج ہوں" ـــــ اس آدمی نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جم اس وقت کہاں ہے ـــــ جلدی بتاؤ" ـــــ عمران نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"بب ـــ بب ـــ باس فائی لینڈ جانے کی تیاری کر رہے ہیں" جرمن نے اس بار قدرے سنبھلتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تیاری ـــ کیسی تیاری" ـــــ؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم" ـــــ جرمن کا لہجہ اس بار پوری طرح سنبھلا ہوا تھا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل فرش پر جا گرا۔ عمران کا بھرپور تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا۔

"بولو ـ کیسی تیاری کر رہا ہے ـــ بولو" ـــــ عمران نے پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر لات مارتے ہوئے کہا اور بندھے ہوئے جرمن کا جسم بری طرح تڑپا اور اس کے حلق سے کربناک چیخیں نکلنے لگیں اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔

"بولو ـــــ ورنہ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا" ـــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"بت ـــ بت ـــ بتاتا ہوں ـــــ فار گاڈ سیک ـ مجھے مت مارو ـ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں" ـــــ جرمن نے کربناک لہجے میں رک رک کر کہا اور عمران نے جھک کر اُسے گلے سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔

"بولو ـ تفصیل بتاؤ" ـــــ عمران کا لہجہ بے پناہ سرد تھا۔

"وہ ـــ وہ فائی لینڈ پر قبضہ کر کے وہاں موجود ہر شخص کا خاتمہ کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں ـــــ انہوں نے پانچ سو افراد کو تیاری کا حکم دے دیا ہے ـــــ پچاس بڑی لانچیں تیار کی جا رہی ہیں جن میں انتہائی ہولناک اور طاقتور اسلحہ لوڈ کیا جا رہا ہے ـــــ باس کی پلاننگ کے مطابق پچاس لانچیں پہلے فائی لینڈ جائیں گی۔ وہ پوری طرح گھیرا ڈالنے پر وہاں پہنچیں گے جب کہ باس اپنے ساتھ دو آدمیوں اور

اس لڑکی جیولٹ کو لے کر کیلے جائیں گے ۔۔۔ باس نے فون پر الفانسو سے بات کر لی ہے۔ الفانسو نے اسے اجازت دے دی ہے کہ وہ جیولٹ اور دو ساتھیوں سمیت وہاں جزیرے پر آسکتا ہے چنانچہ باس اس لڑکی کے ہمراہ اکیلا پہلے جائے گا اور الفانسو اور اس کے آدمیوں کو مطمئن کر دیگا پھر اس کے آدمی اسلحہ لے کر فاقی لینڈ پر چڑھائی کر دیں گے اور پورے فاقی لینڈ پر قبضہ کر لیا جائے گا" ۔۔۔ جرمن نے جلدی جلدی پوری پلاننگ بتاتے ہوئے کہا۔

"اس وقت تمہارا باس کہاں ہے؟" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ ہیڈ کوارٹر میں ہے" ۔۔۔ جرمن نے جواب دیا۔

"یہاں سے اس سے رابطہ ہو سکتا ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ انٹرکام پر ہو سکتا ہے" ۔۔۔ جرمن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بھی بتا دیا۔ اس کے بعد عمران نے جرمن سے کنٹرولنگ مشین کے بارے میں تفصیلات پوچھنا شروع کر دیں۔ عمران نے خاص طور پر اس بات کے جاننے کے لئے سوالات کئے کہ کنٹرولنگ مشین سے رابطے کے دوران یہاں کی تصویر تو وہاں کسی سکرین پر نظر نہیں آتی اور جب اسے پوری طرح تسلی ہو گئی تو اس نے جرمن کے منہ میں رومال ٹھونس دینے کی ہدایت کی اور خود ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے انٹرکام کی طرف بڑھ گیا۔

"ڈاکٹر صاحب! ۔۔۔ آپ بالکل خاموش رہیں گے" ۔۔۔ عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر ہدایت اللہ جو پہلے ہی خاموش بیٹھے ہوئے تھے، نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھا کر انٹرکام کے ڈائل پر موجود نمبروں میں سے ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس" ۔۔۔ دوسری طرف سے رسیور اٹھاتے ہی جم کی تیز اور سخت آواز سنائی دی۔

"جرمن بول رہا ہوں باس" ۔۔۔ عمران نے جرمن کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا لیکن آواز میں خوف کا ارتعاش موجود تھا۔

"یس۔ کیا بات ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے سپاٹ لہجے میں پوچھا گیا۔

"باس! ۔۔۔ چار جنگی آبدوزیں مختلف سمتوں سے جزیرے کی طرف آرہی ہیں۔ سپیشل مشینری نے انہیں چیک کر لیا ہے" ۔۔۔ عمران نے لہجے کو اور زیادہ خوفزدہ بناتے ہوئے کہا۔

"جنگی آبدوزیں ۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا تم نشے میں ہو ۔۔۔ جنگی آبدوزیں یہاں کہاں آگئیں" ۔۔۔ جم نے عمران کی توقع کے عین مطابق انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ۔۔۔ چار جنگی آبدوزیں ہیں جو آہستہ آہستہ جزیرے کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ وہ فاقی لینڈ کی طرف سے آ رہی ہیں ۔۔۔ باس ۔۔۔ انتہائی جدید جنگی آبدوزیں ہیں۔ اگر انہیں جزیرے سے دور ہٹ نہ کیا گیا تو پھر جزیرے پر ایک آدمی بھی نہ بچ سکے گا" ۔۔۔ عمران نے انتہائی ہراساں مگر تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ ویری بیڈ ۔۔۔ یہ کہاں سے آگئیں۔ میں خود آ رہا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے اس بار جم کی آواز میں بھی خوف کی لرزش تھی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو نیچے جانے اور اس جم کو بیہوش

کر کے اوپر لانے کی ہدایت کی تو سوائے جولیا کے باقی سب ساتھی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد لفٹ انہیں لئے ہوئے تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی۔

"اسے کوئی شک تو نہ پڑے گا" ۔۔۔ جولیا نے دروازے کے قریب رکتے ہوئے مڑ کر عمران سے پوچھا۔

"پڑنا تو نہیں چاہیئے ۔۔۔ میں نے بات ہی ایسی کی ہے کہ وہ یہی کچھ سمجھ کر یہاں بھاگنے کی کرے گا ۔۔۔ باقی جو اللہ کو منظور ہو گا وہی ہو گا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے۔

پھر تقریباً بیس پچیس منٹ بعد لفٹ کے اوپر آنے کی آواز سنائی دی اور عمران ہال کے دروازے کے قریب آ گیا۔ چند لمحوں بعد لفٹ رکی اور اس کا دروازہ کھلتے ہی تنویر باہر آیا۔ اس کے کاندھے پر جم بیہوشی کے عالم میں لدا ہوا تھا اور جولیا اور عمران دونوں کے حلق سے بے اختیار اطمینان بھرا سانس نکل گیا۔

"کوئی پرابلم تو نہیں پیش آیا" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یہ اکیلا ہی ایک کار میں آیا۔ برآمدے میں پڑے خون کو دیکھ کر ٹھٹکا۔ اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا لیکن تنویر جو دروازے کے قریب موجود تھا فوراً اس پر جھپٹ پڑا" ۔۔۔ صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ برآمدے میں خون دیکھ کر واپس بھاگنے کے لئے پر تول رہا تھا" ۔۔۔ تنویر نے جم کو فرش پر پھینکتے ہوئے کہا۔

"اور تم نے پر ہی نوچ لئے ۔۔۔ بہت خوب ۔۔۔ اگر یہ بھاگ جاتا تو پھر جزیرے میں کافی خون خرابہ ہوتا ۔۔۔ تمہارے اس اقدام نے اب وسیع پیمانے پر خون خرابے کا راستہ روک دیا ہے" ۔۔۔ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور تنویر کا چہرہ کھل اٹھا۔

"اس کے ہاتھ عقب میں باندھ دو ۔۔۔ اب یہ خود اپنے سارے آدمیوں کو ایک جگہ اکٹھا کرے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ جرمن کا چہرہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ جرمن کے چہرے پر عجیب سی طنزیہ مسکراہٹ نمایاں تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جرمن کے منہ سے ٹھنسا ہوا کپڑا باہر نکال لیا تو جرمن لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

"تمہارے چہرے کے تاثرات بتا رہے ہیں کہ تم جم کی آمد پر طنزیہ انداز میں مسکرا رہے تھے" ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا تو اس کے باقی ساتھی بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"جب تم جم کو ہوش میں لاؤ گے تو تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا" ۔۔۔ جرمن نے اسی طرح طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا، اچانک میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے پھرتی سے ایک ہاتھ سے دوبارہ جرمن کا منہ بھینچ کر کھولا اور دوسرے ہاتھ میں پکڑے ہوئے رومال کو دوبارہ اس کے منہ میں ٹھونس دیا۔ انٹرکام کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔۔۔ جرمن بول رہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے جرمن کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جیکب پہنچ گیا ہے تمہارے پاس ۔۔۔ اس سے بات کراؤ" ۔۔۔ دوسری طرف سے جم کی آواز سنائی دی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس

کا ذہن جھٹکے سے اُڑ گیا ہو۔

"ابھی تک تو نہیں پہنچا" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا

"کیا مطلب ——— اس نے مجھے کال کیا تھا کہ تم نے اُسے جنگی آبدوزوں کی آمد کی خبر دی ہے اور وہ چیک کرنے کے لئے تمہارے پاس جا رہا ہے ——— پھر کیوں نہیں پہنچا اور یہ جنگی آبدوزیں کہاں سے آگئی ہیں" جم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے ایک بار پھر وہ احمق بن گیا ہو۔ وہ اب سمجھ گیا تھا کہ جسے وہ جم سمجھ رہا ہے وہ دراصل جم نہیں ہے بلکہ اس کے میک اپ میں جیکب ہے اور اب اسے جرمن کی بات اور طنزیہ مسکرانے کی وجہ بھی سمجھ میں آگئی تھی۔

"میں نے درست بتایا ہے باس! ——— اوہ ایک منٹ لفٹ کی آواز آ رہی ہے۔ شاید باس جیکب آ رہے ہیں۔ وہ خود دیکھ کر میری بات کی تصدیق کر دیں گے" ——— عمران نے فوری طور پر بات کو سنبھالنے کے لئے کہا اور پھر انٹرکام کے رسیور پر ہاتھ رکھ لیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت گہری سنجیدگی طاری تھی۔

"ہیلو باس! ——— میں جیکب بول رہا ہوں ——— واقعی جرمن درست کہہ رہا ہے۔ چار جنگی آبدوزیں جزیرے کے قریب موجود ہیں" ——— عمران نے اس بار جم کے لہجے میں کہا

"کیا ——— کیا مطلب! ——— جیکب بول رہے ہو ——— اپنا پورا نام بتا دو" دوسری طرف سے جم نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا اور عمران سمجھ گیا کہ اُسے شک پڑ گیا ہے۔ شاید جیکب جم سے بات کرتے وقت اپنا نام استعمال نہ کرتا تھا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس! ——— اب آپ کو مجھ پر بھی شک پڑ گیا ہے" ——— عمران نے ایک بار پھر بات کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور پٹخے جانے کی آواز سنائی دی اور عمران نے بھی رسیور پٹخ دیا۔

"اُسے شک پڑ گیا ہے ——— اب ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے ورنہ یہ واچ ٹاور ہماری قبر بھی بن سکتا ہے" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساتھ کھڑے ٹائیگر کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹی اور دوسرے لمحے جرمن اور فرش پر پڑا ہوا جیکب دونوں گولیوں سے چھلنی ہو گئے۔

"آؤ ——— اب اس مشینری کو بھی تباہ کرنا ہو گا" ——— عمران نے ڈاکٹر ہدایت اللہ کو بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے بیرونی دروازے کے پاس پہنچ گئے اور دوسرے لمحے بیک وقت چار مشین گنیں چلنے کی آوازوں کے ساتھ ہی اس ہال کمرے میں موجود مشینری دھماکوں سے تباہ ہونے لگ گئی۔ مشینری کے پرزے پورے ہال میں بکھرتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد وہ سب لفٹ کے ذریعے نیچے ہال میں پہنچے اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمران سب سے آگے تھا اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو سامنے اس بند باڈی ویگن کے ساتھ ہی نیلے رنگ کی ایک کار بھی موجود تھی اور فی الحال کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔

"ہمیں کار لینی ہو گی کیونکہ جم لامحالہ پہلے اس عمارت کو چیک کرائے گا جس میں وہ ہمیں باندھ کر آیا تھا اور یہ بند باڈی ویگن بہرحال اسی عمارت سے متعلق ہے" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور دوڑتا ہوا کار کی طرف

بڑھ گیا۔ کار گو خاصی بڑی تھی لیکن بہرحال ان کی تعداد بھی خاصی تھی اس لئے انہیں بس ٹھونس ٹھانس کر ہی اس پر سوار ہونا پڑا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود بیٹھ گیا جب کہ جولیا ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ عقبی سیٹ پر ڈاکٹر ہدایت اللہ، ٹائیگر اور تنویر کے ساتھ صفدر بھی پھنس کر بیٹھ گیا۔ عمران کو اگنیشن کی تاریں نکالنے، انہیں توڑنے اور پھر جوڑنے میں چند لمحے ضرور لگے لیکن اس نے حیرت انگیز پھرتی سے یہ سارا عمل مکمل کر لیا اور اس کے ساتھ ہی کار تیزی سے بیک ہو کر سڑک اور دوسرے لمحے انتہائی رفتار سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔

"اب کہاں جائیں گے ہم" ۔۔۔ جولیا نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔ کیونکہ ظاہر ہے یہاں وہ کسی اور عمارت یا پناہ گاہ کے بارے میں کچھ بھی نہ جانتے تھے۔ لیکن عمران جواب دینے کی بجائے کار کو پوری رفتار سے دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ظاہر ہے اس کے پاس بھی جولیا کی بات کا جواب موجود نہ تھا۔ پھر اچانک اس نے کار کو تیزی سے سڑک سے نیچے اتارا اور ایک کچے راستے پر اسے دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اسے کچھ دور درختوں کے جھنڈ میں ایک نیلے رنگ کی عمارت کی جھلک نظر آئی تھی اور بہرحال سڑک کی نسبت ہٹ کر کوئی عمارت ان کے لئے زیادہ اچھی پناہ گاہ ثابت ہو سکتی تھی اور چند لمحوں بعد وہ نیلے رنگ کی عمارت واضح طور پر نظر آنے لگ گئی۔ اس کا بیرونی پھاٹک بند تھا اور عمارت اپنی ساخت سے کوئی رہائش گاہ لگتی تھی۔ عمران نے کار پھاٹک کے قریب روکی اور دوسرے لمحے دروازہ کھول کر وہ نیچے اترا اور دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ پھاٹک کے قریب پہنچ کر اس کا جسم کسی پرندے کی طرح فضا میں اچھلا اور چار پانچ فٹ بلند پھاٹک کے اوپر سے گزرتا ہوا دوسری طرف جا گرا۔ نیچے گرتے ہی عمران سنبھلا اور پھر اس نے بھاگ کر پھاٹک کھول دیا۔ اسی لمحے کار تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی پھاٹک کے اندر آ گئی۔ اب سٹیئرنگ جولیا کے ہاتھ میں تھا۔ کار کے اندر آتے ہی عمران تیزی سے پھاٹک کے باہر گیا اور پھاٹک بند کر کے اس نے اس کا کنڈا باہر سے لگایا اور ایک بار پھر جمپ لگا کر اندر آیا اور تیزی سے دوڑتا ہوا برآمدے تک پہنچ گیا جہاں کار رک چکی تھی اور اس کے ساتھی کار سے باہر نکل آئے تھے۔ اسی لمحے برآمدے میں ایک آدمی نمودار ہوا۔ وہ لباس اور انداز سے ملازم لگ رہا تھا۔ وہ انتہائی حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ جیپ کی اس کار کو دیکھ رہا تھا کہ عمران یکلخت سائلنسر لگا ریوالور لئے اس کے سر پر پہنچ گیا۔

"کک ۔۔۔ کون ہو تم" ۔۔۔ اس آدمی کے منہ سے حیرت بھرے الفاظ نکل ہی رہے تھے کہ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ریوالور کا دستہ اس آدمی کی کنپٹی پر پڑا اور وہ چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرنے ہی لگا تھا کہ تنویر نے جھپٹ کر اسے بازوؤں میں سنبھال لیا۔

عمران تیزی سے ریوالور لئے عمارت کی اندرونی طرف دوڑتا چلا گیا۔ عمارت واقعی رہائشی تھی لیکن اس آدمی کے سوا وہاں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ اس عمارت کے کمروں کی سجاوٹ اور وہاں موجود سامان بتا رہا تھا کہ اس عمارت کو عیاشی کے لئے استعمال کیا جاتا ہو گا۔ عقبی طرف لان بھی تھا جس کے ساتھ ایک گیراج بھی بنا ہوا تھا اور خالی تھا۔ اس آدمی کو کاندھے پر لادے تنویر اور باقی ساتھی بھی اندر پہنچ گئے۔ تنویر نے اس

آدمی کو فرش پر پھینک دیا۔

"ٹائیگر ——— کار کو عقبی گیراج میں بند کر دو" ——— عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"اب ہمیں فوری طور پر ایکشن لینا ہو گا۔ کیونکہ جم اور اس کے آدمی یقیناً اب پاگلوں کی طرح پورے جزیرے میں پھیل کر ہمیں تلاش کر رہے ہوں گے ——— اور یقیناً وہ لوگ اس عمارت تک بھی پہنچ سکتے ہیں" عمران نے کہا اور جھک کر اس نے فرش پر پڑے ہوئے اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو عمران ہاتھ ہٹا کر سیدھا کھڑا ہو گیا پھر جیسے ہی اس آدمی کی آنکھیں کھلیں عمران نے بوٹ اس کی گردن پر مخصوص انداز میں رکھ کر آہستہ سے گھما دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا ——— جلدی بتاؤ" ——— عمران نے پیر کو آہستہ آہستہ حرکت دیتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم ——— مم ——— مورس ——— مورس ——— اوہ ——— اوہ ——— پیر ہٹا لو ——— مم ——— میں مر جاؤں گا" ——— اس آدمی کے حلق سے خرخراہٹ بھری آواز نکلی اور عمران نے یکلخت پیر ہٹا لیا کیونکہ اس آدمی کی جو حالت ہوئی تھی اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ واقعی کوئی عام سا ملازم ہے۔ لڑنے بھڑنے والا آدمی نہیں ہے اور ظاہر ہے اس کی قوت مدافعت اس قدر نہ ہو گی کہ وہ یہ ہولناک عذاب برداشت کر سکے اور ویسے بھی اس آدمی کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ بغیر کسی تشدد کے سب کچھ بتا دے گا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا اور وہ آدمی دونوں ہاتھوں سے گردن مسلتے ہوئے تیزی سے اٹھنے لگا لیکن ابھی وہ کھڑا بھی نہ ہوا تھا کہ عمران کا ہاتھ گھوما اور وہ آدمی چہرے پر زوردار تھپڑ کھا کر بری طرح چیختا ہوا ایک بار پھر فرش پر جا گرا۔

"سنو ——— اگر تم نے میرے سوالوں کے صحیح جواب نہ دیئے تو ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا" ——— عمران نے جھک کر اسے گردن سے پکڑ کر جھٹکا دے کر کھڑا کرتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم ——— مم ——— مجھے مت مارو ——— مم ——— مم ——— میں بے گناہ ہوں" ——— مورس نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"اس عمارت میں کون آتا ہے عیاشی کے لئے" ——— ؟ عمران نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"بب ——— بب ——— باس جم ——— جم ——— آتا ہے ——— باس" ——— مورس نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"عورتیں کہاں سے آتی ہیں" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"تہہ خانوں سے ——— تہہ خانوں میں عورتیں بھری رہتی ہیں۔ جب بھی باس کو کوئی عورت پسند آ جاتی ہے وہ اسے یہاں منگوا لیتا ہے" ——— مورس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تہہ خانوں کا راستہ کس طرف سے ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"بب ——— بب ——— باس کے ہیڈ کوارٹر سے جاتا ہے" ——— مورس نے جواب دیا اور پھر عمران نے اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات پوچھنی شروع کر دیں اور مورس واقعی کسی ٹیپ ریکارڈر کی طرح تمام تفصیلات بتاتا چلا گیا۔

ہیڈ کوارٹر کے بعد عمران نے جزیرے پر موجود مختلف عمارتوں کی تفصیلات پوچھنی شروع کر دیں۔ لیکن اسی لمحے باہر موجود ٹائیگر دوڑتا ہوا اندر آیا۔

"باس ـــــ چار جیپیں عمارت کی طرف آ رہی ہیں" ـــــ ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے مورس کی کنپٹی پر ضرب لگائی اور اس کے بیہوش ہو کر گرتے ہوئے جسم کو اس نے بازوؤں میں بھر کر اٹھایا اور پھر باقی ساتھیوں کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ تیزی سے ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہو گیا۔ باقی ساتھی بھی اندر ہی آ گئے۔ عمران نے مورس کو ایک کونے میں لٹا دیا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ سٹور ہے ـــــ یہاں وہ صرف دروازہ کھول کر جھانکنے کا ہی کام کریں گے۔ اس لئے سائیڈوں پر ہو جاؤ" ـــــ عمران نے دروازہ پوری طرح کھولتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب تیزی سے دروازے کے ساتھ دیوار سے لگ کر کھڑے ہو گئے۔ عمران بھی ان کے ساتھ تھا۔ ڈاکٹر ہدایت اللہ بھی اب خاموشی سے ان کی پیروی کرتے چلے آ رہے تھے۔ انہیں اب خاص طور پر کچھ کہنے کی ضرورت نہ رہی تھی کیونکہ حالات کی وجہ سے انہیں بھی اب خطرناک حالات کا خاصا ادراک ہو چکا تھا۔

تھوڑی دیر بعد عمارت بھاری قدموں کی آوازوں سے گونج اٹھی۔

"مورس واقعی موجود نہیں ہے۔ اسی لئے تو پھاٹک باہر سے بند تھا" ـــــ ایک آواز سنائی دی۔

"کسی دوست کو ملنے چلا گیا ہو گا۔ جب چیف باس یہاں نہ ہوں تو اسے آزادی ہوتی ہے" ـــــ ایک اور آواز سنائی دی۔

"یہ سٹور ہے ـــــ یہاں بھی دیکھ لیں" ـــــ ایک آواز دروازے کے قریب آتی سنائی دی۔

"اس کا دروازہ چوپٹ کھلا ہوا ہے۔ پھر یہاں دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ ویسے بھی اگر وہ اندر آتے تو ظاہر ہے پھاٹک کھلا ہوتا یا اندر سے بند ہوتا" ـــــ دوسرے آدمی نے کہا اور پھر قدموں کی آوازیں تیزی سے دور ہوتی چلی گئیں اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ اس کا بالکل سادہ سا نفسیاتی نسخہ بالکل کارآمد ثابت ہوا تھا۔ ظاہر ہے نفسیاتی طور پر اگر کوئی اندر چھپتا تو لازماً دروازہ بند کر دیتا۔ ویسے بھی دروازہ چوپٹ کھلا ہونے کی وجہ سے کمرے کا سامنے اور سائیڈوں کا رخ باہر سے ہی نظر آ جاتا تھا اس لئے مسئلہ حل ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد عمارت میں خاموشی چھا گئی اور عمران تیزی سے باہر آ گیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی۔ وہ لوگ واقعی جا چکے تھے۔ ٹائیگر نے عقلمندی کی تھی کہ گیراج کا دروازہ بند کر دیا تھا اس طرح انہیں کار بھی نظر نہ آئی تھی اور عمران چونکہ پھاٹک پہلے ہی باہر سے بند کر آیا تھا اس لئے ان کی یہاں موجودگی کے تمام شکوک ختم ہو گئے تھے اور یہ لوگ بھی شاید بس رسم پوری کرنے کے لئے اندر آئے تھے۔

"کمال ہے ـــــ تم واقعی عجیب انداز میں سوچتے ہو۔ ورنہ جب تم نے دروازہ چوپٹ کھولا تھا تو میں یہی سمجھا تھا کہ تم حماقت کر رہے ہو" ـــــ ڈاکٹر ہدایت اللہ نے پہلی بار حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ گیسوں کے سائنسدان ہیں ـــــ میں انسانی ذہن کا سائنسدان ہوں ڈاکٹر صاحب" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور ڈاکٹر ہدایت اللہ

جیسی سنجیدہ شخصیت بھی اس بار بے اختیار ہنس پڑی۔

"اب کیا کرنا ہے۔ وہ جیولٹ ان کے قبضے میں ہے" —— تنویر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا مطلب —— کیا اب میری طرح الفرڈ بیچارے کے ساتھ بھی رقابت کا سلسلہ چلانے کا ارادہ ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"بکواس مت کیا کرو —— ہر بات کو الٹا رخ دے دیتے ہو۔ وہ بہرحال ہماری ساتھی ہے" —— تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہمیں جیولٹ کی زندگی بچانی ہے" جولیا نے عمران کے بولنے سے پہلے ہی تنویر کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا اور تنویر کے چہرے پر لاشعوری طور پر انوکھی سی چمک آگئی۔

"کمال ہے —— پہلے تو دوسری کا نام سنتے ہی مارنے مرنے پر آمادہ ہو جایا کرتی تھیں عورتیں —— اب تو الٹا کام ہو رہا ہے" —— عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"عمران صاحب! —— اس وقت حالات بے حد نازک ہیں اور ڈاکٹر صاحب اب ہمارے ساتھ ہیں اس لئے ہمیں فوری طور پر کوئی لانچ حاصل کر کے یہاں سے نکلنا چاہیئے" —— صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہاں جو بے شمار مجبور اور بے کس اغوا شدہ عورتیں ہیں انہیں ان بھیڑیوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے" —— عمران نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا تو صفدر کے چہرے پر ندامت کے آثار نمودار ہو گئے۔

"مم —— میرا مطلب یہ نہ تھا عمران صاحب" —— صفدر نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو اور کیا مطلب تھا —— مجھے تم سے کم از کم ایسی خود غرضی کی امید نہ تھی —— تم ایسا کرو کہ ڈاکٹر صاحب، جولیا اور تنویر کو لے کر فائی لینڈ چلے جاؤ —— تم لوگ سرکاری آدمی ہو اس لئے صرف اپنی سرکاری ذمہ داری کی حد تک سوچتے ہو —— لیکن ٹائیگر اور میں کسی کے پابند نہیں ہیں۔ ہم یہاں اکیلے ہی لڑ لیں گے" —— عمران کا غصہ دیکھنے والا تھا اور صفدر کا چہرہ بے پناہ ندامت سے سرخ پڑ گیا۔

"اگر صفدر نے ایک بات کر ہی دی ہے تو اسے اس طرح شرمندہ کرنے کی کیا ضرورت ہے —— وہ تم سے کہیں زیادہ ذمہ دار آدمی ہے خبردار اگر آئندہ تم نے صفدر کے خلاف کوئی بات کی" —— جولیا سے صفدر کی حالت نہ دیکھی گئی تو وہ بے اختیار بپھر کر بولی۔

"شکریہ مس جولیا —— لیکن عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ میرے ذہن میں یہ خیال آنا ہی نہ چاہیئے تھا —— جہاں انسانیت سسک رہی ہو۔ وہاں ایسا سوچنا واقعی انتہائی خود غرضی ہے" —— صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"واہ —— کیا خوبصورت مصرعہ ہے۔ جہاں انسانیت سسک رہی ہو —— اگر جولیا مجھے روک نہ لیتی تو آج میں تمہیں صاحب دیوان شاعر بنا کر ہی چھوڑتا" —— عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پلیز عمران صاحب! —— میرے ساتھ کافی ہو گئی ہے۔ آئندہ میری زبان سے پھر ایسا خود غرضانہ جملہ کبھی نہ نکلے گا" —— صفدر نے عمران کی اس دوسرے رخ پر کی گئی گہری طنز کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے دراصل غصہ اس بات پر آیا تھا کہ میں کم از کم تمہارے منہ سے ایسے الفاظ سننے کی توقع ہی نہ کر سکتا تھا ۔۔۔ تنویر جیسا آدمی بھی چلو ساری عورتیں نہ سہی ایک جیولٹ کو چھڑوانے کی بات تو کر رہا ہے اور تم ۔۔۔ بہرحال چھوڑو۔ میرے خیال میں اتنا ہی سبق کافی ہو گیا ہے۔ ویسے ایک بات بتا دوں۔ اگر یہ فقرہ ٹائیگر کے منہ سے نکلا ہوتا تو دوسرے لمحے اس کی لاش پھڑک رہی ہوتی" ۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر وہ مڑ کر دوبارہ سٹور کی طرف بڑھ گیا جہاں مورس بیہوش پڑا ہوا تھا۔

"میں مورس کو اٹھا لاتا ہوں" ۔۔۔ ٹائیگر نے شاید عمران کا مطلب سمجھتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں! اسے اٹھا لاؤ ۔۔۔ میں اس سے ایک خاص بات پوچھنے والا تھا کہ یہ لوگ آ گئے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور دوبارہ اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ آیا۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر مورس کو اٹھائے سٹور سے باہر آیا اور اس نے مورس کو فرش پر لٹا کر اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پیچھے ہٹا تو مورس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور وہ چیخ مار کر ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

"کھڑے ہو جاؤ مورس! ۔۔۔ تم نے میرے ساتھ غلط بیانی کیوں کی تھی" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"غلط بیانی ۔۔۔ نہیں نہیں ۔۔۔ میں نے سب کچھ سچ سچ بتا دیا ہے" مورس نے کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی گھبراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے مجھے بتایا تھا کہ تہہ خانوں کا راستہ ہیڈ کوارٹر سے جاتا ہے۔ جبکہ یہاں میں نے ایک خفیہ راستہ ڈھونڈ نکالا ہے جو یقیناً ان تہہ خانوں میں ہی جا کر نکلتا ہو گا" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"وہ ۔۔۔ وہ راستہ سپیشل روم کی طرف نہیں جاتا بلکہ چیف باس کے ہیڈ کوارٹر کے خاص کمرے میں جاتا ہے ۔۔۔ باس اکثر اس راستے سے ہی رات کو یہاں آتا ہے" ۔۔۔ مورس نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ ابھی پتہ چل جاتا ہے کہ راستہ کہاں جاتا ہے ۔۔۔ چلو ہمیں لے چلو" ۔۔۔ عمران نے کہا اور مورس سر ہلاتا ہوا مڑا اور پھر وہ ایک کمرے میں داخل ہوا جو بیڈ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ اس نے ایک الماری کو کھولا جس کے اندر مختلف قسم کے نائٹ سوٹ لٹکے ہوئے تھے اور پھر اس نے اندر ہاتھ ڈال کر کوئی بٹن دبایا تو الماری کا اندرونی حصہ تیزی سے سائیڈ پر غائب ہو گیا۔ اب گہرائی میں جاتی ہوئی ایک تنگ سی سرنگ صاف دکھائی دے رہی تھی۔

وہ سب مورس کے پیچھے اس سرنگ میں داخل ہوئے اور پھر سرنگ کافی گہرائی میں جا کر سیدھی ہو گئی اور آخرکار اس کا اختتام ایک دیوار پر ہوا۔

"اس کی دوسری طرف چیف باس کا سپیشل کمرہ ہے اور اس سرنگ کو ادھر سے نہیں کھولا جا سکتا ۔۔۔ دوسری طرف سے باس ہی کھول سکتا ہے" ۔۔۔ مورس نے دیوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر عمران آگے بڑھا اور اس نے دیوار پر اوپر سے نیچے اور دائیں سے بائیں ہاتھ پھیرا اور پھر وہ اس کی دائیں طرف اس کونے پر انگلی پھیرنے لگا جو سرنگ کی دیوار سے جڑی ہوئی تھی۔ اوپر سے نیچے

آتی ہوئی اس کی انگلی ایک جگہ رک گئی۔ عمران ایک لمحے کے لئے رکا اور پھر وہ پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے ٹائیگر کے ہاتھ سے مشین گن لی اور دوسرے لمحے کمرہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھی۔ گولیاں ٹھیک اسی جگہ مسلسل پڑ رہی تھیں جہاں ایک لمحہ پہلے عمران کی انگلی رکی رہی تھی۔ چند لمحوں بعد کھٹاک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دیوار تیزی سے بائیں طرف کھسک کر غائب ہو گئی۔ اب دوسری طرف ایک خاصا بڑا کمرہ نظر آ رہا تھا۔ سب تیزی سے اس کمرے میں داخل ہوئے۔ کمرے کی ایک دیوار پر قد آدم بڑی بڑی تجوریوں کی قطار نصب تھی جب کہ دوسری طرف بڑی بڑی الماریاں تھیں۔ درمیان میں ایک بڑی میز تھی جس پر ایک فون، ایک انٹرکام اور ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا۔ ایک طرف دیوار میں ایک مشین نصب تھی جس کے درمیان میں ایک بڑی سی سکرین بھی تھی۔ یہ مشین شاید ٹی وی کی تھی۔ عمران تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھ گیا۔ پہلے چند لمحے تو وہ غور سے اسے دیکھتا رہا پھر اس نے اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہوئی اور پہلے تو اس پر آڑھی ترچھی لکیریں سی ناچتی آتی رہیں پھر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ ایک خوبصورت انداز میں سجے ہوئے دفتر کا منظر تھا جس کے اندر ایک بڑی سی میز کے پیچھے جم کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں رسیور تھا جو اس نے کان سے لگایا ہوا تھا۔

"یہ باس کا سپیشل دفتر ہے اس عمارت کے اوپر" ۔۔۔ مورس نے فوری طور پر کہا۔

"یہاں سے کوئی راستہ جاتا ہے اس دفتر تک؟" ۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باس اس مشین کا کوئی بٹن دبا کر اسی راستہ دائیں طرف دیوار میں پیدا کیا کرتا ہے" ۔۔۔ مورس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ ایک خاص رازدار تھا اس لئے وہ اس کے ایسے تمام رازوں سے بخوبی واقف نظر آتا تھا اور عمران اس کی بات سن کر دوبارہ مشین پر جھک گیا۔ مشین نئی تھی اس لئے اس کے بٹن اور ڈائل کے اوپر اور نیچے اس کے نام اور کام کے اشارات لکھے ہوئے موجود تھے۔ عمران مسلسل چیکنگ کرتا رہا پھر اس کی نظریں ایک سرخ رنگ کے بٹن پر جم گئیں۔ اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بٹن دبایا تو دوسرے لمحے سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی دائیں طرف دیوار میں ایک دروازہ کھل گیا لیکن اس بٹن کے دبتے ہی مشین یکلخت اس طرح بند ہو گئی جیسے اس کا فیوز اڑ گیا ہو۔

"آؤ" ۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے اس خلا کی طرف بڑھ گیا۔ دوسری طرف سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ وہ احتیاط سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ سیڑھیوں کا اختتام ایک دروازے پر ہوا تھا۔ عمران نے دروازے کو دبایا تو دروازہ بے آواز کھلتا چلا گیا اور عمران سائلنسر لگا ریوالور جیب سے نکال کر بجلی کی سی تیزی سے دوسری طرف موجود دفتر نما کمرے میں داخل ہوا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا۔ جم وہاں سے جا چکا تھا۔ عمران کے ساتھی بھی مورس سمیت وہاں پہنچ گئے۔

"اتنی جلدی یہ کہاں چلا گیا ہو گا" ۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس ہیڈ کوارٹر سے باہر چلا گیا ہے ——— دروازے کے اوپر سبز لائٹ جل رہی ہے۔ ایسی ہی لائٹ باہر بھی جل رہی ہوگی ——— اس کا مطلب ہوتا ہے کہ باس ہیڈ کوارٹر میں موجود نہیں ہے۔ اس کی موجودگی میں سرخ لائٹ جلتی ہے" ——— موریس نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور عمران نے آگے بڑھ کر میز پر رکھے ہوئے اس ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا جو اس نے مشین کی سکرین پر جم کو اٹھاتے ہوئے دیکھا تھا۔

"اوہ باس! ——— آپ ابھی تک وہیں ہیڈ کوارٹر میں ہیں ——— میں جیری سے باتوں میں مصروف ہو گیا تھا۔ اس لئے رسیور رکھنے کا خیال ہی نہ آیا تھا" ——— عمران کے کانوں میں ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔ دوسری طرف سے چونکہ رسیور نہ رکھا گیا تھا اس لئے لائن نہ کٹی تھی اور عمران کے رسیور اٹھاتے ہی لائن آن ہو گئی۔

"میں موریس بول رہا ہوں ——— باس کہاں ہے" ——— عمران نے موریس کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ موریس تم ——— اور باس کے دفتر میں ——— یہاں کیا کر رہے ہو میں شولڈر بول رہا ہوں" ——— اس بار دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں پوچھا گیا۔

"میں باس کے پاس آ رہا تھا کہ راستے میں درختوں کے ایک جھنڈ میں چھپے ہوئے چند ایشیائیوں نے مجھے پکڑ لیا۔ ان کے ساتھ ایک عورت بھی تھی ——— انہوں نے مجھے مارا پیٹا اور مجھ سے بجلی گھر اور اسلحے کے سٹور کے بارے میں پوچھتے رہے۔ پھر اچانک اس طرف سے دو کاریں آتی ہوئی دکھائی دیں تو وہ مجھے چھوڑ کر افراتفری میں عقبی طرف کو بھاگتے چلے گئے

میں فوراً وہاں سے نکل کر یہاں آیا۔ باس تو یہاں موجود نہ تھے چنانچہ میں نے آپ کو فون کرنے کے لئے رسیور اٹھایا ہی تھا کہ آپ نے بات کر دی۔ باس کہاں ہوں گے اس وقت" ——— عمران نے باقاعدہ ایک کہانی سنا دی۔

"اوہ ——— اوہ۔ کس جھنڈ کی بات کر رہے ہو تم ——— تفصیل بتاؤ۔ ہم سب اسی گروپ کو تلاش کر رہے ہیں" ——— دوسری طرف سے چیختے ہوئے کہا گیا۔

"وہ جھنڈ جس میں شاہ بلوط کا سب سے پرانا درخت موجود ہے" ——— عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ——— اچھا اچھا ——— میں سمجھ گیا ——— ٹھیک ہے۔ اب تم واپس جاؤ باس ابھی میرے پاس پہنچنے والے ہیں۔ میں انہیں تمہارا پیغام دے دوں گا" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ شاہ بلوط والی بات تم نے کیسے کر دی" ——— جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہاں میں نے کہیں کہیں شاہ بلوط کے پرانے درخت دیکھے ہیں۔ اس لئے کہہ دیا تھا ——— ہاں موریس! ——— اب تم بتاؤ کہ یہ شولڈر کہاں بیٹھتا ہے" عمران نے جولیا کی بات کا جواب دیتے ہوئے موریس کی طرف مڑتے ہوئے کہا جس کے چہرے پر اس وقت بے پناہ حیرت موجود تھی۔ اس کے منہ پر ساتھ کھڑے صفدر نے ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ جیسے ہی عمران نے موریس کا لہجہ اپنایا تھا صفدر نے اسی وقت موریس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔

"تت ——— تت ——— تم جادوگر ہو ——— تم نے ہو بہو میری آواز کیسے بنا لی" ——— صفدر کے ہاتھ ہٹاتے ہی موریس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

تم اس بات کو چھوڑو ۔۔۔۔ بس ہمارے ساتھ تعاون کرتے رہو۔ اس طرح تم زندہ بچ جاؤ گے" ۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"شولڈر تھرڈ باس ہے ۔۔۔۔ سیکنڈ باس جیکب ہے جو چیف باس جم کے میک اپ میں رہتا ہے اس کا دفتر علیحدہ ہے۔ چیف باس جم خاص خاص موقعوں پر ہی سامنے آتا ہے ورنہ جیکب ہی چیف باس جم بن کر سارے کام کرتا رہتا ہے۔ ویسے اُسے سیکنڈ باس کہا جاتا ہے اس کا نام نہیں لیا جاتا اور شولڈر تھرڈ باس ہے۔ وہ سارے گروپ کا انچارج ہے ۔۔۔۔ وائٹ ہاؤس میں اس کا دفتر ہے اور باس کے وہاں جانے کا مطلب ہے کہ وہاں کوئی خاص میٹنگ ہے ورنہ باس وہاں نہیں جاتا" مورس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کسی طرح یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہاں سے کیسے معلوم ہو سکتا ہے" ۔۔۔۔ مورس نے کہا۔

"وہ ہے کہاں" ۔۔۔۔ عمران نے پوچھا اور مورس نے پوری تفصیل بتا دی۔

"اب ہمیں میک اپ کر کے وہاں جانا ہو گا ۔۔۔۔ جب تک یہ جم قابو نہیں آئے گا مسئلہ حل نہ ہو سکے گا اور یہاں یقیناً میک اپ کا سامان کہیں نہ کہیں مل جائے گا" ۔۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، اچانک کمرے کی تمام دیواروں پر سرر کی تیز آواز کے ساتھ سیاہ رنگ کی چادریں چھت سے اتر کر فرش کے اندر غائب ہو گئیں

اور اس کے ساتھ ہی کمرہ انسانی قہقہوں سے گونج اٹھا اور عمران کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے کیونکہ وہ جم کی آواز پہچان گیا تھا۔

"تم لوگ میری توقع سے کہیں زیادہ ہوشیار، تیز اور پھرتیلے ثابت ہوئے ہو ۔۔۔۔ لیکن یہاں میرے ہی ہیڈ کوارٹر میں کھڑے ہو کر تم نے شولڈر کو فون کر کے اپنی زندگی کی سب سے بڑی حماقت کی ہے ۔۔۔۔ اب اس کمرے سے تمہارے جسم تو ایک طرف، تمہاری روحیں بھی باہر نہ نکل سکیں گی" ۔۔۔۔ جم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا، یکلخت چھت پر سے گھرر گھرر کی تیز آوازیں سنائی دیں اور عمران سمیت سب نے چونک کر اوپر دیکھا تو چھت کے درمیان سے ایک مشین گن کی پوری نال باہر نکل آئی اور اس کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ ریوالونگ گن ہے اور اس کے ساتھ ہی کمرہ مشین گن کی تیز ریٹ ریٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔

"ہا ـــ ہا ـــ ہا ـــ آخر کار یہ لوگ مارے ہی گئے ـــ بہت
بڑے تیز طرار بنتے تھے" ـــ جم نے سامنے موجود مشین کے ان بٹنوں
کو چھوڑتے ہوئے کہا جسے اس نے ہاتھ سے باہر کو کھینچا ہوا تھا اور پھر اس
نے تیزی سے مشین کے کئی بٹن یکے بعد دیگرے دبا دیئے اور اس کے ساتھ
ہی مشین خاموش ہو گئی۔
"ویسے باس ـــ مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا کہ مورس کی بجائے کوئی
اور فون پر بات کر رہا تھا" ـــ ساتھ کھڑے ہوئے ایک لمبے تڑنگے
آدمی نے حیرت بھرے انداز میں کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔
"ہو سکتا ہے انہوں نے مورس کو ہی مجبور کر کے یہ بات کی ہو۔ ویسے
ان لوگوں نے مجھے بے پناہ نقصان پہنچایا ہے ـــ ٹادرہ ہاؤس کی
تمام مشینری تباہ کر دی ہے ـــ جرمن اور جیکب دونوں مارے جا چکے
ہیں اور میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ یہ مورس تک پہنچ جائیں گے اور نہ صرف
پہنچ جائیں گے بلکہ اُسے ساتھ لے کر میرے سپیشل روم اور پھر میرے
خاص دفتر تک آ جائیں گے ـــ بہرحال اب ان کا خاتمہ ہو گیا ہے اس
لیے اب ہمیں پوری توجہ اپنے فائی لینڈ والے مشن کی طرف کرنی ہو گی"۔
جم نے واپس ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی میز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
"یس باس ـــ اب اطمینان سے یہ مشن مکمل کیا جا سکتا ہے" ـــ
شولڈر نے جواب دیا۔
"تم اس جیولٹ کو لے کر گھاٹ پر پہنچ جانا اور جب تمام لانچیں تیار ہو جائیں
تو مجھے کال کر لینا ـــ میں اس وقت وہاں پہنچ جاؤں گا ـــ ابھی تو
میں نے جا کر ان لوگوں کی لاشوں سے اپنا دفتر صاف کرانا ہے" ـــ جم
نے کہا اور شولڈر کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے ایک دروازے کی طرف بڑھتا
چلا گیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔
تھوڑی دیر بعد اس کی کار اپنے سپیشل ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی
جا رہی تھی۔ چونکہ فاصلہ کافی تھا اس لیے جم کو ہیڈ کوارٹر پہنچتے پہنچتے تقریباً
آدھا گھنٹہ لگ گیا۔ ہیڈ کوارٹر کی مخصوص پارکنگ میں وہ کار روک کر نیچے
اترا اور پھر ایک دروازے پر اس نے اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ
خود بخود کھلتا چلا گیا۔ دوسری طرف ایک بند راہداری تھی۔ وہ تیز تیز قدم
اٹھاتا راہداری میں سے گزرتا ہوا ایک اور دروازے پر پہنچا اس دروازے
پر بھی اس نے پہلے کی طرح اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ یہ دروازہ بھی بے آواز انداز
میں کھل گیا۔ اب وہ اپنے مخصوص دفتر میں موجود تھا۔ یہ وہی دفتر تھا
جہاں اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو چھت میں موجود مشین گن
سے فائر کر کے ختم کیا تھا ـــ وہ عام راستے سے دفتر آنے کی بجائے ایک

خفیہ راستے سے اس لئے آیا تھا کہ اس کے دل میں ابھی تک عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے غم و غصہ موجود تھا۔ ان سب کے ہلاک ہو جانے کے باوجود اس کی بھڑاس نہ نکلی تھی۔ اس لئے وہ اب یہ غصہ ان کی لاشوں پر فائرنگ کر کے نکالنا چاہتا تھا۔ لیکن جیسے ہی وہ دفتر میں داخل ہوا وہ یہ دیکھ کر بُری طرح چونک پڑا کہ کمرہ بالکل صاف تھا۔ وہاں نہ خون کے نشانات تھے اور نہ ہی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ اس کی نظریں چھت پر پڑیں تو اس کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ مشین گن کھلنے والی جگہ بھی صحیح طرح بند تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ کوئی گڑبڑ بھی نہیں ہوئی۔ پھر آخر یہ لاشیں کہاں چلی گئیں اور خون کے نشانات کہاں غائب ہو گئے چلی ہوئی گولیوں کے خول بھی نظر نہ آ رہے تھے۔ ہر چیز ویسے ہی پہلے کی طرح صاف ستھری تھی۔

جم تیزی سے میز کے پیچھے رکھی ہوئی اپنی کرسی کی طرف بڑھا اور اس نے کرسی پر بیٹھ کر تیزی سے میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس" ——— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"جم بول رہا ہوں کارٹر۔ دفتر سے ——— یہاں ان ایشیائیوں کی لاشیں پڑی تھیں وہ کہاں گئیں ——— اور خون کے نشانات بھی موجود نہیں ہیں ——— یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے" ——— جم نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس! ——— دفتر کی صفائی کرا دی گئی ہے ——— لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دی گئی ہیں ——— خون آلود ہر چیز صاف کر دی گئی ہے"۔ دوسری طرف سے کارٹر کی آواز سنائی دی۔

"مگر کب ——— اور کس کے حکم پر" ——— ؟ کارٹر کی بات سن کر جم اور زیادہ چونک پڑا۔

"تھرڈ باس شولڈر کا فون آیا تھا کہ باس اپنے دفتر کی صفائی چاہتے ہیں ——— اس لئے ان کے دفتر پہنچنے سے پہلے فوری طور پر دفتر کی صفائی کر دی جائے" ——— کارٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شولڈر نے کال کی تھی ——— ٹھیک ہے۔ میں اس سے خود بات کرتا ہوں" ——— جم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور انٹر کام کا رسیور رکھ کر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ تھرڈ باس سپیکنگ" ——— رابطہ قائم ہوتے شولڈر کی آواز سنائی دی۔

"جم بول رہا ہوں فرسٹ باس ——— یہ تم نے کارٹر کو فون پر کہا تھا کہ میرے دفتر کی صفائی کرا دو" ——— جم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس باس! ——— آپ نے جاتے ہوئے جس طرح دفتر کی صفائی کی بات کی تھی اس سے میں نے سوچا کہ آپ کے پہنچنے سے پہلے ہی صفائی ہو جانی چاہئے ——— چنانچہ میں نے کارٹر کو فون کر دیا تھا ——— کیوں ——— کیا اس نے صفائی نہیں کی ——— ؟ حالانکہ میں نے تو اسے زور دے کر کہا تھا کہ یہ کام فوری طور پر کرے" ——— شولڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میں نے اس لئے پوچھا تھا کہ کہیں کارٹر جھوٹ نہ

بول رہا ہوں" ۔۔۔ "اوکے ۔۔۔ جیسے ہی لانچیں تیار ہوں۔ مجھے کال کر لینا۔ میں گھاٹ پر پہنچ جاؤں گا اور سنو ۔۔۔ جیولٹ کو ساتھ لانا نہ بھول جانا۔ اس کی موجودگی ضروری ہے" ۔۔۔ جم نے کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور جم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب تمہیں کیا کہوں شولڈر ۔۔۔ میری ان لاشوں پر گولیاں برسانے کی حسرت تو دل ہی میں رہی ۔ بہرحال ٹھیک ہے اب یہ حسرت فائی لینڈ کے زندہ لوگوں پر برسا کر پوری کروں گا" ۔۔۔ جم نے کہا اور اٹھ کر اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جو نیچے اس کے خاص کمرے کی طرف جانے والے راستے کا تھا۔

عمران نے جیسے ہی چونک کر چھت پر سے نکلنے والی ریوالونگ مشین گن کو دیکھا، اس نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑی مشین گن کا رخ چھت کی طرف کیا اور دوسرے لمحے کمرہ عمران کی مشین گن کی آواز سے گونج اٹھا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی چھت سے پوری باہر کو نکلی ہوئی بال فائرنگ سیکشن سمیت کٹ کر دیوار کی جڑ میں آ گری اور اس کے ساتھ ہی بغیر چلی ہوئی گولیاں کٹی ہوئی جگہ سے اس طرح تیزی سے نیچے گرنے لگیں جیسے فلور مل میں پسا ہوا آٹا تیزی سے نیچے لگی ہوئی بوری میں گرتا ہے۔ وہ سب حیرت سے ان بغیر چلی ہوئی گولیوں کو گرتے دیکھتے رہے ۔ نیچے قالین پر ان گولیوں کا ڈھیر سا لگ گیا اور پھر گولیاں نیچے گرنا بند ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی چھت سے ذرا سا باہر کو نکلا ہوا میگزین سیکشن کا وہ حصہ جہاں سے گن کٹی تھی، تیزی سے اندر سوراخ میں سمٹ گیا اور دوسرے لمحے وہ حصہ کھٹاک کی آواز سے بند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی دیواروں اور دروازوں پر

گرنے والی سیاہ رنگ کی چادریں بھی تیزی سے اوپر کو اٹھتی چلی گئیں اور پلک جھپکنے میں چھت میں غائب ہو گئیں۔ اب کمرہ ویسے ہی تھا جیسے پہلے تھا البتہ کمرے میں ریوالونگ مشین گن کی کٹی ہوئی نال اور چلی ہوئی اور بغیر چلی ہوئی دونوں گولیوں کا ڈھیر موجود تھا۔ عمران کی مشین گن سے جو گولیاں چلی تھیں ان کے خول سامنے بکھرے ہوئے تھے جب کہ کٹی ہوئی ریوالونگ مشین گن سے جو بغیر چلی ہوئی گولیاں نکلی تھیں وہ درمیان میں ڈھیر کی صورت میں اور قدرے دائرے کے انداز میں موجود تھیں۔

"بال بال بچے ہیں عمران صاحب! ورنہ یہ بغیر چلی ہوئی گولیاں بھی ہمارے ہی جسموں میں پیوست ہوتیں"۔۔۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے جس انداز کی یہ ریوالونگ مشین گن تھی اس نے واقعی کسی کو چھوڑنا تھا۔۔۔ بہرحال اب مسئلہ ہے اس جم کا۔۔۔ جب تک یہ جم ہاتھ نہیں آئے گا ہم اسی طرح جزیرے میں ادھر ادھر دوڑتے پھریں گے" عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرے خیال میں ہمیں وہاں چل کر چھپ جانا چاہیے جہاں یہ لوگ لانچوں میں اکٹھے ہو کر خاتی لینڈ جا رہے ہیں گے۔۔۔ وہاں ہم آسانی سے ان کا اجتماعی شکار کھیل سکتے ہیں"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"یہ تو ٹھیک ہے لیکن جب جم کو یہاں ہماری لاشیں پڑی نہ ملیں گی تو ایک بار پھر پورے جزیرے پر ہنگامی حالات نافذ ہو جائیں گے۔۔۔ اور مجھے یقین ہے کہ جب تک جم کو ہماری طرف سے خطرہ لاحق رہے گا وہ جزیرہ نہ چھوڑے گا"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید بات چیت ہوتی، اچانک سامنے دروازے پر جلتا ہوا سبز رنگ کا بلب سرخ ہو گیا۔

"اوہ۔ چیف باس آ رہا ہے۔۔۔ دروازے کا حفاظتی سرکٹ آف ہو گیا ہے"۔۔۔ مورس یکلخت بول پڑا تو عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے دروازے کی طرف لپکے۔ عمران نے ہاتھ سے ڈاکٹر ہدایت اللہ اور مورس کو بھی ادھر آنے کا اشارہ کیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ ان کے ساتھ آ کر شامل ہوتے، دروازہ کھلا اور ایک نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"ارے"۔۔۔ اس نے اندر آ کر بے اختیار ٹھٹھکتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے عمران بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے وہ نوجوان اس کے بازوؤں میں جکڑا اس کے سینے سے لگا کھڑا تھا۔ گردن پر پڑنے والے عمران کے بازو کے بے پناہ دباؤ کی وجہ سے اس کا منہ خود بخود کھل گیا اور چہرہ یکلخت مسخ ہونے لگ گیا۔ اس نے دونوں کہنیاں تیزی سے عمران کے پہلوؤں پر مارنے کی کوشش کی لیکن عمران نے بازو کو ذرا سا اور جھٹکا دیا تو نوجوان کے بازو سیدھے ہو کر نیچے گر گئے اور اس کے حلق سے خرخراہٹ کی آواز برآمد ہوئی۔ عمران اسے گھسیٹ کر سائیڈ پر لے آیا تھا لیکن جب اس کے بعد چند لمحوں تک اور کوئی اندر نہ آیا تو تنویر نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا۔

"یہ کارٹر ہے۔۔۔ باس کا سیکرٹری"۔۔۔ مورس نے اس نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران نے جلدی سے بازو کا دباؤ خاصا ہلکا کر دیا۔

"کیوں آئے تھے۔۔۔ بولو۔ ورنہ ایک جھٹکے سے گردن کی ہڈی توڑ

دونگا" ___ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم ___ مم ___ میں لاشیں اٹھانے اور صفائی کرانے آیا تھا" ___ کارٹر نے رک رک کر جواب دیا۔

"کس کے کہنے پر" ___ عمران نے پوچھا۔

"ابھی تھرڈ باس شولڈر کا فون آیا تھا کہ چیف باس آرہے ہیں اور ان کے پہنچنے سے پہلے دفتر سے لاشیں ہٹائی جائیں ___ اس لئے میں آیا تھا کہ دیکھوں صفائی کے لئے کتنے آدمی کافی ہیں تاکہ میں صفائی بھی کرادوں اور لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دوں" ___ کارٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صفدر! ___ تم سب مل کر جلدی سے یہاں سے گولیاں اور ایسی دوسری چیزیں ہٹالو ___ جلدی کرو اور نیچے والے حصے میں چلے جاؤ ___ میں اس کارٹر کے ساتھ اس کے دفتر میں جاؤں گا ___ مورس میرے ساتھ جائے گا ___ جلدی کرو۔ جم کے آنے سے پہلے سب کچھ صاف ہو جانا چاہیئے" ___ عمران نے کہا اور اس کے ساتھی تیزی سے گولیاں چننے میں مصروف ہو گئے۔

"مورس! ___ اس کا دفتر کہاں ہے" ___ عمران نے مورس سے پوچھا۔

"ساتھ ہی ہے" ___ مورس نے جواب دیا۔

"چلو جلدی کرو ___ راستہ دکھاؤ" ___ عمران نے کہا اور مورس تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران سینے سے لگے کارٹر کو اسی طرح دھکیلتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ دروازے کی دوسری طرف ایک راہداری تھی جس کی سائیڈ پر ایک دروازہ تھا۔ مورس اس دروازے کو کھول کر اندر داخل ہوا تو عمران بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک بڑی میز پر ایک انٹرکام اور ایک فون پڑا ہوا تھا ایک دیوار پر ایک کمپیوٹر نما مشین نصب تھی جو آف تھی۔

"دروازہ بند کر کے لاک کر دو" ___ عمران نے کہا اور مورس نے جلدی سے دروازہ بند کر کے لاک کر دیا۔

"یہ مشین دروازے کے حفاظتی سرکٹ کی ہے" ___ عمران نے مشین کو دیکھتے ہوئے کارٹر سے پوچھا۔

"ہاں" ___ کارٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے کارٹر کی گردن پر رکھے ہوئے بازو کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو کارٹر کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم مکمل طور پر ڈھیلا پڑ گیا عمران نے جلدی سے اسے فرش کی طرف دھکیلا اور آگے بڑھ کر اس نے اس مشین کو آن کر دیا۔ مشین پر لگے ہوئے بلب جل اٹھے۔ مورس خاموش کھڑا ہوا تھا۔ اس نے اب تک کوئی غلط حرکت نہ کی تھی۔

"تم اگر کوئی غلط حرکت کرتے تو اس کارٹر سے پہلے تمہارے جسم میں سوراخ ہو جاتے ___ لیکن مجھے خوشی ہے کہ تم تعاون کر رہے ہو" ___ عمران نے مورس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ لوگ جس انداز میں کام کر رہے ہیں اسے دیکھ کر میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ یقیناً اپنے مقصد میں کامیاب رہیں گے ___ میں پہلے البرٹو کا ملازم تھا اور پھر جب اس کی جگہ ایڈریو نے تنظیم بنالی، یہ جم میرا پرانا دوست تھا چنانچہ میں اس کے ساتھ یہاں آگیا ___ یہاں آ کر کچھ

عرصہ تک تو جم اسلحہ اور منشیات سمگل کرتا رہا لیکن پھر اس نے عورتوں کی تجارت شروع کر دی ——— میں نے ایک بار تو اسے منع کیا تو اس نے مجھے سختی سے جھاڑ دیا کہ اب اگر میں نے زبان کھولی تو وہ پرانے تعلقات کی پرواہ نہ کرے گا اور چونکہ وہ انتہائی کینہ پرور قسم کا آدمی ہے اس لئے اس نے جان بوجھ کر مجھے یہاں ہیڈ کوارٹر اور اپنی عیش گاہ پر ملازم رکھ لیا تاکہ میں جلتا اور کڑھتا رہوں لیکن ظاہر ہے میں اس کا کچھ بگاڑ نہ سکتا تھا ملازم آدمی ہوں اور لڑنے جھگڑنے والا آدمی نہیں ہوں اس لئے خاموش رہا ——— لیکن اب آپ سے ملنے کے بعد اور آپ کی کارکردگی دیکھنے کے بعد میں نے حتمی فیصلہ کر لیا ہے کہ میں آپ کے ساتھ پورا پورا تعاون کروں گا ——— آپ بس اتنا کریں کہ جاتے وقت مجھے نائی لینڈ چھوڑ دیں تاکہ میں وہاں کسی شریف آدمی کی ملازمت کر کے اپنی زندگی کے باقی دن پورے کر سکوں" ——— مورس نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"تم فکر نہ کرو مورس ——— اگر تمہارے اندر اچھا انسان موجود ہے تو اس کی بھرپور انداز میں قدر کی جائے گی" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور مورس کے چہرے پر اطمینان سا پھیل گیا۔

"اچھا ہوا کہ آپ یہاں آ گئے کیونکہ جم سرکٹ کھلوانے کے لئے یہیں آئے گا" ——— مورس نے اس بار باس جم کہنے کی بجائے صرف جم کہا تھا اور یہ اس کی ذہنی تبدیلی کی حتمی نشانی تھی۔

"اور کوئی راستہ تو نہیں ہے دفتر جانے کا" ——— ؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہے تو سہی ——— ایک خفیہ راستہ ہے جو باہر سے براہ راست دفتر تک جاتا ہے لیکن جم اسے خاص خاص موقعوں پر ہی استعمال کرتا ہے" مورس نے جواب دیا۔

"اوہ ——— تمہیں پہلے بتانا چاہئے تھا۔ کہیں وہ اس راستے سے دفتر میں نہ چلا جائے اور ہم یہاں بیٹھے انتظار کرتے رہیں ——— میں تو یہاں اس لئے آیا تھا کہ جب جم دفتر میں داخل ہو گا تو وہاں صفائی دیکھ کر وہ یہی سمجھے گا کہ میں نے صفائی کرائی ہے اور چونکہ صفائی جلدی ہوئی ہے اس لئے لامحالہ وہ مجھے شاباش دے گا۔ اس طرح مجھے اس کے دفتر میں پہنچنے کا علم ہو جائے گا" ——— عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مورس کوئی جواب دیتا، میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے جلدی سے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— عمران نے کارٹر کے لہجے میں کہا۔

"جم بول رہا ہوں کارٹر، دفتر سے ——— یہاں ان ایشیائیوں کی لاشیں پڑی تھیں وہ کہاں گئیں ——— اور خون کے نشانات بھی موجود نہیں ہیں۔ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے" ——— ؟ جم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"باس ——— دفتر کی صفائی کرا دی گئی ہے ——— لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دی گئی ہیں ——— خون آلود ہر چیز تبدیل کر دی گئی ہے" ——— عمران نے کارٹر کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا لیکن آخری الفاظ کہتے ہوئے اس کے ذہن میں الجھن سی پیدا ہو گئی کیونکہ ظاہر ہے یہ انتہائی مشکوک بات تھی کیونکہ لاکھ صفائی کر لی جاتی پہلے کی طرح کی صفائی تو نہ ہو سکتی تھی۔ اس طرح جم چونک بھی سکتا تھا لیکن ظاہر ہے اس کے سوا

عمران کے پاس اور کوئی چارہ بھی تو نہ تھا۔
"مگر کب ـــــ اور کس کے حکم پر" ـــــ ؟ جم نے اس بار حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
"تھرڈ باس شولڈر کا فون آیا تھا کہ باس اپنے دفتر کی صفائی چاہتے ہیں اس لئے ان کے دفتر پہنچنے سے پہلے فوری طور پر دفتر کی صفائی کرادی جائے" ـــــ عمران نے جواب دیا۔
"شولڈر نے کال کی تھی ـــــ ٹھیک ہے میں اس سے خود بات کرتا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے جم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا۔
عمران نے بھی جلدی سے رسیور رکھا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں ساتھ پڑے ہوئے فون پر ٹک گئیں جس کے نچلے حصے میں لائٹ جل اٹھی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ جم ڈائریکٹ کال کر رہا ہے۔ پھر جیسے ہی لائٹ بجھی، عمران نے انتہائی آہستگی سے رسیور اٹھا لیا۔
جم واقعی شولڈر سے بات کر رہا تھا۔ عمران خاموشی سے ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت سنتا رہا۔ پھر جب رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کے آثار ابھر آئے تھے جیسے وہ کسی حتمی نتیجے تک پہنچنے کے لئے سوچ بچار کر رہا ہو۔ چند لمحوں بعد اس نے کاندھے اچکائے اور پھر وہ دیوار میں نصب اس مشین کی طرف بڑھ گیا جس سے دروازے کا سرکٹ آف آن کیا جا سکتا تھا۔ اس نے مشین آف کی اور پھر مورس کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اُسے اس کارڈ کی فکر نہ تھی کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ گردن کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے وہ مر چکا تھا۔
عمران نے جیب سے سائلنسر لگا ریوالور نکال لیا تھا۔ اس کمرے سے نکل کر وہ جم کے دفتر کے کمرے کے دروازے پر پہنچا اور ہینڈل کھینچ کر اس نے پوری قوت سے دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے اچھل کر اندر داخل ہوا لیکن اندر داخل ہوتے ہی اس کے حلق سے طویل سانس نکل گئی کیونکہ کمرہ خالی تھا۔ جم اس میں موجود نہ تھا۔ مورس اس کے پیچھے اندر آ گیا تھا۔
"وہ سپیشل راستہ کہاں ہے" ـــــ ؟ عمران نے گھوم کر مورس سے پوچھا۔
"ادھر دیوار میں ہے لیکن وہ صرف جم کے ہاتھ رکھنے سے ہی کھل سکتا ہے" ـــــ مورس نے ایک خالی کونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"اب یا تو جم ادھر سے نکل گیا ہے ـــــ یا پھر وہ نیچے سپیشل روم میں گیا ہے۔ وہ آرام کرنے کے لئے کہہ رہا تھا" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"آرام کرنے کا کہہ رہا تھا تو پھر وہ لازماً نیچے سپیشل روم میں ہی گیا ہوگا کیونکہ وہاں ایک سائیڈ پر ایک آرام گاہ بھی بنی ہوئی ہے" ـــــ مورس نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ پہلے اوپر آئے تھے۔ اس کے ساتھی نیچے تھے کیونکہ اس نے انہیں وہیں جانے کا کہا تھا اور اگر جم وہاں گیا ہوگا تو لازماً اس کے ساتھی اُسے قابو میں کر چکے ہوں گے۔ اس نے دروازہ کھولا تو اُسے سامنے سیڑھیوں پر ہی تنویر کھڑا نظر آیا۔

"جم آیا ہے یہاں" ——— ؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں ——— اور نیچے بیہوش پڑا ہوا ہے" ——— تنویر نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا نیچے اترتا چلا گیا۔ ظاہر ہے مورس اس کی پیروی کر رہا تھا۔ عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات موجود تھے کیونکہ اس طرح اس کے دونوں مقصد پورے ہو گئے تھے۔ جم بھی ان کے ہتھے چڑھ گیا تھا اور اس تھرڈ باس شولڈر کو بھی یہ معلوم ہو گیا تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس لئے اب وہ اطمینان سے آئندہ کی پلاننگ کر سکتا تھا۔

جزیرے کے جنوب مشرقی ساحل پر اس وقت کنارے کے قریب بیس بڑی بڑی لانچیں سمندر میں موجود تھیں۔ یہ لانچیں اتنی بڑی تھیں کہ چھوٹے بحری جہاز لگتی تھیں۔ ان کے نچلے حصے میں باقاعدہ بڑے بڑے کمرے بنے ہوئے تھے۔ ان لانچوں کو جم عورتوں کو لے آنے اور لے جانے کے لئے استعمال کرتا تھا لیکن اس وقت نچلے کمروں میں انتہائی خوفناک قسم کا جدید اسلحہ بھرا ہوا تھا اور ڈیکوں پر تقریباً تین سو افراد موجود تھے یہ سب شکل و صورت اور قد و قامت سے ہی جرائم پیشہ افراد نظر آ رہے تھے۔ ایک طرف ایک اور چھوٹی لانچ بھی موجود تھی جو زیادہ جدید انداز کی تھی اور اس لانچ کے ساتھ کنارے پر جیولٹ سر جھکائے بڑے مایوسانہ انداز میں کھڑی تھی۔ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے۔ چہرے پر گہری مایوسی طاری تھی کیونکہ اس نے خود ان لانچوں پر انتہائی خوفناک اسلحہ لدا ہوا دیکھا تھا اور یہ تین سو انتہائی خطرناک جرائم پیشہ افراد بھی یہاں

موجود تھے اور ظاہر ہے یہ سب تیاریاں فاقی لینڈ پر قبضہ کرنے کے لئے
کی جا رہی تھیں۔ اور وہ یہ بھی سن چکی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی
جم کے ہیڈ کوارٹر میں مارے جا چکے ہیں اور ان کی لاشیں برقی بھٹی کی
نذر کر دی گئی تھیں اور یہ بھی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ جم اور اس کے ساتھیوں
کا منصوبہ یہ ہے کہ پورے فاقی لینڈ پر ایک آدمی کو بھی زندہ نہ چھوڑا جائے
بچہ، بوڑھا، جوان مرد اور عورت سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے
اور یہاں ہونے والی تیاریاں دیکھ کر اسے یقین تھا کہ یہ لوگ اپنے مقصد
میں کامیاب ہو جائیں گے۔ گو اسے عمران نے کہہ دیا تھا کہ وہ الفانسو کو
کہہ آیا ہے لیکن جیولٹ جانتی تھی کہ الفانسو اس ٹائپ کا آدمی ہی نہیں
ہے اس لئے لازماً وہ قاتلوں کے اس بڑے گروہ کو کسی صورت بھی روک
نہ سکے گا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ بے حد مایوس اور دل گرفتہ انداز میں کھڑی
تھی۔ اس کے ساتھ ہی جزیرے کا تھرڈ باس شولڈر کھڑا تھا وہ ان مسلح
افراد کو احکامات دے رہا تھا اور اس کے احکامات کی تیزی سے تعمیل کی
جا رہی تھی۔

اسی لمحے ایک جیپ جزیرے کے اندرونی حصے سے تیزی سے دوڑتی
ہوئی شولڈر کے پاس پہنچی۔ شولڈر چونک کر اس جیپ کو دیکھنے لگا اور
پھر جیپ سے اترنے والے دو افراد میں سے ایک کو دیکھ کر شولڈر اس
طرح اچھلا جیسے اس کے پیروں تلے بم پھٹ پڑا ہو۔

"موریس تم — زندہ — یہ کیسے ممکن ہے — تم بھی تو ان پاکیشیائیوں
کے ساتھ ہی ہلاک ہو گئے تھے" — شولڈر نے انتہائی حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"باس — باس! غضب ہو گیا تھا — اگر موریس چیف باس سے
وفاداری نہ کرتا تو سب کچھ تباہ ہو جاتا" — دوسرے آدمی نے تیز تیز
لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا — کیا مطلب وکٹر — کھل کر بات کرو" — شولڈر نے
تیزی سے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں تفصیل بتاتا ہوں باس" — موریس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیسی تفصیل — کیا بتانا چاہتے ہو" — شولڈر اب پوری طرح
بوکھلا چکا تھا اور اس کی حیرت بھری آوازیں سن کر ارد گرد موجود افراد
بھی تیزی سے ان کی طرف سمٹنے لگے تھے جب کہ جیولٹ بھی اب حیرت
بھرے انداز میں ان آنے والوں کو دیکھ رہی تھی۔ اس نے شولڈر کا فقرہ
سن لیا تھا کہ یہ موریس بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ تھا جب
انہیں ہلاک کیا گیا تھا اور اب یہ زندہ ہے تو لازماً عمران اور اس کے
ساتھی بھی زندہ ہوں گے۔ اس کا دل اچانک کسی انجانی سی مسرت سے
بھر گیا تھا۔

"جناب! — وہ پاکیشیائی چیف باس کی مخصوص عیش گاہ میں آئے
انہوں نے مجھے بے ہوش کر دیا پھر انہوں نے مجھ پر تشدد کیا اور مجھ سے باس
کے ہیڈ کوارٹر کو جانے والے راستے کے بارے میں پوچھ گچھ کی — ان
کے خوفناک تشدد کی وجہ سے مجھے بتانا پڑا چنانچہ وہ مجھے لے کر باس کے
سپیشل آفس کے نیچے ان کے سپیشل روم میں پہنچے — وہاں انہوں
نے مشین سے چیک کیا تو اس وقت باس اپنے دفتر میں موجود تھے اور نہ
فون سن رہے تھے۔ یہ وہاں سے اوپر پہنچے تو اس دوران باس جا چکے

تھے۔ مجھے بھی انہوں نے ساتھ ہی رکھا ——— پھر اچانک دیواروں اور دروازوں پر سیاہ رنگ کی چادریں چھت سے گریں اس کے ساتھ ہی چیف باس کی آواز سنائی دی" ——— موریس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔
"مجھے معلوم ہے ——— میرے سامنے باس نے یہ سب کچھ چیک کیا تھا اور اس کے بعد تو فائرنگ کر کے سب کو ہلاک کر دیا تھا اور میں نے کارٹر سے بات کی تھی ——— کارٹر نے ان لاشوں کو برقی بھٹی میں ڈالا تھا ——— چیف باس نے بھی مجھ سے بات کی تھی اس صفائی کے متعلق ——— اور تمہاری بھی لاش ان لاشوں میں شامل ہونی چاہیئے تھی ورنہ اگر تم بچ جاتے تو لازماً چیف باس یا کارٹر مجھ سے بات کرتا" ——— شولڈر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔
"یہی تو اصل غلط فہمی ہوئی ہے باس ——— چھت سے مشین گن جیسے ہی باہر آئی اس عمران نے اس کی نال اپنی مشین گن کے فائر سے اڑا دی اور اس کے بعد گن کے کٹے ہوئے حصے سے بغیر چلی ہوئی گولیاں بھی نیچے گرتی رہیں ——— عمران اور اس کے ساتھی محفوظ رہے" ——— موریس نے جواب دیا اور شولڈر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔
"اوہ ——— اوہ ——— ویری بیڈ ——— لیکن پھر کارٹر ——— لاشیں ——— یہ سب کچھ کیا ہوا" ——— شولڈر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"وہی تو بتا رہا ہوں باس ——— اس کے فوراً بعد دیواروں اور دروازے پر پڑنے والی چادریں غائب ہو گئیں ——— تھوڑی دیر بعد میں دروازہ کھلا اور کارٹر اندر آیا ——— اس عمران نے اُسے قابو میں کر کے اس سے ساری بات پوچھ لی۔ اس کے بعد انہوں نے وہاں سے تمام گولیاں وغیرہ اٹھائیں اور وہ نیچے سپیشل روم میں چلے گئے جبکہ وہ عمران، کارٹر اور مجھے پستول کی نال پر لے کر دفتر سے نکلا اور کارٹر کے کمرے میں آ گیا۔ وہاں اس نے دروازے کی سیکورٹی مشین آن کر دی۔ اس کا خیال تھا کہ چیف باس سیکورٹی اوپن کرانے کے لئے لازماً کارٹر کے کمرے میں آئے گا لیکن باس سپیشل وے سے دفتر میں پہنچ گیا اور اس نے انٹرکام پر بات کی تو اس عمران نے کارٹر کے لہجے میں اس سے بات کی اور کہا کہ آپ کے حکم پر وہاں صفائی کرا دی ہے اور لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دی ہیں اور خون آلود ہر چیز تبدیل کر دی گئی ہے ——— اس کے بعد چیف باس نے جب آپ سے فون پر بات کی تو اس نے کارٹر کے مین فون سے یہ بات چیت بھی سن لی ——— اس کے بعد اس نے کارٹر کو ہلاک کر دیا اور سیکورٹی مشین آف کر کے وہ باس کے دفتر میں آیا لیکن باس موجود نہ تھا۔ وہ آرام کرنے کے لئے نیچے سپیشل روم میں گیا تھا جہاں اس عمران کے ساتھی چھپے ہوئے تھے۔ چنانچہ عمران مجھے پستول کی نال پر لے کر نیچے گیا تو میں نے دیکھا کہ چیف باس بیہوش پڑے ہوئے تھے اس عمران نے انہیں شوٹ کرنا چاہا تو میں نے اُسے یہ کہہ کر شک میں مبتلا کر دیا کہ یہ اصل چیف باس نہیں ہے ——— عمران کو واقعی شک پڑ گیا کیونکہ اس سے پہلے وہ سیکنڈ باس جیکب کو چیف باس سمجھ چکا تھا ——— اس طرح فوری طور پر چیف باس کی جان بچ گئی۔ پھر چیف باس کو ہوش میں لایا گیا اور انہوں نے چیف باس سے سوالات شروع کر دیئے ——— میں نے چیف کو اشارہ کر دیا کہ وہ اپنے آپ کو نقلی ظاہر کریں۔ چیف باس بے حد ذہین آدمی ہیں۔ انہوں نے

فوری طور پر میرا اشارہ سمجھ لیا اور اپنے آپ کو نقلی ظاہر کرنا شروع کر دیا۔ اس پر عمران نے کہا کہ چلو ٹھیک ہے پہلے نقلی کو مار دیں پھر اصلی کو ماریں گے" ــــ تو میں سمجھ گیا کہ وہ ہر قیمت پر چیف باس کو مارنا چاہتا ہے چنانچہ میں نے فوری طور پر حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا ــــ چونکہ ان سب کی توجہ چیف باس کی طرف تھی اس لئے میں نے اچانک ان کے ایک آدمی سے مشین گن چھینی اور ان پر فائر کھول دیا ــــ باقی تو مر گئے البتہ وہ عمران بے حد پھرتیلا تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے مجھے گراتا ہوا خفیہ راستے سے نکل گیا ــــ میں اس کے پیچھے دوڑنے لگا تو چیف باس نے جو بندھے ہوئے بیٹھے تھے، مجھے روک لیا اور کہا کہ پہلے انہیں کھولا جائے۔ چنانچہ میں نے انہیں کھول دیا۔ چیف باس نے مجھے شاباش دی اور پھر چیف باس اور میں عمران کے پیچھے دوڑے لیکن یہ عمران انتہائی خطرناک آدمی تھا ــــ وہ لیڈیز سپیشل روم میں گھس گیا اور بڑی مشکل سے وہاں اُسے ٹریس کیا گیا اور پھر اس نے چیف باس سے بھرپور جنگ کی اور آخر کار مارا گیا ــــ اس طرح اس گروہ کا خاتمہ ہوا لیکن اس عمران نے مرنے سے پہلے ایک ایسا انکشاف کیا جس سے چیف باس بے حد پریشان ہوا ــــ اس نے چیف باس کو بتایا کہ یہاں الفانسو کے چند افراد موجود ہیں اور الفانسو نے فائی لینڈ سے ٹرانسمیٹر کال کر کے انہیں ہدایات دی ہیں کہ وہ ایسا اقدام کریں کہ جس سے یہاں موجود سب لوگ ہلاک ہو جائیں ــــ اب چیف باس نے مجھے اور وکٹر کو یہاں بھیجا ہے تاکہ وکٹر ان سب لانچوں میں موجود اسلحے کو سپیشل ریز گائیگر کی مدد سے چیک کر سکے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے الفانسو کے آدمیوں نے ان لانچوں کے اندر کوئی وائرلیس چارجر نہ چھپا دیئے ہوں"۔ مورس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے چھپا سکتے ہیں ــــ سارا اسلحہ میرے سامنے لوڈ ہوا ہے"۔ شولڈر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ خود چیف باس سے بات کر لیں ٹرانسمیٹر پر" ــــ وکٹر نے کہا تو شولڈر نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک چھوٹا سا مگر جدید ساخت کا فکس فریکوئنسی ٹرانسمیٹر نکالا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ جیولٹ کا چہرہ بھی ایک بار پھر لٹک گیا تھا۔ اس کے دل میں بھر آنے والی انتہائی مسرت غم و اندوہ کی گہری دلدل میں کہیں اتر گئی تھی۔

"ہیلو ہیلو ــــ شولڈر کالنگ ۔ اوور" ــــ شولڈر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ــــ جم اٹنڈنگ ۔ اوور" ــــ ٹرانسمیٹر سے چیف باس جم کی آواز سنائی دی۔

"باس ــــ یہ مورس اور وکٹر یہاں آئے ہیں اور انہوں نے مجھے عجیب الجھی ہوئی کہانی سنائی ہے ــــ کیا واقعی آپ کے دفتر میں وہ پاکیشیائی نہیں مرے تھے ۔ اوور" ــــ شولڈر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں شولڈر ــــ مورس نے تمہیں جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے اگر مورس عین وقت پر ہمت نہ کرتا تو میں بھی ان لوگوں کے ہاتھوں مارا جاتا اور جزیرے پر موجود باقی افراد بھی ۔ اوور" ــــ چیف باس نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف ۔۔۔ آپ ناراض تو ہوں گے لیکن اس قدر الجھن کے بعد میں پوری طرح مطمئن ہونا چاہتا ہوں ۔۔۔ اگر وہ عمران پہلے جرمن اور پھر کارٹر کے لہجے میں بات کر سکتا ہے تو وہ آپ کے لہجے میں بھی بات کر سکتا ہے اس لئے آپ میرے اطمینان کے لئے سپیشل کوڈ نہیں بلکہ ٹاپ سیکرٹ کوڈ دوہرا دیجئے ۔ اوور" ۔۔۔ شولڈر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ شولڈر ۔۔۔ مجھے تمہاری یہ احتیاط پسند آئی ہے۔ واقعی ان حالات میں تمہیں لازماً یہ پوچھنا چاہیے تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ تم سپیشل کوڈ کی بجائے ٹاپ سیکرٹ کوڈ کیوں پوچھ رہے ہو۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس ۔۔۔ عام طور پر سپیشل کوڈ طے ہوتا ہے اور جب بھی کوئی کسی پر قابو پاتا ہے تو اس سے تشدد کے ذریعے سپیشل کوڈ بھی پوچھ لیا جاتا ہے ۔۔۔ اسی لئے میں نے آپ کے ساتھ سپیشل کوڈ کے علاوہ ٹاپ سیکرٹ کوڈ بھی طے کر رکھا ہے جس سے اس دنیا میں صرف آپ اور میں ہی واقف ہیں ۔۔۔ آپ وہ کوڈ دوہرا دیجئے ۔ اوور" شولڈر نے اسی طرح الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹاپ سیکرٹ کوڈ ہے ۔ ریڈ لو ۔۔۔ اور اگر میں تم سے ٹاپ سیکرٹ کوڈ پوچھوں تو تم کہو گے ۔۔۔ ٹونکل سٹارز ۔ اوور" دوسری طرف سے چیف باس نے کہا اور شولڈر کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے اور جیسے ہی اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات پھیلے، بیولٹ کا دل اسی رفتار سے ڈوبتا چلا گیا۔ اب امید کی آخری کرن بھی بجھ گئی تھی۔

"تھینک یو باس ۔۔۔ لیکن یہ یہاں لانچوں پر اسلحہ تو میں نے خود اپنے سامنے لوڈ کرایا ہے ۔۔۔ پھر وکٹر کو چیکنگ کی کیا ضرورت ہے۔ اوور" ۔۔۔ شولڈر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"شولڈر ۔۔۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے میں ہر لحاظ سے تسلی کر لینا چاہتا ہوں۔ اوور" ۔۔۔ جم نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ۔۔۔ لیکن آپ نے خود بھی تو آنا تھا ۔۔۔ آپ خود چیک کر سکتے تھے۔ اوور" ۔۔۔ شولڈر کچھ ضرورت سے زیادہ ہی وہمی ثابت ہو رہا تھا۔

"جب وکٹر چیکنگ کر کے مجھے ٹرانسمیٹر پر ۔ او کے" ۔ رپورٹ دے گا تو میں وہاں آؤں گا۔ اوور" ۔۔۔ اس بار جم نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ یس سر ۔۔۔ ٹھیک ہے باس ۔۔۔ میں سمجھ گیا۔ واقعی جب تک خطرہ چیک نہ ہو جائے آپ کو واقعی یہاں نہیں آنا چاہیے ۔۔۔ او کے میں وکٹر کو اجازت دے دیتا ہوں۔ اوور" ۔۔۔ شولڈر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ چیف اب ہر قسم کے خطرے سے دور رہنا چاہتا ہے۔

"جب وکٹر ہر لانچ کی چیکنگ کر لے تو اس سے میری بات کرانا ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور شولڈر نے بٹن آف کر کے ٹرانسمیٹر جیب میں ڈال لیا۔

"او کے وکٹر ۔۔۔ کہاں ہے وہ سپیشل ریز کا ٹیکر" ۔۔۔ شولڈر نے

وکٹر سے مخاطب ہو کر کہا اور وکٹر نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک پنسل نما آلہ نکال لیا۔

"یہ کیا چیک کرتا ہے ـــــ گائیگر تو اسلحہ چیک کرتا ہے اور اسلحہ تو وہاں موجود ہے" ـــــ شولڈر نے سپیشل گائیگر لے کر اسے الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ چارجڈ اسلحے کو چیک کرتا ہے ـــــ ہو سکتا ہے اس اسلحے کے درمیان کہیں کوئی وائرلیس چارجڈ اسلحہ بھی رکھ دیا گیا ہو جسے دور سے چارج کر دیا جائے تو سارا اسلحہ ہی پھٹ جائے" ـــــ وکٹر نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے ـــــ آؤ میرے ساتھ ـــــ میں خود تمہارے ساتھ چل کر چیکنگ کراتا ہوں" ـــــ شولڈر نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ـــ جیسے آپ کی مرضی ـــــ ہم نے تو بہر حال چیکنگ ہی کرنی ہے" ـــــ وکٹر نے کہا اور شولڈر، مورس کو وہیں چھوڑ کر وکٹر کو ساتھ لئے لانچوں کی طرف چل پڑا۔

ایک لانچ میں داخل ہو کر وہ دونوں نچلے کمروں میں گئے جہاں واقعی انتہائی خوفناک بم۔ راکٹ گنیں، میزائل۔ مشین گنیں اور ہینڈ گرنیڈ موجود تھے۔ وکٹر نے پنسل نما آلے کا باریک سرا اس اسلحہ کی طرف کیا اور آلے کی سائیڈ پر لگے ہوئے ایک بٹن کو دبایا تو پنسل کی نوک سے سرخ رنگ کی تیز شعاع نکلنے لگی۔ وکٹر نے سارے اسلحے پر اس شعاع کو ڈالا اور پھر آخر میں اس نے بٹن آف کر دیا۔

"یہاں کچھ نہیں ہے" ـــــ وکٹر نے کہا۔

"اگر چارجڈ اسلحہ ہوتا تو پھر کیا ہوتا" ـــــ شولڈر نے کہا۔

"باس ـــ پھر یہ سرخ رنگ کی شعاع فوراً سبز رنگ میں بدل جاتی" وکٹر نے جواب دیا اور شولڈر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ وہاں سے نکل کر باری باری ہر لانچ میں داخل ہوئے لیکن تمام کی تمام لانچیں چیک کر لی گئیں۔ تمام لانچوں کا اسلحہ کلیئر تھا۔

"ٹھیک ہے باس ! ـــ یہاں کچھ نہیں ہے" ـــــ وکٹر نے ریز گائیگر واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ آؤ ـــ اس کی وجہ سے کافی دیر ہو گئی ہے" ـــــ شولڈر نے مطمئن انداز میں کہا اور پھر وہ دونوں واپس ساحل پر اپنی جگہ پر پہنچ گئے۔ جولٹ ہونٹ چباتے ہوئے انہیں دیکھ رہی تھی۔

"اب چیف باس کو اطلاع دینی ہے کہ لانچوں میں کوئی چارجڈ اسلحہ نہیں ہے" ـــــ وکٹر نے کہا اور شولڈر نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے وہی فکسڈ فریکوینسی کا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــ شولڈر کالنگ چیف باس۔ اوور" ـــــ شولڈر نے بار بار یہی فقرہ دوہراتے ہوئے کہا۔

"یس ـــ چیف اٹنڈنگ۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"باس ! ـــ وکٹر نے اس مخصوص گائیگر کی مدد سے چیکنگ کر لی ہے۔ وہاں کوئی چارجڈ اسلحہ موجود نہیں ہے۔ اوور" ـــــ شولڈر نے کہا۔

"وکٹر سے بات کراؤ۔ اوور" ـــــ چیف نے تیز لہجے میں کہا اور شولڈر

تے ہونٹ بھینچتے ہوئے آلہ پاس کھڑے وکٹر کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو باس! — میں وکٹر بول رہا ہوں۔ اوور" — وکٹر نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"سارا اسلحہ اچھی طرح چیک کیا ہے — کوئی چھوڑ تو نہیں دیا۔ اوور" — چیف باس نے انتہائی سخت لہجے میں پوچھا۔

"یس باس! — میں نے ایک ایک آئیٹم کو اچھی طرح چیک کیا ہے باس شولڈر میرے ہمراہ تھے۔ آپ بے شک ان سے پوچھ لیں۔ اوور" — وکٹر نے کہا۔

"اوہ — پھر ٹھیک ہے۔ میں سمجھا تم اکیلے گئے ہو گے اس لئے تم سے پوچھا — شولڈر کو ٹرانسمیٹر دو۔ اوور" — دوسری طرف سے جم نے کہا اور وکٹر نے ٹرانسمیٹر شولڈر کی طرف بڑھا دیا۔

"یس باس۔ اوور" — شولڈر نے کہا۔

"شولڈر — تم نے اچھا کیا کہ وکٹر کے ساتھ رہے — میں تو وکٹر سے اس لئے پوچھ رہا تھا کہ میں سمجھا کہ وہ اکیلا گیا ہے۔ اوور" — جم نے کہا۔

"میں اس لئے ساتھ گیا تھا تاکہ اپنے سامنے درست چیکنگ کرا لوں۔ اوور" — شولڈر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے — باقی تیاریاں مکمل ہیں۔ اوور" — ؟ جم نے پوچھا۔

"یس باس — اب آپ جلدی سے آ جائیے۔ پہلے ہی کافی دیر ہو گئی ہے۔ اوور" — شولڈر نے کہا۔

"میں آ رہا ہوں — تم ایسا کرو کہ لانچیں بھجوا دو — ہم تو اکیلے ہی جاتا ہے۔ بس جیولٹ کو روک لینا — میں تم اور جیولٹ علیحدہ لانچ میں جائیں گے۔ اوور" — جم نے کہا۔

"یس باس۔ اوور" — شولڈر نے کہا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے جیب میں ڈالتے ہوئے وہ تیزی سے اپنے آدمیوں کی طرف بڑھ گیا جب کہ وکٹر اور مورس وہیں کھڑے رہے۔

تھوڑی دیر بعد ساحل پر موجود آدمی تیزی سے لانچوں میں بھرنے شروع ہو گئے۔ ابھی لانچیں روانگی کے لئے تیار ہو ہی رہی تھیں کہ ایک سفید رنگ کی لمبی سی کار ساحل پر آ کر رکی اور اس میں سے جم باہر آ گیا۔ شولڈر جم کو دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"باس! — لانچیں تیار ہیں روانگی کے لئے" — شولڈر نے کنارے پر موجود لانچوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"سب کو اچھی طرح سمجھا دیا ہے ناں" — ؟ جم نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"یس باس! — آپ بے فکر رہیں۔ اب فائی لینڈ پر ٹوٹنے والی قیامت کو کوئی نہیں روک سکتا" — شولڈر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ہزاروں افراد کی ہلاکت کی بات کرنے کی بجائے ضرر رساں کیڑوں کو ہلاک کرنے کی بات کر رہا ہو۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے — بھجوا نہیں" — جم نے کہا اور پھر وہ فاتحانہ انداز میں چلتا ہوا جیولٹ کی طرف آ گیا۔ جیولٹ ہونٹ دبائے خاموش کھڑی تھی۔

"تم نے دیکھا کہ ہم کس طرح تمہارے فائی لینڈ پر قیامت توڑنے والے ہیں ——— تم نے کیا سمجھ رکھا تھا کہ ان پاکیشیائیوں کو ساتھ لیکر تم جرسی پر قبضہ کر لو گی ——— اور یہ بھی سن لو کہ اب فائی لینڈ پر عورتوں کی تجارت ہو گی ——— اور تمہیں تو میں افریقہ کے قحبہ خانے میں فروخت کر دوں گا تاکہ تمہاری آئندہ زندگی ان گندے اور کالے افریقیوں کے درمیان رہ کر عبرت کا نمونہ بن جائے" ——— جم نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"تمہاری لاش کو بھی کیڑے ہی کھائیں گے جم ——— تمہارا حشر انتہائی عبرت ناک ہو گا ——— انتہائی عبرت ناک" ——— جیولٹ نے چیختے ہوئے کہا اور جم بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"ہونہہ ——— نادان عورت ——— لے آئی تھی اپنے ساتھیوں کو میرے مقابلے پر ——— تم نے جم کو کیا سمجھ رکھا تھا" ——— جم نے فاتحانہ انداز میں کہا اور پھر وہ شولڈر کی طرف بڑھ گیا جو لانچوں کو روانہ کر رہا تھا۔ اسی لمحے جیولٹ یکلخت تیزی سے کنارے کی طرف بھاگ پڑی مگر وکٹر نے بجلی کی سی تیزی سے اُسے پکڑ لیا۔

"اوہ ——— یہ خودکشی کرنے کی کوشش کر رہی تھی ——— اسے قابو میں رکھنا۔ ابھی میں نے اس سے کام لینا ہے" ——— جم نے مڑ کر دیکھتے ہوئے کہا اور شولڈر کی طرف بڑھ گیا۔

"چھوڑ دو مجھے ——— مجھے چھوڑ دو" ——— جیولٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش کھڑی رہو ——— ورنہ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا" ——— وکٹر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور جیولٹ بے اختیار سہم کر رہ گئی۔

لانچیں اب تیزی سے سمندر میں چلتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھیں چند لمحوں بعد شولڈر اور جم اکٹھے چلتے ہوئے جیولٹ کے قریب آ گئے البتہ ایک لانچ کنارے پر موجود تھی جس سے انہوں نے جانا تھا۔

"اب ہم نے کس وقت روانہ ہونا ہے" ——— ؟ شولڈر نے جم سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"تھوڑی دیر میں چلیں گے" ——— جم نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور شولڈر خاموش ہو گیا۔

"اب جزیرے پر ہمارے کتنے آدمی رہ گئے ہیں شولڈر" ——— ؟ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جم نے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے اسے اچانک کوئی خیال آ گیا ہو۔

"آدمی باس ——— فیلڈ فورس تو چلی گئی ہے۔ اب تو صرف اہم عمارتوں کے اندر نگرانی کرنے والے رہ گئے ہیں ——— کیوں ——— آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ——— شولڈر نے چونک کر کہا۔

"اندازاً کتنی تعداد ہو گی ——— میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے اس لئے پوچھ رہا ہوں" ——— جم نے کہا۔

"باس ——— زیادہ سے زیادہ سو سوا سو آدمی ہوں گے" ——— شولڈر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ——— آؤ اب چلیں" ——— جم نے کہا اور کنارے کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ جدید لانچ موجود تھی۔

"تم بھی ہمارے ساتھ آؤ گے موریس اور وکٹر" ——— جم نے مڑ کر موریس اور وکٹر سے کہا اور وہ دونوں بھی اس کے پیچھے چل دیئے اور تھوڑی

دیر بعد لانچ تیزی سے مڑ کر کھلے سمندر میں دوڑنے لگی۔

"جب پہلے والی لانچیں نظر آنے لگیں تو لانچ کی رفتار آہستہ کر لینا" جم نے تیز لہجے میں شولڈر سے کہا اور شولڈر نے سر ہلا دیا۔

لانچ تقریباً آدھے گھنٹے تک خاصی تیز رفتاری سے چلتی رہی اب وہ جزیرے جری سے کافی دور کھلے سمندر میں آ گئے تھے اور پھر دور سے انہیں بلیں بڑی بڑی لانچیں خاصی تیز رفتاری سے جاتی ہوئی دکھائی دیں اور شولڈر نے لانچ کی رفتار آہستہ کر دی۔

"وکٹر۔۔۔ تم لانچ سنبھال لو۔۔۔ اور شولڈر۔۔۔ تم میرے پاس آؤ۔ میں نے تم سے ایک اہم بات کرنی ہے"۔۔۔ جم نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور شولڈر جس کے چہرے پر یکلخت شدید حیرت ابھر آئی تھی۔ سٹیئرنگ چھوڑ کر جم کی طرف مڑا جبکہ وکٹر نے جلدی سے سٹیئرنگ سنبھال لیا تھا۔

"یس باس۔۔۔ آپ کا رویہ کچھ پراسرار سا ہوتا جا رہا ہے"۔۔۔ شولڈر نے کہا اور جم قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"ہم جتنا بڑا اقدام کرنے جا رہے ہیں شولڈر۔۔۔ اس کے لئے اتنی سی پراسراریت تو ضروری ہے۔۔۔ بہرحال لانچیں دیکھ رہے ہو تم جو فانی لینڈ پر قیامت توڑنے جا رہی ہیں۔۔۔ وہاں کے ہزاروں بیگناہ اور معصوم افراد جن میں عورتیں، بچے، بوڑھے اور جوان سب شامل ہیں ان کا قتل عام کرنے جا رہی ہیں"۔۔۔ جم نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔۔۔ مگر"۔۔۔ شولڈر کے چہرے پر اور زیادہ حیرت ابھر آئی لیکن دوسرے لمحے جم کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور شولڈر کے چہرے پر زوردار تھپڑ پڑا۔ شولڈر جسے شاید خواب میں بھی توقع نہ تھی کہ جم اس طرح اس پر ہاتھ چھوڑ دے گا۔ تھپڑ کھا کر چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ جم کی لات تیزی سے حرکت میں آئی اور اس کے بوٹ کی ٹو پوری قوت سے شولڈر کی کنپٹی پر پڑی۔ یہ ایسی جچی تلی اور بھرپور ضرب تھی کہ شولڈر جیسا طاقتور آدمی بھی صرف چیخ مار سکا دوسرے لمحے اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہو گئے۔ وہ بیہوش ہو چکا تھا۔

جیولٹ حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ عجیب و غریب منظر دیکھ رہی تھی۔ شولڈر کے بیہوش ہوتے ہی جم نے تیزی سے جیب سے ایک ہتھکڑی نکالی اور بیہوش پڑے شولڈر کو الٹا کرتے اس کے دونوں بازو پشت پر موڑ کر اس کی کلائیوں میں ہتھکڑی ڈال دی۔ کلپ بند کرنے کے بعد اس نے اسے اٹھا کر سیدھا کیا اور پھر اس کی ناک اور منہ کو دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہ پیچھے ہٹا تو شولڈر کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ وہ بری طرح کراہتا ہوا ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"تم جم سے بھی اڑنے لگے تھے شولڈر۔۔۔ تم نے کیا سمجھ رکھا تھا کہ تم جم کو ختم کر کے فانی لینڈ پر خود قبضہ کر لو گے"۔۔۔ جم نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔ میں نے کیا کیا ہے"۔۔۔ شولڈر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو شولڈر۔۔۔ مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ ان لانچوں میں جانے والے

تمام افراد تمہارے حمایتی ہیں اور تم نے اپنے طور پر ان کے ساتھ یہ طے کیا
ہے کہ جیسے ہی فاقی لینڈ پر قبضہ مکمل ہو جائے ۔۔۔ تم مجھے بھی وہیں قتل
کر دو گے ۔ اس طرح تم فاقی لینڈ پر بھی قبضہ کر لو اور جرسی جزیرے پر بھی ۔
اس طرح تم جرسی اور فاقی لینڈ دونوں کے اکیلے مالک بن جاؤ ۔۔۔ لیکن
تم کیا سمجھتے تھے کہ جم کو کچھ پتہ نہ چلے گا اور تمہاری یہ بھیانک سازش
کامیاب ہو جائے گی" ۔۔۔ جم نے غراتے ہوئے کہا ۔

" یہ غلط ہے ۔۔۔ جھوٹ ہے ۔۔۔ میں نے کوئی سازش نہیں کی ۔"
شولڈر نے چیختے ہوئے کہا ۔

" بکواس مت کرو ۔۔۔ میں نے خود تمہاری گفتگو سنی ہے اور اس کا
ٹیپ میری جیب میں ہے ۔۔۔ پہلے میں تمہارے حمایتیوں کا خاتمہ
کر لوں پھر تم سے بات کرتا ہوں" ۔۔۔ جم نے اس کی پسلیوں پر لات
مارتے ہوئے کہا اور شولڈر چیختا ہوا وہیں لانچ کے فرش پر ہی ڈھیر ہو گیا

" مورس" ۔۔۔ جم نے مورس سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" یس باس" ۔۔۔ مورس نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" اس جیولٹ کی ہتھکڑی کھول دو ۔۔۔ اب میں شولڈر کے حمایتیوں
کو اس جیولٹ کے ہاتھوں مرواؤں گا ۔ ان لوگوں کا یہی انجام ہونا چاہئے
کہ ان کی موت ایک عورت کے ہاتھوں سے ہو" ۔۔۔ جم نے غراتے
ہوئے کہا اور مورس تیزی سے جیولٹ کی طرف بڑھا اور اس نے اس کے
عقب میں بندھے ہوئے ہاتھ کھول دیئے ۔ جیولٹ کو یوں محسوس ہو رہا
تھا جیسے اس کا دماغ پھٹنے کے قریب ہو رہا ہے ۔ یہ جو کچھ ہو رہا تھا
وہ اس کے تصور میں بھی نہ تھا ۔

" سنو جیولٹ ! ۔۔۔ میں نے فاقی لینڈ پر قتل عام کرنے اور قبضہ کرنے
کا ارادہ ترک کر دیا ہے ۔ کیونکہ ان سازشی افراد کے ساتھ اتنے بڑے
جزیرے پر قبضہ قائم نہیں رکھا جا سکتا ۔۔۔ اب میں صرف جرسی
تک ہی محدود ہو گیا ہوں تاکہ کم افراد کے ساتھ اسے آسانی سے کنٹرول
میں رکھ سکوں ۔۔۔ یہ لو یہ آلہ اور اس کا سرخ رنگ کا بٹن دبا دو" ۔۔۔
جم نے جیولٹ سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول
جیسا آلہ نکال کر اس نے جیولٹ کی طرف بڑھا دیا اور فاقی لینڈ کے قتل عام
نہ ہونے کا سن کر جیولٹ کا رواں رواں مسرت سے ناچ اٹھا ۔

" اوہ ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ کیا واقعی" ۔۔۔ جیولٹ نے کانپتے ہوئے ہاتھوں
سے آلہ لیتے ہوئے کہا ۔

" باس ۔۔۔ باس ۔۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں کہ میں نے کوئی سازش
نہیں کی" ۔۔۔ شولڈر نے کراہتے ہوئے کہا ۔

" خاموش رہو ۔ ورنہ ٹکڑے اڑا دوں گا" ۔۔۔ جم نے چیخ کر کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا ۔

" جلدی کرو جیولٹ ۔۔۔ بٹن دباؤ ۔ ورنہ گولی سے اڑا دوں گا" ۔۔۔
جم نے ریوالور کی نال جیولٹ کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں
کہا تو جیولٹ نے جلدی سے اس آلے کا سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا ۔ بٹن
دبتے ہی آلے کے اوپر سرخ رنگ کا بلب ایک لمحے کے لئے جلا دوسرے
لمحے بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی دور جاتی ہوئی بیس بڑی بڑی لانچوں
میں یکلخت آگ کے شعلے اس طرح نکلے جیسے وہ لانچوں کی بجائے آتش فشاں
پہاڑوں کے دہانے ہوں اور دوسرے لمحے خوفناک دھماکوں سے فضا

گونج اٹھی۔ جیولٹ آنکھیں پھاڑے ان بیس لانچوں کو جو اسلحے سے بھری ہوئی تھیں، تباہ ہوتے دیکھ رہی تھی۔ خوفناک دھماکوں اور آگ کے آسمان تک بلند ہوتے ہوئے شعلوں میں اسے انسانی اعضا اڑتے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"اوہ — اوہ۔ باس! — یہ آپ نے کیا کر دیا — اوہ باس — یہ آپ نے کیا کر دیا" — شولڈر نے بے اختیار گلوگیر سے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے جم کے فاتحانہ قہقہے سے لانچ گونج اٹھی۔

"ہا — ہا — ہا — جم کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہو سکتی شولڈر — جم ہزار آنکھیں رکھتا ہے" — جم نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات تیزی سے گھومی اور شولڈر کی کنپٹی پر پوری قوت سے پڑی۔ شولڈر کے حلق سے چیخ نکلی ہی تھی کہ جم نے دوسری ضرب لگائی اور شولڈر کا پھڑکتا ہوا جسم ساکت ہو گیا وہ بیہوش ہو چکا تھا۔

"وکٹر — فوراً لانچ موڑ کر واپس جزیرے کی طرف لے چلو — ورنہ دھماکوں سے اٹھنے والی موجیں لانچ تک پہنچ کر اسے نقصان بھی پہنچا سکتی ہیں" — جم نے تیز لہجے میں وکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" — وکٹر نے کہا اور دوسرے لمحے لانچ ایک جھٹکے سے گھومی اور اس کے ساتھ ہی وہ انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ جزیرے کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ جیسے وہ پانی پر چلنے کی بجائے ہوا میں اڑی چلی جا رہی ہو۔

ایک بڑے سے کمرے کی سائیڈ دیوار کے ساتھ ایک قدآدم مشین نصب تھی جو آن تھی۔ کمرے کے وسط میں ایک کرسی پر جم بیٹھا ہوا تھا مشین کے سامنے وکٹر کھڑا تھا۔ وہ اس مشین کو آپریٹ کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد مشین میں سے ہلکی سی گونج کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کے سب سے اوپر والے حصے پر سبز رنگ کا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ٹھیک ہے — اب یہ بھی پوری طرح چارج ہو گئی ہے" — کرسی پر بیٹھے ہوئے جم نے کہا اور وکٹر تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

"جاؤ جا کر شولڈر کو لے آؤ۔ تاکہ میں اسے دکھا سکوں کہ اس کی سازش کا کیا حشر ہوا ہے" — جم نے انتہائی سخت لہجے میں وکٹر سے کہا اور وکٹر تیزی سے چلتا ہوا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے شولڈر کو بازو سے پکڑا ہوا

تھا جس کے ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے۔ شولڈر کے چہرے پر گہری اداسی طاری تھی۔ اس کے ساتھ جیولٹ بھی تھی۔

"آؤ شولڈر ——— میں تمہیں تمہاری سازش کے انجام کے مزید منظر دکھاؤں" ——— جم نے اٹھ کر طنزیہ انداز میں کہا۔

"باس ——— آپ یقین کریں کہ آپ کو کوئی بڑی غلط فہمی ہوئی ہے میں نے یا اور کسی نے بھی آپ کے خلاف کوئی سازش نہیں کی ——— ہم تو ایسا سوچ بھی نہ سکتے تھے" ——— شولڈر نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو ——— میں تمہیں تمہاری سازش کے ثبوت بھی دکھاؤں گا" جم نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور مورس اندر داخل ہوا۔

"سب آگئے ہیں" ——— جم نے مورس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ——— مورس نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"وکٹر ——— مشین آن کرو" ——— جم نے وکٹر سے مخاطب ہو کر کہا اور وکٹر تیزی سے مشین کی طرف بڑھ گیا جب کہ مورس، جیولٹ اور شولڈر کے قریب کھڑا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

دوسرے لمحے سامنے دیوار پر ایک بڑی سکرین روشن ہو گئی۔ پہلے تو اس سکرین پر جھماکے سے ہوتے رہے پھر ایک منظر واضح ہو گیا۔ یہ ایک بڑے سے ہال نما کمرے کا منظر تھا جس میں سو کے قریب افراد ہال میں رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب اپنے چہروں سے ہی جرائم پیشہ افراد نظر آ رہے تھے وہ سب ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

جم نے جیب سے ایک مائیک نما آلہ نکالا اور اسے ہاتھ میں لے کر اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ——— میں تمہارا چیف باس جم بول رہا ہوں" ——— جم نے اونچی آواز میں اور تیز لہجے میں کہا اور وہ سب باتیں کرتے ہوئے افراد یکلخت نہ صرف خاموش ہو گئے بلکہ وہ سب اس طرح سیدھے ہو کر بیٹھ گئے جیسے کسی دفتر کے اہلکار کسی آفیسر کی آمد کی اطلاع ملنے پر اپنی اپنی جگہوں پر ایڈجسٹ ہو جاتے ہیں۔

"یس باس" ——— ایک لمبے تڑنگے آدمی نے جو سب سے آگے بیٹھا ہوا تھا، اٹھ کر کہا۔

"تم سب جرائم پیشہ افراد ہو ——— تمہاری ساری زندگی جرائم میں ہی گزری ہے۔ اس لئے تم سب اچھی طرح یہ بات بھی جانتے ہو گے کہ جرائم پیشہ افراد میں غداری کی سزا کیا ہوتی ہے" ——— جم نے اونچے لہجے میں کہا۔

"یقیناً باس ——— غداری کی سزا موت ہوتی ہے" ——— اسی کھڑے ہوئے آدمی نے کہا۔

"شولڈر نے میرے ساتھ غداری کی ——— اس نے میرے خلاف سازش کی اور تم سب بھی اس کے ساتھ شامل تھے ——— بولو۔ اب تمہاری سزا کیا ہونی چاہیے" ——— جم نے انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"غداری ——— سازش ——— یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس" ——— اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ہال میں موجود باقی افراد بھی بے اختیار چونک پڑے۔ ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں درست کہہ رہا ہوں اور میں تم سب کو موت کی سزا دیتا ہوں عبرت ناک موت کی ۔۔۔ کیونکہ ویسے بھی تم جیسے لوگوں کا یہی انجام ہوا کرتا ہے" ۔۔۔ جم نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے پاس کھڑے وکٹر کو اشارہ کیا تو وکٹر نے مشین کے نیچے لگے ہوئے ایک سرخ رنگ کے ہینڈل کو ایک جھٹکے سے باہر کھینچ لیا دوسرے لمحے دیوار پر روشن سکرین تاریک ہو گئی اور مشین سے تیز سیٹی کی آواز گونجی اور پھر ہلکی ہوتے ہوتے ختم ہو گئی۔ سکرین آف ہوتے ہی مورس تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"ہا ۔ ہا ۔ ہا ۔۔۔ ہر آدمی اپنے انجام کو پہنچ گیا" ۔۔۔ جم نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں شولڈر پر جمی ہوئی تھیں جس کا چہرہ اب بری طرح زرد پڑا ہوا تھا۔

"دیکھا تم نے شولڈر ۔۔۔ عبرتناک موت کسے کہتے ہیں ۔۔۔ پہلے لانچوں میں افراد کو عبرتناک موت نے گھیر لیا ۔۔۔ اور اب اس ہال میں موجود افراد کے انتہائی طاقتور بموں کے پھٹنے سے پرخچے اڑ گئے دیکھا تم نے ۔۔۔ اب اس جزیرے پر یا تو اغوا شدہ عورتیں رہ گئی ہیں یا تم رہ گئے ہو ۔۔۔ بولو۔ اب تمہیں کس قسم کی موت چاہیے" ۔۔۔ جم نے شولڈر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے پورا جزیرہ ہی تباہ کر کے رکھ دیا ۔۔۔ پاگل ہو گئے ہو کاش! مجھے پہلے سے اندازہ ہوتا کہ تم ایسا کرو گے تو میں واقعی تمہیں شوٹ کر دیتا" ۔۔۔ اس بار شولڈر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"اندازہ ۔۔۔ اسی اندازے کے چکر میں تو مجھے اتنا لمبا ڈرامہ کھیلنا پڑا ہے شولڈر" ۔۔۔ اچانک جم نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا اور بدلی ہوئی آواز سن کر شولڈر اس بری طرح اچھلا کہ بے اختیار دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا اور بیہوش ہو گیا۔ اس کے ساتھ کھڑی جیولٹ کی آنکھیں حیرت کی شدت سے تیزی سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ اس بار جم کے منہ سے علی عمران کی آواز نکلی تھی۔

"تمہاری آنکھیں ماشاء اللہ پہلے ہی کافی بڑی ہیں ۔۔۔ انہیں مزید پھاڑ کر کیا الفرڈ کو شادی سے پہلے ہی شہید کرنے کا ارادہ ہے" ۔۔۔ یکلخت جم نے گردن پر سے چٹکی بھر کر چہرے سے ماسک ہٹاتے ہوئے کہا اور اب وہاں جم کی جگہ علی عمران کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ تم ۔۔۔ عمران تم ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ تم نے یہ سب کچھ کیا ہے" ۔۔۔ جیولٹ نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اتنی تیزی سے عمران کی طرف دوڑی جیسے اس سے جا کر چمٹ جائے گی۔

"ارے ارے ۔۔۔ رک جاؤ ۔۔۔ اگر جولیا نے دیکھ لیا تو جس طرح شولڈر کا اندازہ غلط ثابت ہوا ہے اس طرح میرا بھی اندازہ غلط ہو جائے گا" ۔۔۔ عمران نے تیزی سے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور جیولٹ یکلخت ٹھٹک کر رک گئی البتہ اس کے ہاتھ اسی طرح آگے کی طرف اٹھے ہوئے تھے۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور جولیا، تنویر، صفدر اور ڈاکٹر ہدایت اللہ اندر داخل ہوئے۔ ان کے ساتھ مورس تھا جو سکرین آف ہوتے کے ساتھ ہی تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا تھا۔ مشین کے ساتھ کھڑے

ڈاکٹر نے بھی چہرے سے ماسک اتار دیا تھا۔ اور اب ڈاکٹر کی جگہ ٹائیگر
کھڑا مسکرا رہا تھا۔
"یہ تم کیا چکر چلاتے پھر رہے ہو ۔۔۔ ہمیں قید کر دیا اور خود یہاں"
جولیا نے جیولٹ کو عمران کے قریب کھڑے ہوتے دیکھ کر انتہائی
تلخ لہجے میں کہا۔ وہ کھا جانے والی نظروں سے جیولٹ کو دیکھ رہی تھی
جو اچانک رک جانے کی وجہ سے ابھی تک اسی پوزیشن میں کھڑی تھی
کہ اس کے دونوں بازو عمران کی طرف اٹھے ہوئے تھے۔
"شہزادی اور اس کے حمایتی دیو کو قید ہونا ہی پڑتا ہے۔ تب ہی
شہزادے کو کوہ قاف کی سیر کرنے کی اجازت ملتی ہے اور جب شہزادہ
کوہ قاف میں پہنچتا ہے تو پھر وہاں پریاں تو بہرحال ہوتی ہی رہتی ہیں"
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جیولٹ نے مسکراتے ہوئے ہاتھ
نیچے کئے اور پھر تیزی سے جولیا کی طرف مڑ گئی جس کی تیوریاں عمران
کا جواب سن کر اور زیادہ چڑھ گئی تھیں۔
"مس جولیا ۔۔۔ تمہارے عمران صاحب نے کمال کر دیا ہے انہوں
نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں جزیرے پر قابض سینکڑوں جرائم پیشہ افراد
کو بغیر انہیں انگلی لگائے ہلاک کر دیا ہے ۔۔۔ ان لوگوں کو جو معصوم
عورتوں کی تجارت کرتے تھے ۔۔۔ ان کو جن سے شاید پوری فوج بھی
یہاں آ کر نہ لڑ سکتی تھی ۔۔۔ میں تمہیں مبارکباد دیتی ہوں مس جولیا
کہ تم دنیا کی سب سے خوش قسمت عورت ہو" ۔۔۔ جیولٹ نے
بڑے جذباتی لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت
شرم سے گلنار سا ہو گیا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے اس کے پورے جسم کا خون
سمٹ کر چہرے پر آ گیا ہو۔ جبکہ دوسری طرف اس کے ساتھ کھڑے
تنویر کا چہرہ تیزی سے بگڑنے لگ گیا تھا۔
"یہ ۔۔۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو جیولٹ ۔۔۔ مم ۔۔۔ میرا کیا تعلق ۔۔"
جولیا نے انتہائی شرمیلے سے لہجے میں اٹک اٹک کر کہا اور پھر فقرہ مکمل
کئے بغیر ہی منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ ظاہر ہے جیولٹ کا اس طرح
کھلے عام تمہارے عمران اور پھر مبارکباد دینے کے بعد اس کا یہی
حال ہونا تھا لیکن اس قدر شرم کے باوجود جولیا سے یہ نہ کہا گیا کہ اس
کا اور عمران کا کوئی تعلق نہیں ہے۔
"عمران صاحب! ۔۔۔ آخر ہوا کیا ہے۔ کچھ ہمیں بھی تو بتایئے۔
آپ نے ہمیں تو وہاں ہیڈ کوارٹر کے تہہ خانے میں اس طرح قید کر دیا تھا
کہ ہمیں موریس نے لے آتے ہوئے صرف اتنا بتایا ہے کہ اب حالات مکمل
طور پر کنٹرول میں آ گئے ہیں" ۔۔۔ صفدر نے شاید موضوع بدلنے
کے لئے کہا اور عمران نے مختصر طور پر اسے لانچوں کی تباہی سے لے کر
یہاں آنے کے بعد موریس کے ذریعے باقی افراد کو ایک مخصوص ہال میں
اکٹھا کرنے اور پھر انہیں اس ہال کے نیچے پہلے سے موجود انتہائی
طاقتور بموں کے ذریعے اس ہال کو اڑانے کی تفصیلات بتا دیں۔
"یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ شولڈر کی گرفتاری اور لانچوں کی
تباہی کے بعد تمہیں جم کا میک اپ قائم رکھنے کی کیا ضرورت تھی ۔۔
تم نے نہ صرف آخر وقت تک جم کا روپ دھارے رکھا بلکہ اس جیسا
انداز بھی قائم رکھا" ۔۔۔ جیولٹ نے کہا۔
"میں نے جم سے اس جزیرے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے

کے علاوہ جم کے سپیشل روم کی مکمل تلاشی بھی لی تھی اور وہاں سے مجھے چند خاص فائلیں مل گئیں جن میں سے ایک کے ذریعے مجھے شولڈر کی اہمیت، اس کے عہدے کے ساتھ ساتھ اس کے اور جم کے درمیان کسی بھی ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لئے سپیشل کوڈ اور ٹاپ سیکرٹ کوڈ کا بھی علم ہو گیا تھا ــــــ جرمی کا اصل انچارج شولڈر ہی تھا۔ جم صرف چیف باس تھا۔ یہاں ہر قسم کے حفاظتی انتظامات اور سرکٹ وغیرہ شولڈر نے ہی قائم کئے تھے شولڈر ایکریمیا کی ایک سیکرٹ ایجنسی کا تربیت یافتہ ہے ــــــ ایک اور فائل کے ذریعے پتہ چلا کہ اس شولڈر نے یہاں جزیرے پر ایک ایسا خفیہ انتظام بھی کر رکھا ہے کہ جزیرے کی چند خاص عمارتوں میں جن میں رچم کا ہیڈکوارٹر، جم کی وہ عیش گاہ جہاں مورس موجود تھا ــــــ شولڈر کا اپنا دفتر اور شولڈر کی رہائش گاہ شامل ہے۔ باقی کہیں بھی اگر کوئی بھی آدمی جو بات بھی کرتا تو اس کی آواز ایک خفیہ تہہ خانے میں موجود مشین میں ٹیپ ہو جاتی اور شولڈر کے خاص اعتماد والے آدمی یہ ٹیپیں سنتے رہتے تھے اور کسی بھی گفتگو سے اگر انہیں ذرا سی بھی کسی سازش وغیرہ کا علم ہو جاتا تو وہ اس گفتگو کی ٹیپ ایک خصوصی کمپیوٹر میں فیڈ کر کے بات کرنے والوں کی شناخت کر کے ان کے بارے میں شولڈر یا جم کو فوراً مطلع کر دیتے ــــــ اس طرح ان آدمیوں کو فوری ہلاک کر دیا جاتا تھا ــــــ ان لوگوں کو یہ بھی اختیار حاصل تھا کہ ہنگامی صورتحال میں شولڈر یا جم دونوں سے رابطہ قائم نہ ہو سکنے پر وہ ماسٹر کمپیوٹر کی مدد سے اپنے شکار کو ٹریس کر کے اُسے فوری طور پر ایک اور ریز سسٹم کے

ذریعے مفلوج کر سکتے ہیں ــــــ یا انتہائی ہنگامی صورت حال میں ہلاک بھی کر سکتے ہیں۔ یہ خفیہ نظام اس چھوٹے سے جزیرے میں ہر جگہ قائم ہے ــــــ یہاں درختوں کے تنوں کے اندر خفیہ آلات چھپے ہوئے ہیں جن کی رینج وسیع ہے اور انہی آلات کی وجہ سے ہر قسم کی آوازیں اس شعبے تک خود بخود پہنچتی رہتی ہیں اور انہی آلات کے ذریعے مفلوج کر دینے والی ریز بھی استعمال کی جا سکتی ہیں ــــــ اس خطرناک سسٹم سے بچنے کے لئے انتہائی احتیاط کی ضرورت تھی کیونکہ یہ معلوم نہ تھا کہ یہ خفیہ تہہ خانہ کہاں ہے۔ صرف مخصوص فریکوئنسی پر جم یا شولڈر ہی ان سے بات کر سکتے تھے اور وہ صرف جم اور شولڈر ان دونوں کے احکامات ہی تسلیم کر سکتے تھے ــــــ لانچوں کو میں نے جزیرے سے دور سمندر میں اس لئے تباہ کرایا تھا کہ یہاں موجود افراد اپنے ساتھیوں کی ہلاکت سے باخبر نہ ہو سکیں ــــــ وکٹر ہیڈکوارٹر کا مشینری اور اسلحے کا انچارج تھا اور چونکہ اس کا قدوقامت ٹائیگر سے ملتا تھا اس لئے ٹائیگر کو میں نے وکٹر کا روپ دیا اور خود جم کے روپ میں آ گیا ــــــ مورس پہلے سے ہی یہاں کا آدمی تھا اس لئے وہ بھی ساتھ رہا۔ باقی مجھے کسی اور کے قدوقامت یا نام وغیرہ کا علم نہ تھا اس لئے آپ لوگوں کو ہیڈکوارٹر سے باہر لے جانے میں شدید خطرہ لاحق ہو سکتا تھا۔ اس لئے مجبوراً آپ سب کو وہیں ہیڈکوارٹر میں ہی قید ہونا پڑا ــــــ وکٹر سے پوچھ گچھ کے دوران مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ ان لانچوں میں موجود اسلحے میں ایس۔ ایس گن میزائلوں کی تعداد کافی ہے۔ اس لئے میں نے ہیڈکوارٹر کے اسلحہ خانے میں موجود ایکس۔ ای۔ ای چار جبڑ ریز کو استعمال کرنے کی پلاننگ کی ــــــ

شولڈر اسلحے کا ماہر نہ تھا اس لئے اُسے آخر تک یہ علم نہ ہو سکا کہ جسے وہ ربڑ کا ٹینکر سمجھ رہا ہے وہ دراصل کیا چیز ہے۔ چنانچہ ڈکٹر نے ان آلے کی مدد سے لانچوں کے اندر موجود ایس، ایس گن میزائلوں کو ری چارج کر دیا اور جیسے ہی آلے کی مدد سے انہیں چارج کیا گیا وہ فوری طور پر پھٹ پڑے اور اس طرح باقی اسلحہ، لانچیں اور لانچوں میں موجود تمام افراد کا کھلے سمندر میں خاتمہ ہو گیا ____ شولڈر کو بھی مجھے کھلے سمندر کے اندر جزیرے سے کافی دور لے جا کر گرفتار کرنا پڑا تاکہ کہیں اس کی آواز اس سننے والے خاص شعبے تک نہ پہنچ جائے اور اس کے بعد شولڈر کی آواز میں مجھے اس خاص شعبے اور باقی تمام افراد کو موزن کی مدد سے بلیک ہاؤس کے اس بڑے ہال میں اکٹھا کرنا پڑا۔ کیوں یہاں پہلے پہلے سے ایسے انتظامات موجود ہیں کہ یہاں پورے ہال کو اس کمرے میں موجود مشین کے ذریعے اڑایا جا سکتا ہے ____ اب یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ شولڈر نے یہاں ایسے انتظامات کیوں کر رکھے تھے بہر حال اس کے کئے گئے ان انتظامات سے ہمیں یہ فائدہ ہو گیا کہ جزیرے پر موجود باقی سب جرائم پیشہ افراد کا اکٹھا خاتمہ کر دینا ممکن ہو گیا اور چونکہ موزن کو ہدایت تھی کہ جیسے ہی ان سب کا خاتمہ ہو، وہ فوری طور پر جولیا اور دوسرے ساتھیوں کو ہیڈ کوارٹر سے لے آئے کیونکہ اب ان کے باہر آنے سے کوئی فرق نہ پڑتا تھا۔ اس لئے موزن کے باہر جاتے ہی مجھے اپنے آپ کو ظاہر کرنا پڑا۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ ان جرائم پیشہ افراد کے ساتھ ساتھ مجھے بھی شہید ہونا پڑتا" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"حیرت انگیز ____ انتہائی حیرت انگیز ____ تم جیسا آدمی میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا ____ تم نے جس طرح پہلے فائی لینڈ اور پھر یہاں جزیرے پر ان افراد کا صرف اپنی ذہانت سے خاتمہ کیا ہے ____ مجھے یقین ہے کہ تم اگر چاہو تو دنیا میں کسی بھی گروہ کا خاتمہ کر سکتے ہو چاہے وہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو ____ مجھے فخر ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سے ہے" ____ اس بار خاموش کھڑے ڈاکٹر ہدایت اللہ نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ڈاکٹر صاحب! ____ کچھ خیال کریں۔ یہاں ایسے طاقتور گروہ کے دو ارکان بھی موجود ہیں جن کے مقابلے میں میری ذہانت نہ صرف فیل ہو جاتی ہے بلکہ ایسی فیل ہوتی ہے کہ ایک نمبر بھی نہیں ملتا" ____ عمران نے جولیا اور جیولٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر ہدایت اللہ جیسا سنجیدہ شخص بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب ہمیں کھڑے انٹرویو ہی ہوتا رہے گا یا ____" یکلخت تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کس نے منع کیا ہے ____ تم اپنا کام کرتے رہو" ____ عمران نے چونک کر تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کام ____ کونسا کام" ____ ؟ تنویر نے چونکتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"انٹرویو میں فوٹوگرافی بھی تو ہوتی ہے ____ اور تنویر سے بڑا سٹل فوٹوگرافر کون ہو سکتا ہے" جب سے آیا ہے کیسے ساکت و صامت کھڑا ہوا ہے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"جزیرے پر وہ عورتیں کہاں ہیں جنہیں انہوں نے قید کر رکھا ہے انہیں چھڑوایا ہے تم نے" ــــ جولیا نے اچانک ایک خیال آتے ہی عمران سے پوچھا۔

"وہ ڈیڑھ دو سو عورتیں ہیں ــــ اور ظاہر ہے ساری ہی خوبصورت ہوں گی۔ اس لئے میں اکیلا کیسے انہیں چھڑوانے جا سکتا تھا" ــــ عمران نے کہا اور اس بار جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"عمران صاحب! ــــ ساری لانچیں تو تباہ ہو گئی ہیں ــــ اب اتنی ساری عورتوں کو فائی لینڈ کیسے پہنچایا جائے گا" ــــ صفدر نے کہا۔

"آؤ۔ وہاں ہیڈ کوارٹر چلتے ہیں ــــ الفانسو سے میں نے یہاں آنے سے پہلے بات چیت کر لی تھی۔ وہ ٹرانسمیٹر کال کے انتظار میں ہو گا وہاں سے لانچیں آ جائیں گی" ــــ عمران نے جواب دیا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس شولڈر کا کیا کرنا ہے باس" ــــ ٹائیگر نے ایک طرف بیہوش پڑے شولڈر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اسے اٹھا کر لے آؤ ــــ اس کا فیصلہ یہاں قید عورتیں کریں گی کیونکہ سنا ہے یہ شخص اغوا ہو کر آنے والی معصوم لڑکیوں اور عورتوں پر انتہائی غیر انسانی تشدد کرنے میں بے حد مشہور تھا اور یہاں اس معاملے میں اسے خونی جلاد کا نام دیا جاتا تھا" ــــ عمران نے مڑ کر کہا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

فائی لینڈ میں ہر طرف جشن کا سا سماں تھا۔ پورے فائی لینڈ کو دولہن کی طرح سجایا گیا تھا اور وہاں موجود ہر شخص کے چہرے پر ایسی مسرت تھی جیسے فائی لینڈ کوئی ایسا مفتوحہ علاقہ ہے جسے دشمن کے قبضے سے نئی نئی آزادی ملی ہو۔

شولڈر کو وہیں جرسی میں ہی عورتوں کے حوالے کر دیا گیا تھا اور پھر بپھری ہوئی عورتوں نے اسے واقعی عبرتناک موت مارا تھا۔ جرسی سے برآمد ہونے والی ڈیڑھ سو کے قریب اغوا شدہ لڑکیوں اور عورتوں کو واپس ان کے گھروں تک پہنچانے کے لئے جیولٹ، الفرڈ اور الفانسو نے بے پناہ کام کیا تھا۔ فائی لینڈ اور جرسی دونوں جزیرے حالانکہ اٹلی کے قریب تھے لیکن شروع سے ہی یہ دونوں جزیرے انتظامی طور پر سوئٹزر لینڈ کے تحت ہی آتے تھے۔ ایڈ ریو نے یقیناً اعلیٰ حکام کو بھاری رشوتیں دے کر انہیں یہاں سے غافل رکھا ہو گا لیکن جب الفانسو نے اعلیٰ حکام سے مل کر انہیں ایڈ ریو اور ہاک تنظیم کے خاتمے سے متعلق بتایا تو سوئٹزر لینڈ کے اعلیٰ حکام نے فائی لینڈ اور جرسی سے مجرم تنظیموں کے خاتمے پر انتہائی مسرت کا اظہار کیا اور پھر ان عورتوں کے کاغذات تیار کرائے گئے ان کے گھروں میں اطلاع دی گئی اور انہیں سرکاری خرچے پر فائی لینڈ

سے ان ممالک تک بھجوا دیا گیا جہاں جہاں سے انہیں اغوا کر کے لایا گیا تھا۔ بلیک ہاؤس اور جرسی میں جم کے ہیڈ کوارٹر سے ملنے والی فائلوں کی مدد سے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ان کے ساتھیوں کو گرفتار کرنے کے لئے اعلیٰ سطح پر بھرپور اقدامات کئے گئے۔ اس طرح دونوں جگہوں سے تعلق رکھنے والے تمام جرائم پیشہ افراد کا پوری طرح قلع قمع کر دیا گیا حکومت سوئٹزرلینڈ نے فائی لینڈ اور جرسی دونوں جزیروں کا دوبارہ سرکاری طور پر انتظام سنبھال لیا اور الفانسو کو جرسی کا اور جیولٹ کو فائی لینڈ کا سرکاری حاکم مقرر کر دیا گیا۔

فائی لینڈ کے بے شمار لوگ جرسی میں بھی آباد ہو گئے تھے اور الفانسو نے خود جرسی میں رہنے کا انتخاب کیا تھا کیونکہ اسے وہ جزیرہ پسند تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے گو فوری طور پر فائی لینڈ سے واپس جانا چاہا تھا لیکن جیولٹ اور الفانسو نے انہیں زبردستی روک لیا تھا اور پھر فائی لینڈ کے ہزاروں افراد نے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں سے اصرار کیا کہ وہ ان کے جشن آزادی میں شریک ہوں۔ چنانچہ مجبوراً عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہاں رکنا پڑا۔ البتہ ڈاکٹر ہدایت اللہ کو عمران نے ٹائیگر کے ہمراہ فوری طور پر پاکیشیا بھجوا دیا تھا۔ پھر بھرپور انداز میں فائی لینڈ میں جشن منایا گیا۔ بے پناہ رنگ برنگی تقریبات منعقد ہوئیں جن میں سب سے دلکش تقریب جیولٹ اور الفرڈ کی شادی کی تقریب تھی جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ فائی لینڈ کے تقریباً ہر شخص نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔

اس وقت ایک ہال کمرے میں عمران اور اس کے ساتھی، الفانسو، جیولٹ اور الفرڈ کے ہمراہ موجود تھے۔ الفانسو نے برن سے ایک خصوصی ہیلی کاپٹر منگوایا تھا تاکہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں سے جا سکیں اور اس وقت ایک لحاظ سے ان کی الوداعی ملاقات ہو رہی تھی۔

"عمران صاحب! —— جب آپ کی شادی ہو تو ہمیں ضرور دعوت نامہ بھجوا دیجئے —— ہم لازماً شریک ہوں گے" —— جیولٹ نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کا چہرہ ایک بار پھر گلنار ہو گیا۔

"عمران کی شادی —— اس کی شادی نہیں ہو سکتی مسز جیولٹ الفرڈ"۔ جولیا کے ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر نے یکلخت اونچی آواز اور حتمی لہجے میں کہا تو جیولٹ اور الفرڈ کے ساتھ ساتھ جولیا بھی ہونٹ بھینچ کر اسے دیکھنے لگی۔ جولیا کے گلنار چہرے پر اب قدرے غصے کے آثار دکھائی دینے لگے تھے یقیناً اسے تنویر کا یہ فقرہ انتہائی ناگوار گزرا تھا۔

"کیوں —— کیوں نہیں ہو سکتی مسٹر تنویر" —— ؟ جیولٹ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"اس لئے کہ نہ یہ خود شادی کرتا ہے اور نہ کسی کو کرنے دیتا ہے" —— تنویر نے بڑے بے باک سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو —— خوامخواہ فضول باتیں کرنے کا فائدہ"۔؟ جولیا سے نہ رہا گیا تو وہ بے اختیار جھنجھلا کر بول پڑی۔ ظاہر ہے تنویر کے اس فقرے کی سمجھ جیولٹ اور الفرڈ کو آئی ہو یا نہ آئی ہو، صفدر عمران اور جولیا کو بہرحال آ گئی تھی۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے مسز جیولٹ الفرڈ —— میں نے تو سوچا تھا

کہ فائی لینڈ کو سسرال بنا کر یہاں مستقل طور پر گھر داماد بن کر رہ پڑوں۔ مگر قسمت کو یہ بھی منظور نہ تھا" ۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ جیولٹ کی آنکھیں بھی حیرت سے پھیلنے لگ گئیں۔ تنویر اور صفدر بھی حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے ظاہر ہے وہ سب اس کی بات کے معنی سمجھ گئے تھے کہ عمران کا مقصد ہے کہ وہ جیولٹ سے شادی کرنا چاہتا تھا لیکن جیولٹ کی شادی ہو گئی تھی اور جیولٹ کی آنکھیں بھی شاید یہی سوچ کر پھیلنے لگی تھیں۔

"تم ۔۔ تم ۔ مگر تم نے تو کبھی ایسا عندیہ نہیں دیا اور پھر الفرڈ تو میرا منگیتر بھی تھا" ۔۔۔۔ جیولٹ بہرحال مغربی لڑکی تھی اس لئے اس نے بے باکی سے جو کچھ اس کے ذہن میں آیا کہہ دیا اور جولیا کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا تھا۔ اس کے چہرے پر اس قدر غصہ تھا کہ جیسے ابھی اٹھ کر دانتوں سے ہی عمران کا نرخرہ چبا ڈالے گی جبکہ تنویر کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ مسرت کے آثار بھی نمایاں تھے۔

"مسٹر عمران! ۔۔۔ اگر آپ جیولٹ سے شادی کرنا چاہتے تھے تو آپ پہلے بتا دیتے ۔۔۔ میں راستے سے ہٹ جاتا" ۔۔۔ جیولٹ کے ساتھ بیٹھے ہوئے الفرڈ نے یکلخت سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ۔۔ تم راستے سے ہٹ جاتے تو راستہ پھر تمہاری طرف کا رخ کر لیتا ۔۔۔ یہ راستہ ہے ہی ایسی چیز ۔۔۔ جتنا اس سے ہٹنے کی کوشش کرو ۔۔۔ اتنا ہی پیروں سے لپٹ جاتا ہے ۔۔۔ ویسے وہ بات نہیں جو تم سمجھ رہے ہو ۔۔۔ جیولٹ کو تو میں اپنی بہن ہی سمجھتا ہوں اور سمجھتا رہوں گا" ۔۔۔ عمران نے فوراً ہی الفرڈ کی بات کی تردید کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تمہارا کیا مطلب تھا فائی لینڈ کو سسرال بنانے سے" ۔۔۔؟ جیولٹ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"زندگی میں پہلی بار کسی نے خود ہی شادی کے لئے کہا تھا ۔۔۔ ورنہ تو جہاں شادی کا نام آتا ہے لوگ شرم کی آڑ میں منہ پھیر لیتے ہیں" ۔ عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو ۔۔۔ کس نے آفر کی تھی ۔ مجھے بتاؤ۔ اگر وہ واقعی فائی لینڈ کی لڑکی ہے تو میں اسے ضرور رضامند کر لوں گی۔ میں تو چاہتی ہوں کہ تم جیسا آدمی مستقل طور پر فائی لینڈ میں ہی رہے"۔ جیولٹ نے جولیا کے چہرے پر پیدا ہونے والے تاثرات کو دیکھے بغیر ہی کہنا شروع کر دیا۔

"مسٹر الفرڈ ۔۔۔ اب ہمیں اجازت دیں ۔ ہم بے کار لوگ نہیں ہیں کہ یہاں بیٹھے فضول باتیں سنتے رہیں ۔۔۔ پہلے بھی تمہاری شادی میں شرکت کے چکر میں ہمارا بے حد وقت ضائع ہوا ہے" ۔۔۔ یکلخت جولیا نے انتہائی سخت اور سرد لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی ظاہر ہے صفدر اور تنویر کو بھی اس کے ساتھ اٹھنا پڑا تھا۔

"ارے ارے ۔۔ اتنی اچانک ۔۔۔ ارے بیٹھو ۔ انکل الفانسو کو عمران صاحب نے کسی کام بھیجا ہے۔ وہ ابھی آجاتے ہیں پھر ہم سب خود تمہیں ہیلی پیڈ تک چھوڑ آئیں گے" ۔۔۔ جیولٹ نے اٹھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران کرسی پر بیٹھا بیٹھا مسکرا دیا۔ وہ جولیا کی ذہنی کیفیت کو اچھی طرح سمجھ رہا تھا۔

"سوری جیولٹ ۔۔۔ اور سنو ۔۔ تم بھی اٹھو ۔ تم کیوں بیٹھے ہوئے ہو" ۔۔۔ جولیا نے جیولٹ سے معذرت کرتے کرتے عمران سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"عمم ۔۔ میں ۔۔ میں کیسے اتنی جلدی جا سکتا ہوں ۔۔۔ اگر آفر کرنے والی بات مر گئی ہے تو کیا ہوا ۔۔۔ انکل الفانسو ایک دوسری جگہ ٹرائی کرنے گئے ہیں۔ شاید کام بن جائے اور فانی لینڈ میرا سسرال بن جائے" ۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں تمہاری قبر تو بن سکتی ہے ۔ سسرال نہیں سمجھے ۔ اٹھو ۔ ورنہ ۔۔۔" جولیا نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اس کا چہرہ غصے کی شدت سے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا اور آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے تھے۔

"مس جولیا ۔۔ آخر آپ کو کیا ہو گیا ہے" ۔۔۔ جیولٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم خاموش رہو پلیز ۔۔۔ یہ ہمارا آپس کا معاملہ ہے" ۔۔۔ جولیا نے جیولٹ کو بھی ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ ۔۔ مبارک ہو جیولٹ ! ۔۔۔ اب کام بن گیا۔ آپس کا معاملہ تو واقعی پرائیویٹ معاملہ ہوتا ہے ۔۔۔ ویری گڈ ۔ اب لازماً فانی لینڈ میرا سسرال بن ہی جائے گا۔ آخر فانی لینڈ سوئٹزرلینڈ کا ہی حصہ ہے ۔۔۔ کیوں جولیا" ۔۔۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو پہلے تو جولیا دو تین لمحوں تک ساکت کھڑی رہی۔ شاید عمران کے فقروں کا پورا مفہوم اس کے ذہن میں نہ اترا تھا لیکن جیسے ہی جولیا کو عمران کے جملے کا مفہوم پوری طرح سمجھ میں آیا، اس کے چہرے پر ایک بار پھر تیزی سے شرم کے آثار نمایاں ہونے لگے اور چنگاریاں برساتی ہوئی آنکھوں سے مسرت کی پھلجھڑیاں چھوٹنے لگیں۔

"تت ۔۔ تت ۔۔ تم ۔۔ تم واقعی شیطان ہو ۔۔۔ پکے شیطان" ۔۔۔ جولیا نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اپنا منہ دوسری طرف کر لیا۔ جب کہ جیولٹ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"اوہ ۔۔ اوہ ۔۔ واقعی ۔۔۔ واقعی مس جولیا بھی تو سوئس نژاد ہیں ۔۔ اوہ ۔۔ ویری گڈ ۔۔۔ فانی لینڈ نہ سہی ۔ سوئٹزرلینڈ تو بہرحال عمران صاحب کا سسرال بن ہی سکتا ہے" ۔۔۔ جیولٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا، دروازہ کھلا اور انکل الفانسو اندر داخل ہوئے۔

"میں نے جرگر کو رضامند کر لیا ہے مسٹر عمران ! ۔۔۔ وہ تھوڑی دیر میں یہاں پہنچ جائے گا" ۔۔۔ انکل الفانسو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔ انکل الفانسو ۔۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی ۔۔ اب میری اسی شکل کو ہی قبول کر لیا گیا ہے" ۔۔۔ عمران نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری اس شکل کو قبول کر لیا گیا ہے ۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ الفانسو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مم ۔۔ مم ۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ اب مجھے مسٹر جرگر کی خوشامد نہ کرنی

پڑیگی کہ وہ میرے چہرے پر سوئٹزرلینڈ کے مقامی مردوں جیسا میک اپ کر دیں ۔۔۔ مم ۔۔ مس جولیا ۔۔۔ مم ۔۔۔ میرا مطلب ہے ۔۔۔ عمران نے بڑے شرمیلے لہجے میں ہکلاتے ہوئے کہا اور انکل الفانسو تو حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتے رہ گئے لیکن جیولٹ اور الفرڈ دونوں قہقہہ مار کر ہنس پڑے جبکہ جولیا تیزی سے دوسرے کمرے میں چلی گئی ۔ صفدر کھڑا مسکرا رہا تھا جبکہ تنویر کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا ۔ جیولٹ نے ہنستے ہوئے انکل الفانسو کو جولیا اور عمران کے بارے میں بتایا تو انکل الفانسو بے اختیار ہنس پڑے

اوہ ۔۔ یہ بات ہے لیکن تم نے تو کہا تھا کہ تم جیرگر کو اپنے ساتھ پاکیشیا لیجانا چاہتے ہو تاکہ تم اطمینان سے اس سے اس کے میک اپ کے خصوصی فن کو سیکھ سکو " انکل الفانسو نے کہا ۔

ارے ہاں ۔۔۔ واقعی ۔۔۔ پھر تو جانا ہی پڑیگا تاکہ میرا نہ سہی تنویر کے چہرے پر ہی ایسا میک اپ کر دے جس سے اس کا ہر وقت بگڑا ہوا چہرہ مسکراتا ہوا نظر آئے ۔ ورنہ تنویر تو اب چلتا پھرتا بلڈ پریشر کا مریض نظر آنے لگ گیا ہے " ۔۔۔۔ عمران نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

تم اپنا چہرہ درست کرالو چہرے سے ہی احمقوں کے سردار نظر آتے ہو " ۔۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا ۔

" وہ تو ہوں ۔ ظاہر ہے تمہارے ہی گروپ کا سردار ہوں " ۔۔۔۔ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا اور کمرہ زوردار قہقہوں سے گونج اٹھا ۔

ختم شد